ولله علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا
کتاب المناسک المسمے
بامداد الحجاج
من تالیف سید امداد العلی سی ایس آئی ڈپٹی کلکٹر
در مطبع خورشید ہند باہتمام منشی لچھمن سروپ مہتمم طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا در انتظار حمد ما نیست　　محمد چشم در راہ ثنا نیست

محمد از تو میخواہم خدا را　　الٰہی از تو حب مصطفےٰ را

فقیر حقیر سید امداد العلی سی ایس آئی ولد مولوی سید غلام مصطفی اکبر آبادی سب بھائی مسلمانوں کی خدمتمین عرض کرتا ہے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعَالَمِیْنَ

ترجمہ

اور واسطے اللہ کے ہی اوپر لوگوں کے حج کرنا اوس گھر کا یعنی کعبہ کا

جو کوئی پاسکی طرف اوسکی راہ اور جو کافر ہوا پس تحقیق اللہ بے پرواہ ہی عالموں سے

صحیح مسلم مین

ابو ہریرہ سی روایت ہے کہ خطبہ مین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ای لوگو فرض کیا گیا تمپر حج پس حج کرو عرض کیا اقرع بن حابس
صحابی نے ایا ہر سال فرض ہے یا رسول اللہ پس چپ رہے آپ
یہانتک کہ اونہون نے یہی تین بار کہا تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ اگر کہتا مین ہان بیشک واجب ہو جاتا اور البتہ طاقت
نرکہتے تم ادا کرنیکی —

مسند احمد اور نسائی و سنن دار قطنی مین عبد اللہ بن عباس کے روایت ہے
اسقدر زیادہ ہی کہ حج تمام عمر مین ایکبار فرض ہے جو زیادہ کری
وہ نفل ہی شافعی اور جمہور علماء کے نزدیک حج اور عمرہ واجب
نہین ہوتے ہین ساتھہ شرع کے عمر بھر مین مگر ایکبار اور بعض الناس کے
نزدیک ہر سال فرض ہے المعانی البدیعہ فی اختلاف اہل الشریعہ
حج فرض ہوا سنہ ۹ ہجری مین یا سنہ ۸ یا سنہ ۶ مین پھر حضرت نے
بسبب مشغول ہونے کے بیچ تعلیم افعال حج کے اور تیاری اسباب

سفر حج کے تاخیر کی اور نوین سال مین حضرت ابو بکر کو امیر حاجیونکا کر کر مکہ کو بھیجا تا لوگونکو حج کروا دین پھر دسوین سال حضرت حج کو تشریف لے گئے ملا علی قاری -

ایکبار سی زاید بھی کسی عارضہ کے سبب سے حج فرض ہوتا ہے

روضہ نووی مین ہے کہ نہین واجب ہوتا ہے حج سا تھہ اصل شرع کی مگر ایکبار اور کبھی واجب ہوتا ہے زیادہ ایکبار سے بسبب کسی عارضہ کے مانند نذر یا قضا کے یا بسبب دخول مکہ کی اوپر ایک قول کے -

حج

حج مرکب ہی عبادات مالی اور بدنی سے اور حج بفتح حا اور کسرہ کے لغت عرب مین عظیم الشان چیز کی طرف قصد کرنے کو کہتے ہین نہ مطلق ہر قصد کو چنانچہ بعضی علما نے گمان کیا ہے یہہ تحقیق ہے صاحب فتح القدیر کے لیکن قاموس وغیرہ کتب لغت سے معلوم ہوتا ہے کہ حج عبارت ہے مطلق قصد سے اور قصد خاص سے بھی یعنی مکہ معظمہ کا قصد کرنا واسطے ادای عبادت کے اور اصطلاح شرع مین حج عبارت ہی زیارت سی مکان خاص مین زمانہ مخصوص مین

مخصوص فعل سے زیارت سی مراد طواف اور وقوف ہی اور مکان خاص سے کعبہ معظمہ اور عرفات مراد ہے یعنی بیت اللہ کے گرد گھومنا عید قربانی کی فجر سے آخر عمر تک اور عرفات مین ٹھیرنا عرفہ کے دن دوپہر ڈہلی سے عید قربانی کی فجر تک حج کی نیت سے احرام باندہکر طواف اور وقوف سے پہلی خلاصہ یہہ ہے کہ حج کی نیت سی اول احرام باندہ کر طواف اور وقوف کو اوقات مخصوصہ مین ادا کرنا اسکا نام حج ہے - از غایت الاوطار

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ حج کرے واسطے اللہ کے پس نہ صحبت کری اپنی عورت سے اور نہ فسق کرے پہرتا ہے مانند اوس دن کے کہ جنا اوسکو ماں اوسکی نے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے -

فقہ کی کتابوں مین لکھا ہے کہ جب دس شرطین پائی جاوین تو حج مردون پر اور دو شرطین اور جو دس کے بعد بیان ہونگی وہ خاص عورتوں کے لئی ہین کل بارہ شرطین عورتوں کے لیے پائی جاوین تب حج فرض ہوتا ہے کسلیئے کہ شرایط حج کی تین ہین شرائط وجوب حج

شرائط وجوب ادای حج اور شرائط صحت حج چنانچہ شرائط صحت حج یہہ ہین احرام حج زمانہ خاص مکان خاص اسلام کذا فی منہج الغفار اور شرائط وجوب حج اور شرائط وجوب ادای حج مفصلہ ذیل ہین

پہلی شرط وجوب حج

اسلام

جو کافر دولتمند ہو پہر اسلام لاوے بعد محتاج ہونیکے نہ واجب ہوگا اوسپر حج ساتہہ اوس دولتمندی کے جو حالت کفر مین تہی بخلاف مسلمان کے کہ دولتمند تہا اور حج نکیا یہانتک کہ محتاج ہوگیا تو دین وجوب حج کا اوسکے ذمہ قایم رہے گا۔

دوسری شرط وجوب حج

حریت یعنی آزادی

رد المحتار اور حاشیہ طحطاوی مین ہے کہ غلام یا لونڈی پر فرض نہین ہے خواہ مدبر ہو خواہ مکاتب خواہ مبعض خواہ ماذون با حج خواہ ام ولد مدبر وہ غلام ہی کہ جسے اوسکی مالک نی کہا کہ تو آزاد ہے میرے مرنے کے بعد۔ مکاتب وہ غلام ہے جسکو میان نے لکہدیا

کہ اُتنا روپیہ نوکما وی تو تو آزاد ہے — مبعّض وہ جو غلام مشترک ہووی — ماذون بالحج وہ غلام ہے جسکہ مالک نے حج کا اذن دیا ہو ام ولد وہ باندی جو میان سے اولاد جنی اور فتح القدیر میں ہے کہ اجماع ہی شرط ہونے حریت پر دلیل یہہ ہے کہ عبد کی لیئے مالک نہین ہے پس نہ قادر ہوگا وہ اوپر مالکیت زاد وراحلہ کی اسی نہین واجب ہی حج اہل مکہ کی غلام پر بہی اور تخریج زیلعی صغیر مین سنن ابی داؤد سے نقل کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو لڑکا کہ اوسکو اوسکی اہل حج کرا دین پہر وہ مر جاوے تو ثواب ہوگا اوسکے اہل کو اور اگر بالغ ہو تو اوسپر پہر حج فرض ہوگا اور جو غلام کہ حج کرا دی اوسکو مالک اوسکا پس مرجاوے وہ غلام تو ثواب ہوگا مالک کو اور اگر آزاد کری مالک تو حج غلام کو کرنا واجب ہوگا —

تیسری شرط وجوب حج
عقل

مجنون پر فرض نہین ہے نہ اسمین اختلاف ہے اور ابو داؤد اور نسائی اور حاکم نے روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

کرا وہ ہائی گئی قلم تین سے سونیوالی سی یہانتک کہ جاگی ورلڑکی سے
یہان تک کہ بالغ ہوا ور دیوانہ سے یہانتک کہ دیوانگی سی اچھا ہو
صاحب عقل ہووے اور رد المحتار مین ہے کہ معتوہ جسکو ہندی مین
بورے کہتے ہین ورکم عقل ایسا جو نفع ونقصان نہ سمجھے اوسکے لئے
اختلاف ہی ابو زید دبوسی علماء حنفیہ سے احتیاطاً معتوہ پر وجوب
فرض کے قائل ہین اور فخر الاسلام بزدوی قایل غیر وجوب کے ہین

چوتہی شرط وجوب حج

بلوغ

نابالغ خواہ لڑکا ہو خواہ لڑکی اوسپر حج فرض نہین ہی فتح القدیر
مین اور تخریج زیلعی صغیر مین یہہ حدیث ہے مستدرک حاکم سے کہ
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو لڑکا حج کرے پھر بالغ ہو تو
واجب ہے اوسپر حج کرے وہ دوبارہ اور روایت کی مسلم نے کہ ایک
عورت نے دکھلایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک چھوٹا لڑکا اور سوال
کیا اوسکے واسطے حج ہے فرمایا ہان اسکے حج کا ثواب تجکو ملیگا

فائدہ

روحاء نام ایک جگہہ کا ہے چھتیس کوس ہے مدینہ سے وہان قافلہ
مین سے ایک عورت نے کجاوہ مین سے لڑکے کو بانہہ مین اونچا
کرکے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھلایا تہا - اور اگر احرام حج کا
باندہا اور قبل وقوف عرفات کے وہ بالغ ہو گیا اگر اوسنے اوسی
احرام سے حج ادا کیا تو وہ حج نفل ہوگا فرض ادا نہوگا اور اگر قبل
وقوف عرفات کی اوسنے تجدید احرام بہ نیت حج فرض کر لیا تب
فرض ادا ہوجاویگا اور اوس نفل حج کی قضا جسکے لئے پہلے احرام
باندہا تہا لازم نہ آویگی سراج وہاج شرح قدوری سے -

پانچوین شرط وجوب حج

وقت

وقت سے مراد مہینے حج کے ہین او بخاری مین ہے کہ وہ مہینے
حج کے شوال اور ذیقعدہ اور دس دن ذیحجہ کے ہین فتح القدیر
مین ہے کہ مستطیع ہو یعنی دولتمند ہو مہینون حج سے پہلے
تو جائز ہوگا اوسکو صرف کرنا اسی مال کا غیر حج کے کام مین
اور اس سے یہہ بھی نکلا کہ مسلمان جو دولتمند ہوکر محتاج ہو گیا او

حج نہ کیا اوسنے تو حج کا دین اوسکے حق مین جب ہوگا جب وہ
دولتمند رہا ہو حج کے مہینونمین اور صاحب فتح القدیر لکھتے ہین
کہ اولے یہہ ہے کہ اعتبار قدرت کا وقت جانے اون شہر
والونکا ہے حج کے لئی کہ جسمین یہ رہتا ہے اگر وہ جاتے ہون
حج کے مہینون سے پہلے اور اگر وہ جاتے ہون حج کے مہینون
مین تو اعتبار استطاعت کا مہینون حج مین ہے اور ینابیع سے
نقل کیا ہے کہ اوسمین اعتبار استطاعت کا وقت جانے اہل شہر
کا لکھا ہے پس اگر استطاعت اوسکو قبل جانے اہل شہر کے ہو تو
جائز ہے اوسکو صرف کرنا اپنے مال کا غیر حج کے کامونمین
اور حج ابہی اوسپر فرض نہین صاحب فتح القدیر لکھتے ہین کہ یہہ چاہتا ہے
اس بات کو کہ اگر استطاعت ہو ابتداے مہینون حج مین اور
شہر والے جائین آخر مہینے مین تو جائز ہوا وسکے لئے خرچ کرنا
مال کا غیر حج کے کامونمین اور نہ واجب ہوا اوسپر حج اسواسطے
اولی وہی ہے کہ جو ہمنے اوپر ذکر کیا ہے اور مبسوط مین جو ہے
اوس سے نکلتا ہی کہ وقت شرط ادا کی ہے نزدیک ابی یوسف کے

اور شرط وجوب کی ہے نزدیک زفر کے صاحب فتح القدیر لکھتے ہین
کہ شرط ادا ہونی مین نظر ہے کلام ابی یوسف مین بلکہ شرط وجوب
کی ہے اور قول زفر کا راجح ہے
اور جس شخص مین جمع ہووین سب شرطین حج کی واجب ہے
اوسپر باتفاق ایمہ اربعہ کے ایک حج مگر نزدیک حنفیون
اور حنبلیونکے واجب علی الفور ہے اور موافق اسکے
روایت کی عراقیون نے مالک سے اور نزدیک شافعیونکے
واجب علی التراخی ہے اور یہہ ہے مذہب مالک کا
اور ہنا سک صغیر ابن جماعتہ مگر جلدی کرنا چاہیے ایسا نہو کہ
مرجاوے
روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ جو ارادہ کرے حج کا بس چاہیئے کہ جلدی کرے نقل کی یہ
ابو داؤد و دارمے نے امام ابی یوسف کے نزدیک جسوقت
قدرت ہو فی الفور فرض ہونیگا اور امام محمد کے نزدیک فی الفور
نہین اگر ادا نکیا اور مرگیا تو سب کے نزدیک گنہگار ہوگا روایت ہی ابی امامہ

ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نہ منع کیا
اوسکو حج سے حاجت ظاہری نے کہ ہونا توشہ اور سواری کا ہے
یا بادشاہ ظالم نے یا مرض بند کرنیوالے نے پس مر گیا اور حج نکیا
پس چاہیئے کہ مرے اگر چاہی یہودی ہوکر اگر چاہے نصرانی ہوکر
نقل کی یہہ دارمی نے۔
نزدیک شافعی اور اوزاعی اور ثوری اور محمد بن الحسن
اور نزدیک ہاشم کے زیدیہ مین سے مستحب ہے اگر واجب ہے
اوسپر حج جلدی کرنا طرف ادا کرنے حج کے پہر اگر تاخیر کی
حج کی ادا کرنے مین جایز ہے۔
اور نزدیک ابی یوسف اور مزنی اور مالک اور احمد
اور اکثر علما کے اور نزدیک ناصر اور ہادی اور زید بن علی اور موید
کے زیدیہ مین سے واجب ہی ادا کرنا حج کا علی الفور اور یہی
ابو الحسن الکرخی کہتے ہین کہ ہوگا ادا کرنا تاخیر سے قضا۔
اور نزدیک بعض علما کے کافی ہوتا ہے تاخیر کرنے حج سے
اسلیئے کہ فرمایا ہے اللہ تعالے نے ومن کفر فان اللہ غنی عن العالمین

یعنی اور جو کافر ہوا پس تحقیق اللہ بے پرواہ ہے جہان والون سے

چھٹی شرط وجوب حج

دنیا نفقہ عیال اور امور ضروری کا لوٹنی تک

روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا چیز واجب کرتی ہے حج کو فرمایا توشہ اور سواری نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے -

فائدہ

کیا چیز واجب کرتی ہے حج کو یعنی کیا ہے شرط واجب ہونے حج کی فرمایا توشہ یعنی خرچ اسقدر ہو کہ جانے آنے اوسکو اور اوسکے عیال کو کفایت کرے اور سواری کہ اوسپر سوار ہو کر جاوے ملا علی قاری و شیخ عبد الحق -

لغت مین نفقہ اوسکو کہتے ہین جو انسان اپنی عیال پر خرچ کرے اور شرع مین نفقہ شامل ہے کہانے اور کپڑے اور رہنے کے گہر کو اگرچہ عرف مین خاص کہانے ہی کو کہتے ہین اور عیال سے مراد وہ ہین کہ جسکا نفقہ اوسکے ذمہ ہے نفقہ دوسرے شخص کا اور ناق

واجب ہوتا ہے تین سبب سے — زوجیت — ملک اور
قرابت — پس واجب ہے نفقہ زوجہ کا اسکے شوہر پر بقدر
حال زوجہ کے اور ساتھ اسی کے فتوی دیا جاتا ہے جیسا کہ درمختار
وہدایہ مین ہے اور یہی ہے قول خصاف کا اور ولوالجیہ مین ہے
یہی صحیح ہے اور اسی پر متون شروح ہین اور ظاہر الروایت
مین اعتبار حال شوہر کا ہے نہ زوجہ کا اور اسی کے قائل ہین
جماعت کثیر مشایخ کے اور نص امام محمد کے بہی اسی پر ہے اور
تحفہ اور بدایع مین ہے کہ یہی صحیح ہے بحرالرایق مین ہے
کہ اختلاف صرف اسمین ہے کہ زوجہ اور شوہر مین سے ایک
تونگر ہو اور ایک فقیر تو رعایت نفقہ مین کسکی حال کی کرنی جائے
پس ظاہر الروایت مین اعتبار حال شوہر کا ہے اگر شوہر تونگر
ہے اور عورت فقیر تو نفقہ تونگری کا شوہر پر واجب ہے اور اگر
شوہر فقیر ہے اور عورت تونگر تو نفقہ فقیر کا واجب ہے نہ تونگر کا
اور قول مفتی بہ پر دونون صورت مین شوہر پر نفقہ اوسط واجب ہے
اور اوسط نفقہ وہ ہے کہ بڑہکر ہو وے نفقہ فقیری سے اور گہٹ کر

ہووی نفقہ توانگری سے اور زوجہ توانگر کے لئی ایک خادم مملوک کا
بہی نفقہ واجب ہے اگر اسکیلئے ہی اور اگر اولاد والی ہے اوسی
شوہر سے تو موافق حاجت کے دو خادم یا زیادہ کا بہی نفقہ واجب
ہے اور واجب ہے نفقہ لونڈی اور غلام کا اور باپ پر چہوٹی
بیٹی محتاج کا اور اسیطرح بڑے بیٹی کا اگر کسب سے عاجز ہے بسبب
بیماری وغیرہ کے اور دختر فقیر پر چہوٹی ہو یا بڑی جب تک کہ اسکا
نکاح نہین ہوا ہے نفقہ واجب ہے باپ پر اور بعد نکاح کے نفقہ اوسکا
اوسکی شوہر پر ہے اور نفقہ دوسری ماں کا جو اوسکی ماں حقیقی نہین ہے
اور باپ مرگیا ہے تو ذخیرہ سے معلوم ہوتا ہے مذہب عدم وجوب
نفقہ کا ہے اور ابی یوسف سی روایت کیا گیا ہے وجوب نفقہ کا
اور ماں باپ اگر محتاج ہوں تو نفقہ اونکا بیٹی پر واجب ہے اور ماں
اگر نکاح کرلے کسی سے تو نفقہ اوسکا اوسکے شوہر پر ہے اور اسیطرح
نفقہ دادا اور دادی اور نانا اور نانی کا اگر محتاج ہوں تو پوتی اور
نواسی پر بہی اوتہی واجب ہے نفقہ ذی رحم محرم مرد فقیر کا اگر چہوٹے
ہوں یا عاجز ہوں کسب سے بسبب لولی یا اندہی یا مفلوج یا معتوہ یعنی

کم عقل ہونیکی اور ذی رحم محرم عورت کا خواہ چھوٹی ہو خواہ بڑی اور
فقیر ہو بقدر ارث کی ہے یعنی بحساب اس مقدار کے کہ بمیراث
اس ذی رحم محرم کی کہ اوسکے بعد مرنے ذی رحم محرم کے پہونچے
مثلاً آدہا مال ذی رحم محرم کا اوسکو میراث مین ملتا اور نفقہ اوسکا
دو روپیہ ماہواری مین ہوتا ہے اور دو روپیہ کا آدہا ایک روپیہ
ہوا تو بقدر ایکروپیہ کے نفقہ دینا چاہئے اور ان سب صورتون مین
جو اوپر بیان ہوئین انسان پر نفقہ جب واجب ہوتا ہے صاحب
یسار ہووے یعنی غنی ہووی اور اگر فقیر ہے تو اوسپر نفقہ جورو اور
چھوٹے بیٹے صغیر سن کا واجب ہے اور کسیکا نہین ہے اس مسئلہ کو
کافی سے رد المحتار نے نقل کیا ہے اور یہ سب مسائل در مختار اور رد المحتار
سے لکہی گئی ہین مکروہ ہی جانا حج کے لئی کہ جب مکروہ رکھے ہوئے
ماباپ اوسکے جانیکا اور وہ محتاج ہون اوسکی خدمت کرنیکا اور نہین مکروہ ہے
اگر نہون محتاج اوسکی خدمت کرنیکی اور دادی اور دادا مانند ماں
و باپ کی ہین جبکہ نہون ما اور باپ یہ فتح القدیر مین ہے —

فائدہ

یہہ حج نفل کے بابت ہے۔

ملتقط مین ہے کہ حج فرض اولی ہے طاعت والدین سے اور طاعت والدین کی اولی ہے حج نفل سے عالمگیری۔

ساتوین شرط وجوب حج

زاد و راحلہ

حج کے لئے مال حلال چاہئے کسلئے کہ ثابت ہوا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کہ تحقیق اللہ نہین قبول کرتا ہے مگر طیب کو یعنی پاک چیز کو

ابن عدی نے کامل مین اور دیلمی نے مسند الفردوس مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کیا ہے کہ کہا اونہون نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حج کرتا ہے کوئی شخص ساتھہ مال غیر حلال کے پہر کہتا ہے لبیک اللہم لبیک فرماتا ہے اللہ تعالے لا لبیک ولا سعدیک ہذا مردود علیک یعنی لبیک کہنا تیرا مقبول نہین اور حج تیرا رد کیا گیا ہے تجہہ پر فتح القدیر مین ہے کہ کوشش کرے نفقہ حلال کے لئے

اسواسطے کہ نہین مقبول ہی حج ساتہہ نفقہ حرام کے باوجود اس
بات کی کہ ساقط ہوجاتا ہے فرض ساتہہ نفقہ حرام کے اگرچہ غصب
سے حاصل ہوا ہو مجالس الابرارمین ہے کہ فقہانے اختلاف
کیا ہے کہ جو شخص حرام مال خرچ کرکے حج کرے آیا اوسکا حج
ادا ہوجاتا ہے یا نہین امام احمد کے نزدیک ایسا حج صحیح نہین ہوتا
اوسپر واجب ہی کہ حج دوبارہ مال حلال سے کری اور تینون اماموں
امام مالک امام شافعی امام ابوحنیفہ کے نزدیک اوسکا حج تو صحیح ہے
اور اوسکی ذمہ سے فرض ادا ہوگیا اور اوسپر حج دوبارہ بہی
واجب نہین مگر اوسکا حج مبرور نہین — حج فرض بہی ہوتا ہے
اور واجب اور نفل اور حرام ومکروہ بہی اور ظاہرا حج مباح نہین
ہوسکتا اسواسطے کہ اصل عبادت ہے کذا فی حاشیہ الطحطاوی
از غایۃ الاوطار —

حج مبرور

حج مبرور وہ حج ہے کہ جسمین کوی گناہ نکلی صحیح ہی ہے —
کبہی حج حرام کہلاتا ہے

چنانچہ مال حرام سے حج کرنا جیسے رشوت یا چوری یا غصب یا سود لینے کے مال سے حج کرنا اسطرحکا حج کرنا حرام ہوتا ہے حج کا شوق ہووے جسکو اوسکو حلال مال پیدا کرنا لازم ہے طبرانی نے معجم اوسط مین ابوہریرہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب حاجی حج کو نکلتا ہے مال حلال سے لیکر اور رکاب مین پاؤن رکھکر لبیک کہتا ہے تو آسمان سے منادی ندا کرتا ہے لبیک سعدیک یعنی ہم تیری خبرگیری اور مدد کو حاضر ہین تیرا زاد حلال ہے حج تیرا مقبول ہی اور جب نفقہ خبیثہ لیکر نکلتا ہے اور رکاب مین پاؤن ڈالکر لبیک کہتا ہے تو آسمان سے پکارنیوالا پکارتا ہے لالبیک ولاسعدیک تیرا نفقہ حرام ہے اور تیرا حج مقبول نہین ہے کذا فی الترغیب والترہیب لابن حجر از غایۃ الاوطار —

کبھی حج مکروہ ہوتا ہی

یعنی حج کرنا بلا اجازت اوس شخص کے جسے اذن لینا واجب ہے چنانچہ بلا اجازت محتاج والدین کے جانا اور اسیطرح زوجہ اور جمیع اقارب جسکا نفقہ اوس شخص پر فرض ہے کذا فی حاشیۃ الطحطاوی از غایۃ الاوطار

مال مشتبہ جسکی پاس ہووے وہ قرض لیکر حج ادا کرے پھر اپنے
مال مشتبہ سی قرض ادا کرے نزدیک شافعی اور اکثر علما کے
جا بہ غصب کیا ہوا مال کو حج کے لئے یا سواری کو بس سوار ہوا ہو اور
اور حج کیا ہو گنہگار ہوگا بسبب اسکے اور لازم آئیگا اوسپر تاوان دینا
غصب کا اور کافی ہو جائیگا اوسکے لئے حج اور نزدیک امام احمد
کے نہ کافی ہوگا اوسکے لئے یہہ حج اور نہ ساقط ہوگا اوسی فرض حج کا
زاد سی مراد وہ کہانا ہے کہ صحیح رہے اوس سے بدن اسکا پس جسکو
عادت گوشت کہانیکی ہو تو اوسکو قدرت سے اوپر روٹی اور جبن
یعنی پنیر کے قدرت زاد نہ شمار کیجاویگی درمختار مین ہے زاد واسط
درجہ کا بدون اسراف و تقصیر کے ہو یہ فتح القدیر مین ہے زاد و
معتبر ہے کہ زاید ہو رہنے کے گہر اور لابدی چیزونسے مانند خادم
و اثاث البیت اور کپڑے پہننے کے اور زاید ہو نفقہ عیال سے
لوٹنی تک یہہ ہدایہ مین ہے اور لابدی چیزونکو فتح القدیر مین
بیان ہوا ہے کہ جیسے گہوڑا سواری کا اور ہتیار اور غلام خدمت
کرنیوالا اور قضای دین اور مسکن بہی داخل ہے لابدی مین اور

رد المحتار مین لکھا ہے لا بدی چیزین کتب شرعیہ و الیہ مین مانند
کتب عربیت کی فتح القدیر مین لکھا ہے کہ جسکے دو گھر ہون ایک
فاضل ہو سکونت سے تو اوسکو بیچ کر حج کرے اور جسکا گھر ایسا
بڑا ہو کہ سکونت سی باقی بچا رہتا ہو اور وہ بچا ہوا بک سکتا ہو اور
جو قیمت ملیگی اوس بیچے ہوی کی اوس سے حج بھی ہو سکتا ہو تو
نہین واجب بیچنا جو بچا رہتا ہو جیسا کہ اکتفا کرا یہ کے مکان پر
کرکے اپنی سکن کو بیچنا واجب نہین ہے اتفاقًا اور اگر
بڑے گھر کو بیچ ڈالا اور بقدر اپنی حاجت کے ایک مکان خرید لیا
اور جو روپیہ اوسمین سے بچا اوسمین حج کیا تو افضل ہے
ایسا کرنا اور جو غلام جسے خدمت نہ لیجاتی ہو اور جو اسباب
گھر کا کہ جو کام مین نہ آتا ہو یعنی جو زاید ہو کام سے مانند اوس
گھر کی ہے کہ جو سوا سے سکونت کے گھر کے ہی واجب ہے
بیچنا اوسکا اور حج کرنا اوسکی قیمت سے اور قاضی خان سے
فتح القدیر مین مذکور ہے —

کہا ہی بعض علما نے کہ اگر تاجر مالک ہو اسقدر مال کا کہ اگر لیا جاوے

اوسمین زاد و راحلہ جانے آنیکا اور نفقہ اوسکی اولاد و عیال کا
نکلنے کے وقت سے لوٹنے کے وقت تک اور باقی رہی اوسکے
لئی بعد لوٹنے کے اصل مال تجارت کا کہ تجارت کرے ساتھہ اوسکے
تو فرض ہوگا اوسپر حج اور جو نہین ہے ایسا تو فرض نہین ہوگا اگر
ہو کاشتکار تو شرط یہ ہے کہ باقی رہین اوسکے پاس آلہ کسب اونکے
مانند بیل وغیرہ کے بعد لوٹ آنیکی -
آلہ حرفہ سے مراد یہہ ہے کہ کسب کے لئے کافی ہون بقدر ضرورت کے
اوسکی اور اوسکی عیال کے نہ زیادہ ضرورت سے -
اسواسطے کہ نہین ہی نہایت زیادہ کی یہ ردالمحتار مین ہے
فتح القدیر مین منقول ہے کہ مستور یعنی راجح ہمارے نزدیک
یہہ ہے کہ نہین معتبر ہے نفقہ کا باقی رہنا بعد لوٹنے کے ظاہر الروایت
مین اور بعض نے کہا ہے کہ ایکدن کا خرچ باقی رہنا شرط ہے
اور ابی یوسف سے روایت ہی کہ ایک مہینہ کا نفقہ لوٹنے کے
بعد باقی رہنا شرط ہے اور اشباہ مین ہی کہ ایک شخص کے پاس
ہزار روپیہ ہین اور خوف کرتا ہے فی نکاح رہنی کا اور یہہ پہلی شہر

والونکی دبابی سے تو جائز ہے اوسکو نکاح کرلینا اور اگر یہ وقت جانے
شہوالونکی تو لازم ہے اوسپر حج کرنا یہ درمختار مین ہے اور اس
تفصیل کو جو اوپر مذکور ہوی ذکر کیا ہے صاحب ہدایہ نی تجنیس
مین اور ابی حنیفہ سے منقول تقدیم حج کی ہے نکاح کرنے پر
بدون تفصیل کے اور اسی کیطرف اشارہ کیاہی صاحب ہدایہ نے
اپنی اس قول مین کہ حج واجب ہے علی الفور نزدیک ابی یوسف کے
اور ابی حنیفہ سے وہ منقول ہی کہ دلالت کرتا ہی وجوب علی الفور
پر ہدایہ اور مقتضای اسکا تقدیم حج کے ہے نکاح کرنے پر
اگرچہ نکاح کرنا واجب ہوتا ہے وقت غالب ہونے خواہش
عورت کے اور یہ صحیح ہے عنایہ مین باوجود اسکی تزوج اس وقت
مین حوائج اصلیہ یعنی امور لابدیہ سے ہی اور اسی لئے اعتراض
کیا ہے اسپر ابن کمال پاشا نی ہدایہ کی شرح مین اسطرح وقت
توقان یعنی وقت عورت کی خواہش غالب ہونیکی مقدم ہے حج پر
نکاح کرنا اتفاقاً — اسلئے کہ ترک تزوج سے اوس حالت مین
دو قباحت لازم آتی ہین ایک ترک فرض کا اور دوسرا پڑجانا زنا مین

اور جواب ابو حنیفہ کا غیر حالت توفان مین ہے یعنی غیر حالت تحقیق
زنا مین اسلئی کہ اگر تحقیق ہوگا زنا فرض ہو جاویگا نکاح کرنا اور اگر
خوف ہو زنا مین پڑنیکا تو نکاح کرنا واجب ہے نہ فرض پس مقدم ہوگا
حج فرض اوسپر ردالمحتار مین یہ سب ہے اور فتح القدیر مین ہے کہ مکروہ
ہے جانا حج کے لئے قرضدار کے لئے اگر نہو اوسکی پاس اتنا مال
کہ ادا کرے اوس سی قرض کو مگر یہ کہ اذن لے جسکا قرض آتا ہے
اور اگر قرض کے لئی کوئی ضامن ہو حسب خواہش قرضدار کے تو نکلی
مگر ساتھہ اذن اوسکے جسکا قرض آتا ہے اور ضامن کی - اور اگر
ضامن ہو بغیر خواہش اسکی اجازت صرف قرضخواہ کی چاہئے
نزدیک شافعی کے اگر حج کیا ہو مستطیع ہوگا فی ہوگا یہ حج اسلام
سے اور یہی قول ہے ایک جماعت کا زیدیہ سے اور نزدیک دوسری
جماعت کے زیدیہ مین سے نکافی ہوگا یہہ حج اسلام سے -
نزدیک امام ابی حنیفہ اور اسحاق بن راہویہ اور
امام شافعی اور امام احمد اور ابن عباس اور ابن عمر
اور اکثر علماء اور زیدیہ کے نزدیک استطاعت زاد و راحلہ ہے

اور نزدیک ابن زبیر اور عکرمہ اور عطا اور ضحاک اور
امام مالک کے استطاعت صحت بدن ہے اور نزدیک ایک
جماعت زیدیہ مین سے کہ انہین مین سے ہے ناصر اور موسی
بن جعفر اور محمد بن یحیی اور محمد بن القاسم ہی استطاعت
زاد ہی اور قدرت چلنی کی نزدیک امام شافعی اور امام مالک کے
جیسا کہ ہوا اوسکے لئی گھر کہ محتاج ہو رہنی سے اوس گھر کا یا اوسکے
لئے خادم کہ محتاج ہوا اوسکی خدمت کا نہ لازم ہوگا اوسپر حج ساتھ
اوس گھر یا خادم کے اور نہ لازم ہوگا اوسکو بیچنا اوس گھر یا خادم کا
اور نہ صرف کرنا اون دونوں کی مول کا حج مین ۔

اور نزدیک ابی حنیفہ کے لازم ہوگا اوسکو حج اور بیچنا اوس
گھر یا اوس خادم کا اور صرف کرنا اون دونون کے مول کا حج مین
اور یہی مختار ہے ابو حامد کا شافعیہ مین المعانی البدیعہ نزدیک
امام شافعی کے جبکہ نہو گھر رہنے کا کہ رہی اوسمین اور ہوا اسقدر
مال کہ کافی ہو حج کے لئی البتہ اوسکے ساتھ خریدنے گھر کے
رہنے کے لئے اور جو بچی بعد خریدنے گھر کے اگر کافی ہو حج کی

واجب ہی اوسپر حج اور جو نہ کافی ہو حج کے لئی نہین واجب ہے
اوسپر حج — اور نزدیک ابی حنیفہ کے نہ ابتدا کری ساتھہ
خرید نے مسکن کے بلکہ واجب ہے اوسپر اور اسیکو اختیار کیا ہے
شیخ ابو حامد غزالی نے شافعیہ مین سے اور نزدیک ابی یوسف
کے نہین واجب ہی اوسپر بیچنا رہنے کے گھر کا اور نہ خریدی رہنی
کے گھر کو جبکہ نہو رہنی کا گھر بلکہ صرف کری مال کو حج مین —
نزدیک شافعی کے جبکہ ہو واسکے پاس مال کہ محتاج ہو اوسکا
بضاعت تجارت مین تاکہ حاصل ہو اوسی صورت معاش کی یا اسباب
اور آلات ہون کہ اوسکی آمدنی اور پیداوار سے گذارہ اوسکا بقدر
کفایت ہوتا ہو نہ لازم ہوگی بیع اوس مال یا اسباب کیواسطے
حج کے —
اور نزدیک ابی حنیفہ کے لازم ہوگا بیچنا اوس مال اور اسباب
اور آلات کا حج کی لئے اور یہی قول ہی اکثر اصحاب شافعی کا —
اگر مقدور والے نے حج نکیا یہان تک کہ اوسکا مال تلف ہو گیا
تو اوسکو جایز ہے کہ قرض لیوے اور حج کری اگرچہ اوسکو قدرت نہو

ادای قرض کی اور امید ہی کہ حق تعالی اوسکا مواخذہ نکریگا اگر
بدون ادا کے مریگا بشرطیکہ اوسکو ادا کرنیکی نیت ہو وقت
قدرت چنانچہ یہی قید لگائی ہے عدم مواخذہ کی ظہیریہ مین طحطاوی
نے کہا کہ تمرتاشی مین ابو یوسف سی منقول ہے کہ ایسی صورت
مین قرض لینا حج کیواسطے لازم ہے از غایت الاوطار —

راحلہ

راحلہ کو سقتب کہتے ہین یعنی چھوٹی کاٹھی والا اونٹ سواری کیواسطے
کافی ہی اگر اوسپر سوار ہو سکے اور اگر کاٹھی پر سوار نہو سکے بسبب
مرفہ الحالی کے اور نازکی مزاج کی تو فرضیت حج کی شرط یہ ہی کہ محمل
تک جاوے واسطہ کہ مرفہ الحال سے کاٹھی پر سفر نہین ہو سکتا اور
اوسکی ہلاکی کا خوف ہی تو ہر شخص کے واسطے وہ راحلہ معتبر ہی جسپر
پہونچ جاوے کذا فی النہر —

راحلہ

اوس اونٹنی کو کہتے ہین جو کجاوہ باندھنی کی لایق ہو اور بعض مطلق
مرکب شتر کو راحلہ بولتے ہین نر ہو یا مادہ کذا فی الصراح —

اور اشتراط راحلہ سے مصنف نے اشارہ کیا کہ اگر راحلہ کے
سوا اور سواری پر قدرت ہو جیسے خچر یا گدہے پر تو حج واجب نہوگا
بحر الرایق مین کہا کہ مین نے اس مسئلہ کو کتب فقہ مین مصرح نہین دیکہا
اور فقہا نے تو گدہے اور خچر کی سواری کی کراہت حج کیواسطے
صاف بیان کی ہی یعنی کراہت تنزیہی کذا فی حاشیۃ الطحطاوی
حاشیۂ تحفۃ الاخیار مین حلبی نے کہا کہ سوای اونٹ کے اور سواری
سے حج کو نہ واجب کہنا مسلم نہین اسواسطے کہ ہرچند اصل لغت مین
راحلہ اونٹ کو کہتے ہین لیکن راحلہ سے مراد وہ ہے جسپر سواری
ہووے قہستانی نے تصریح کی ہے کہ راحلہ سے مراد وہ ہے
جسپر انسان سوار ہوا اور ضروریات سفر مثل کہانے اور پینے اور
لباس وغیرہ کے لادی جاتے اور آتے انتہی اور شرح منسک
متوسط مین ہے کہ شرط وجوب حج یہہ ہے کہ مسلمان قادر ہو
اونٹ پر یا گہوڑی پر یا خچر پر لیکن گدہی کی سواری مسافت بعیدہ
مین مکروہ ہے تکلیف کشی کے سبب سے غایۃ الاوطار
سواری کی قدرت عام ہے خواہ ملک کے راسی ہو یا کرایہ کی راہ

لیکن عاریت کی راہ سے قدرت ثابت نہین ہوتی ہے فتح القدیر مین
ہے کہ سواری اپنی ہو خواہ کرایہ کی ہو مانگی کی سواری کسی یا کسینے
مباح کیا ہو جو جانے لیجاوسے تو واجب نہین ہے ایسی سواری
حج اور راحلہ کی شرط ہونا یہ افاقی کے لئے ہی نہ مکی اور نہ اہل
میقات کے باشندون کے لئے اونکی لئی راحلہ شرط نہین ہے
زاد شرط ہے فتح القدیر مین ہے ۔
اور قیل کرکے نقل کیا ہے رد المحتار نے عطا سے کہ شرط ہی راحلہ
واسطے افاقی اور مکی دونون کے لئے او صاحب لباب نے منسک
کبیر مین افاقی کے لئے شرط راحلہ کے ہونیکی لئے تصحیح کی ہے اور
کلام کیا ہے اوسکی صحت مین ملا علی قاری نے شرح لباب مین
اور فتح القدیر نے لکھا ہے نہایہ والی نے جو لکھا ہے کہ اگرچہ مکی
اور باشندگان میقات کی محتاج ہون فقیر ہون مال کثا و راحلہ
نہون جب بہی اونکو حج فرض ہے تو اسمین کلام ہے مگر یہ کہ فقیر
ایسا ہو کہ راستہ مین کسب کرسکتا ہو اور ینابیع سے نقل کیا ہے
کہ زاد فقیر کی لئی بہی شرط ہی سراج وہاج مین بہی ایسا ہی لکھا ہے

نزدیک امام ابی حنیفہ اونکی اصحاب اور امام شافعی اور
ابن عمر اور ابن عباس اور سفیان ثوری کی جبکہ نہ پایا
راحلہ کو یا پایا اوسکو زاید ثمن مثل سے یا پایا اوس سواری کو کہ اوسکی
امثال کے مناسب نہین ہے مثلاً بوڑہا ہے یا جوان ہی پروردہ ناز و نعمت
کا قادر نہین ہے سواری پر مگر ساتہہ محمل یا عماری کے اور نہ پای
سواری ساتہہ محمل یا عماری کے نہ واجب ہوگا اوسپر حج ۔
اور نزدیک امام مالک کے شرط نہین ہے پس جبکہ ہو قادر پانون
چلنی پر یا عادت اوسکی پانون چلنی کی ہو واجب ہوگا اوسپر حج ۔
نزدیک شافعی کے جبکہ قادر ہو پانون چلنی پر اور عادت اوسکی
ہو سوال کرنا لوگون سے نہین لازم ہے اوسپر حج ساتہہ اسکے ۔
اور نزدیک مالک کی لازم ہوگا اوسپر حج ساتہہ اسکی ۔

المعانی البدیعہ ۔

بی خرچ لئی سفر حج کرنیکو اللہ تعالے نی منع فرمایا ہے
اور اگر فقیر میقات پر پہونچگیا تو نیت فرضکی کری نہ نفل حج
روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تہی یمن والی حج کرتی اور نہ توشہ

یعنی اور کہتی کہ ہم توکل کرنیوالی ہین بس جب آئی مکہ مین مانگتی آدمیوں سے

پس نازل کی اللہ تعالے نے یہ آیت - وتزودوا فان خیر الزاد التقوی

اور خرچ راہ لیا کرو پس تحقیق فائدہ خرچ کا بچنا ہی سوال گناہ

سے نقل کی یہہ بخاری نے -

اور فرمایا اللہ تعالی نے واتقون یا اولی الالباب اور ڈرو مجھسے

صاحب عقل کے اور رد المحتار مین لباب اور اسکی شرح سے

نقل کیا ہے کہ فقیر آفاقی جب پہونچ جاتا ہے میقات پر وہ مانند

مکی کی ہے اوسکو چاہی کہ نیت حج کی کری نہ نیت نفل کی لمعانی

آٹھوین شرط وجوب حج

علم ہے فرضیت حج کا اور تفصیل اس علم کی فتاوی عالمگیری مین

کہ باشندہ دار اسلام کا اگرچہ فرضیت حج نہ جانے تو بیشک اوسکا

دار اسلام مین قائم مقام علم فرضیت حج کا ہے اور اس علم کو

علم حکمی کہتے ہین اور باشندہ دار حرب کا علم ازروی شرع

اوسوقت متحقق ہوتا ہے کہ اوسکو دو مرد یا ایک مرد دو عورت

مستور الحال یا ایک مرد عادل خبر دیوی کہ حج فرض ہے -

نوین شرط اداء وجوب حج

صحت بدن

صحیح البدن سے مراد وہ ہے کہ جسکا بدن سلامت ہو اون افات
اور بیماریون سے کہ جنکی سبب سے مشقت سفر نہ اوٹھا سکے۔
اور رد المحتار مین ہے پس نہین واجب ہی اوپر اپاہج اور مفلوج
اور بہت بڈہی کی جو کہ نہین ٹہر سکتا ہے سواری پر اپنی آپ
اور اندہی پر اگرچہ پاوی لیجانے والا اور قیدی اور بادشاہ سے
ڈرنیوالی پر حج کرنا خود یا نیابتًا دوسری سے کروانا ظاہر مذہب
ہین امام ابو حنیفہ سے اور اوسکی موافق ایک روایت ہے
صاحبین سی اور ظاہر الروایت صاحبین سی یہہ ہے کہ حج
کروائین یہ لوگ اورسی اور کافی ہو جاویگا یہہ حج کروانا اونسی
اگر ہمیشہ ایسی ہی رہین اور اگر دور ہو جاوی عجز اور معذوری اونکی
تو پہر خود کرین حج حاصل اوسکا یہہ ہے نزدیک ابی حنیفہ کے
یعنی کہ صحت بدن شرایط وجوب سی ہے اور نزدیک صاحبین
کے شرایط وجوب اداسی ہے اور اختلاف سی یہہ بات ظاہر ہوتی

ہے نزدیک صاحبین کے حج کرانا یا وصیت کرنا حج کرانے
کے لئی واجب ہی اور نزدیک ابی حنیفہ کے واجب نہین ہے
اور تحفہ سی ظاہر ہے کہ قول صاحبین مختار ہے اور ایسا ہی
اسبیجابی سے ظاہر ہے اور اسی کو قوی کیا فتح القدیر نے
اور گیا ہی صاحب فتح القدیر اسپر کہ صحت شرایط وجوب
اداسی ہے اور یہہ مذکور ہی بحرالرایق و نہرالفائق مین اور حکایت
کیا گیا ہے لباب مین کہ بعضی نے امام کی قول کو صحیح کہا ہے
اور بعضون نے صاحبین کے قول کو صحیح کہا ہے اور شرح لباب
مین ہی کہ صاحب نہایہ چلا ہے اوپر قول امام کے اور بحر عمیق
مین ہے کہ یہی مذہب صحیح ہے امام کا اور قول صاحبین کے تصحیح
کی ہے قاضی خان نے شرح جامع صغیر مین اور اختیار کیا ہے
اوسکو بہت ساری مشایخون نے سوا نہین مین سے ابن ہمام
ہے اور سراج وہاج مین مرقوم ہے کہ نہین واجب ہے حج اوپر
بیمار اور اپاہج اور قیدی اور مفلوج اور لولی پر جو کہ نہین
طاقت رکھتا ہی ٹھہرنیکی سواری پر اپنی آپ اور روایت کی

حسن ابن زیاد نے ابی حنیفہ سے کہ اپاہج اور لولے پر حج ہے
اور کہا محمد نے کہ جسکا ہاتھ یا پاؤن کٹا ہو جبکہ نہ وہ طاقت رکھے
چلنے کی حج مین تو حج اوسسے ساقط ہے اور اختلاف
ہے اندھے مین پس نزدیک ابی حنیفہ کے نہین ہے حج
اوسپر اگرچہ پاوے لیچلنے والا اور واجب سے ہے اوسکے مال
مین اسلیئے کہ نہین ہے قدرت اوسکو اونٹ نے اور سوار ہونیکی
مگر ساتھ غیر کے پس نہین لازم ہے اوسکو حج خود کرنا مانند
اوس شخص کی کہ جسکے دونون ہاتھ اور دونون پاؤن کٹے ہون
اور کہا ابی یوسف اور محمد نے کہ واجب ہے حج اندھے پر جبکہ
پاوے لیچلنے والا اور زاد اور راحلہ اور اوس شخص کو کہ کافی ہو
اوسکو مشقت سفر مین اور اوسکی خدمت مین نہین کافی ہے اوسکو
حج کرانا غیر اپنے سے فتح القدیر مین ہے کہ جائز ہے حج فرض
کرانا لوگون [illegible] ایسے شخص سے کہ اوسنے حج نکیا ہو
لیکن مکروہ ہے اور اولی اور افضل ہے حج کرانا ایسے شخص
سے کہ آزاد ہو عالم ہو حج کر چکا ہو اپنی طرف سے اور رو سمجھتا

مین ہی کہ اختلاف ہی اسمین کہ اوس شخص پر جو دوسرے کے
لئی حج کرتا ہے داخل ہونی مکہ سے باوجود فقیر ہونیکی فرض
ہوجاتا ہے یا نہین ابن حمرانی نہج النجاۃ مین لکہا ہے کہ ظاہر
کلام بحر الرائق کا مفید اسکا ہے کہ نہین واجب ہوتا ہے حج
اوسپر اور ظاہر کلام بدایع کا یہہ ہے کہ فرض ہوجاتا ہے اوسپر
اور فتوی دیا ہی واجب ہوجانیکا ابو سعود نے اور ابنا ابو سعود
نے کہا ہے صاحب سکب الانہر نے اور فرض ہونیکا فتوی دیا ہے
سید احمد بادشاہ نے اور تالیف کیا ہے اوسمین ایک رسالہ اور
عبد الغنی نابلسی نے برخلاف اسکی فتوی دیا ہی یعنی یہ کہ نہین فرض
ہوتا ہی اور تالیف کیا ہے اسمین ایک رسالہ اور تاویل کی ہے
اوس رسالہ مین کلام صاحب بدایع کے —

نائب

نزدیک ابی یوسف اور محمد اور شافعی اور احمد کی اندہا
اور رہا تہہ پاؤن کٹا ہوا جب پائی زاد اور راحلہ اور لیچلنی والا
کہ لیچلے اوسکو کہ سوار کرادی اوسکو اور اوتارلے اوسکو اور قدرت ہو

ثابت رہنی کی سواری پر بدون بہت مشقت کی واجب ہوگا حج
اور نہ جائز ہوگا نائب کرنا حج کے لئے ۔
نزدیک ابی حنیفہ اور اصحاب ابی حنیفہ اور شافعی اور احمد
اور ثوری اور اسحاق اور اکثر علما کی جب نہ ممکن ہو سوار ہونا
سواری پر مگر ساتھہ مشقت بہت کے مانند لولی اور بہت بوڈہی
نحیف الخلقت ضعیف البنیان کی اور ہوا اوسکی پاس مال
اور پای ایسی شخص کو کہ اجرت دیکر اوسی حج کرا ی لازم ہے
اوسپر حج اور واجب ہے اوسپر کہ اجرت دیکر ایسے شخص کو
مقرر کری کہ اوسکی طرف سی وہ حج کرے ۔ المعانی الہندیہ
نزدیک مالک اور داؤد کی نہین واجب ہی اوسپر حج اور
نہین لازم اوسپر اجرت ہین مقرر کرنا ایسے شخص کا کہ حج کرے
اوسکی طرف سی اور نہین واجب اوسپر حج نزدیک مالک اور
داؤد کی مگر جبکہ ہو آپ بنفسہ استطاعت رکہنی والا ۔
نزدیک شافعی کے جبکہ نہو ہاتھہ پاؤن کٹی ہوی کے پاس
مال لیکن ہوا اوسکی لئے ایسا شخص کہ اطاعت اوسکی کری حج مین

پس لازم ہے اوسپر حج اور جا ہی کہ اذن دے اوس
مسطیع کو اسکا کہ حج کرے اوسکی طرفسے -
نزدیک ابی حنیفہ اور احمد اور اکثر علماء کے نہین واجب ہے
اوسپر حج ساتھہ غیر کے -

دسوین شرط ادای وجوب حج

راہ کا امن

امن طریق وہ ہی جسمین غالب ہو سلامتی یہ مختار فقیہ ابو اللیث کا ہے
اسی پر اعتماد ہے یہ رد المختار مین منقول ہے امن طریق معتبر
وقت نکلنی اہل شہر کے ہی اگرچہ امن طریق نہو غیر اسوقت مین اور
امن طریق مین معتبر یہ ہی ہے کہ غلبہ خوف بہی نہو یہان تک
کہ جس وقت غالب ہو خوف دلون پر لڑنیوالوں سے بسبب واقع
ہونی غارتگری کے اور غلبہ اونکی کی کئی مرتبہ یا سنا ہو کوئی گروہ
تعرض کرتا ہو رستی مین اور اوس گروہ کے لئی شوکت ہے
اور یہ لوگ ضعیف ہین تو نہین واجب ہے حج اور اختلاف ہی سقوط حج
مین جبکہ ضرور ہو سواری دریا کی بعض نے کہا ہے دریا کا سوار ہونا

منع کرتا ہے وجوب سے کرمانی نے کہا کہ اگر دریا مین غالب ہو سلامتی
اوسجگہ ہی کہ سوار ہونیکی عادت جاری ہے واجب ہی حج اور جو
ایسا نہین ہے واجب نہین ہی اور یہی اصح ہی اور سیحون و جیحون
اور فرات اور نیل یہ دریا نہین ہین نہرین ہین یہ فتح القدیر مین ہے
اور رد المحتار مین بحر الرایق سے بہی ایسا ہی نقل کیا ہی در مختار
مین ہی کہ غلبہ سلامت اگرچہ ساتھہ رشوت دینی کی ہو تب بہی اوس سے
امن طریق نہین جاتا ہے رد المحتار مین منہاج سے منقول ہے
یعنی وہ محصول بطور غش ناجائز لیا جاتا ہے اور اجرت نگہبانی غارت یعنی
بطور ناجائز جو عرب لیتی ہین وہ داخل رشوت ہی یہہ مانع وجوب
حج کا نہین ہے اس سے امن طریق نہین جاتا ہے اس پر فتوی ہے
شرح لباب مین منہاج سے نقل کیا ہے ۔
نزدیک امام شافعی کے جبکہ نہو راہ مگر دریا کی پس نہ واجب
ہوگا اوسپر سوار ہونا دریا کا اور ایک خلاف کے نزدیک امام شافعی
کے اور بعضی اصحاب شافعی سے وہ ہی جو قایل ہے اسکا کہ اگر
غالب ہو سلامت دریا سے لازم ہوگا اوسپر حج اور اگر نہ غالب ہو سلامت

نہ لازم ہوگا اوسپر حج اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور احمد و اکثر علما کا
نزدیک شافعی اور زیدیہ کی تخلیۃ الطریق و امکان المسیر یعنی ہونا
اسقدر زمانہ کا کہ اوسمین جانا حج کے لئے ہو سکے شرط ہے -
اور نزدیک احمد کی تخلیۃ الطریق اور امکان المسیر شرط نہین ہے
وجوب حج مین بلکہ شرط ہے حج کی ادا مین اور اختلاف ہے
اصحاب ابی حنیفہ کا اس طریق کہ ایا وہ شرائط وجوب مین سی ہے
یا شرایط ادا مین ہے - المعانی البدیعہ
یہہ دس شرطین جو اوپر بیان ہوئین مردون اور عورتون مین مشترک
ہین انکی سوا دو شرطین خاص عورتونکی لئی اور ہین کہ جب یہہ سب
شرطین پای جاوین تب عورتون پر حج فرض ہوتا ہے ورنہ نہین

اول شرط ادای وجوب حج
خالی ہونا عدت سی

فتح القدیر مین ہے کہ شرط ہی عورت کے لئی عدت کا نہونا اور اگر
عدت سفر مین لازم ہوئی ہو تو اگر ہو عدت طلاق رجعی کی کہ نہ
الگ کیا ہوا وسکو اوسکی زوج نے یا ہو عدت طلاق باین کی پس

اگر ہو اسجگہ مین جسمین عدت لازم ہوئی اور اوسکی شہر مین جہانسی
آئی ہے اور جگہ کے بیچ مین مسافت کمتر مدت سفر سے تو اختیار ہے
اوسکو کہ جاوی مکہ مین چاہے اپنی شہر مین یا مکہ کیطرف ہو مدت سفر
کی اور اپنی شہر کیطرف مدت کمتر سفر سے تو اپنی شہر کو جاوے
اور اگر اپنا شہر جہان سے آئی ہی وہ مدت سفر پر ہے اور مکہ
کمتر مدت سفر سے ہی تو مکہ کو جاوے اور اگر اوس جگہ سے جہان
عدت لازم ہوی شہر اوسکا جہان سے آئی ہے اور مکہ کی
مسافت برابر ہے مدت سفر مین اگر عدت لازم ہوی ہی شہر
مین تو ٹہیری رہی وہین یہانتک کہ گذر جاوے عدت اگرچہ پاوے
محرم کو جب تک کہ عدت ہے نزدیک ابی حنیفہ کے اسمین خلاف
صاحبین کا ہے ابی حنیفہ سے اور اگر گانونمین یا جنگل مین
عدت لازم ہوئی اور امن نفس کا نہین ہے اوس گانون
یا جنگل مین تو اوسکو چاہیی کہ چلی جاوی ایسی جگہ مین جہان
امن ہووے پہر وہانسے نہ نکلی کہ جب تک عدت گذری اگرچہ
پاوے محرم کو نزدیک ابی حنیفہ کے اوسمین بہی خلاف صاحبین کا

ہے اور در مختار مین ہے کہ کوئی عدت ہو رد المحتار مین شرح سے ہے عدت وفات کی ہو خواہ طلاق باین کی خواہ رجعی کی ہو۔ المعانی البدیعہ ۔

اور اعتبار اوس عدت کے واجب ہونی کا جو عورت کو سفر سے مانع ہے اوسکی شہر والونکی نکلنی کے وقت کا ہے یعنی جب اہل شہر حج کیواسطے نکلین اگر عورت عدت مین ہوگی تو سفر حج نکرسکیگی کہ عدت مین سفر کرنا جائز نہین ۔ از غایت الاوطار

دوسری شرط ادای وجوب حج
خاوند یا محرم کا ساتھہ ہونا

محرم وہ شخص ہے کہ جسکی ساتھہ نکاح حرام ہے محرم عام ہے غلام ہو یا ذمی یا دودہ کے رشتہ یا سسرال کے رشتہ سے طحطاوی مین ابن السعود سے بھی نقل کیا ہے کہ اوسنی بزازیہ سے نقل کیا ہے کہ نہ سفر کری عورت ساتھہ اپنی دودہ کے بھای کی ہماری زمانہ مین رد المحتار مین لکھا ہے بسبب غلبہ فساد کے اس زمانہ مین اور مکروہ ہونا خلوت کا ساتھہ دودہ کے

بهای کی اسکی مانند کرنا ہے جیسا کہ مکروہ ہی خلوت ساتہہ
ساس جو انکی داماد کے سو لایق ہے استثنا دو اماد کا ساتہہ
ساس جو ان کی محرم سے در مختار مین ہے کہ اگر حج کیا عورت
نے بلا محرم کے جائز ہی ساتہہ کراہت کے طحطاوی اور
رد المحتار مین لکہا ہے کہ یہ کراہت تحریمی ہے بسبب اسکی
کہہ آنحضرت نے فرمایا ہی کہ نہ سفر کری عورت تین دنکا مگر
اوس حال مین کہ اوسکے ساتہہ اوسکا محرم ہو یا شوہر اور
فتح القدیر مین ہے کہ ابی حنیفہ اور ابی یوسف کے نزدیک
مکروہ ہے سفر ایکدن کا بہی بلا محرم کے امام شافعی کے نزدیک
عورت کے لئی بی محرم کے حج جائز ہے جبکہ ایک قافلہ ہووی
اور اوسکی ساتہہ معتبر عورتین ہون اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک
جائز نہین ہے دلیل امام شافعی کی عموم آیہ کا ہے وللہ علی الناس
الخ اور قول آنحضرتؐ کا حج کرو مطلق فرمایا ذکر نکیا مرد و عورت کا
دلیل حنفیہ کی یہ ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
حج کرے عورت مگر اوسکی ساتہہ محرم ہو سو کہا ایک شخص نے

کہ ای نبی اللہ کے مین لکھا گیا ہون فلانی غزوہ مین او عورت
میری حج کرنیوالی ہے کہا ابہی لوٹ جا حج کر ساتھہ اوسکی
روایت کیا اسکو دار قطنی نے اور احتیاط اسی مین ہی کہ کسی
جا کا ارادہ عورت بے محرم نکری اگرچہ مدت سفر سے کم ہو
اسواسطے کہ روایت کیا بخاری اور مسلم نے فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کری عورت دو دن مگر ساتھہ اوسکے
خاوند ہو یا اور کوئی محرم اور ایک روایت مین ابو ہریرہ سے
ہے کہ نہین حلال ہے جو ایمان لای ہی ساتھہ اللہ کے اور
دن قیامت پر یہ کہ سفر کری ایک رات بغیر محرم کے اور ایک
روایت مین طبرانی کی ہے کہ نہ سفر کری تین میل بہی بغیر محرم
کے مجالس الابرار مین لکھا ہے کہ عورت جوان ہو یا بوڑہی جب
اسمین اور مکہ مین مسافت سفر کی ہووے تو عورت کو استطاعت
حاصل نہین ہے جس سے حج فرض ہوتا ہے بدون محرم کے
اور وہ خاوند ہوتا ہے یا وہ جس سے کبہی کسی حال مین نکاح
جائز نہین ہے بسبب نسب کی یا دودہ کے یا سمدہانے کے

اور اگر اوس عورت کے ساتھہ محرم نہین تو اوسپر یہ واجب
نہین کہ حج کیواسطے خاوند کرے تجنیس مین مذکور ہے کہ اگر
عورت کا محرم فاسق ہووے یا دیوانہ یا بچہ نابالغ ہووی
تو اوسپر حج واجب نہین ایسے محرم کے ساتھہ سفر حرام ہے
محرم کا زاد و راحلہ سب عورت کے ذمہ ہے جسکی ساتھہ محرم
ہووے نزدیک شافعی مالک اور اکثر علماء کی معتبر ہونا
محرم کا عورت کے حق مین شرط نہین ہے حج کی واجب ہونے
مین اور اسیکا قایل ہے زیدیہ مین سے ناصر اور اوسکو اختیار
کیا ہے موید فی زیدیہ مین سے - المعانی البدلیعہ
اور نزدیک ابی حنیفہ اور احمد اور اسحاق ویحیی اور
ابی ثور اور اوضاعی کے محرم کا ہونا عورت کے لئے
شرط ہی حج کے واجب ہونمین اوسپر یہی قول ہے بعض شافعیہ
کا اور زیدیہ مین سے سعید اور ابوطالب کا -
نزدیک شافعی کے قائم ہین عورتین ثقہ مقام محرم کے
حقمین عورت کے اور یہی قول ہے زیدیہ کا -

اور نزدیک بعض شافعیہ کے عورتین ثقہ قایمقام محرم کی عورت
کے حقمین نہین ہین ۔

نزدیک شافعی اور احمد کے اشتراط اور عدم اشتراط محرم
مین عورت کے لئے فرق نہین ہے درمیان قصر سفر اور طویل
سفر کے المعانی البدیعہ

اور نزدیک ابی حنیفہ کے یہ خاص ہے ساتھہ طویل سفر کے
اور یہی قول احمد کا ہے ایک روایت مین المعانی البدیعہ

زوج کو جایز نہین کہ عورت کو حج اسلام سے منع کری یعنی حج
فرض سے بشرط محرم ہان حج نفل سے روکنا درست ہے کذا فی
منح الغفار از غایت الاوطار ۔

بالغ زوج اور محرم دونونکی قید ہی کما فی النہر بحثاً تو اگر زوج یا محرم
صغیر ہو تو عورت پر حج واجب نہوگا ۔ از غایت الاوطار ۔

اور عورت کا غلام عورت کا محرم نہین اگرچہ وہ خصی ہو تو غلام کے
ساتھہ سفر کرنا حرام ہے کذا فی حاشیۃ الطحاوی عن البزازیہ ۔
از غایت الاوطار

عمرہ سنت ہی جنکے نزدیک

وہ شعبی اور امام مالک اور ابو حنیفہ اور نخعی اور ابی ثور اور ابن مسعود
ہین اور تمام زیدیہ کے نزدیک اور شافعی کے قول قدیم مین عمرہ
سنت ہے المعانی البدیعہ

عمرہ واجب ہی جنکے نزدیک

وہ عطاء اور طاؤس اور مجاہد اور ابن سیرین اور سعید بن
جبیر اور ابو بردہ اور مسروق اور عبد اللہ بن شداد اور احمد اور
اسحاق بن راہویہ اور ابو عبید اور سفیان ثوری اور ابن عمر
اور ابن عباس اور جابر اور داود ظاہری ہین اور قول جدید
شافعی مین عمرہ واجب ہے المعانی البدیعہ

عمرہ مشتق ہی اعتمار سے اور اعتمار لغت مین آباد مکانکی طرف جانیکو
کہتے ہین کذا فی حاشیۃ الطحطاوی عن المغرب — اور شرع
مین عمرہ عبارت ہی احرام اور طواف اور سعی بین الصفا والمروۃ
اور بال منڈانی یا کترانی سے احرام باندہنا عمرہ مین شرط ہے
اور اکثر طواف چار یا زیادہ گہومنا گرد بیت اللہ کے فرض ہے

اور باقی واجب ہے اور یہی قول مختار ہے یعنی سعی اور حلق کا
عمرہ مین واجب ہونا اور عمرہ کے احرام اور طواف اور سعی مین
ویسا کرے جیسا کہ حج کرنیوالا کرتا ہے اور جب حجر اسود کا بوسہ لے
تو لبیک کہنا قطع کرے اور جب سر منڈاوے تو احرام سے
باہر ہو کذا فی الطحطاوی عن القہستانی از غایت الاوطار

امام ابو حنیفہ			امام شافعی		
مستحب ہے بہت عمرہ کرنا ہر برس مین اور نہین ہے اوسکا کچھ شمار المعانی البدیعہ		حضرت علی حضرت عائشہ ابن عباس ابن عمر انس تمام زیدیہ سوا ناصر	متفق با امام ابو حنیفہ		
ابی یوسف کے نزدیک مکروہ ہی کرنا عمرہ کا چار دن مین یوم نحر			جایز ہی کرنا عمرہ کا ہر سین مع نہین مکروہ ہے کرنا عمرہ کا کسی وقت مین		

امام ابوحنیفه	امام شافعی
اور تین دن ایام تشریق کے زیادہ کیا ہے ابوحنیفہ نے سات دن ان چار دن کے مکروہ ہونیین پانچوان دن عرفہ کا المعانی البدیعه اور مکروہ تحریمی ہے عمرہ کرنا عرفی کے دن اور اوسکے بعد چار دن اور یعنی احرام باندھکر عمرہ شروع کرنا ان دنون مین مکروہ ہے یہان تک کہ دو سیر ذبح کرنا لازم آویگا	برس مین سے المعانی البدیعه

امام ابو حنیفه	امام شافعی
عمره شروع کرے اگرچه بعد احرام کے اوسکو ترک بهی کرے اور احرام سابق سے عمره ادا کرنا ان دنون مین مکروه نهین چنانچه قران کرنیوالے کو حج کے سوا اوسنے ان دنون مین عمره کیا تو مکروه نهین کذا فی السراج اور بنا بر روایت سراج کے استثنا کا قارن کو استثنا سے منقطع مین داخل ہے یعنی خانیه مین جو یون کها ہے	

امام ابوحنیفه	امام شافعی
که عمره ان دنون مین مکروه ہے مگر قارن کو مکروه نہین تو یہه استثنا متصل نہین بلکه منقطع ہے اسواسطے که احرام قارن کا سابق ہے ہی اور مکروه ان دنونکا احرام ہی تو مستثنی داخل نہین مستثنی منه مین اسیکا نام منقطع ہی پہر جب اسی روایت سی معلوم ہوا که پانچ دن عمره مکروه ہی تو کراہت فقط عرفی کی دنکو مخصوص نہی جیساکه بحر الرائق می ہی تو ہمکو کہنا ہے از غایت الاوطار	

امام احمد			امام مالک		
			نکیا جاوے عمرہ برس بہرمیں سوا ایکبار کے المعانی البدیعه		حسن سعید بن سیرین نخعی ناصر زید بن متفق با امام مالک

حج کی سفر مین جو مرتا ہے ثواب حج و عمرہ کا پاتا ہے اور احرام کی حالت مین جو مرا لبیک کہتا ہوا اوٹھیگا دن قیامت کے

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ نکلا بارادہ حج کے یا عمرہ کی پہر مرگیا بیچ راہ کے لکھتا ہے اللہ تعالے واسطے اوسکی ثواب حج کرنیوالی اور عمرہ کرنیوالی کا نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین سنن نسائی مین ابن عباس سے روایت ہی کہ ایک مرد گر پڑا تہا سواری سے پس مرگیا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ غسل دو تم اوسکو ساتھ پانی اور بیر کے پتون کی او رکفن دیا جاوے درمیان دو کپڑونکے کہ کہلا رہے سر اور موںہہ اوسکا اسلئی کہ اوٹھایا جاویگا دن قیامت کے لبیک کہتا ہوا۔

سنن نسائی مین روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا ابن عباس نے کہ مرا ایک مرد پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل دو تم اوسکو ساتھ پانی اور بیر کے پتون کی اور کفن دو تم اوسکو اوسکے

کپڑون مین اوس حال مین کہ نہ ڈہکا ہو مونہہ اوسکا اور سر اوسکا کیسلئے
کہ اوٹہایا جاویگا دن قیامت کے لبیک کہتا ہوا ۔ صحیح مسلم مین روایت
ہی ابن عباس سے کہ گر پڑا ایک مرد اونٹ سی پس چوٹ آئی
اوسکی گردن مین پس مرگیا پس فرمایا آنحضرت نے غسل دو تم اوسکو
ساتھہ پانیکی اور بیر کی پتونکی اور کفن دو تم اوسکو دو کپڑونمین اور
نہ چہپاؤ تم سر اوسکی کو اسلئے کہ اللہ اوٹہاویگا اوسکو دن قیامت
کے لبیک کہتے ہوئے ۔

اور بہی صحیح مسلم مین روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا ابن عباس نے کہ ایک
شخص وقوف کی ہوئی عرفہ مین تہا ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے ناگاہ گر پڑا وہ اپنی سواری سے پس مرگیا پہر ذکر کیا گیا اوسکا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نی کہ غسل دو تم اوسکو ساتھہ
پانی کے اور بیری کی پتون کے اور کفن دو تم اوسکو دو کپڑون
مین اور نہ خوشبو لگاؤ اوسکے اور نہ ڈہانکو تم مونہہ اوسکے کہ
اسلئے کہ اللہ اوٹہائیگا اوسکو دن قیامت کے لبیک کہتے ہوئی
صحیح مسلم مین ابن عباس سے روایت ہی کہ مار ڈالا ایک شخص کو اوسکی

سواری نے اوس حال مین کہ وہ ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے تہا پس حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ غسل دیں
اوسکو ساتھہ پانی اور بیری کے پتونکی اور یہہ کہ کہا ڈھانپو مت
اوسکی کو اور راوی کہتا ہے کہ گمان میرا ہے کہ فرمایا آپ نے
اور سر اوسکے کو اسلئی کہ اوٹھایا جاویگا دن قیامت کے اوس
حال مین کہ احرام باندہے ہوگا —
اور روایت ہے عبد اللہ بن عباس سے کہ کہا تحقیق ایک شخص تہا
ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس گردن توڑی اوسکی اونٹنی
اوسکی نے اور وہ تہا محرم یعنی حج کی نیت کئے ہوئی پس مر گیا
پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل دو اوسکو ساتھہ
پانی اور بیری کے پتون کے اور کفناؤ اوسکو دو کپڑون وسکی مین و نہ لگاؤ
اوسکو خوشبو اور نہ ڈھانکو اوسکا سر پس تحقیق وہ اوٹھایا جاویگا
دن قیامت کے لبیک کہتا ہوا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

فائدہ

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ محرم اگر مر جاوے تو کفن بہی

اوسکی لباس مین بطور لباس محرمونکی وے اور خوشبوی نہ لگاوے
چنانچہ مذہب شافعی اور احمد یہی ہے اور امام ابو حنیفہ اور امام مالک
کے نزدیک محرم اور غیر محرم برابر ہین اور حضرت نے کہ اوس
محرم کو وہ کپڑون مین کفنایا بسبب ضرورت کے تہا کہ وہ
سوا اے اون کپڑونکی اور کپڑا نرکہتا تہا اور خوشبو لگانی
اور سر ڈہانکنے کو جو منع فرمایا خاص وسیکے لئی تہا نہ سبکے
لئی واللہ اعلم شیخ عبد الحق —
محرم وغیر محرم برابر ہین خوشبو لگانی اور ڈہانکنی سر اور منہ
میت کے ہکذا فی المحیط عالمگیری وعن ابن عمر رض انہ کفن ابنہ
واقد اذمات بالجحفۃ محرما وخمر راسہ ووجہہ وقال لولا انا حرم
لطیبناہ اخرجہ مالک —

صفت حاجی

روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا پوچہا ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے پس کہا ہے صفت حاجی کی فرمایا سر غبار آلودہ پراگندہ
بال بوآتی ہو پسینی اور میل کے سبب سے پہر کہڑا ہوا ایک شخص اور

کہا یا رسول اللہ کونسی چیزین حج مین بہت ثواب رکھتی ہین فرمایا
بلند کرنا آواز کا ساتھہ کہنے لبیک کے اور بہانا خون قربانی
یا ہدی کا نقل کیا یہ شرح السنت مین و ابن ماجہ نے اپنی سنن مین
اور فرمایا جناب سالت مآب نے کہ گروہ اللہ کے تین ہین غازی
اور حاجی اور عمرہ کرنیوالا قبول کرتا ہے اللہ دعائین انکی
اور بخشتا ہی اللہ انکو اگر بخشش چاہین — اور فرمایا
جناب رسالت مآب نے خرچ کرنا راہ حج مین مثل خرچ کرنے فی سبیل اللہ
کے ہے دیتا ہی اللہ ان خرچ کرنیوالونکو ساتھہ سو درہم ایک
درہم کے بدلی ہین از مناسک صغیر ابن جماعتہ —

فضیلت حج اور عمرہ کی

جامع ترمذی اور سنن نسای مین ہے کہ شقیق روایت کرتے
ہین عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا عبداللہ نے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ متابعت کرو تم یعنی ایک کے پیچھے
دوسری کو کرو تم درمیان حج و عمرہ کے کہ یہہ دونون دور کرتے
ہین فقیری کو اور گناہونکو جیسے کہ دور کرتی ہے بہٹی میل کو لوہی

اور سونی اور چاندی سے اور نہین ہی واسطے حج مبرور کے
ثواب سوای جنت کے اور سنن ابن ماجہ مین روایت ہے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے متابعت کرو تم درمیان حج اور عمرہ کے اسلیئی کہ متابعت
درمیان ان دونون کے دور کرتی ہی فقیری کو اور گناہونکو
جیسے کہ دور کرتی ہی بھٹی لوہی کی میل کو اور سنن نسائی
مین روایت ہی ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے متابعت کرو تم درمیان حج و عمرہ کے اسلیئے کہ وہ
دونون دور کرتی ہین گناہونکو جیسے کہ دور کرتی ہی بھٹی لوہی
کے میل کو اور دارقطنی نے افراد مین اور طبرانی نے معجم کبیر
مین روایت کیا ہے عبداللہ بن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی متابعت کرو تم درمیان حج و عمرہ کے
اسلئے کہ متابعت درمیان اون دونونکی زیادہ کرتی ہے عمر مین
اور رزق مین اور دور کرتی ہے گناہونکو بیٹی آدم سی جیسا کہ
دور کرتی ہے بھٹی لوہی کی میل کو — دارقطنی نے افراد مین

اور طبرانی نے معجم اوسط مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تمام کرو تم
حج اور عمرہ کو اسلیئے کہ وہی دونون دور کرتے ہین فقیری کو
اور گناہونکو جیسے کہ دور کرتی ہے بہٹی لوہی کے میل کو صحیح
بخاری اور صحیح مسلم و موطا امام مالک اور سنن نسائی اور
سنن ابن ماجہ اور جامع ترمذی اور مسند امام احمد و شعب الایمان
بیہقی مین روایت ہی ابوہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کفارہ ہی اون گناہونکا
کہ درمیان دو عمرونکے ہین اور حج مبرور نہین ہے جزا اوسکی
مگر جنت ۔ صحیح بخاری اور سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ مین
روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا ابوہریرہ نی کہ سنا مینی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہی جسنے حج کیا واسطے اللہ
کے اور رفث نہین کیا اور نہ فسق کرتا ہے تو پہر آتا ہے مانند
اوس دن کی کہ جنا ہی اوسکو مان نے اور یہی روایت مسند احمد
مین مروی ہے حضرت انس سے ۔

جامع ترمذی مین روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا ابی ہریرہ
نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جس شخص نے
حج کیا اور نہ رفث کیا اور نہ فسق کیا بخشے گئے واسطے اوسکے
گناہ سابق کے یعنی پہلے —
فرمایا جناب رسالتمآب نے جسنے حج کیا بغیر رفث اور فسق کے پاک
ہوگیا گناہونسی جیسے پاک ہونا اوسکا دن ولادت مین شکم ماں سے
اور رفث عبارت ہے جماع سے اور بعضونکی نزدیک قول الفحش
ہے اور فسق عبارت ہے گناہ سی — اور فرمایا جناب رسالت
مآب نی عمرہ سے عمرہ تک کفارہ ہی اون گناہونکا جو درمیان
ان دونون عمروںکے ہوگئی ہین اور نہین ہی بدلا حج مبرور کا
مگر جنت اور حج مبرور وہ حج ہے جسمین گناہ نکیا جاوے —
اور کہا ابن اسحاق نے نہین بہیجا اللہ نے کسی نبی کو بعد ابراہیم کے
مگر اوسنے تحقیق کی زیارت بیت اللہ کی — ازمناسک صغیر ابن جماعہ

احرام مسجد اقصی سی

سنن ابی داود مین روایت ہی ام سلمہ بی بی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ہے کہ اونہون نے سنا رسول خدا صلی علیہ وسلم سی کہ فرماتے تھی جو شخص احرام باندہے حج کا یا عمرہ کا مسجد اقصی یعنی مسجد بیت المقدس سے مسجد حرام یعنی کعبہ تک بخشی جاتے ہین اوسکے گناہ اگلی اور پچھلے یا واجب ہوتی ہے واسطی اوسکی جنت یہ شک عبد اللہ راوی کا ہے جو اس حدیث کی اسناد مین ہے اور مصنف عبد الرزاق مین حضرت ام سلمہ سی یون روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ جس شخص نے احرام باندہا حج کا یا عمرہ کا مسجد اقصی سے ہوگا مانند اوس دن کی کہ جنا تہا اوسکو اوسکی مان نے —

طواف

سنن نسائی مین روایت ہی عبد اللہ ابن عمر سے کہ کہا عبد اللہ ابن عمر نے کہ سنا مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھی کہ چہونا رکنین یمانیین کا مٹاتا ہے گناہ کو اور سنا مینی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھی جسنے طواف کیا سات بار یعنی طواف کرنا اوسکا برابر آزاد کرنے بردی کی ہے

اور سنن ابن ماجہ مین روایت ہی عبداللہ ابن عمر سے کہ کہا
عبداللہ بن عمر نے کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرماتے تہی جسنے طواف کیا بیت اللہ کا اور نماز پڑہی دو رکعتین
ہوگا یہ مانند آزاد کرنے بردی کی اور حاکم نے مستدرک
مین عبداللہ ابن عمر سے روایت کیا ہی کہ جسنی طواف کیا اس
گہر کا یعنی کعبہ کا سات بار اس یاد رکہا اوسکو ہوگا مانند آزاد
کرنے بردی کی اور نہین کہتا ہی کسی قدم کو اپنی طواف کرنیوالا
اور نہین اوٹہاتا ہے دوسری قدم کو مگر یہ کہ دور کرتا ہے اللہ
بسبب اوسی قدم کے ایک گناہ اور لکہتا ہے واسطے اوسکے
بسبب اوسی قدم کے ایک نیکی — اور ابن النجار نے روایت کیا ہے
جابر رضی اللہ عنہ سے کہ جسنے طواف کیا بیت اللہ کا سات بار
اور نماز پڑہی پیچہی مقام ابراہیم کے دو رکعت اور پیا پانی زمزم
کا بخشے اللہ ان گناہ اوسکی ساری پہوبخنی والے ہون گناہ
جہان تک کہ پہوبخین مراد یہ ہی کہ کتنی ہی ہون سب بخشی جاتے
ہین اور دیلمی نیون روایت کیا ہی اونہین جابر رضی اللہ عنہ کی

کہ جسنے طواف کیا بیت اللہ کا سات بار اور نماز پڑہی پیچہی
مقام ابراہیم کی دو رکعت اور پیا پانی زمزم کا نکالا اوسکو اللہ نے
اوسکی گناہوںسی مانند اوس دنکی کہ جنا تہا اوسکو اوسکی ماں نے۔
اور بیہقی نے اپنی سنن مین اور ابو نعیم نے حلیہ مین حضرت عائشہ
سے روایت کیا ہی کہ تحقیق اللہ تبارک و تعالی فخر کرتا ہے
سات طواف کرنیوالونکی۔ اور جامع ترمذی مین روایت
ہے عبد اللہ بن عباس سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ والہ
و اصحابہ وسلم نی کہ جس شخص نے طواف کیا بیت اللہ کا
پچاس بار نکلا اپنی گناہوںسی مانند اوسدنکی جنا تہا اوسکو اوسکی ماں نے

لبیک

جامع ترمذی مین اور سنن ابن ماجہ مین روایت ہے سہیل ابن سعد
سے کہ کہا سہیل ابن سعد نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ نہین لبیک کہتا ہے کوئی مسلمان مگر یہہ کہ لبیک کہتے
ہین وہ چیزین کہ داہنی طرف اوسکی ہین اور بائین طرف اوسکی
ہین پتہر اور درخت اور ڈہلی یہانتک کہ قطع ہوتی ہے زمین

اس جگہ اور اسجگہ سے لمعات مین ہے کہ یہ اشارہ ہی طرف مشرق کی اور مغرب کی اور جانب اوسکی محذوف ہی یعنی نہایت زمین تک مشرق سے گویا مغرب و مغرب سی گویا مشرق تک جہان تک قطع زمین ہووے لبیک کہا جاوے - اور صحیح بخاری مین روایت ہی حضرت عایشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سی کہ کہا اونہین عایشہ رضی اللہ عنہا نے یارسولخدا دیکھتی ہین ہم جہاد کو افضل العمل پس کیا یہ جہاد کرین ہم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین یعنی نہ جہاد کرو تو لیکن کہ افضل جہاد حج مبرور ہے -
سنن نسائی مین روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد صغیر یعنی نابالغ اور کبیر یعنی بوڑہی اور ضعیف یعنی ناتوان و کمزور اور عورت کا حج اور عمرہ ہے -
اور مستحب ہی نزدیک شافعیون اور حنفیون اور حنبلیون کے کہ درود پڑہی پیچھے تلبیہ سے اور طلب کری اللہ تعالی سے خوشی اللہ تعالی کی اور جنت اور پناہ مانگی اللہ کے ساتھہ دوزخ سے اور مستحب ہی زیادہ کرنا تلبیہ کا اور حدیث مین آیا ہے کہ فرمایا

رسول اللہ نی کہین تلبیہ کرتا ہے موسن وقت صبح سے وقت غروب
شمس تک مگر ست جاتے ہین گناہ اوسکے یہان تک کہ ہوتا ہے
وہ شخص مانند لڑکے نئی جنی ہوی کی - از مناسک صغیر ابن جماعہ

حق العباد وغیرہ

سنن ابن ماجہ اور کتاب البعث والنشور بیہقی مین روایت ہے
عباس بن مرداس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
دعا کی واسطے امت اپنی کی عرفہ کے شام کو ساتھ مغفرت کے
پس قبول کی گئی دعا حضرت کی کہ تحقیق مین نے بخشا واسطے اونکے
سوا ای ابندہ ونکے یعنی مظالم کے حق کی پس تحقیق مین لونگا واسطے مظلوم کے
حق اوسکا ظالم سے فرمایا آنحضرت نی کہ اے رب میری اگر چاہی تو
دی مظلوم کو نعمتین جنت کی سی یعنی بدلی اوسکی حق کے کہ ظالم نے
لیا ہی اور بخشدی تو واسطے ظالم کے پس نہ قبول کی گئی دعا
عرفہ کی شام کو پس جب صبح کی حضرت نی مزدلفہ مین پھر اعادہ
دعا کا کیا پس قبول کی گئی واسطے اوس چیز کی کہ چاہی تھی آنحضرت نے
کہا عباس بن مرداس نے پاکسی اور راوی نے ہنسی رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم یا مسکرائی یہ شک راوی کا ہی پس عرض کیا
آپ سی حضرت ابوبکر و حضرت عمر نے کہ قربان ہون باپ ہماری
آپ پر اور ماں ہماری تحقیق یہ ہے وقت کہ نہین تہی تم ہنستے اسمین
یعنی مقتضای حال اس ساعت کا نہین ہے کہ ہنسو تم پس کس
چیز نے ہنسایا آپ کو ہنسا تا رکہی خدا تعالی آپ کے دانتونکو
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق خدا کے دشمن
شیطان نے جب جان لیا کہ تحقیق خدای عزوجل نے قبول
فرمائی میری دعا اور بخشدیا میری امت کو لیا مٹی کو پس شروع
کیا ڈالنا مٹی کا اپنی سر پر اور پکارنا ساتھ ویل اور ثبور کی یعنی ہلاکت کے
پس ہنسایا مجکو اس امر نے جو دیکہا مین شیطان کے جزع کو اس
حدیث سی ایک جماعت نے علماؤن سی مانند بیہقی و طیبی اور
ابن حجر عسقلانی وغیرہم نے استدلال کیا ہے اسپر کہ حج مبرور
مکفر صغائر و کبائر و حقوق العباد سب کا ہے اور ایک جماعت علماء
کی مانند ابن عبد البر اور امام الحرمین اور قاضی عیاض وغیرہم
اسکی خلاف پر ہین کہتے ہین کہ کوی عمل ایسا نہین ہے کہ مکفر کبائر

اور حقوق عباد ہوویں بلکہ جو عمل مکفر ہے وہ مکفر صغائر ہی کا ہے چنانچہ
ابن عبد البر نے استیعاب مین اسپر اجماع نقل کیا ہے اور قاضی
عیاض نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہے کہ یہی مذہب ہے اہل سنت
جماعت کا اور نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہا ہے کہ معروف
اختصاص مکفر ہونیکا ساتھہ صغائر کی ہے اور شیخ تقی الدین ابن
دقیق العید نے انکار اجماع کا جو ابن عبد البر نے نقل کیا ہے کیا ہے
اور یہ جماعت حدیث عباس بن مرداس کو ضعیف کہتی ہے
قابل حجت کے نہین جانتے ہین اور ایک جماعت علماء کی مانند
ابو عیسی ترمذی اور محمد ابن جریر طبری اور شیخ الاسلام تقی الدین
ابن تیمیہ اسطرف گئی ہین کہ حج اور بعض اعمال مکفر صغائر اور
کبائر دونون کی ہین لیکن حقوق العباد کی مکفر نہین اور ایک وقت
مین درمیان ابن حجر مکی اور میر بادشاہ بخاری کی اس مسئلہ مین
بحث ہوی اور طرفین سے رسالے لکھے گئے چنانچہ ابن حجر مکی
منکر اسکا ہے کہ کوی عمل کسی کبیرہ کا مکفر نہین ہے اور میر بادشاہ
بخاری مثبت اسکا ہے کہ حج مبرور مکفر عموماً کبائر کا ہے پھر ملا علی

قاری نے ایک رسالہ لکھا اوسمین محاکمہ کیا حاصل اوس محاکمہ کا یہہ ہے
کہ حج مبرور مکفر صغائر کا اور بعض اون کبائر کا حقوق اللہ مین سے
کہ جنکی قضا نہین اور تدارک اوسکا ممکن نہین مانند پینی شراب کے
اور حقوق العباد مین سے کہ جنکا تدارک ممکن نہین بسبب نہ جانے
اہل حقوق کے یا عدم قدرت کے ادای حقوق پر مکفر ہے
اور اون کبائر کا حقوق اللہ مین سے کہ جنکی قضا ہے مانند ترک
نماز اور ترک صوم کی اور حقوق العباد مین سے کہ جنکا تدارک
نہین ہوسکتا ہی مانند چہین لینے مال کے ساتہہ ظلم کے کہ دی سکتا ہے
مظلوم کو یا قتل نفس کی یعنی کسیکو مار ڈالا تو اوسکا قصاص ہے
ایسی کبائر کا حج مبرور مکفر نہین ہے یہہ سب خلاصہ ہے فتح الباری
شرح صحیح بخاری اور محلی شرح موطا اور رسالہ ملا علی قاری کا
درمختار مین ہے کیا حج مکفر ہے کبائر کا کہا گیا ہے ہان یعنی مکفر ہے
کبائر کا مانند حربی کی کہ اسلام لایا بس نہین مطالبہ کیا جاتا ہے
ساتہہ حقوق العباد کے بعد اسلام کے اور کہا گیا ہے اون گناہونکا
مکفر ہے جو متعلق آدمی سے نہون مانند ذمی کی کہ اسلام لایا کہ ذمی

مطالبہ کیا جاتا ہے ساتھہ حقوق العباد کے بعد اسلام لانی کے
بہی اور کہا قاضی عیاض نے کہ اجماع ہے اہل سنت کا اسپر
کہ کبائر کے مکفر نہین ہے مگر توبہ اور کوئی قایل نہین ہے ساتھہ
سقوط دین کے اگرچہ وہ دین حق اللہ تعالی کا ہو مانند دین نماز
اور زکوۃ کی ہان گناہ درنگی کرنے غنی کا ادای دین سے اور
گناہ تاخیر نماز کا اور مانند اسکی جیسے گناہ تاخیر زکوۃ اور حج کا
اونکے قول پر جو کہتے ہین کہ زکوۃ اور حج فی الفور واجب ہے
ساقط ہو جاتا ہے حج سے اور یہی معنی کفارہ ہونے کے ہین
اوپر اوس قول کے کہ حج مکفر ہے اور حدیث ابن ماجہ کہ دعا
قبول کی گئی آنحضرت کی مغفرت امت مین یہان تک کہ درباب
خونون اور حقوق عباد کے ضعیف ہے۔
رد المحتار حاشیہ در المختار مین مرقوم ہے کہ کہا گیا ہے کہ حج مکفر
کبائر ہے بسبب حدیث ابن ماجہ کے جو سنن ابن ماجہ مین روایت
کی گئی ہے عبد اللہ بن کنانہ بن عباس بن مرداس سے کہ عبد اللہ
کی باپ کنانہ نے اوسکو خبر دی اپنی باپ عباس بن مرداس سے

کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اپنی امت کے لئی عرفہ
کے شام کو پس قبول کی گئی وہ دعا کہ تحقیق مینی بخش دیا میں نے
لئی سب گناہونکو سوای حقوق العباد کے اسلئے کہ مین لینی والا ہون
مظلوم کے لئی ظالم سی یعنی اوسکے حق کو پس کہا آنحضرت نے
ای پروردگار میرے اگر چاہی تو دے تو مظلوم کو بہشت اور
بخشدی تو ظالم کو سو نہ قبول ہوی عرفہ کی شام کو پہر جب صبح کی
آنحضرت نے مزدلفہ مین اعادہ دعا کا کیا پس قبول کی گئی جس
بات مین مانگی تہی آخر حدیث تک ابن حبان نے کہا کہ کنانہ کہ
روایت کرتا ہے اوس سے عبد اللہ بیٹا اوسکا منکر الحدیث
ہے اور کنانہ اور عبد اللہ بیٹا اوسکا دونو ساقط الاحتجاج ہین
بیہقی نے کہا ہے کہ اس حدیث کی شواہد بہت ہین کہ ذکر کیا
ہمنے اونکو کتاب شعب الایمان مین پس اگر یہہ حدیث صحیح ہے
ساتہہ اپنی شواہد کے تو اسمین حجت ہے مکفر کبائر اور حقوق
عباد پر اور جو یہہ حدیث صحیح نہین ہے تو فرمایا ہی اللہ تعالے
نے کہ بخشتا ہے اللہ سوا ے شرک کی سب گناہون کو جسکے لئے

کہ چاہتا ہے اور ظلم بعض آدمیون کا ساتھہ بعض کے گناہ سے
سوا ئی شرک کے تمام ہوا کلام بیہقی کا اور روایت کیا ہے
ابن المبارک نے کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ
تحقیق اللہ عزوجل نے بخش دیا ہے اہل عرفات اور اہل مشعر کو
اور ضامن ہوا ہے اونکی طرفسے حقوق عباد کا پس کھڑے ہوئے
حضرت عمر پھر کہا یا رسول خدا یہہ ہمارے لئی خاص ہی فرمایا
آپنی یہہ تمہاری لئے ہے اور اون لوگونکی لئے کہ جو آئین تمہاری
بعد قیامت کے دن تک پس کہا حضرت عمر نے بہت ہوا ہے
خیر ہماری پروردگار کا اور اچھا ہوا ہے خیر پروردگار کا اوتمام
اس کلام کا فتح القدیر مین ہے اور لایا ہی صاحب فتح القدیر —
اسمین حدیثین اور حاصل یہہ ہے کہ حدیث ابن ماجہ اگرچہ ضعیف ہے
لیکن اوسکے لئی شواہد ہین کہ صحیح کرتے ہین اوسکو اور آیت بہی
تائید کرتی ہے اوسکی اور اون احادیث مین سے جو اوسکی شاہد ہین
بہی حدیث بخاری کی ہے مرفوع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرمایا آپ نے جسنے حج کیا اور عورتون کی خواہش کی بات نہ کی

اور فسق نہ کیا لوٹ آیا اپنی گناہوں لینے مانند اوس دنکی کہ جنا تہا
اوسکو اوسکی ماںنے اور یہہ بہی حدیث مسلم کی جو مرفوع ہے
آنحضرتؐ سے کہ فرمایا آپنے کہ اسلام ڈہاتا ہے اون گناہوں کو
جو اسلام لانے سے پہلی ہو چکے ہین اور ہجرت ڈہاتی ہے
اون گناہوں کو کہ ہجرت سے پہلی ہو چکی ہین اور حج ڈہاتا ہے
اون گناہونکو جو حج سے پہلے ہو چکے ہین لیکن ذکر کیا ہے
اکمل نے مشارق کی شرح مین اس حدیث مین یہہ کہ حربی
کے سب گناہ حبط ہو جاتے ہین یعنی جاتے رہتے ہین ساتہہ اسلام
اور ہجرت اور حج کی یہانتک کہ اگر حربی نے کسیکو مار ڈالا اور
کسیکا مال لے لیا اور دار الحرب مین اوسکو جمع کیا پس اسلام لایا
تو نہ مواخذہ کیا جائیگا ساتہہ کسی چیز کے اونمین سے اور اوپر
اوسکی اسلام کافی ہوگا اوسکی مراد کے حاصل کرنے مین لیکن
ذکر کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت اور حج کو واسطے
تاکید کے اپنی بشارت کے واسطے ترغیب دلانیکی اپنی بیعت یعنی
مین اسلئے کہ ہجرت اور حج نہین کفارہ ہوتے ہین حقوق العباد کا

اور نہین یقین ہے ہجرت اور حج مین ساتھہ مٹانے کبائر کے
اور سوا اسکے نہین کہ ہجرت اور حج کفارہ ہوتے ہین صغائر کا
اور جائز ہے کہ کہا جاوے اور کفارہ ہوتے ہین اون کبائر کا
کہ وہ حقوق کسیکی نہین مانند اسلام ذمی کی کہ اوس سے کبائر بہی
معاف ہوجاتے ہین لیکن مطالبہ حقوق عباد کا نہین جاتا تمام ہوا
کلام اکمل کا بطور تلخیص کے اور ایسا ہی ذکر کیا ہے امام طیبی نے
اس حدیث کی شرح مین اور کہا شارحین نے اتفاق کیا ہے
اسپر اور ایسے ہی ذکر کیا ہے نووی اور قرطبی نے شرح صحیح
مسلم مین جیسا کہ بحر الرایق مین ہے اور شرح لباب مین ہے
اور چلا ہی طیبی اسپر کہ حج ڈہاتا ہے کبائر اور مظالم کو اور
واقع ہوا ہے جھگڑا تا درمیان امیر بادشاہ کے حنفیہ مین
سے جس جگہہ کہ مائل ہوا ہے امیر بادشاہ طرف قول طیبی کے
اور درمیان شیخ ابن حجر مکی کے شافعیہ مین سے اور تحقیق مائل
ہوا ہے ابن حجر مکی طرف قول جمہور کے اور لکھا ہی مینی ایک رسالہ
بیچ بیانمین اس مسئلہ کی تمام ہوا کلام شارح لباب کا کہتا ہون مین

اور ظاہر کلام فتح القدیر کا میل ہے طرف اسکی کہ حج کفارہ
ہوتا ہے مظالم کا بھی اور اسی پر چلا ہے امام سرخسی شرح
سیر کبیر مین اور قیاس کیا ہے اسپر شہید صابر محتسب سے نے
او رنسبت کیا ہے اسکو بھی مناوی سے نے طرف قرطبی کی شرح حدیث
مین حج فلم یرفث الخ مین پس کہا مناوی سے نے اور وہ شامل ہے
کبائر اور مظالم کو اور اسی طرف گیا ہے قرطبی اور کہا قاضی
عیاض سے نے کہ یہہ مجہول ہے بہ نسبت طرف مظالم یعنی حقوق العباد
کے اوس شخص پر کہ توبہ کی ہوا وسنے اور عاجز ہو وفا رحقوق سے
اور کہا ترمذی نے یہہ مخصوص ہے ساتھہ اون گناہون کے
کہ متعلق ہین ساتھہ حق اللہ تعالی کے نہ ساتھہ حق بندون کے
اور نہین ساقط ہوتا ہے نفس حق بلکہ جیسے نماز سے ہے ساقط
ہوتا ہی اوسی گناہ تاخیر نماز کا نہ نفس نماز پھر اگر تاخیر کریگا
اوسی نماز کے بعد اوسکی نیا ہوگا گناہ دوسرا تمام ہوا کلام
ترمذی کا اور مانند اسی کے ہی بحر الرائق مین اور تحقیق کیا ہی
اوسکو برہان لقانی نے جوہرۃ التوحید کی بڑی شرح مین باطور

کہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ نکل آتا ہے اپنی گناہون سے
نہین متناول ہے حقوق اللہ اور بندون کے حقوق کو اسلئے کہ حقوق
بندونکے ذمہ مین ہین گناہ نہین ہین اور سوا اسکے نہین کہ
گناہ ڈرنگی ہے ادای حقوق اللہ تعالے مین پس ساقط ہوگا گناہ
فقط تاخیر گذشتہ کا نہ گناہ اصل کا اور نہ گناہ تاخیر آیندہ کا بحرالرایق
مین کہا ہے کہ نہین ہین معنی کفارہ ہونیکے جیسا کہ توہم کرتے ہین اوسکو
بہت لوگ کہ دین ساقط ہوجاتا ہے اوسی اور ایسی ہی ہے قضاء
نماز اور روزہ اور زکوٰۃ کی اسلئے کہ نہین قابل ہے اسکا کوئی تمام
ہوا کلام بحرالرایق کا اور ساتھ اسکے ظاہر ہوا کہ قول شارح کا
مانند حربی کی کہ اسلام لایا اپنی جگہہ نہین ہے بسبب مقتضی ہونے
اس قول کے جیسا کہ کہا ہے حموی نے ساقط ہونے نفس حق کو
اور کوئی قابل اسکا نہین ہے جیسا کہ جان چکا ہے تو اسکو بلکہ یہہ
حکم خاص کرتا ہے حربی کو جیسا کہ گذرا اگل سی کہنا ہو نہین کبھی کیا
جاتا ہے ساتھہ ساقط ہونے نفس حق کی جب مرجاوے پہلے
قدرت سے ادای حق پر برابر ہی حق اللہ تعالی کا ہو یا حق اوسکے بندونکا

اور نہو اوسکی ترکہ مین اوستقدار کہ وفا کرے اوس حق کے ادا کرنے کو
اسلئے کہ جب ساقط ہو گیا گناہ تاخیر کا اور نہ متحقق ہوا اوستے گناہ
اوسکے بعد پس نہین ہے کوی مانع ساقط ہو جانے نفس حق سے
ای پر حق اللہ تعالے پس ساقط ہو جانا اوسکا ظاہر ہی اورای
پر حق بندہ کا پس اللہ تعالے راضی کردیگا اوسکے خصم یعنی حق والیکو
اوس سے جیسا کہ گذرا حدیث مین او ظاہر یہہ ہے کہ یہی مراد ہے
قائلین کے ساتہہ تکفیر مظالم کی بہی والا باقی نہین ہے واسطے
قول کے ساتہہ تکفیر مظالم کی جگہہ علاوہ اسکے نفس ورنگی دین کے
اور اگر نہین بہی حق عبد ہے اسلئے اسمین گناہ ہے اوسپر ساتہہ تاخیر
اوسکے حق کے اوس سے اور جبکہ قایل ہوی علما ساتہہ ساقط ہونے
تاخیر حق کے پس چاہیے کہ ساقط ہو نفس دین بہی نزدیک عجز کے
جیسا کہ پہلی گذرچکا قاضی عیاض سے لیکن قید لگانا قاضی عیاض
کا ساتہہ توبہ اور عجز کے غیر ظاہر ہی اسلئے کہ توبہ خود مکفر ہے اور
توبہ سوای اسکے نہین ساقط کرتی ہے حق اللہ تعالی کو نہ حق العبد کو
پس متعین ہوا حج کا مسقط ہونا جیسا کہ مقتضی ہے اوسکا احادیث

گذشتہ اور ای پر نہین ہے کوئی قائل ساتھہ سقوط دین کے بس
کہتے ہین ہم ہان یہہ نزدیک قدرت کے اوسپر بعد حج کی ہے
اور اسی پر محمول ہے کلام شارحین کا جو گذرا اور اسوقت مین
صحیح ہے قول شارح کا مانند حربی کی کہ اسلام لایا ساتھہ اس
اعتبار کے پہر جان تو کہ تحقیق جائز رکہنا اونکا تکفیر کبائر کو ساتھہ
ہجرت اور حج کے منافی ہے واسطے نقل قاضی عیاض کے اجماع
کو اسپر کہ کفارہ کبائر کا نہین ہوتی ہے مگر توبہ او رخاص کرا اوپر
قول کے ساتھہ تکفیر مظالم کی ہے بلکہ قول ساتھہ تکفیر کنا دنگی
اور تاخیر نماز کی منافی اسکے ہے اسلئی کہ دنگی اور تاخیر نماز کی
کبیرہ ہے اور تحقیق کفارہ ہوتا ہے اوسکا حج بلا توبہ کے اور اسی
ہی منافی اوسکی ہے عموم قول اللہ تعالی کا او بخشتا ہے اوس
چیز کو کہ سوا اوسکے ہی جسشخص کے لئی کہ چاہتاہے اور یہہ اعتقاد اہل
حق کا کہ جو شخص مرا مداومت کرتا ساری کبائر پر سوائی کفر کے بس تحقیق
شان یہہ ہے کہ کبھی بخشا جاتا ہے وہ ساتھہ شفاعت کے یا ساتھہ محض
فضل خدا کے اور حاصل یہہ ہے جیسا کہ بحر الرائق مین ہے کہ تحقیق مسئلہ

ظنی ہے پس نہین یقین ہی ساتہہ مکفر ہونے حج کے واسطے کبائر
کی حقوق اللہ تعالی مین سے بڑہ کر حقوق عباد سے اللہ تعالی دانا ہے
طحطاوی نے حاشیہ در المختار مین لکہا ہے کہ کہا بحر الرائق مین کہ روایت
کیا گیا ہے کہ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے دعا کی عرفہ کی شام مین
اپنی امت کے لئی یعنی حاجیان امت کے لئی ساتہہ مغفرت کی
پس قبول کی گئی دعا آپکے مگر درباب خونون اور حقوق العباد کے پہر
اعادہ کیا آنحضرتؐ نے دعا کا مزدلفہ مین پس قبول کی گئی دعا آپ
کی یہانتک کہ درباب خونون اور حقوق العباد کے روایت کیا ہی
اس حدیث کو ابن ماجہ نے اور یہہ حدیث ضعیف ہی بسبب عباس
مین مرداس کی اسلئے کہ عباس بن مرداس منکر الحدیث ساقط الاحتجاج
ہے جیسا کہ ذکر کیا ہے اسکو حفاظ نے لیکن اس حدیث کی شواہد
بہت ہین پس انہین شواہد مین سے وہ حدیث ہے کہ روایت
کیا ہے اسکو امام احمد نے ساتہہ اسناد صحیح کے ابن عباس سے
کہا ابن عباسؓ نے کہ تہا فلانا ردیف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا
دن عرفہ کے پس شروع کیا جوان نے کہ دیکہتا تہا عورتونکو

اور نظر کرتا تہا عورتونکی طرف پس فرمایا اوس سے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے ای میرے بہای کے بیٹے تحقیق یہہ دن ہے جو مالک
ہوا اس دن مین اپنی شنوای اور بینائی کا بخشش کی گئی اوسکی
اور اونہین شواہد مین سے وہ حدیث ہے کہ روایت کیا ہے
اوسکو بخاری نے مرفوعاً کہ جسنے حج کیا اور عورتونکی خواہش
کی بات نہ کی اور فسق نہ کیا پہر آیا اپنی گناہونسے مانند اوس
دنکی کہ جنا تہا اوسکو اوسکی ماںنے اور اونہین شواہد مین سے وہ
حدیث ہے کہ روایت کیا ہے اوسکو مسلم نے اپنی صحیح مین کہ اسلام
ڈہاتا ہے اون گناہونکو کہ تہی پہلے اسلام سے اور تحقیق ہجرت
ڈہاتی ہے اون گناہونکو کہ تہی پہلے ہجرت سے اور تحقیق حج
ڈہاتا ہے اون گناہونکو کہ تہے پہلے حج سے اور اونہین شواہد مین سے
وہ حدیث ہے کہ روایت کیا ہے اوسکو امام مالک نے اپنی موطا
مین مرفوعاً کہ نہین دیکہا گیا شیطان کسی دن کہ وہ خوار اور ذلیل تر اور
زیادہ تر غصہ مین ہو اوس دنسے کہ دیکہا گیا عرفہ کی دن مین اور نہ تہا یہہ
مگر اسلیئے کہ دیکہتا تہا اوترنے رحمت کی اور درگذر کرنے کی اللہ کی

بڑی گناہون سے مگر وہ کہ دیکھا گیا دن بدر کے پس تحقیق شیطان نے
دیکھا جبرئیل کو کہ صف باندہتی ہین فرشتونکی پس تحقیق یہہ شواہد
مقتضی ہین تکفیر صغائر اور کبائر کو اگرچہ ہون حقوق عباد مین سے
لیکن ذکر کیا ہے اکمل نے شرح مشارق مین بیچ شرح اس حدیث
کے کہ اسلام ڈہاتا ہے اون گناہونکو کہ ہون پہلے اسلام سے
تحقیق مقصود یہہ ہے کہ گناہ پہلے حبط کیے جاتے ہین ساتہہ اسلام
اور ہجرت اور حج کی صغیرہ ہون یا کبیرہ اور شامل ہے یہہ حدیث حقوق اللہ
اور حقوق العباد کو بہ نسبت حربی کی اسلیے کہ حربی جب اسلام لاتا نہین
مطالبہ کیا جاتا ہے ساتہہ کسی چیز کے اونمین سے یہانتک کہ اگر مارڈالا
حربی نے کسی کو اور لیا ہو مال اور لے گیا ہو اسکو دار الحرب مین
پہر اسلام لایا ہو نہ مواخذہ کیا جاویگا حربی ساتہہ کسی کے اون چیزون
مین سے اور اوپر اوسکے ہوگا اسلام کافی اوسکی مراد کی حاصل کرانے
مین لیکن ذکر کیا ہے آنحضرت نے ہجرت اور حج کو واسطے تاکید کے
اپنی بشارت مین اور واسطے رغبت دلانے کی اپنی بیعت لینے مین
اسلیے کہ حج اور ہجرت نہین تکفیر کرتے ہین حقوق عباد کے اور نہین

یقین ہے حج اور ہجرت مین ساتھہ مثالی کبائر کے اور سواے اسکے
نہین کہ تکفیر کرتے ہین حج اور ہجرت صغائر کی اور جائز ہے یہہ کہ
کہا جاوے کہ تکفیر کرتے ہین حج اور ہجرت اون کبائر کی کہ نہین ہین حقوق
عباد مین سے مانند اسلام کی اہل ذمہ سے اور اسوقت مین شک
نہین ہے اسمین کہ ذکر حج اور ہجرت کا ہے تاکید کے لیئے
آخر ہوا کلام اکمل کا اور ایسا ہی ذکر کیا ہے امام طیبی نے اس
حدیث کی شرح مین اور کہا ہے کہ شارحین نے اتفاق کیا ہے
اسپر اور ایسا ہی ذکر کیا ہے نووی اور قرطبی نے شرح صحیح مسلم
مین اور کہا قاضی عیاض نے کہ اہل سنت نے اجماع کیا ہے اسپر
کہ کبائر نہین تکفیر کرتے ہین اونکی مگر توبہ پس حاصل یہہ ہے مسئلہ
ظنی ہی اور تحقیق حج نہین یقین ہے اوسمین ساتھہ تکفیر کبائر کے
حقوق اللہ تعالی مین سے بڑھکر حقوق العباد سے اگر قایل ہون
ہم ساتھہ تکفیر کے واسطے کل کے پس نہین ہین معنی اوسکے جیسا کہ
توہم کرتے ہین بہت لوگ کہ تحقیق دین ساقط ہوجاتا ہے اوس سے
اور ایسا ہی ساقط ہوجاتی ہے قضا نمازون اور روزون اور زکوۃ کے

اسلئی کہ نہین قائل ہوا ہے اسکا کوئی اور سوا اسکے نہین کہ مراد
یہہ ہے کہ گناہ دیرنگی ادای دین اور اوسکے تاخیر کا ساقط ہو جاتا ہے
پہر بعد وقوف کی عرفہ مین جب دیرنگی کریگا ہو جائیگا گناہ گار آب اور
ایسا ہی گناہ تاخیر نماز کا اوسکے وقت سی اوٹہہ جاتا ہے ساتہہ حج
کے نہ قضا پہر بعد وقوف کی عرفہ مین مطالبہ کیا جاتا ہے ساتہہ قضا کے
پہر اگر نہ کیا قضا کو ہوگا گنہگار اوپر قول کے ساتہہ فوریت قضا کے اور
ایسا ہی باقی اوپر اسی قیاس کے ہین اور بالجملہ نہین قائل ہوا ہے
کوئی ساتہہ بمقتضی عموم احادیث وارد وہ حج مین جیسا کہ نہین ہے
پوشیدہ آخر ہوا کلام بحر الرایق کا اور کہا مناوی نے شرح
جامع صغیر کی شرح مین قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جسنے
حج کیا اور نہ کی بات عورتونکی خواہش اور فسق نہ کیا نکل آیا اپنی
گناہونسے مانند اوس دن کی کہ جنا تہا اوسکو اوسکی مانے یعنی اوسکی
خالی ہونے مین گناہون سے اور وہ شامل ہے کبائر اور حقوق
عباد کو اور اسی کیطرف گیا ہے قرطبی اور کہا ہے قاضی عیاض
نے کہ یہہ محمول ہے بہ نسبت طرف مظالم کی اوسپر کہ جسنے توبہ کے

اور عاجز ہوا اوسکی وفا کرنے سے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ مخصوص
ہے ساتھہ اون گناہون کے کہ متعلق ہین ساتھہ حق اللہ کے نہ ساتھہ
حق بندونکے اور نہین ساقط ہوتا ہے خود حق بلکہ جیسے کہ نماز ہے
ساقط ہوتا ہی اوس سے گناہ تاخیر نماز کا پہر اگر تاخیر کیا اوسنے
نماز کو بعد اوسکی از سرنو ہوا گناہ دوسرا آخر ہوا کلام ترمذی کا
جب پہچانا تو نے اسکو پس قول شرح کا کہ کہا گیا ہے ہان حج مکفر ہے
کبائر کا مانند حربی کی کہ اسلام لایا مقتضی ہے اسکو کہ یہان قول ہے
واسطے بعض علماء کے کہ حج تکفر کرتا ہے صغائر اور کبائر کی اور
ساقط کرتا ہے حقوق عباد کو جیسا کہ مقتضی ہے اسکو تشبیہ ساتھہ
حربی کی اور تحقیق جانا تو نے اصل کے کلام سی کہ یہہ حکم خاص ہے
ساتھہ حربی کے اور جانا تو نی کلام بحر سے کہ یہہ تعمیم واسطے
بعض آدمیونکی ہے اور نہین قائل ہے اسکا کوی پس حکایت
شرح کی اوسکی لئے ساتھہ قبل کے اوس چیز سے ہی کہ نہین
سزاوار ہے اور وہ بہی قائل ہی اسکا کہ اور نہین قائل ہے
کوی ساتھہ اسقاط دین کے انتہی — ایسا ہی فکر کیا ہی حلبی نے

سفر کرنا حج کی لئی کس دن چاہئی اور کسوقت گھر سی نکلے
حج کی لئے سفر کیا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بقول صحیح
روز شنبہ یعنی سنیچر کو بعد نماز ظہر کے مدینہ سے اور فتح الباری
شرح صحیح بخاری مین ہے کہ حضرت نی مدینہ سے دوشنبہ کے
دن یعنی پیر کو پہلی تاریخ ذیقعدہ کی سنہ چھ ہجری مین عمرہ کے
لئے سفر فرمایا تھا ۔
زاد المعاد مین ابن قیم کی ہے کہ جسوقت عزم کیا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی حج کے لئی تو آپ نے دن جمعہ کے مدینہ مین منبر پر خطبہ
پڑہا اور خطبہ مین احرام اور اوسکے واجبات اور سنن کی تعلیم
تھی بعدہ مدینہ کی مسجد مین ظہر کی چار رکعت پڑہین ابن حزم
ظاہری نے جزم کیا اسپر کہ وہ دن خروج آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا پنجشنبہ یعنی جمعرات کا تہا اور اکثر علماء اسپر ہین کہ وہ دن
شنبہ یعنی سنیچر کا تہا چنانچہ ابن قیم نے اسکو ترجیح دی ہے
اور قول ابن حزم کو رد کیا ہے صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین روایت
ہے حضرت انس سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز

پڑہی مدینہ مین چار رکعتین اور پڑہی نماز عصر ذی الحلیفہ مین دو رکعتین
صحیحین کی حدیث سے یہی ثابت ہی کہ سفر حجۃ الوداع آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا بعد نماز ظہر کے تہا -

مطلق سفر مین

فتح القدیر مین ہے کہ اول نہار اور شروع مہینہ مین مستحب ہے نکلنا سفر کے
لئی دن پنجشنبہ کی اقتدار بہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اگر دن پنجشنبہ کا
نہووے تو دن دوشنبہ کی روایت ہے کعب بن مالک سے یہہ کہ تہے
نبی صلعم نکلی جمعرات کے دن بیچ غزوہ تبوک کی اور تہی حضرت
دوست رکہتے یہہ کہ نکلین دن جمعرات کے روایت کیا اسکو بخاری نے
ابوداود مین روایت ہی کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا کعب نے
کمتر تہی رسول اللہ صلی اللہ وسلم کہ نکلتے سفر کے لئی سوای دن
پنجشنبہ کے اور شرح شرعیۃ الاسلام مین ہی کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی الٰہی خدا برکت دے واسطے امت میری کے
بیچ جانے دن پنجشنبہ کے اور لکہا ہی اوسی شرح مین کہ روایت
مین انس کے یوم السبت یعنی دن شنبہ کا ہی مناوی شرح جامع صغیر

مین مغنی کی حوالی سے لکھا ہے کہ اسناد حدیث اللھم بارک لامتی
فی بکورہا یوم الخمیس کی ضعیف ہے ۔

فائدہ

وجہہ ضعیف کی تین راوی اوسکے ہین اول محمد بن عثمان ابو مروان
دوسرا محمد بن میمون ۔ تیسرا عبد الرحمان بن ابی الزناد ۔
سو حاکم نی کہا ہے کہ حدیث محمد بن عثمان مین بعض مناکیر ہین اور
صالح جزرہ نے کہا ہی کہ روایت کرتا ہے محمد بن عثمان اپنی باپ سے
مناکیر کو لیکن اس راوی کی وجہہ جو ضعیف ہی وہ اس حدیث سے
مدفوع ہی اسلئے کہ نکارت اوس روایت مین ہے جو اوسکے باپ سے
مروی ہو جیسا کہ ذہبی نے میزان مین لکھا ہے اور یہہ روایت
اوسکے باپ سی نہین ہے اور میزان مین ہے محمد بن میمون معلوم
نہین کہ کون ہے پس یہہ راوی مجہول ہے اور عبد الرحمان بن
ابی الزناد کی نسبت عباس نے ابن معین سے نقل کیا ہے کہ حجت
نہ پکڑی جاوے ساتھہ اوسکے اور نقل کیا ہے معاویہ اور صالح جزرہ نے
ابن معین سے کہ ضعیف ہے اور ابن مدینی نے کہا ہے کہ جو روایت

اوسنے مدینہ مین وہ صحیح ہے اور جو روایت کی اوسنے بغداد مین
اوسکو خراب کیا ہے بغداد والون نے اور کہا یعقوب بن شیبہ نے
کہ وہ ثقہ سچا ہے اور اوسکی حدیث مین ضعف ہی قال الفلاس
کہ اوسمین ضعف ہی اور جو روایت کیا مدینہ مین وہ اصح ہے اور کہا
ابو حاتم نے کہ حجت نہ پکڑی جاوے ساتھہ اوسکی اور کہا ابن عدی
نے کہ اوسکی بعض روایت کی متابعت نہین کیجاتی ہے یعنی جو روایت
بغداد مین ایسا ہے ذکر کیا ہی ذہبی نے تذہیب مین ۔

سفر اور حضر مین توبہ کرنا انسان کو ہمیشہ چاہیئے مگر خصوص جب ایسی سفر مبارک کا قصد کرے تو اول توبہ کری بعد کو گھر سے نکلے

فتح القدیر مین ہے کہ اول توبہ کری ف اللہ تعالی فرماتا ہے ۔

ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین ۔ تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے
توبہ کرنیوالونکو اور دوست رکھتا ہے پاک کرنیوالون کو روایت ہے
حضرت انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے
اللہ ای بنی آدم کے تحقیق تو جب تک کہ مانگی گا مجھہ سے بخشش گناہونکی

اور امید رکھی گا مجھسے بخشون گا مین تجھکو کسی عمل بد پر ہو تو او نہین پروا رکھتا مین ای بیٹے آدم کی اگر پہونچے ہین گناہ تیرے بلندی آسمان تک پہر بخشش مانگی مجھہ سے بخشون مین تجھکو اور نہین پروا رکھتا مین اسے بیٹے آدم کے تحقیق تو اگر ملی مجھہ سے ساتھہ بھری زمین کی خطاؤن سے پہر ملی مجھہ سے اوس حال مین کہ شریک نکرتا ہو ساتھہ میرے کسی کو البتہ آؤن مین تیرے پاس ساتھہ بھری ہوئی زمین کے از روی بخشش کے نقل کیا ہے یہہ ترمذی نے اور نقل کی احمد اور دارمی نے ابی ذر سے ۔

فتح القدیر مین ہے کہ نیت خالص کرے ریا اور سنائی اور فخر کرنے سے خالی ہووی مجالس الابرار مین ہے کہ بعضی مفسرون نے کہا ہے کہ لوگون پر ایسا زمانہ آویگا جسمین دولت مند توجہ کرینگے واسطے عیش کے اور درمیانہ لوگ تجارت کی لئے اور قاری ریا کے واسطے اور فقرا مانگ کہانے کی واسطے اور ریعیا نہین کہ کہا جاوے کہ جو حج ریا کے لئے تو حج اونکی حق مین فتنہ ہے پس زیادہ فخر وغیرہ کے لئے حج کرنا حج مبرور نہین ہے کسلئے حدیث شریف مین آیا ہے کہ حج

بہرورہنین جبرا اوسکی مگر جنت نقل کیا ہے اسکو ترمذی سنن نسائی
ابن ماجہ مسند امام احمد او شعب الایمان بیہقی مین ابی ہریرہ سے
اللہ تعالی فرماتا ہے لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ -
نہین ہے تم پر گناہ کہ چاہو تم زیادتی پروردگار اپنی سے شان نزول
اس آیت کی یہہ ہے کہ اسلام سی پہلے ایام حج مین بازار عکاظ
ومجنہ وذو المجاز مین لوگ خرید فروخت کیا کرتے تہی اور یہی اونکی
معاش تہی جب اسلام سے رونق پکڑی مسلمانون نے تجارت مین
تامل کیا تب یہہ آیت نازل ہوئی صحیح بخاری اور سنن نسائی اور
اور ابن ماجہ مین روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا ابی ہریرہ نے
کہ سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے کہ جسنے حج کیا
واسطے اللہ کے اور رفث نہین کیا اور نہ فسق کرتا ہے تو پہر آتا ہے
مانند اوس دنکی کہ جنا ہے اوسکو اوسکی ماں نے اور یہی روایت مسند
احمد مین مروی ہے حضرت انس سے پس صاف ہی کہ تجارت کی ضمن مین
حج کرنیکا ثواب ویسا نہین ہوتا جو خاص حج بلا شمول تجارت کے کیا جاتا ہے
فتح القدیر مین ہے کہ حقوق العباد کو ادا کری و اہل معاملہ سے معافی چاہے

دو رکعت نماز گھر مین ادا کرے

اس نماز کی بابت روایت ہے طبرانی سے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نہین پیچھے چھوڑا ہے کسی نے نزدیک
اہل اپنی کی افضل دو رکعتون سے ادا کرے انہین دو رکعتون کو
نزدیک اپنی اہل کے جسوقت ارادہ کرے سفر کا۔
اور پڑہی بعد ان دونون رکعتون کے آیت الکرسی اور لایلاف قریش
از مناسک صغیر ابن جماعہ۔

بعضی اثار مین آیا ہے کہ آیۃ الکرسی اپنی گھر کی نکلنے
سی پہلی پڑہے تو نہ پہونچی گا اوسکو مکروہ یہان تک
کہ لوٹ آوے

پس بعد نماز کی آیۃ الکرسی پڑہے
وقت خروج گھر کی یہہ دعا پڑہ کر دروازہ سی قدم باہر رکھے

بسم اللہ توکلت علی اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ یہہ روایت ہی ابی داؤد
وترمذی کی فتح القدیر مین ہے کہ بدخلقی نکرے۔

فائدہ

ضرور چاہیے کہ اس آیت پر ولا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج۔
خیال رکھی کہ ان تینون باتونسے حج مین خلل آتا ہے فتح القدیر مین ہے
کہ اگر رفیق ہمراہ لے تو مرد صالح کو لے اور رفیق کا ہونا غیر شخص کا اولی ہے
بہ نسبت اقارب کے۔
فتح القدیر مین ہے کہ شرکت نکری توشہ مین اور ایک شخص کے کہانے پر سب
ساتھ والی جمع نہو جاوین اور نہ کمی کرے قیمت کے دینی مین خریدنے
اسباب حج مین۔
جب گہر کے دروازہ سی باہر نکلے تو کچہہ صدقہ دی ساکین کو
اور رخصت کرنیوالونکو رخصت کرے یہہ کہکر
اَستَودِعُ اللّٰہ دِینَکُم وَ اِیمَانَکُم وَ خَواتِیمَ اَعمَالِکُم۔
ترجمہ خدا کو سپرد کرتا ہون دین تمہارا اور ایمان تمہارا اور انجام
کام تمہارےکا
وقت سوار ہونے کشتی یا جہاز کی یہہ پڑہنا چاہیے
بسم اللہ مجریھا و مرسٰھا ان ربی لغفور الرحیم
حج کی لئی فرض چار چیز ہین

اول احرام

احرام کو احرام اسلئے کہتے ہین کہ کتنی چیزین احرام باندہنی والی کو اپنے اوپر حرام کرنے ہوتے ہین ۔

میقات احرام حج کی دو قسم ہین

ایک زمانی

فرمایا اللہ تعالی نے الحج اشہر معلومٰت یعنی حج کے مہینے ہین معلوم ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مہینے حج کی شوال اور ذوالقعدہ اور دس ذی الحجہ سے ہین روایت کیا اسکو بخاری نے ترجمہ باب مین

امام ابی حنیفہ	ابی یوسف	امام مالک
اور امام احمد اور زیدیہ کی نزدیک مہینی حج کی شوال اور ذی القعدہ اور دس دن اور دس رات ذی الحجہ	اور امام شافعی اور ابی ثور اور ابن الزبیر اور ابن مسعود کے نزدیک اور ایک دو روایتومین حضرت علی اور	مہینی حج کے شوال اور ذی القعدہ اور ذی الحجہ پورا ہی اور یہی ایک قول ہی شافعی کا اور ربیعہ

امام ابی حنیفہ	ابی یوسف	امام مالک
ہین سے ہے ۔ المعانی البدیعہ فی اختلاف اہل الشریعہ	ابن مسعود اور ابن عمر سے یہہ ہے کہ مہینے حج کے شوال اور ذی القعدہ اور نو دن اور دس راتین ہین ذی الحجہ سے المعانی البدیعہ	روایت دوسری ہے حضرت علی اور ابن عباس اور ابن عمر سے المعانی البدیعہ فی اختلاف اہل الشریعہ

میزان شعرانے مین ہے کہ اتفاق ہے آئمہ اربعہ کا کہ نہین صحیح ہوتا ہے احرام حج کا قبل شوال کے فائدہ یہہ اجماع بلا کراہت نہ صحیح ہونے پر ہے ۔

ابو حنیفه	ابی یوسف	
اور امام مالک و امام احمد اور ثوری اور ابن حی اور باقی زیدیہ کے نزدیک سوائے ناصر اور اکثر علما کے نزدیک مکروہ ہے احرام باندھنا حج کے لئے حج کے غیر مہینون مین پھر اگر احرام باندھا حج کا غیر مہینون حج مین صحیح ہوگا احرام اوسکا ساتھہ حج کے لیکن نہ لاوے کچھہ افعال حج مین سے پہلے مہینون حج سے۔	اور امام شافعی و ناصر کے نزدیک زیدیہ مین سی اور ابن عباس اور جابر اور ابی ثور اور داود کے نزدیک نہین جائز ہے احرام حج کا مگر حج کے مہینو نمین پھر جب احرام باندہا حج کا غیر مہینون حج مین منعقد ہوگا یہہ احرام عمرہ کا۔	نزدیک داود کے نہین جائز ہے احرام عمرہ کا بھی غیر مہینون حج مین

دوسرا مکانی

میقات احرام حج کا مکانی ہے جسکو مقرر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا معین کئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جگہہ احرام باندہنی کی اہل مدینہ کے لئے ذو الحلیفہ اور شام والون کے
لئے جحفہ اور نجد والون کے لئے قرن المنازل اور یمن والون کے لئے
یلملم کو پس یہہ سب جگہہ احرام باندہنے کی ہین اون شہر والون کے لئے
کہ مذکور ہوئی اور اوسکے لئی کہ گذرین ان جگہون پر سوا اون شہر والون کے
اور شہر والے جو ارادہ رکہتے ہون حج اور عمرہ کا اور جو ہون سوا انکی
یعنی رہنی والے داخل میقات کے انکی احرام کی جگہہ اونکی اہل کی ہے
یعنی جگہہ اونکے رہنی کی اور مکہ والی احرام باندہین مکہ سے نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نے —
روایت ہی جابر سے کہ نقل کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
احرام کی جگہہ مدینہ والونکی ذی الحلیفہ اور دوسری راہ جحفہ اور احرام
کی جگہہ عراق والونکی ذات عرق ہے اور احرام کی جگہہ نجد والون کی
قرن ہے اور احرام کی جگہہ یمن والونکی یلملم ہے نقل کی یہہ مسلم نے —

نام میقات یعنی جگهه احرام باندهنی کے	نام جن شهر والونکی یا اوسطرف سے آنیوالونکے لئی میقات ہے —	
ذو الحلیفه بضم حا، فتح لام	اہل مدینه اور جو اودہر سے آوین	ذو الحلیفه نام ہی ایک جگهه کا چهه میل ہی مدینه سے اور دس منزل ہے مکه سے ابو الفضل کرمانی نے لکہا ہے مکه سی دس منزل اور مدینه سے دو کوس اور یہه میقات سب میقاتونسے دور ہی عوام اسکو آبار علی بہی کہتے ہین —
جحفه بضم جیم بسکون حا	اہل شام و مصر اور جو اودہر سے آوین	مکه سے اوترا اور پچهم مین تین منزل پر ایک مکان ہے تبوک کی رستہ پہلی اوسکا نام مهیعه تہا — که پہلی دو راہین تہین مدینه والونکی ایک مین ذو الحلیفه ملتا تہا اور ایک مین جحفه ملتا تہا اور اب ایک ہی راہ ہے اوسمین اول ذو الحلیفه آتا ہی اور پہر جحفه پس اس صورت مین دو میقات سے ہوی مدینه والونکی احرام کی لئی حکم مفصله ذیل —

نام میقات یعنی جگہہ احرام باندہنی کی	نام جن شہروالونکی یا اوسطے آنیوالونکی لئے یہہ میقات ہے			
		نام مجتہد	قیاس	کیالازم آئیگا
		ابی حنیفہ اور ابی ثور کے نزدیک	اولی یہہ ہی کہ احرام باندہنی ذوالحلیفہ سے پہر اگر ترک کیا احرام ذوالحلیفہ سے اور باندہا احرام حجفہ سے جائز ہوا احرام اوسکا دم ہی نہین آویہ	دم یا کچہہ نہین ہے اوسپر
		حضرت عایشہ کے نزدیک	اگر ارادہ کری حج کا احرام باندہی ذوالحلیفہ سی اور اگر ارادہ کری عمرہ کا احرام باندہی حجفہ سے	

نام میقات یعنی جگہہ احرام باندہنی کی	نام جن شہر والونکی یا ملکونکی آنیوالونکی یہہ میقات ہے	نام مجتہد	قیاس	کیا لازم آئیگا
		امام شافعی کے نزدیک	جائز نہین ہے اوسکو جو گذرا ذو الحلیفہ مین بارادہ حج کہ ترک کرے احرام کو ذو الحلیفہ سے اور احرام باندہی جحفہ سے پس اگر ترک کیا احرام کو ذو الحلیفہ سے اور باندہا جحفہ سے	لازم آئیگا اوسپر دم

نام میقات یعنی جگہہ احرام باندہنی کے	نام جن شہروں کی یا اونکے آنیوالوں کے لئے یہہ میقات ہے	
ذات عرق بکسر عین و سکون ثانی	اہل عراق و خراسان وغیرہ اور جو اودہر سے آویں	مکہ سے تین منزل ایک پہاڑی کا نام ہے اور بعضوں نے چالیس کوس بہی لکہا ہی ابن عباس سے روایت ہی کہ کہا معین کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جگہہ احرام کی مشرق والونکے لئے عقیق نقل کیا یہہ ترمذی اور ابو داؤد نے ف عقیق نام ایک جگہہ کا ہی کہ محاذی ہی ذات عرق کی و مشرق والون سے مراد وہ لوگ ہین کہ گہر اونکے خارج حرم کی جانب شرقی مکہ کی اور وہی افقی کہلاتی ہین پس مشرق والونکی جگہہ احرام کی دونو ہین ایک عقیق دوسرے ذات عرق جو کوئی ان دونو جگہونسی جس جگہہ کہ آئی ہین احرام باندہی یہہ فائدہ عبد الحق دہلوی و مولانا اسحاق صاحب کا ہی

نام میقات یعنی جگہہ احرام باندہنے کی	نام جن شہرونکی باسطے اونکے آنیوالونکی یہہ میقات ہے	
قرن بفتح قاف وسکون ثانی	اہل نجد اور جو اوسکے سوا دوسری آوین	ایک پہاڑی کا نام ہی مکہ سے دو منزل پر عرفات کی نہر کے پاس ۔
یلملم بفتح ہر دو لام و سکون میم و تحتانی	اہل یمن کے لئی اور جو محاذی کہ یلملم کے ہوکر آوین چنانچہ ہندوستان والون کے لئی محاذی یلملم کا میقات ہے	یلملم مکہ سے دو منزل ہے پہلی اسکو الململ اور یرمرم کہتے تھے ۔

نام میقات یعنی جگہہ احرام باندہنی کی	نام جن شہرونکی یا وہ سفر سی آنیوالونکی لئی یہہ میقات ہے	
حل	جولوگ داخل مواقیت مذکورہ مین میقات اونکی زمین حل ہے	حل وہ زمین ہے کہ جو واقع ہی درمیان مواقیت اور درمیان حرم کی یعنی مواقیت سی تا حرم مکان واحد ہے — **عمرہ کی لئی** اہل مکہ کا میقات حل ہے اور تنعیم نام ایک جگہہ کا ہے کہ تین کوس مکہ سی ہے خارج حد حرم سی یعنی حل مین ہے اور احرام عمرہ مین شرط ہے کہ حل سے باندہا جاوی خواہ احرام باندہنی والا مکی ہو یا غیر مکی — حضرت عایشہ سی روایت ہے صحیح بخاری مسلم مین کہ بہیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتہہ میرے عبدالرحمن بیٹی ابوبکر کو اور حکم کیا انکو یہہ کہ عمرہ کرون مین تنعیم سی تو تنعیم افضل ہی حل مین
حرم	خاص مکی کی لوگونکی لئی میقات حرم ہے	

فائدہ

میقات مقرر کرنیکا منع کرنا ہے تاخیر احرام کا مواقیت سے ایسا ہے
ہدایہ مین پس اگر مقدم کیا احرام ان مواقیت پر جائز ہوگا اور یہی
افضل ہے اگر مامون ہو پڑنی سے محظورات احرام سے اور جو
مامون نہو پڑنی سے محظورات مین پس تاخیر احرام کی میقات تک
افضل ہے ایسا ہی ہے جوہرہ نیرہ مین اور ہر ایک ان میقاتون
مین سے میقات ہین واسطے ان میقات والون کے اور اوسکے
لئے جو گذری ان میقاتون پر غیر ان میقات والونمین سے ایسا ہی ہے
تبئین مین عالمگیریہ ۔

غسل احرام

امام ابو حنیفہ

غسل احرام واسطے حج اور عمرہ کے سنت موکدہ ہی اور
وضو قایمقام اوسکے جیساکہ لباب واوسکی شرح مین ہے لیکن قہستانی
مین اختیار اور محیط سے منقول ہے کہ غسل اور وضو واسطے احرام
کے مستحب ہی ۔ رد المحتار

امام شافعی

غسل احرام حج اور عمرہ کے لئی مستحب ہی واجب نہین المعانی البدیعہ

زیدیہ متفق با امام شافعی

دیگر علماء

نزدیک حسن بصری کے جب پہونچا ہی غسل احرام کا غسل کری جب یاد ہو پس اگر مراد حسن بصری کی یہہ ہے کہ مستحب ہی پس وہ موافق ہے اور اگر مراد یہہ ہے کہ واجب ہی پس نہین صحیح ہے المعانی البدیعہ

احرام بعد دو رکعت نماز کے

امام ابو حنیفہ

احرام باندہنا بعد دو رکعت کے مستحب ہے۔

امام شافعی

ایک قول مین احرام باندہنا بعد دو رکعت کے مستحب ہے۔ جملہ زیدیہ سوائے ناصر متفق با امام شافعی قول اول مذکورہ کے۔ قول دوسرا جدید یہہ ہے کہ مستحب ہے احرام باندہنا اوسوقت کہ اوٹہای اوسکو سواری اوسکی اگر ہے سوار اور جب شروع کری چلنا اگر ہے پیادہ۔

امام احمد

متفق بقول اہل شافعی وابو حنیفہ ۔

امام مالک

احرام باندہی وقت قریب پہونچنے جنگل کے ۔

نزدیک ناصر کے زیدیہ مین سے چہ رکعت پڑہی پہر ظہر پڑہی اگر وقت اوسکا ہو پہر احرام باندہے اوسکی جگہہ سے ۔

جسوقت پہونچی میقات راستہ اپنی تک بس چاہیے کہ صفائی کری ستہری اوٹہاسے بالونکی اور ناخونونکی اور چاہی کہ غسل کری اور ارادہ کری اس غسل سے غسل احرام اور حیض والی اور نفاس والی عورتین باتفاق مذاہب اربعہ غسل کرین واسطے احرام کے اور نکالی سلاہوا کپڑا مرد ہو یا لڑکا اور نکالی وہ کپڑا جو پہنا اوسکا حرام ہے اور پہنی دو کپڑی واسطے احرام اپنی کے اور باتفاق ایمہ اربعہ کے بہتر ہے یہ کہ ہووین وہ دونون کپڑی سپید مگر نزدیک شافعیون و حنفیون کے نیا ہونا ان دونون کپڑونکا بہتر ہے اور نزدیک مالکیونکی نہین فرق درمیان جدید اور غسیل کے نزدیک حنبلیونکے مستحب ہے جو ہووین وہ دونون

کپڑی پاک وصاف جدید ہون یا غسیلین اور مستحب ہے خوشبو کرنا بدن اپنی کو نزدیک حنفیون اور شافعیون اور حنبلیون کے مگر خلاف ہے مالکیونکا اور صحیح تر اونکے نزدیک خوشبو لگانا کپڑونمین جائز ہے مگر شافعیون کے نزدیک صرف بدن پر خوشبو لگانا اولی ہے اور یہہ ہی ہے مذہب حنبلیون کا مگر اونہون نے تصریح یا دلویت نہین کی اور کہا کرمانی حنفی نے مذہب مین کہ مکروہ ہے وہ خوشبو لگانا کپڑی کو جو باقی رہتا ہے اثر اسکا اور نزدیک مالکیونکی نہ لگاوے کپڑی کو اور بدن کو وہ خوشبو جو باقی رہے خوشبو اوسکی بعد احرام کے پہر بعد کرنے اوس چیز کے جو ہمنی ذکر کیا پڑہے دو رکعت احرام کی اگر نہووے وقت مکروہ اور بہتر نزدیک شافعیون اور ابن حبیب مالکی کے یہہ ہے کہ محرم ہی وہ شخص بعد چلنی کے خواہ سوار ہووی یا پیدل اور بہتر نزدیک حنبلیون اور حنفیون کے یہہ ہی کہ وہ محرم ہی بعد نماز کے اور افضل ہی متوجہ ہونا طرف قبلہ کی وقت احرام کے نزدیک چارون امام کے اور جسوقت ارادہ کری احرام حج کا دران حالیکہ وہ مفرد ہی کسی زبانسے اور نیت کری یعنی یہہ کہ ای بار خدایا تحقیق ہمنے ارادہ کیا حج کو بس آسانکر اوسکو ہمارے

واسطے اوسکو قبول کراوسکو ہمسے اور مدد دی مجھکو اوپر اوسکے اور برکت مجھکو بیچ حج کے اور نیت کی یعنی حج کی اور احرام کیا یعنے حج کیواسطے اور پہر پڑہی یہہ لبیک اللہم لبیک الخ پس صحیح ہوتا ہے احرام اسکا بیچ مہینوں حج کے باتفاق ائمہ اربعہ کے اور جسوقت ارادہ کرے احرام حج اور عمرہ کا پس زیادہ کرے ذکر عمرہ حج کے ساتھ اور نیت کرے دونوں کی اور تلبیہ کرے مثل مذکور کے صحیح ہوتا ہے احرام دونوں کیلئے بیچ مہینوں حج کے باتفاق اور اگر اسنے ذکر کیا اور نیت کی صرف عمرہ کی اور تلبیہ کیا صحیح ہوتا ہے احرام اوسکا خاص عمرہ کیواسطے بلا شرکت حج بالاتفاق مذاہب اربعہ کے اور مستحب ہے نزدیک مالکیوں کے یہ کہ نہ ذکر کرے زبان سے اوس چیز کو کہ جسکے واسطے احرام ہی مگر خلاف کیا ہے باقی اماموں نے کیونکہ باقی امام مستحب جانتے ہین ذکر کرنا زبانسے از مناسک صغیر ابن جماعہ ۔

بدن اور بالوں کا گرد اور غبار اور میل جھڑوانا خطمی اور اشنان وغیرہ سے مستحب ہی کذا فی حاشیۃ الطحطاوی مستحب بلکہ سنت ہی اپنی زوجہ

یا اپنی لونڈی سے جماع کر لینا قبل احرام کے اگر اوسکی ہمراہ ہو اور
کوی جماع کا مانع نہو چنانچہ حیض در مختار ۔
ازار پہنی یعنی تہ بند باندہی ناف سے زانو تک اور چادر کو اپنی
پیٹھہ پر ڈالے اور مسنون یہہ ہے کہ چادر کو پیٹھہ پر ڈال کر داہنی
ہاتھہ کی طرف بغل کے نیچی کر کے اپنی بائین مونڈہے پر ڈالے
سو اگر چادر مین گھنڈی لگای یا اوسکو کانٹی سے اٹکایا یا گرہ لگای
تو برا کیا لیکن یہہ ایسا قصور نہین کہ ذبح کرنا اوسپر لازم آوے
تہ بند اور چادر نئی ہون یا دونون پرانہین دہوئین پاک سفید ہون جیسا
کفن کفایت کا ہوتا ہے اور یہہ جو مذکور ہوا تہ بند اور چادر کا سو بیان
ہے سنت کا والا احرام کیواسطے ستر عورت کافی ہے بعد غسل و لباس
مذکور کے اور قبل احرام کے اپنی بدنمین خوشبو لگاوی اگر اوسکی پاس ہو
اور نہو تو کسی سے طلب نکری اور اپنی کپڑے مین ایسی خوشبو نہ لگاوے
جسکا نشان باقی رہے اور نظر آوی یہی قول صحیح تر ہے دوسرے
قول سے ہم بدن مین خوشبو لگانا ہر طرح سے درست ہے ظاہر الروایت
مین خواہ اوسکی ذات باقی رہی جیسے مشک اور غالیہ یا نہ باقی رہے

صحیح مسلم مین عایشہ صدیقہ سے روایت ہی کہ احرام کے وقت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر مینی مشک لگایا اور
اوسکی چمک نظر آتی تہی لیکن بقول اصح کپڑی مین ایسی خوشبو لگانا
درست نہین جو نمودار رہو اور بعد اسکے نماز دوگانہ مستحب پڑہے
اوسوقت مین جو مکروہ نہین اور فقط حج کا کرنیوالا اپنی زبانسے موافق اپنی
دل کے یہ دعا کری اللھم انی ارید الحج فیسرہ لی وتقبلہ منی یعنی خداوندا
مین حج کا ارادہ کرتا ہون سو اوسکو میرے واسطے آسان کردے
اور اوسکو قبول کر میری جانب سے آسانی کی دعا اسواسطے ہی کہ
حج مین مشقت زیادہ ہے اور مدت دراز اوسکے کرنے مین لگتی ہی تو اوسمین
درخواست آسانی مناسب ہے اور قبول ہونیکی خواہش کے قید باقتداء دعاء
ابراہیم اور اسمعیل علیہما السلام کے دونون حضرات نے فرمایا کہ ای ہمارے
رب قبول کر حج کو ہماری جانب سے بلاشک تو سمیع اور علیم ہے ۔
پہر دوگانہ احرام کے بعد تلبیہ کری یعنی لبیک کہی اور لبیک کہنی سے
حج کی نیت کرے یہہ بیان ہے شروع حج کا بطریق کاملہ والا حج
تو مطلق نیت سی بہی صحیح ہے اگرچہ دل ہی مین نیت حج کی کرلے زبان سے

نہ نکالی لیکن بشرط متصل کرنے نیت کی ساتھہ ایسے ذکر کے جسسے تعظیم
رب العالمین مقصود ہو چنانچہ بعد نیت کے سبحان اللہ کہنا اور لا الہ الا اللہ
کہنا اگرچہ یہہ ذکر فارسی زبان مین کرے اگرچہ زبان عربی کا خوب
ماہر ہے مع لبیک کہنے سے نیت حاصل نہین ہوتی اسواسطے
کہ زبان سے بولنا دوسرا امر ہے ارادہ کے سوا اور معلوم ہوا
کہ نیت کا کہنا زبانسے شرط نہین بلکہ مستحب ہے لبیک اللہم لبیک لبیک لا شریک لک
لبیک ان الحمد والنعمة لک والملک لا شریک لک اور تلبیہ بنابر
مذہب درست کے یہہ ہی جو ماتن نے مذکور کیا یعنی حاضر ہون تیری
خدمت مین خداوندا تیری بجا آوری حکم مین بار بار حاضر ہون کوئی
تیرا شریک نہین حاضر ہون تیری حضور مین بلاشک سب تعریفین
اور سب نعمتین تیرے واسطے ہین اور پادشاہی تجکو مخصوص ہے
کوئی تیرا ساجہی نہین لفظ ان کا ہمزہ مکسور ہے لغت فصیح مین اور
فتحہ بھی جائز ہے اور نعمت کی ت کو فتحہ ہے یا النعمة لک مبتدا
اور خبر ہین تو اسصورت مین ت کو ضمہ ہوگا مع یہہ تلبیہ صحاح ستة
مین عبد اللہ بن عمر رض سے منقول ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ

وسلم اسیطرح احرام کے وقت فرماتے تہی اور زیادہ کرے بنا بر استحباب
کے اس تلبیہ مین یعنی اس تلبیہ کے بعد اور الفاظ کا پڑہنا مستحب ہے اور اس
تلبیہ کے الفاظ کے اندر اور الفاظ کا زیادہ کرنا بہتر نہین م حلبی کی
مناسک مین ہے کہ بعد تلبیہ ماثورہ کے یون کہے لبیک والخیر
بیدیک والرغباء الیک والعمل لبیک اله الخلق غفار الذنوب لبیک کذا فی المنح
اور اس تلبیہ مسنونہ سے کوی لفظ کم نکری اسواسطے کہ کم کرنا مکروہ
تحریمی ہے بدلیل قول فقہا کے تلبیہ مذکورہ ایکبار کہنا شرط ہے اور ایکبار
سے زیادہ کہنا سنت ہی اور محرم تلبیہ کے ترک کرنے سے اور تلبیہ
مین آواز نہ بلند کرنے سے بدکار ہو جاتا ہے اور جب لبیک کہا
حج کی نیت کرکے یا ہدی کو ہانک لیچلا یا نفل کی اونٹ یا گای کے
گردنمین پٹا ڈالا یا جس شکار کو کہ حرم مین یا احرام سابق مین
قتل کیا تہا اوسکی بدلی کی اونٹ یا گای کی گردنمین پٹا ڈالا اور مانند
اسکی کسی قصور اور نذر اور تمتع اور قران کے اونٹ یا گای کی گردن مین
پٹا ڈالا اور خود لیچلا اس اونٹ یا گای کو حج کے قصد پر اور کہا عمرہ
بہی امور مذکورہ مین حج کی مانند ہے یون لایق ہی جواب دینا کہ

ہان عمرہ بہی حج کی مانند ہے یعنی ایسے افعال سے عمری کا احرام
بہی ثابت ہوتا ہے یا اونٹ یا گاۓ کو پٹا ڈالکر اول روانہ کردیا پہر خود
متوجہ ہوا اور اوسکو ملگیا میقات سے پہلے سو اگر بعد میقات کے ملیگا تو
اوسکو احرام کرنا میقات سے لبیک کہکر لازم ہوگا یعنی اسصورت
مین پٹا ڈال کر اونٹ کا بہیجنا تہا میقام تلبیہ کے نہوگا یا اونٹ یا گاۓ کو
تمتع یا قران کے واسطے روانہ کیا اور حالانکہ پٹا ڈالنا اور متوجہ ہونا
حج کے مہینون مین واقع ہوا اور اگر دونون کام موسم حج مین نہوۓ
تو یہہ شخص محرم نہوگا جب تک کہ اونٹ یا گاۓ کو نہ ملجاوے سو اگر تمتع
یا قران کی اونٹ یا گاۓ کو روانہ کیا اور خود متوجہ ہوا احرام کی نیت
سے اگرچہ اوسکو قبل میقات کے نملا بنا بر استحسان کے تو البتہ وہ شخص
محرم ہوگیا ان سب صورتون مین اسواسطے کہ اجابت حج کی جسطرح ہر تعظیمی
ذکر سے ہوتی ہے اسیطرح ہر ایک اوس فعل سے ہوتی ہے جو فعل کہ احرام
کے ساتہہ مخصوص ہے اور یہہ افعال مذکورہ احرام ہی سے خصوصیت
رکہتے ہین خلاصہ یہہ ہے کہ احرام کا ثبوت دو طریق سے ہی ایک
یہہ کہ حج کی نیت سے لبیک کہی یا کوی اور ذکر تعظیمی کرے اور

دوسرا طریقہ یہہ ہے کہ حج کی نیت کرکے یہہ افعال مذکورہ شرح
مفصلہ عمل مین لاوے شارح کہتا ہی پہر ہم کہتے ہین کہ صحیح ہونا احرام
کا موقوف نہین مخصوص حج یا عمری کی نیت پر اسواسطے کہ اگر محرم نے
مبہم احرام کیا یعنی احرام باندہنی کے وقت بالخصوص حج یا عمرہ کا
خیال دلپر نہ آیا یہان تک کہ بیت اللہ کے گرد ایکبار گہوما تو اوس احرام
کو عمری کی طرف پہیری یعنی عمرہ ادا کرے اور قبل شروع افعال
اوسکو اختیار رہے تعین کا چاہے اوس احرام کو حج کیواسطے ٹہراوی
چاہی عمری کے واسطے کذا فی حاشیہ الطحطاوی اور اگر نیت حج
کی مطلق کی یعنی حج فرض یا حج نفل کی تعین نکی تو فرض حج کیطرف
پہیری یعنی فرض حج اوس احرام سے ادا کرے اور اگر اوسنے
نفل حج کو معین کرلیا تو نفل حج صحیح ہوگا اگرچہ اوسنے ہنوز فرض
حج نکیا ہو کذا فی الشرنبلالیہ عن فتح القدیر۔ اور اگر اونٹ مین
اشعار کیا یعنی کوہان کی بائین طرف ہلکا سا زخم کردیا تا کہ ہدی کا
نشان ہوجاوے یا اوسکی پیٹہہ پر جہول ڈالی یا اوسکو روانہ کیا
بہ نیت تمتع یا قران کے اور اوسکو جا کر نہ مل گیا چنانچہ مل جانی کا

مذکور ہو چکا یا بہیڑ بکری کی گردنمین پٹا ڈالا تو ایسے افعال سے محرم
نہوگا اسواسطے کہ یہہ کام حج یا عمری کیواسطے مخصوص نہین م
اشعار یعنی قربانیکی اونٹ کا کوہان چیرنا امام اعظم کے نزدیک مکروہ
ہے اسواسطے کہ یہ انکی تعذیب ہے اور صاحبین کے نزدیک
خوب ہے اور امام شافعی کے نزدیک سنت ہے اسواسطے کہ
رسول علیہ السلام اور اصحاب کا فعل ہے ابو جعفر طحاوی نے کہا
کہ اصل اشعار ابو حنیفہ کے نزدیک مکروہ نہین اور کیونکر مکروہ ہوا اور
حالانکہ احادیث مشہور سے ثابت ہی اور امام نے مکروہ نہین کہا
مگر اوس اشعار کو جو امام کے اہل زمانہ کرتے تہے اسواسطے کہ
امام نے اونکو دیکہا کہ نہایت زخم کاری لگاتے تہے جسے ہلاکی کا
خوف تہا تو سرایت کے واسطے اونکی اس فعل کو مکروہ کہا اور اگر اسطرح
زخم لگاوے کہ کہال کٹے نہ گوشت تو جایز ہے اور بعضی علما نے کہا کہ
تقدیم اشعار کے تقلید پر امام کے نزدیک مکروہ ہے جیسی تقدیم نکاح
کتابیہ کے نکاح مسلمہ پر مکروہ ہے کذا فی العینی شرح الکنز —
اور بعد احرام یا ندہنی کے فوراً اجتناب کری اور دور رہا کرے عورتونکے

جماع سے یا عورتونکے سامنے جماع کی بات چیت سے اور پرہیز
کرے فسوق سے یعنی نافرمانی اور اطاعت الہی کی چھوڑنے سے
اور لڑائی جھگڑے سے اسواسطے کہ محرم کے حق مین یہہ زیادہ تر
قبیح ہے یعنی خادمون اور رفیقون اور کرایہ دارون سے خرخشہ
نکرے بلکہ اونکی سخت گوئی اور زبان درازی کا تحمل کرے کہ یہہ
امور نص قرانی سے ممنوع ہین فرمایا فلا رفث ولا فسوق ولا جدال
فی الحج ۔ اور پرہیز کرے محرم خشکی کے شکار سے نہ دریا کے شکار سے
اسواسطے کہ دریا کا شکار محرم کو درست ہے بموجب آیت قرانی کے
اور پرہیز کرے موجود شکار کیطرف اشارہ کرنے سے اور غائب
شکار کے بتا دینے سے اور اشارہ کرنا اور بتا دینا شکار کا دہان حرام
ہے جب دوسرا محرم شکار کے جانور کو نجانتا ہو اور اگر جانتا ہو تو اشارہ
کرنیوالی اور بتانیوالی محرم پر کچھہ جرم نہین قول اصح مین اور بعد احرام کے
بھی خوشبو لگانے سے اگرچہ بلا قصد ہو نہ بدن مین خوشبو لگاوے نہ کپڑے
مین اور مکروہ ہے سونگھنا خوشبو کا اور اسیطرح پہول اور میوے کا
سونگھنا مکروہ ہے کذا فی حاشیۃ الطحطاوی ۔ از غایت الاوطار

چار فرض ہین حج کے لئے

فرض وہ ہے جسکے ترک سے حج باطل ہووے اور سال آیندہ مین اوسکی قضاء لازم آوے واجب وہ ہے جسکے ترک سے حج باطل نہین ہوتا بلکہ وہ حج کرنا لازم آتا ہے —

اول فرض احرام —

دوسرا وقوف بعرفات —

تیسرا طواف الزیارت —

چوتھی فرض ترتیب افعال سے اول احرام بعد ازان وقوف بعرفہ بعد ازان طواف الزیارت جو ایک النسی فوت ہوا حج اور انہوا لہذا احرام بروی ترتیب اول فرض ہے — اور احرام شرط ہے باعتبار ابتدا کے لہذا اوسکی تقدیم حج کے مہینون پر جائز ہے جیسے وضو مین قبل وقت نماز کے جائز ہے اور احرام کو رکن کا حکم ہے باعتبار انتہا کے تا آنکہ جسکا احرام باندہ کے حج فوت ہوگیا ہو اوسکو احرام کا باقی رکھنا تاکہ سال آیندہ اوسی حج کی قضاء کرے جائز نہین اور اگر شرط ہوتا ہر طرح سے تو اوسکا باقی رہنا

جایز ہوتا از غایۃ الاوطار —

اور احرام مین نسک ہین نیتؑ و تلبیہؑ و سوق ہدیؑ اور احرام کے لئے رکن ہے اور شرط جیسا کہ مفصلہ ذیل شرح مذکور ہین —

امام ابوحنیفہ		امام شافعی	
نہین منعقد ہوتا ہے احرام یہانتک کہ ختم کری ساتھ نیت کے تلبیہ کو یا سوق ہدی کو المعانی البدیعہ	ناصر زیدیہ متفق بامام ابوحنیفہ	منعقد احرام ہوتا ہے ساتھ صادق نیت کے اور محتاج نہین ہوتا ہے لبیک کہنے اور ہانکنے ہدی کا مگر مستحب ہے اوسکو لبیک کہنا جب لبیک کہی اور نیت نہ کی منعقد نہوگا احرام اوسکا المعانی البدیعہ	سعید یحیی متفق بامام شافعی

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
متفق با امام شافعی	متفق با امام شافعی در باب انعقاد متفق با امام ابوحنیفہ	نزدیک ابو علی بن خیران ابی عبداللہ زبیری کے شافعیہ مین سے۔ اور نزدیک امامیہ کے محتاج ہے طرف نیت اور تلبیہ کے۔ نزدیک اونکے منعقد ہوتا ہی احرام ساتھہ تلبیہ کے بدون نیت کے المعانی البدیعہ

از کتب حنفیہ

اور احرام کے لئے رکن ہے اور شرط ہے رکن احرام
کا پایا جانا محرم سے ہی ایک فعل کا خصایص حج مین سے
اور وہ فعل دو قسم سے ہے ایک قول ہے اسیطرح کہ کہی
لبیک اللہم لبیک لا شریک لک لبیک الخ — اور یہہ
لبیک کہنا ایک بار شرط ہے اور زیادہ ایک بار سے سنت
کہ لازم آتی ہے اوسکے ترک سے اساءت ایسا ہی ہے
محیط سرخسی مین —
اور اگر ہو جگہ تلبیہ کے تسبیح یا تحمید یا تہلیل یا تمجید یا جو
اوسکا مشابہہ ہے ذکر اللہ مین سے اور نیت کرے
ساتھہ اوسکے احرام کے ہو جائیگا محرم برابر ہے کہ اچھی
طرح تلبیہ کہہ سکتا ہو یا اچھی طرح تلبیہ نہ کہہ سکتا ہو بالاجماع
اور ایسا ہی ہے جبکہ لائی تلبیہ کو ساتھہ دوسری زبان
کے کافی ہوگا اوسکو برابر ہے کہ اچھی طرح عربی پڑھہ سکتا ہو

یا اچھی طرح عربی نہ پڑہ سکتا ہو ایسا ہی ہے شرح طحاوی
مین اور عربی افضل ہے اور اگر کہا محرم نے اللھم اور نہ زیادہ
کیا اسپر بس جسنے کہ کہا ہے ہوجاتا ہے ساتھہ اسکے
شروع کرنیوالا نماز مین کہتا ہے ہوجاتا ہے محرم اور
اوپر قول اوس شخص کے کہ کہتا ہے نہین ہوتا ہے ساتھہ
اسکے شروع کرنیوالا نماز مین نہین ہوتا ہے محرم۔
اور دوسری قسم فعل ہے اور وہ تقلید بدنہ اور سوق ہدی
اوسکا اور متوجہ ہو ساتھہ اوسکے بارادہ حج کے ہوجاتا ہے
اس سے محرم اگرچہ نہ لبیک کہی ہو برابر ہے کہ تقلید بدنہ
تطوع کی یا بدنہ نذر یا بدنہ جزاے صید یا اسکی مانند کی
اور اگر بھیجا ہو بدنہ کو اپنے سامنے اور نہ متوجہ ہوا ہو
ساتھہ اوسکے پھر متوجہ ہوا ہو گا محرم یہان تک کہ ملجاوے
بدنہ سے مگر ہدی متع یا قران کے کہ ہوجاتا ہے محرم جبکہ متوجہ
ہوا ہو ہو گا محرم یہانتک کہ ملجاوے بدنہ سے مگر ہدی متعہ
یا قران کے کہ ہوجاتا ہے محرم جبکہ متوجہ ہوا پہلے اسے کہ لاحق

ہوجاوے اوسی ایسا ہی محیط سرخسی مین عالمگیریہ اور
صحیح ہوتا ہے حج ساتہہ مطلق نیت کے اسطرح کہ نیت کرے
نسک کے بدون تعین حج یا عمرہ کے پہر اگر تعین کریگا پہلے
طواف سے پس بہتر ہے اور جو نہین پہر جایگی یہہ نیت واسطے
عمرہ کے جیسا کہ آتا ہے کہا لباب مین اور تعین نسک کے نہین ہے
شرط پس صحیح ہے مبہم اورساتہہ اوسکی کہ احرام باندہا ہو ساتہہ
اوسکے غیر سے اور کہا لباب مین دوسری جگہہ مین اور اگر
احرام باندہا ساتہہ اوس چیز کے کہ احرام باندہا ہے ساتہہ
اوسکے غیر اوسکے نے پس وہ مبہم ہے پس لازم آئیگا اوسپر
حج یا عمرہ اور مقید کیا ہے اوسکو شارح نے ساتہہ اوس صورت
کے کہ نجانتا ہوا وسکو جسکا احرام باندہا ہوا وسکے غیر نے
انتہی اور ایسا ہی ہے اگر مطلق چہوڑا نیت حج کو پہر جائیگا اطلاق
نیت کا واسطے فرض کے درمختار

اور نیت اگرچہ ساتہہ دل کے ہو اسلئے کہ ذکر اوسکا جسکا احرام باندہا
گیا ہو حج یا عمرہ مین سے ساتہہ زبان کے شرط نہین ہے جیسا کہ

نمازمین زیلعی و رد المحتار۔
لیکن شرط ہے مقارنت نیت کے ساتھ ایسے ذکر کے کہ قصد کیجاتی ہو ساتھ اوسکے تعظیم مانند تسبیح اور تہلیل کے اگرچہ ساتھ فارسی کے ہو اگرچہ اچھی طرح پڑھ سکتا ہو عربی کو اور اچھی طرح تلبیہ پڑھ سکتا ہو علی المذہب و منحہ ساتھ ذکر کے کہ قصد کیجاتی ہو ساتھ اوسکے تعظیم اسی اگرچہ امیز ہو وہ ذکر ساتھ دعا کے علی الصحیح شرح لباب۔
اور غایہ مین ہے اور اگر کہا اللہم اور نہ زیادہ کیا اسپر کہا امام ابن الفضل نے پہلے بیچ اوس اختلاف کے ہے کہ ذکر چکے ہین ہم اوسکے شروع نماز مین اور حاصل یہہ ہے کہ اقتران نیت کا ساتھ خصوص تلبیہ کے شرط نہین ہے بلکہ اقتران نیت کا ساتھ خصوص تلبیہ کے سنت ہے اور شرط اقتران نیت ہے ساتھ کوئی شے ذکر کے کہ ہوا اور جب لبیک کہے تو ضرور ہے یہہ کہ ہو لبیک کہنا ساتھ زبان کے۔ کہا لباب مین پس اگر ذکر کیا لبیک کو ساتھ دل کے نہ اعتبار ہوگا اوسکا اور اخرس یعنی گونگے کو لازم ہے ہلانا زبان کا اور کہا گیا نہین لازم ہے گونگے کو ہلانا زبان کا بلکہ مستحب ہے انتہی۔ اور میل کیا ہے شارح لباب نے طرف ثانی کے یعنی نہ لازم

ہو نیکے اسلیئی کہ اصح یہہ ہے کہ نہین لازم ہے گونگے کو ہلانا زبان کا
قراءت مین واسطے نماز کے پس اسمین بطریق اولی لازم نہوگا ہلانا زبان کا
اسلیئے کہ حج اوسع یعنی وسیع تر ہے اور اسلیئے کہ قراءت فرض قطعی
متفق علیہ ہے بخلاف تلبیہ کے ۔ ردالمحتار

جسنے تقلید بدی تطوع یا نذر یا جزای صید یا تقلید بدی کسی اور شی
کے اشیا مین سے کی اور متوجہ ہوا ساتھہ ہدی کے بارادہ حج پس تحقیق
احرام باندھا اوسنے اور یہہ کلام صاحب ہدایہ کا مفید اسکا ہے کہ ضرور ہے
اسطرح احرام مین تین چیز تقلید ہدی اور توجہ ساتھہ اوسکے اور نیت
نسک فتح القدیر

شرح لباب مین ہے کہ واسطے اقامت ہدی کی مقام تلبیہ کے شرایط ہین
پس منجملہ شرایط کے نیت نسک یعنی حج یا عمرہ کے ہے اور انہین شرایط
مین سے سوق ہدی ہے اور توجہ ساتھہ اوسکے یا پالینا ہدی کا ہے اور سوق
اگر ہدی چلا جاتا ہے بدون اسکے کہ متوجہ نہین ہوا ہے ساتھہ اوسکے مگر ہدی تمتع اور
قران میں سے پس اگر تقلید کرے ہدی کی اور نہین سوق کیا اوسکا یا سوق کیا ہے
اور متوجہ ہوا ساتھہ اوسکے پھر متوجہ ہوا بعد اوسکے بارادہ نسک پس اگر ہو

ہدی واسطے غیر متمتع اور قران کے نہوگا محرم یہانتک کہ لاحق ہو ساتھہ ہدی

کے پس جب پایا ہدی کو اور سوق کری اوسکا ہو جائیگا محرم ردالمحتار

اور مقام وکلام درمختار یہہ ہے کہ شرط ایک شی ہے دو چیزونمین سے یا سوق کر

ہدی کا اور متوجہ ہو ساتھہ ہدی کے اور پایا ہے کہ پیچھے ہدی کو پہر پہنچا سے اور نہین

متوجہ ہو ساتھہ اوسکے اور یہہ شرط واسطے غیر متمتع اور قران کے ہے اسلئے کہ نہین شرط

ہے تمتع اور قران مین توجہ ساتھہ اوسکے اور لاحق ہونا ساتھہ اوسکے ردالمحتار

اور جب بہیجا ہدی کو پہر متوجہ ہوا ہو بارادہ حج یا عمرہ اور لاحق ہوا ہو اوسکو

غیر متعہ اور قران مین ہوگا محرم پہلے پہونچنے کے میقات سے اور بعد پہونچنے کے

میقات پر لازم ہوگا اوسکو احرام ساتھہ تلبیہ کے میقات سے اسلئے کہ جب وقت

پہونچ گیا طرف میقات کے نہوگا محرم ساتھہ تقلید کے بسبب لاحق ہونے

کے ہدی کو اور نہین جائز ہے اوسکو تجاوز کرنا میقات سے بدون احرام اسکے

پس لازم ہوگا اوسکو احرام ساتھہ تلبیہ کے رحمتی ردالمحتار

اور لحوق شرط ہے بالاتفاق اور اوپر سوق بعد لحوق کے پس مختلف فیہ ہے

پس جامع صغیر مین نہین شرط کیا ہے سوق کو اور شرط کیا ہے سوق کو اصل مین

پس کہا اصل مین کہ سوق کرے ہدی کا اور متوجہ ہو ساتھہ اوسکے فخر الاسلام

سے یہہ امر اتفاقی ہے اور سوا اسکے نہین کہ شرط سوق ہے اور کافی مین ہے
کہ کہا شمس الائمہ سرخسی نے مبسوط مین کہ مختلف ہین صحابہ اس مسئلہ مین پس بعض
انہین سے کہتے ہین کہ جب تقلید بدنہ کی محرم ہوگیا اور بعض انہین سے کہتے ہین کہ جب
متوجہ ہوا پیچھے ہدی کے محرم ہوگیا اور بعض انہین سے کہتے ہین جب پا لیا اوسکو
پس سوق کیا اوسکا کیا محرم ہوگیا پس لیا ہمنے ساتھہ تینون کے انہین سے اور کہا ہمنے
کہ جب پا لیا ہدی کو اور سوق کرے اوسکا ہوگا محرم بسبب اتفاق صحابہ کے اوپر
شرح لباب و المختار

جسنے بھیجا ہدی کو واسطے تمتع یا قران کے اشہر حج مین اور متوجہ ہوا بیت الحرام کے اشہر
حج مین اگرچہ نہ لاحق ہوا اوسکو ہوگا محرم ساتھہ تمتع یا قران کے در مختار
تقلید ہدی غیر اشہر حج مین معتبر نہین ہے اسلئے کہ تقلید ایک فعل ہے افعال متعہ
مین سے اور افعال متعہ پہلی اشہر حج سے معتبر نہین ہوتے ہین پس ہوجاتا ہے
تطوع اور ہدی تطوع مین جب تک نہ پای اوسکو یا جاے ساتھہ اوسکے نہوگا محرم
ایسا ہی ہے شرح جامع صغیر و قاضیخان مین و زیلعی مین — رد المحتار
اور اگر اشعار کیا ہدی کا ساتھہ جرح بائین طرف کوہان اونٹ کے یا جھول کیے
ہاتھی کی پشت پر یا بھیجا ہدی کو نہ واسطے تمتع اور نہ قران کے اور نہ لاحق ہوا اوسکو

پہلی میقات سے یا تقلید کی بکری کی نہ اونٹ اور گائے سے نہو گا محرم لیکن ...
عدم اختصاص ان افعال کے ساتھ نسک کی در مختار

عدم اختصاص ان افعال کا ساتھ نسک کے اسلئے ہے کہ اشعار کبھی ہوتا ہے واسطے
دور کرنے عارضہ کے اور جھول ڈالنا کبھی ہوتا ہے واسطے ... سردی ... کے
اور اسلئے کہ جب ہوگی روبرو اسکے بکری کہ سوق کیا ہے اسکو نہیں توجہ ہوسکے نہ پایا
جائیگی مگر صرف نیت اور ساتھ صرف نیت کے نہیں ہوتا ہے محرم اور تقلید شاۃ کی
نہیں ہے متعارف اور نہ سنت حقیقی رد المحتار

اور اشعار مکروہ ہے نزدیک امام یعنی ابی حنیفہ کے اسلئے کہ ہر ایک اشعار کرنا اچھی
طرح نہیں جانتا ہے پس لاحق ہوگی حیوان کو ساتھ اسکے تعذیب طحطاوی-
اور اشارہ کیا ہے مصنف نے یعنی صاحب درمختار نے اسطرف کہ اشعار
خاص ہے ساتھ اونٹ کے رد المحتار
اور اشعار مکروہ ہے نزدیک امام کے جیسا کہ قریب ہے کہ آتا ہے اگرچہ حسن ہے
نزدیک صاحبین کے مگر یہہ کہ کہا جاسے واسطے معالجہ کے نہر الفایق اور
اونٹ اور اونٹنی کا ہدی ہونا اتفاقی ہے اور گائے کو شامل ہونا بدنہ کا نزدیک
حنیفہ کے ہے ایسا ہی مستفاد ہے نہر الفایق سے -

احرام آفاقی

آفاقی وہ ہے جسکا گہر باہر میقات سے ہووے

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	
	جسکا کہ گہر باہر میقات سے ہو جایز ہے	
	اوسکو احرام باندہنا اپنی گہر سے اور	
	جایز ہے اسکو احرام باندہنا میقات سے	
	اور اسمین کہ افضل کیا ہے دو قول ہین	
	ایک یہہ کہ افضل ہے احرام باندہے	حسن بصری
	اپنی شہر سے	عطا
اگر لوٹ گیا طرف میقات کی اور لبیک	جبکہ بارادہ حج گذر گیا میقات سے	ابی یوسف
کہی ساقط ہوا اوسی دم اور اگر	اور احرام نہ باندہا پہر احرام باندہا	محمد
نہ لبیک کہی نہ ساقط ہوگا اوسی دم	اندر میقات کے لازم آیا اوسپر دم	ناصر زیدیہ مین سے
المعانی البدیعہ	پہر اگر لوٹ گیا طرف میقات کی قبل	
	تلبس کے ساتہہ احکام حج کے قطع ہوا اوسی دم	
	برابر ہی کہ لبیک کہی ہو یا نہ کہی المعانی البدیعہ	

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
متفق بقول شافعی افضل	متفق بقول مل شافعی	نزدیک اماسیہ کے منعقد نہیں ہوتا احرام قبل میقات کے
متفق با امام مالک	نہ ساقط ہوگا اوسی دم	نزدیک حسن و نخعی اور عطا [illegible] نہیں دو قول ہین عطا سے نہیں ہے کچھ [illegible] جسنے ترک کیا احرام کو میقات سے نزدیک ابن الزبیر کے داکر ہی اپنی حج کو پھر لوٹ جاوے طرف میقات کے پس احرام باندہتا عمرہ کے نزدیک سعید بن جبیر کے [illegible]

امام شافعی		امام احمد		امام مالک
اگر نہ آیا میقات پر		لوٹ جاوے طرف میقات کی اور احرام باندھے میقات سے پھر اگر نہ کیا ہووے تو اوسپہ لازم آئیگا اوسپر دم	اسحاق	
حج کی نیت سے آئے نہ محرم پھر ارادہ کیا حج کا بعد گذر جانیکے میقات سے احرام باندھے اوسی جگہ سے				
جہانسے خیال ہوا احرام باندھے حج کا اور کچھ اوسپر لازم نہین آتا		المعانی البدیعہ		
جب داخل ہو مکہ مین تجارت یا زیارت کے لئے یا ہو اہل مکہ سے اور تھا نمایت سے آیا کیا جایز اوسکی لئے داخل ہونا مکہ مین بغیر احرام کے دو قول ہین ایک قول مین داخل ہونا بغیر احرام کے جایز نہین ـ	ابن عباس	متفق بقول اول شافعی ایک روایت مین		متفق بقول اول شافعی
دوسرے قول مین جایز ہے اور نہین ہے اوسکے لئے احرام المعانی البدیعہ	ابن عمر	ایک روایت مین متفق بقول دوسرے		

امام ابو حنیفہ	امام شافعی
جب گھر ہو باہر میقات کے نہین جایز ہی داخل ہونا حرم مین بدون احرام کے قتل کے لیے داخل ہو یا غیر قتل کے لیے اور اگر ہو گھر اوسکا اندر میقات کے تو جایز ہے داخل ہونا حرم مین بدون احرام کے نزدیک ابی یوسف کے نہین جایز ہی داخل ہونا مکہ مین بدون احرام کے جسکا کہ گھر ہو باہر میقات کے داخل ہونا حرم مین بدون احرام کے قضا و دم لازم آتا ہے پس احرام باندہے حج کا یا عمرہ کا مگر یہہ کہ حج کرے سال حج اسلام مین یا منذور مین یا عمرہ منذورہ کا پس تحقیق وہ کافی ہے اوسکو اور داخل ہے اسمین احرام اوسکا کہ واجب ہے اوسپر حج ۔ المعانی البدیعہ	نہین جایز ہے داخل ہونا حرم مین بدون احرام کے برابر ہے کہ ہو گھر باہر میقات یا اندر میقات کے اور برابر ہے کہ ہو داخل ہونا قتل کے لئے یا غیر قتل کے لئے ۔ داخل ہونا حرم مین بدون احرام کے جایز نہین ہے لیکن بدون احرام کے داخل ہونے سے قضا اور دم لازم نہین آتا ہے المعانی البدیعہ

خشکی

اور جو گذر جاوے میقات سے بدون احرام کے پھر آئے دوسرے میقات پر پس احرام باندہے اوس دوسرے میقات سے کافی ہوگا مگر احرام اوسکے میقات سے افضل ہے ایسا ہی ہے جوہرہ نیرہ مین اور یہہ غیر اہل مدینہ مین ہے اسلئے کہ اہل مدینہ اخص ہین ساتھہ اپنی میقات کے ایسا ہی ہے سراج وہاج مین اور جو قصد کرے مکہ کا راہ غیر مسلوک سے احرام باندہین جبکہ محاذی ہو کسی میقات کی ان میقاتون مین سے ایسا ہی ہے محیط سرخسی مین اور جو حج کرے دریا مین پس میقات اسکا اوسوقت ہے کہ محاذی ہوا اوسجگہ خشکی سے کہ نہ متجاوز ہوا وسے بدون احرام کے ایسا ہی ہے سراج وہاج مین —

تری

اور جب چلی درمیان میقاتونکے دریا مین یا خشکی مین اجتہاد کریں اور احرام باندہیں جب محاذی ہو ساتھہ کسی میقات کے اون دونون مین سے اور بعید تر

دونون میقاتون نیت سے اولی ہے ساتھہ احرام کے ایسا ہی ہے تبیین مین پس اگر ہوا سطرح کہ محاذی ہو پس میقات اوسکا اوپر دو منزل کے ہے مکہ تک ایسا ہی ہے بحر الرائق مین — عالمگیریہ

اور نہین جایز ہے آفاقی کو داخل ہونا مکہ کا بدون احرام کی نسک یعنی حج یا عمرہ کے نیت رکھتا ہو یا نرکھتا ہو اور اگر داخل ہو گا مکہ مین پس لازم ہو گا اوسپر حج یا عمرہ ایسا ہی محیط سرخسی مین باب دخول مکہ مین بغیر احرام کے اور جو رہنا ہو داخل میقات مین مانند بستانے کی جایز ہے اوسکو داخل ہونا مکہ مین واسطے اپنی حاجت کے بدون احرام کے مگر جبکہ ارادہ رکھتا ہو نسک کا یعنی حج یا عمرہ کا پس حج یا عمرہ نہین روا ہوتا ہے مگر ساتھہ احرام کے اور نہین کچھہ حرج ہے اسمین ایسا ہی ہے کافی مین عالمگیریہ —

واسطے لکڑی لانے یا گھاس لانیکے داخل ہونا بغیر احرام کے آفاقی جبکہ ہو جاوے اہل بستان سے مباح ہے ایسا ہی ہے محیط سرخسی مین

عالمگیریہ

جو آوے کسی میقات پر پانچ میقاتون مین سے اوس حال مین کہ ارادہ کرتا ہو نسک کا یعنی حج یا عمرہ کا یا قصد رکھتا ہو حرم کا واسطے کسی حاجت کے یا واسطے تجارت کے

حال یہہ ہے کہ وہ اہل افاق مین سے ہے یا اہل حل یا حرم مین
سے ہے نہین مباح ہے اوسکو محاذات اوسکی مگر محرم ہوکے
اسلئے کہ قصد کیا ہے محاذات دو میقاتون کا میقات اہل افاق
اور میقات اہل حل کا اور اگر قصد کیا ہو حل کا مباح ہے اوسکو محاذات
اوسکی بغیر احرام کے اسلئے کہ قصد کیا ہے محاذات ایک میقات
کا اور اسلئے کہ جب کہ نہ قصد کیا مکہ کا ساقط ہوگی حرمت میقات کی
پس ہوگیا مانند اور جگہون کے پہر جب داخل ہوگیا حل مین اور
ارادہ کیا بعد اوسکے داخل ہونے مکہ کا واسطے کسی حاجت کے
جایز ہوگا اوسکو داخل ہونا مکہ کا بدون احرام کے اسلئے کہ جب
داخل ہوگیا حل مین ہوگیا بمنزلہ اہل حل کی اور اسلئے کہ قصد کیا ہے
محاذات ایک میقات کا اور یہہ حیلہ ہے استقاط احرام مین اپنی آپ
سے اور کہا ابو یوسف نے اگر نیت کی ہے اوسنے جسنے ارادہ کیا ہے
حل کا اقامت کی حل مین پندرہ دن جایز ہے اوسکو داخل ہونے
مکہ کا بغیر احرام کے اسلئے کہ حل ہوگیا وطن اوسکے لئے پس ہوگیا مانند
اہل حل کے اور اگر نہین نیت کی ہے اقامت پندرہ دنکی نہین جایز ہے

اوسکو داخل ہونا مکہ کا بغیر ساتہہ احرام کے اسلیئے کہ نہین ہوا ہے
حل وطن واسطے اوسکے اور ایسا ہی ہے اگر نکلا ہو کوئی اہل حرم مین سے
طرف حل کے اور نہ متجاوز ہوا ہو میقات سے پہر ارادہ کیا ہو پہر جانیکا
طرف مکہ کی پہر جاے مکہ کو بغیر احرام کے اسلیئے کہ قصد کیا ہے اوسنے
متجاوزت ایک میقات کا اور اصل اوسکی یہہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے رخصت دی لکڑہیرونکو مکہ مین داخل ہونیکی بغیر احرام کے
اور عادت سے لکڑہیرونکی ہے نہ متجاوز ہونا مواقیت کا سراج وہاج

مکی کی تعریف

مکی مین اختلاف ہے نزدیک ہمارے یعنی حنفیونکے وہ شخص ہے
کہ داخل میقات ہو حرم تک جیسا کہ ذکر کیا اسکو کرمانی نے اور یہہ بعید ہے یقیناً
بالکل ظاہر وہ ہے جو سراج وہاج وغیرہ مین ہے کہ مکی وہ شخص ہے کہ رہتا ہو درمیان
داخل میقات اور مکی کے تین دنکے راہ سے کم پر اور بحر زاخر مین ہے کہ شرط
راحلہ حق مین اوس شخص کے کہ درمیان داخل میقات اور درمیان مکہ کے
تین دن سے زاید کی راہ پر رہتا ہو اور اس سے کم پر اگر رہتا ہو تو اوسکی
بہی شرط نہین ہے یہہ رد المحتار مین ہے

احرام مکی

امام ابوحنیفہ		امام شافعی	
حاضرین مسجد حرام وہ ہین کہ جنکا گہر اندر میقات کے ہو نہین صحیح ہی اونسی تمتع اور قران پہر اگر احرام باندہا ساتہہ تمتع اور قران کے جاتا رہیگا اوسے عمرہ اوسکا	اصحاب ابی حنیفہ ابی عبداللہ ابن عمر	حاضرین مسجد حرام کے جنپر دم نہین ہے تمتع مین وہ ہین جو ہون حرم مین یا ایسی جگہ کہ درمیان اوسکی اور درمیان حرم کے اسقدر مسافت ہو کہ جسمین قصر کیجاتی ہے نماز	
قول ابی یوسف او محمد مین اگر احرام باندہا بعد ادا کرنے اکثر طواف کے گذر جاوے دونون نہین ہے یعنی ادا کری دونونکو اور لازم ائیگا اوسپر دم جبر		مکی اور جو ہون مسجد حرام کے صحیح ہے اونسی تمتع اور قران اور نہین مکروہ ہے اونکو یہہ مگر دم نہین لازم ہے اوسپر	ناصر بدیہ مین ہے سو یا یحیی

دیگر علماء		امام مالک
نزدیک ابن عباس اور مجاہد اور ثوری کے حاضرین مسجد حرام کے وہ ہین جو خاص حرم مین ہین — اور عطا سے دو روایت ہین ایک روایت مین قول اونکا تائید قول شافعی کے ہے دوسری روایت مین قول اونکا تائید قول ابی حنیفہ کے نزدیک قاسم اور یحیی زیدیہ کے حاضرین مسجد حرام کے اہل مواقیت ہین اور جو اندر میقات کے ہین مکہ تک اور وہ ہین جو داخل ہون مکہ مین بغیر احرام کے — نزدیک داعی اور ابی طالب کے زیدیہ مین سے جسکا ہو میقات گھر اوسکا نہین صحیح ہے تمتع اوسے اور نہوگا وہ متمتع —		متفق بامام شافعی حاضرین مسجد حرام وہ ہین جو مکہ مین اور ذی طوی مین ہین

امام شافعی	امام ابوحنیفه
جب نکلی مکه سے مکی طرف حل کے اور احرام باندہے ساتہہ حج کے حل سے اور چلا جاوے عرفه تک لازم آئیگا اوسپر دم اور اگر لوٹ آئی طرف مکه کے ساقط ہو جائیگا اوسی دم اور اگر لوٹ امی بدون لبیک کہی نه ساقط ہوگا اوسی دم المعانی البدیعه جب احرام باندہا ساتہہ عمرہ کے مکه سے اور طواف کیا اور سر مونڈا یا اور نه نکلا طرف حل کی پس دو قول ہین ایک قول نہین کافی ہے یہہ دوسرا قول یہہ ہے که کافی ہے یہہ اور واجب ہے اوسپر دم	متفق لقول دوسرے شافعی کے

امام احمد	امام مالک
نہ لازم آئیگا دم کسی حال میں المعانی البدیعہ	متفق بامام احمد
	متفق بقول اول شافعی

امام ابو حنیفہ	امام شافعی
احرام باندہے اپنی جگہہ سے اور اگر احرام نہ باندہا ہو اپنی جگہہ سے نہ داخل ہو حرم مین مگر احرام باندہ کے پہر اگر داخل ہو گیا حرم مین بدون احرام باندہے نکل آئی حرم سے اور احرام باندہ لے جہان سے چاہے —	جب ہو گہر حج کرنیوالی کا اندر میقات کی تو تب احرام باندہی اپنی جگہہ سے اور وہی جگہہ اوسکی میقات کے ہے —
	جب احرام باندہا ہو حج کا مکہ سے پہر نکلا ہو طرف میقات کی احرام باندہی ہو حج کا پہلے کرنے کسی افعال کے افعال حج مین سے پس بیچ ساقط ہونے دم مین اوسی دو وجہ ہین ایک یہہ ہے کہ نہین ساقط ہوتا اوسی دم دوسری یہہ کہ ساقط ہوتا ہے اوسے دم

عطا
اسحاق
مغیرہ

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
متفق ساتھ وجہ پہلی شافعی کے	متفق ساتھ پہلی وجہ شافعی کے	نزدیک مجاہد کے جبکہ ہون اہل اوسکے درمیان مکہ اور درمیان میقات کے احرام باندہے مکہ سے المعانی البدیعہ

اور جو ہوں اہل اُن کی میقات ہیں یا داخل میقات میں حرم تک پس میقات انکا
حج اور عمرہ کے لئی وہ حل ہے جو درمیان مواقیت اور حرم کے ہی اور اگر
تاخیر کریں احرام کی حرم تک جایز ہے ایسا ہی محیط میں -
اور میقات مکی کا احرام حج کے لئے حرم ہی اور احرام عمرہ کیلئی حل ہے
ایسا ہی ہے کافی میں پس نکلے جو ارادہ رکہتا ہو عمرہ کا طرف حل کی جس جانب
کہ چاہے ایسا ہی ہے محیط میں اور تنعیم افضل ہے ایسا ہی ہے ہدایہ میں اور
ایسا ہی ہے جب نکلی مکی طرف حل کی واسطے لکڑی یا گہاس لانیکے پہر داخل
ہو مکہ میں مباح ہے اوسکو داخل ہونا بغیر احرام کے - عالمگیریہ

صحت احرام

صحت احرام ہے ساتھ قدرت کے اور نیت نسک کے یعنی نسک معین کرے اسلئے کہ اگر مبہم کہا ہو
احرام کو یہانتک کہ ایک پہیرا طواف کا کیا پہر گیا احرام اوسکا طرف احرام عمرہ کے ویسا
کہا بحر الرائق میں اور جب ابہام کیا ہو احرام میں اس طرح کہ نہ معین کیا ہو اوسکو جسکا احرام
باندہا ہی جایز ہے اور لازم ہے اوسپر تعین پہلے شروع کرنے سے افعال حج میں پہر اگر
نہ معین کیا اور ایک پہیرا طواف کا کیا ہوگا احرام واسطے عمرہ کے اور ایسا ہی ہے
جبکہ محصر ہوا پہلی افعال سے پس حلال ہوا ساتہ دم کے معین ہوگا احرام واسطے عمرہ کے

پس واجب ہوگی قضا عمرہ کی نہ قضا حج کی اور ایسا ہی ہے جبکہ جماع کیا پس فاسد کیا واجب ہوگا
گذارنا عمرہ میں — رد المحتار

اور احرام جب مبہم ہو تو صرف نہیں کیا جاتا طرف حج کی مگر جبکہ معین کیا ہو حج کو پہلے شروع
کرنے کے افعال میں جیسا کہ بحر الرائق میں ہے لیکن لباب اوسکی شرح میں ہے اگر وقوف کیا عرفہ میں
پہلے طواف کے متعین ہوگا احرام اوسکا واسطے حج کے اگرچہ نہ قصد کیا ہو حج کا تو معین ہوگا رد المحتار
اور اگر کیا احرام کو نفل کے لیے پس احرام نفل کا ہوگا اگرچہ نہ ادا کیا ہو حج فرض شرنبلالیہ در مختار
اور ایسا ہی ہے اگر نیت کی ہو حج کی غیر کی طرف سے یا حج نذر کے ہوگا احرام اوسکا طرف نفل
کی اگرچہ نہ حج کیا ہو واسطے فرض کے ایسا ہی ذکر کیا ہے بہت علما نے اور وہی صحیح
منقول ہے ابی حنیفہ اور ابی یوسف سے ہے کہ نہیں ادا ہوتا ہے فرض ساتھ
نیت نفل کے اور روایت کیا گیا محمد سے اور وہی مذہب ہے شافعی کا وقوع اوسکا فرض اسلام
اور گویا کہ محمد نے قیاس کیا اوسکو روزہ پر لیکن فرق یہ ہے کہ رمضان معیار صوم فرض کا ہے
بخلاف وقت حج کے اسلئے کہ وقت حج وقت موسع ہی آخر عمر تک اور نظیر اوسکا وقت نماز کا ہے
شرح لباب — ہاں وقت حج اوسکے لیے شبیہ ہے ساتھ معیار کے باعتبار عدم صحت دو حج
اوسمیں پس اسی لیے ادا ہو جاتا ہے حج ساتھ مطلق نیت کے برخلاف فرض ظہر کے
شاملاً اسلئے کہ وقت ظہر ظرف ہے ہر وجہ سے — رد المحتار

متعلق احرام

امام ابو حنیفه	امام شافعی
	جب احرام باندہا ہو ساتہہ نسک معین کے پہر بہول گیا اوسکو یا احرام باندہا حج یا عمرہ یا دونون کا کہ جاہیے پس اسمین دو قول ہین
نیت کری قرانکی اور ہوجاوے قارن	قول جدید مین صحیح ہی کہ نیت کری قرانکی اور ہوجاوے قارن
ایک روایت مین یہہ ہے کہ پہیری اوسکو جس طرف چاہے	قول قدیم یہہ ہے کہ تحری کری اور بنا کرے اوسپر جو غالب ہوا اوسکے ظن پہ
المعانی البدیعه	المعانی البدیعه
	جب احرام باندہا ہو مطلق یعنی بدون قید حج کی یا عمرہ کے تو جایز ہے پہرنا اوسکا طرف حج کی یا طرف عمرہ کے یا طرف حج اور عمرہ دونون کے پہر اگر طواف کیا یا وقوف کیا عرفہ مین پہلی پہیرنے کی کسی طرف نہ پہیری گا احرام

	امام احمد
	کر ڈالی اوسکو عمرہ ایک روایت مین متفق با مام ابو حنیفہ

امام ابو حنیفہ	امام شافعی
	اوسکا ساتھ نفس طواف اور قدوم کی بلکہ اگر پھیری گا اپنی احرام کو بعد طواف کی طرف حج کی اقصہ ہوگا طواف طواف قدوم سے المعانی البدیعہ
منعقد ہوا احرام اوسکا ساتھ کا اُسکے پھر جب شروع کیا ایک میں دونوں دونوں میں سے ٹوٹ گیا دوسرا اور لازم ہوئی اُسپر قضا دوسری کی اور اختلاف کیا کہ کب ٹوٹ جاتا ہے پس کہا ابی یوسف نے کہ ٹوٹ جاتا ہے فی الحال اور کہا ابو حنیفہ اور محمد نے جب شروع کرے شہر میں پھر جب حاضر ہوا اپنے مکان میں نکل آیا دونوں سے کے	جب احرام باندھا دو حج اور دو عمرہ اور اکثر کا یا احرام باندھا ساتھ حج کے پھر داخل کیا احرام او حج کا یا احرام باندھا ساتھ عمرہ کے پھر داخل کیا اوپر احرام عمرہ کے نہ منعقد ہوا احرام اوسکا مگر ساتھ ایک حج یا ایک عمرہ کی المعانی البدیعہ

امام احمد	امام مالک
متفق با امام شافعی	متفق با امام شافعی

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	
	نہین جایز ہے داخل کرنا عمرہ کا حج پر صحیح تر قول پر دو قولون مین	اسحاق ابو ثور
جایز ہے داخل کرنا عمرہ کا حج پر	اور جایز ہے داخل کرنا عمرہ کا حج پر دوسرے قول مین ۔	
جایز ہے داخل کرنا حج کا عمرہ اوپر ہو جاییگا قارن المعانی البدیعہ	جب شروع کیا ہو عمرہ کے طواف مین نہ جایز ہوگا اوسکو داخل کرنا حج کا عمرہ پر	
	جب احرام باندھا ہو حج کا جایز نہوگا فسخ اوسکا طرف عمرہ کی جب احرام باندھے عمرہ کا حج کے مہینون مین کسی شہر سے شہرون مین یا اوس شہر کے میقات سے اور حج کری اوسی برس مین نہ لازم آئیگا اوسپر دم المعانی البدیعہ	

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
متفق با مام شافعی	متفق با مام شافعی	
	متفق با مام ابوحنیفہ	
جایز ہے یہہ اوسکے لئے جسکے پاس ہدے ہو المعانی البدیعہ		
		نزدیک طاوس کے لازم آئیگا اوسپر دم

احرام غلام وصبی

امام ابو حنیفه	امام شافعی	
	صحیح ہے احرام غلام کا بدون مالک کے اذن کے	
	جب احرام باندھا ہو غلام نے بغیر اذن مالک کے تو جایز ہوگا مالک کو نکال لینا اوسکو احرام سے	
یہہ رجوع نکل آنا ہے غلام کا احرام سے المعانی البدیعه	جب اذن دیا ہو اپنی غلام کو احرام کا اور بعد احرام باندہنے سے غلام کے مالک نے اذن اپنی سی رجوع کیا ہو تو نہین صحیح ہے رجوع اوسکا اور نہوگا یہہ رجوع نکل آنا غلام کا احرام سے المعانی البدیعه	

دیگر علماء		امام احمد
نزدیک داود اور اہل ظاہر کے نہین صحیح ہے احرام اوسکا بغیر اذن اوسکے مالک کے — المعانی البدیعہ		ایک روایت مین دو روایتون مین سے یہہ ہے کہ نہین جایز ہے مالک کو نکالنا اوسکا احرام سے المعانی البدیعہ

امام ابو حنیفه	امام شافعی
خریدار کو پہیر دینی کا اختیار ہوگا او جایز ہوگا اوسکو غلام کو احرام سے نکالے المعانی البدیعه	جب غلام نے احرام اپنی مالک کے اذن سے باندہ لیا پہر بیچ ڈالا ہو اوسکو مالک نے اوس حالت میں کہ خریدار کو اوسکی احرام کا علم نہ تہا خریدار کو اختیار ہوگا اوس غلام کی لینی اور پہیر دینی کا پس اگر راضی ہو گیا ہو خریدار اسی طور پر لینی میں نہوگا خریدار کو اختیار اسکا کہ احرام سے نکالے اوس غلام کو المعانی البدیعه
نہ کافی ہوگا یہہ احرام حج اسلام سے اور یہی قول ہے ایک جماعت کا زیدیہ میں سے اور نہیں متصور ہے خلاف ساتھ ابی حنیفه کے مگر غلام میں اور [illegible]ای پر صبی پس نہیں صحیح ہے احرام اوسکا۔	جب احرام باندہا ہو صبی یا غلام نے پہر بالغ ہوا ہو صبی یا آزاد ہوا ہو غلام عرفہ میں کافی ہوگا اذن دونوں کے لئے وہی احرام حج اسلام سے المعانی البدیعه

امام احمد	امام مالک
متفق با امام شافعی	متفق با امام ابو حنیفه

امام شافعی	امام ابوحنیفہ
کافی و صحیح ہے حج صبی کا کفارہ مین جنایت صبی کے احرام مین فی قول مین ایک قول مین واجب ہے کفارہ اوسکا ولی کے مال مین دوسری قول مین واجب ہے صبی کے مال مین — المعانی البدیعہ جب گذر گیا صبی یا عبد میقات سے پھر بالغ ہوا صبی اور آزاد ہوا اور احرام باندہا اونہین دونون نے اندر میقات کے لازم آئیگا اوسپر دم — کچھ نہین عبد پر اسلئی کہ منافع عبد حق غیر کا ہے اور رامی پر — صبی پس مخاطب اوسکا ولی ہی عقبا بنیت ولی کا جبکہ نہ لوٹی ہون عبد اور صبی دو نو طرف میقات کے المعانی البدیعہ	نہین صحیح ہے حج صبی کا سوا اسکے نہین کہ اسکو اذن دیوے ولی احرام کا تاکہ سیکھے افعال حج کی اور بچی اوس چیز سے کہ بچتا ہی اوسی محرم پر اگر کری اون چیزون مین سے کہ جن سے محرم بچتا ہے تو نہین ہے فدیہ اوسپر المعانی البدیعہ جب گذر گیا صبی میقات سے اور پھر بالغ ہوا صبی اور باندہا احرام اندر میقات کے اور نہ لوٹا طرف میقات کی نہین لازم آئیگا دم اور عبد مین لازم آئیگا دم المعانی البدیعہ

امام احمد		امام مالک
		متفق بقول اول شافعی
دونون مین دم نہین ہے	ابی ثور	جب گذر گیا عبد میقات سے اور آزاد ہوا عبد اور باندھا احرام اندر میقات کے اور نہ لوٹا طرف میقات کی نہین لازم آئیگا دم اور صبی مین لازم آئیگا دم المعانی البدیعہ

اگر احرام باندہا صغیر ہوشیار نے یا اوسکی طرف سے باپ نے اوسکا احرام باندہا تو دونوں طرح سے صغیر محرم ہوگا اور باپ کو چاہئے کہ صغیر کو لباس سے برہنہ کرے اور اوسکو تہمد اور چادر پہناوے ہکذا فی المبسوط اور مبسوط کا ظاہر کلام اسپر دلالت کرتا ہے کہ احرام کرنا باپکا صغیر کیطرف سے باوجود اوسکے عقل اور ہوش کے صحیح ہے تو اوسکی بیہوشی اور نافہمی مین باپکا احرام باندہنا بطریق اولی صحیح ہوگا

پہر صغیر احرام باندہنے کے بعد بالغ ہوگیا یا غلام احرام باندہ کر آزاد ہوگیا قبل ٹہرنے عرفات کے پہر وہی اگلی احرام پر پہر ایک چلا گیا یعنی دوسرا احرام نہ باندہا تو دونونکا فرض حج ساقط نہوگا اسلئے کہ شروع سے نفل تہا پہر نفل کی نیت سے فرض کیونکر ادا ہو تو بعد بلوغ اور آزادی حج کی فرض صغیر اور عبد پر لازم آئیگا پہر اگر صغیر نے بعد بلوغ کی نیا احرام باندہا قبل وقوف عرفات کے اور اسی احرام جدید سے فرض حج کی نیت کی تو کافی ہے یعنی فرضیت ادا ہوگئے احرام جدید اسطرح کرنا چاہئے کہ میقات تک پلٹ جاوے اور وہان دوسرا احرام باندہ کر حج کی نیت سے لبیک کہی اور اگر آزاد غلام اسطرح سے نیا احرام باندہے گا تو اوسکو کفایت نکریگا یعنی اوسپر سے فرض حج ساقط نہوگا

اسواسطے کہ غلام پر نفل حج شروع کرنے سے لازم ہوگیا تو اوسکو توڑ نہین سکتا بخلاف صغیر اور کافر او رمجنون کے اسواسطے کہ صغیر کا احرام لازم نہین تو اوسکو احرام توڑنا جایز ہے اور کافر کا احرام سری سے صحیح نہین بسبب عدم اہلیت کے۔

از غایۃ الاوطار

احرام باندہے لڑکا تمیز والا ساتھہ اذن ولی اپنے کے باتفاق آیمہ اربعہ کے اور نزدیک شافعیون اور حنبلیون کے نہین ہے صحیح احرام لڑکے تمیز والے کا بغیر اذن ولی اپنے کے مگر نزدیک مالکیون کے صحیح ہے اور احرام باندہے لڑکی غیر تمیز والی سے ولی اوسکا اگرچہ ہووے وہ ولی محرم اپنی نفس سے اور جسوقت ہووے وہ لڑکا محرم بالذات یا محرم ساتھہ احرام ولی اپنی کی کرے لڑکا وہ کام جو مقدر کیا گیا احرام کے سبب سے اور اگر لڑکا عاجز ہو اسکی کرنے سے پس کری ولی اوس لڑکی کا وہ کام لڑکی کیجانب سے باتفاق آیمہ اربعہ کے اور نزدیک شافعیون اور حنبلیون اور مالکیون کے صحیح ہے احرام غلام کا اذن سید ہو یا نہو اور نزدیک حنفیون کے نہین ہے صحیح از مناسک صغیر ابن جماعہ

حج واحرام نایب اجیر

امام ابوحنیفہ		امام شافعی	
جایز ہی کہ حج کری غیر کیطرف سے وہ	اصحاب ابی حنیفہ	نہین جایز ہے اوسپر حجۃ الاسلام	ابن عباس
جسپر فرض حج یا نذر حج یا قضا حج	ایوب سختیانی جعفر بن محمد	یا عمرہ یا حج نذر یا حج قضا کہ	اوزاعی
ہو اور جب احرام باندہا سنے اوغیر کیطرف سے	نخعی شعبی عطا	حج کرے غیر کیطرف سے پہر اگر احرام	اسحاق
واقع ہوا وہ حج جسکی طرف سے کہ	حسن بصری داود اکثر علماء	باندہ لیا واقع ہوگا حج اوسکے	
کا احرام باندہا المعانی البدیعہ		نفس کے طرف سے نہ میت کیطرف سے	
		المعانی البدیعہ	
نہ کفایت کریگا میت کیطرف سے		صحیح ہے حج طرف سے زندہ اور مردہ کے	
حج کو اور پہیر دینا ہوگا نایب کو		جایز ہے مرد کو حج کری طرف سے مرد اور	
حج وارثان میت سی لیا تہا		عورت کے اور جایز ہے عورت کو کہ	
المعانی البدیعہ		حج کری طرف سے مرد اور عورت کے	
ساقط ہو جاتا ہی حج ساتہہ موت کے	زیدیہ	جسنے حج کیا میت کیطرف سے اور زندگی	
پہر اگر وصیت کی ہو ساتہہ حج کے		حج کی کفایت کریگا میت کیطرف سے	
حج کرایا جاوے اوسکی طرف سے اوسکی		حج کو حج کرایا جاوے میقات سے اونہین	ابن عباس
تہای مال سے المعانی البدیعہ		ساقط ہوتا ہے حج ساتہہ موت کے بعد وجوب	اسحاق ثوری
		ہونیکی اور ممکن ہونیکے ادا پر المعانی البدیعہ	ابی جریرہ

دیگر علماء	امام مالک		امام احمد
نزدیک ثوری و ربائی زیادہ کے سوا اوسکے جائز نہین ہے کہ حج کرے غیر کیطرف اگر قادر ہو حج پر اپنی طرف سے اور اگر غیر قادر ہو واسطے مہیا کرنے زاد اور راحلہ کے جایز ہے اوسکو کہ حج کرے غیر کیطرف سے المعانی البدیعہ	متفق باامام ابوحنیفہ	ابن عباس وداؤد	متفق باامام شافعی دوسری روایت مین نہ واقع ہوگا اوسکی طرف سے نہ اوسکی غیر کی طرف سے
نزدیک اصم کے نہین ہے صحیح حج طرف سے زندہ اور مردہ کے			
نزدیک حسن بن صالح کے مکروہ ہے کہ حج کرے عورت طرف سے مرد کی المعانی البدیعہ			
	متفق باامام ابوحنیفہ درباب استقاط حج ساتھہ موت کے		

امام ابوحنیفہ		امام شافعی
نہین جایز ہے استیجار حج پر المعانی البدیعہ		جایز ہے استیجار یعنی اجرت مین مقرر کرنا کسیکا اوپر حج کے المعانی البدیعہ جب کہا ہو کسی نے کہ حج کرانا میری طرف سے بعوض سود یا بیاج کی اجرت مین مقرر کیا جاوے حج کرنیوالا اوسکی طرف سے بعوض سود یا بیاج کے اور اگر ہون سود یا بیاج اجرت مثل کے اور اگر زیادہ ہو سود یا بیاج پر اجرت مثل کے تو ہوگی زیادت ثلث مال سے اور اجرت مثل کے اصل مال سے ۔ المعانی البدیعہ
پہیر دی ساری اجرت کو المعانی البدیعہ	ابی ثور	جب احرام باندہے اجیر یعنی اجرت مین مقرر کیا گیا حج کرنیکے لئے اندر میقات سے لازم ہوگا اوسپر دم اور پہیر دینا اجرت کا بقدر اوس مسافت کے کہ درمیان ہون ہے میقات اور اوس جگہہ کے جہان سے احرام باندہا ہے

		امام احمد
	ثوری	متفق با امام ابو حنیفہ حج کرایا جاوے اوسکی طرف سے ایک حج اور جو بچے پھیر دیا جاوے طرف اوسکی وارث کی — المعانی البدیعہ

امام ابو حنیفه	امام شافعی
	جب اجرت مین مقرر کیا ہو دو آدمیون نے ایک آدمی کو تا که احرام باندہے ایک کی طرف سے حج کا اور دوسرے کیطرف سے عمره کا پہر احرام باندہا اوسنے حج اور عمره کا عمداً نه صحیح ہوگا احرام اوسکا ادن دونونکی طرف سے اور واقع ہوگا احرام اوسکا خود اوسکی طرف سے
لازم ہے اعاده حج کا اوسپر المعانی البدیعه	جب نایب کیا بیمار اوس نے پہر اچہا ہوگیا نهین ہے اعاده حج کا اوسپر المعانی البدیعه

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
متفق بامام شافعی		نزدیک ابی ثور کی صحیح ہوجائیگا احرام اوسکا ان دونون کی طرف سے اور اسیکو اختیار کیا ہے ابن المنذر نے۔ المعانی البدیعه

امام ابوحنیفه	امام شافعی
متفق ہے امام شافعی بروایت اصول اور روایت نادرہ مین ابوحنیفہ سے کہ روایت کیا اوسے محمد نے یہہ ہے کہ نہین ہوتی ہے نیابت حج مین اور جبکہ نایب کیا ہو کسی کو حج مین اور اوسنے حج کیا ہو تو ہوگا حج نایب کا اور منیب کو صرف ثواب خرچ دینے کا ہوگا المعانی البدیعہ	ہوتی ہے نیابت حج مین اور واقعہ ہوتا ہے حج نایب کا جانب میت سے اور یہی روایت اصول ہے نہین جائز ہے واسطے تندرست قدرت رکھنے والے کو کہ نایب مقرر کرے حج نفلی مین المعانی البدیعہ
جائز ہے جبکہ مرا ہو ست اور وصیت کی ہو اوسنے اپنی طرف سے حج نفل کرانیکی آیا صحیح ہے نایب کرنا حج مین اوسکی طرف سے یا نہین صحیح ہے نایب کرنا حج مین اوسکی طرف سے المعانی البدیعہ	شافعی کے دو قول ہین اسمین ایک قول مین صحت ہے دوسرے قول مین عدم صحت اور اصح دونون قولون مین قول صحت ہے مریض جبکہ ہو مایوس اپنی زندگی سے نہین جائز ہے اوسکو یہہ کہ نایب کرے پھر اگر بدون مایوسی کے نایب کیا ہو حج مین اور نایب نے حج کیا ہو طرف سے منیب کی تو اگر اچھا ہو گیا مریض لازم ہوگا اوسپر اعادہ حج کا اور اگر مر گیا کافی ہوجاویگا اوسکو حج کرانا نایب کا اور یہی حکم ہین محبوس کے ہے المعانی البدیعہ

امام احمد	امام مالک
متفق با امام شافعی	
متفق با امام ابوحنیفه	متفق با امام ابوحنیفه
متفق با امام شافعی	

امام ابو حنیفہ		امام شافعی
جب عمرہ کرے کوئی شخص اپنی طرف سے میقات سے پہر حج کرے غیر کیطرف سے مکہ سے یا حج کرے اپنی طرف سے میقات سے پہر عمرہ کرے غیر کیطرف سے اندر حل سے نہین ہے دم اوسپر ان دونون صورتون مین — المعانی البدیعہ		ان دونون صورتون مین اوسپر دم لازم ہے المعانی البدیعہ
جبکہ احرام باندہا اجیر نے اندر میقات کے تو لازم ہے کہ پہیر دے ساری اجرت المعانی البدیعہ	ابی ثور	جبکہ احرام باندہا اجیر نے اندر میقات کے لازم آئیگا اوسپر دم اور بقدر اوس مسافت کی پہیر دیے اجرت سے کہ درمیان میقات کے ہے اور درمیان اوس جگہ کے کہ احرام باندہا ہے اوس جگہہ سے — المعانی البدیعہ

امام ابو حنیفه		امام شافعی		امام احمد
اجیر احرام باندہے اوسکے شہر سے اور وہی صحیح ہے مذہب موید زیدیہ مین سے المعانی البدیعه	ناضروریہ یہین ہے صاحبین ہاوہی	جب اجارہ مین بلا کسی جہیز کو حج کے لئے اور مطلق چہوڑ احرام باندہے اجیر میقات سے اور ہوگا راس مال سے المعانی البدیعه	اور یہی صحیح ہے مذہب موید سے	
واقع ہوگا احرام اوسکا جو اوسکی طرف سے اور نہ جایز ہوگا اوسکو پہیرنا اوسکا غیر کی طرف کے ابی یوسف المعانی البدیعه		جب جورہ دار مقرر کیا گیا اسلئے کہ احرام باندہے طرف سے دو شخصون کی پس احرام باندہا طرف سے ایک کی بدون تعین کے پس منعقد ہوا احرام اوسکا اور جایز ہے اوسکو پہیرنا جسکی طرف چاہے ۔ المعانی البدیعه		متفق با امام ابو یوسف حنفی

بیان اسکا کہ تمتع افضل ہے یا قران

بعد دو رکعت نماز کے احرام باندہنا ساتہہ نسک معین کے چاہیے
اگرچہ صحت احرام نسک معین پر موقوف نہین چنانچہ ذکر اسکا صحت
احرام مین مفصل بیان ہوا ہے نسک بمعنی مطلق عبادت کے ہے
لیکن حج وغیرہ مین کثیر الاستعمال ہے -

احرام مبہم مین قباحتین ہین محرم نسک معین کی روسے تین طور پر
ہوتا ہے مفرد بالحج و قارن - و متمتع - چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
قارن تہے یا تمتع اور کہ قران افضل ہے تمتع سے یا تمتع افضل ہے قرانسے
اختلاف ہے امام اور صاحبین کے نزدیک قران افضل ہے تمتع اور افراد
اور عمرہ سے اس حدیث کی دلیل سے کہ میرے پاس ایک آنیوالا
میرے رب کے پاس سے آیا اور مین عقیق مین تہا سو اوسنے کہا کہ اے
آل محمد تم حج اور عمرہ کا ساتہہ سے احرام باندہو اور اسواسطے کہ قران
زیادہ مشقت والا ہے تمتع وغیرہ سے لفظ وانا بالعقیق اور معناً
حدیث مین داخل نہین طحطاوی نے ام سلمہ سے یون روایت کی
سمعت رسول اللہ علیہ وسلم یقول أہلوا یا آل محمد بعمرۃ فی حجۃ یعنی مین سنا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے الٰہی محمد احرام باندھو عمرہ کا حج مین ملا کر یعنی دونون کا ایک ساتھہ احرام کر اور صحیح بخاری مین عمر فاروق سے یون روایت ہے سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ہو بالعقیق اتانی اللیلۃ آت من ربی فقال صل فی ہذا الوادی المبارک وقل عمرۃ فی حجۃ -

مین نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جب آپ عقیق مین تھے میرے پاس آج رات ایک آنیوالا میری ربکیطرف سے آیا اور کہا کہ اس وادی مبارک مین نماز پڑھو اور کہہ کہ عمرہ ہے حج مین ملا ہوا اور صحیحین مین انس سے روایت ہے سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلبی بالحج والعمرۃ یقول لبیک حجۃ وعمرۃ کذا فی البرہان مینے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ لبیک کہتے تھے حج اور عمرہ کے لئے یعنی فرماتے تھے لبیک حجۃ وعمرۃ یعنی مین حاضر ہون اور یہہ حج اور عمرہ ہے - عقیق ایک جگہہ کا نام ہے مدینہ کے پاس والصواب انہ علیہ الصلوۃ والسلام احرم بالحج ثم ادخل علیہ العمرۃ لبیان الجواز فصار لہ قرانا اور قول فیصل یہہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے اول احرام حج کا کیا پہر عمرہ کو حج مین داخل کرلیا واسطے
بیان جواز کے تو اب قران ہوگیا م کفار عرب عمرہ کرنیکو
موسم حج مین بڑا گناہ جانتے تہے لہذا نبی علیہ السلام مامور
ہوئے کہ حج کے ساتہہ عمرہ بہی ملادین تا اونکا گمان باطل ہوجاوے
مجد الدین فیروزآبادی نے اس مقام کو سفر السعادت مین خوب
محقق بیان کیا ہے خلاصہ اسکا یہہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
احرام مین اختلاف ہے بیشتر احادیث صحیحین مین کہ شمار مین ۲۰ سے
زیادہ ہین یون مصرح ہے کہ احرام حج اور عمرہ کا معًا تہا یعنی قران تہا
اور اکثر احادیث مین یون ہے کہ فقط حج کا احرام تہا اور بعضے احادیث
مین تمتع بہی ثابت ہے تو ان احادیث مختلفہ کا طریق توفیق یہہ ہے
کہ اول فقط حج کا احرام باندہا تہا بعد اسکے عمرہ کو بہی اوسمین داخل
کرلیا تو قران ہوگیا اور تمتع سے تمتع اصطلاحی مراد نہین بلکہ تمتع لغوی
مراد ہے یعنی فائدہ لینا اسواسطے کہ قران کے انتفاع مین شک
نہین کہ ایک احرام مین دو عبادتین ادا ہوگئین حج بہی اور عمرہ
بہی اور اصحاب رضی اللہ عنہم تین قسم تہے بعضے قارن تہے اور بعضون

نے فقط احرام حج کا لیا تہا لیکن اونکے ساتہہ ہدی نہی تو یہہ دونون
قسم کے لوگ اپنے احرام پر قایم رہی یوم النحر تک اور بعضون نے
فقط حج کا احرام باندہا تہا لیکن اونکے ساتہہ ہدی نہ تہی اونکو
حکم ہوا کہ حج کو عمرہ کر ڈالین یعنی عمرہ کر کے احرام اوتارین پہر مکہ سے
حج کے واسطے دوسرا احرام باندہین فسخ کرنا حج کا عمرہ سے اسکو
کہتے ہین ثم التمتع ثم الافراد پہر قران کے بعد تمتع افضل ہے پہر
افراد حج نسک عمرہ سے افضل ہے — از عنایت الاوطار —
اور روایت ہے عایشہ سے کہ کہا نکلے ہم ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے حجۃ الوداع مین پس بعضی ہم مین سے وہ تہے کہ احرام باندہا
ساتہہ عمرہ کی فقط اور بعضے ہم مین سے وہ تہے کہ احرام باندہا ساتہہ
حج کے یعنی نری حج کا یا حج اور عمرہ کا پس جب آئی ہم مکے مین فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے احرام باندہا ہے عمرہ کا
فقط اور نہین ہدی لایا پس چاہیئے کہ حلال ہوجاوے یعنی احرام سے
نکل آوے ساتہہ سر منڈانیکی یا بال کترو انیکی اور جسنے احرام باندہا ہے
عمرہ کا اور ہدی بہی ساتہہ لایا ہے پس چاہیئے کہ احرام باندہے حج کا

ساتھہ عمریکی یعنی داخل کرے حج کو عمرہ مین پس ہو وے قارن پہر نہ نکلے احرام سے یہانتک کہ حلال ہو دونونسے یعنی تمام کرے افعال حج اور عمریکی — عبد الحق وملا علی قاری

اور ایک روایت مین ہے کہ پس نہ حلال ہو یہانتک کہ حلال ہو ساتھہ ذبح کرنے ہدی اپنی کے یعنی دن عید کے اور جسنے احرام باندہا ہے حج کا یعنی برابر ہے ہدی ساتھہ لایا ہو یا نہ لایا ہو حج کے ساتھہ احرام عمریکا باندہا ہو یا نہ باندہا ہو پس چاہئے کہ تمام کرے حج اپنا مگر جو کوئی حکم کیا گیا فسخ کرنے حج کا ساتھہ عمریکے وہ نہ تمام کرے کہا حضرت عایشہ نے پس حایض ہوئی مین اور نہ طواف کیا تہا مینے خانہ کعبے کا یعنی واسطے عمریکے اور نہ سعی کی تہی مینے درمیان صفا اور مروی کے یعنی اسلئے کہ نہین صحیح ہوتی سعی مگر بعد طواف کے والا حیض مین سعی نہین منع پس ہمیشہ رہی مین حایض یہانتک کہ ہوا دن عرفہ کا اور نہین احرام باندہا تہا مینے مگر عمریکا پس حکم فرمایا مجکو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ کہولو نہین سر اپنا اور کنگہی کرون مین یعنی نکلون مین احرام عمریکے سے اور مباح کرون

اون چیزون کو کہ حرام ہوئین تہین بسبب احرام کے اور احرام باندہون
حج کا بعد اسکے اور چہوڑ دون مین عمری کو یعنی پہر جب فارغ ہون
حج سے تو احرام قضا عمری کا کرون پس کیا مینے یہان تک کہ ادا کیا
مینے حج اپنا بہیجا ساتہہ میرے عبدالرحمن بیٹے ابی بکر کے کو اور حکم
کیا مجکو یہہ کہ عمرہ کرون مین بدلی عمری اپنی کے تنعیم سے کہا حضرت
عایشہ نے پس طواف کیا خانہ کعبہ کا اون شخصون نے کہ احرام باندہا تہا
ساتہہ عمری کی یعنی طواف عمری کا کیا اور سعی کے درمیان صفا اور مروہ کی
پہر احرام سے نکلے پہر کیا اور طواف پیچہے اسکے کہ پہری منا سی یعنی طرف
منی کے اور یہہ طواف حج کے لئے کیا کہ اوسکو طواف افاضہ کہتے
ہین اور جن شخصون نے جمع کیا تہا حج اور عمری کو پس سوا اسکے نہین کہ کیا
اونہون نے طواف ایک نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف تنعیم نام ایک
جگہہ کا ہے کہ تین کوس مکے سے ہے خارج حد حرم سے یعنی حل مین سے
اور احرام عمری مین شرط ہے کہ حل سے باندہا جاوے خواہ احرام
باندہنے والا مکی ہو یا غیر مکی اور احرام حج کا مکی حرم سے باندہے
اور غیر مکی حل سے اور جن شخصون نے جمع کیا تہا حج اور عمری کو یعنی ابتدا

یا داخل کیا ایک کو دوسرے مین اونہون نے ایک ہی طواف
کیا یعنی دن نحر کے اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور ہماری نزدیک
لازم ہین قارن کو دو طواف کرنے ایک[له] طواف عمرہکے لئے جبکہ
داخل ہو مکہ مین اور دوسرا طواف بعد وقوف عرفات کے حج کے لئے
حدیث شریف سے ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قارن
تہے اور وہ جبکہ مکے مین تشریف لائی تو طواف کیا اور دوسرا طواف الزیارۃ
کیا بعد وقوف کے اور دارقطنی نے ایک روایت نقل کی ہے اوسکا
حاصل بہی یہی ہے کہ قارن دو طواف کرے اور دو بار سعی کرے
صفا اور مروی مین اور حضرت علی اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ
عنہما سے بہی اسیطرح منقول ہے کہ قارن دو طواف کرے اور دوبار
سعی ملا علی قاری ۔

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا فائدہ اونہایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین ساتہہ عمرہکی طرف حج کی یعنی اول
عمرہکا احرام باندہا اور پہر حج کا پس پیچلے ساتہا اپنے ہدی ذی الحلیفہ
سے کہ نام ایک جگہہ کا ہے وہین حضرت نے احرام باندہا تہا اور

له ان دونون طوافون کے سوا حج مین ایک طواف اور ہے کہ اوسکا طواف القدوم ہے اور یہ وہ سنت ہے منہ

شروع کیا پس احرام باندہا ساتہہ عمرہ کی پہر احرام باندہا ساتہہ حج
کے پس تمتع کیا لوگون نے ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ عمرہ کے
طرف حج کی یعنی ملایا عمرہ کو طرف حج کی پس تہے بعض لوگون مین سے
یعنی جنہون نے کہ احرام عمرہ کا باندہا تہا وہ کہ ہدی کا لائے اور بعضے
اون مین سے وہ تہے کہ نہین ہدی لائے پس جبکہ آئی نبی صلی اللہ وسلم
مکہ مین فرمایا واسطے لوگون کے یعنی عمرہ کرنیوالونکی جہت ہے تم مین سے
ہدی لایا پس وہ نہ حلال ہووے کسی چیز سے کہ باز رہا ہے اوسی
یعنی احرام سے نہ نکلے یہانتک کہ ادا کرے حج اپنا اور جو شخص
کہ ہو تم مین سے ہدی نہ لایا پس طواف کری خانہ کعبہ کا یعنی طواف
عمرہ کا کرے اور سعی کرے صفا اور مروہ مین اور کترواوے
بال اور چاہیے کہ نکلے احرام سے یعنی احرام عمرہ کے سے یعنی
جو چیزین منع تہین احرام مین وہ اب مباح ہوئین پہر احرام کری ساتہہ
حج کے یعنی زمین حرم سے اور ذبح کرے ہدی یعنی دن نحر کے
بعد رمی جمار کے پہلے سر منڈانی کی کہ واجب ہے یہہ متمتع کو واسطے
شکر گذاری اس نعمت کی کہ توفیق ادای عمرہ او حج کی ہوئی پس جو

شخص کہ نپاوے ہدی پس چاہیے کہ روزے رکہے تین دن بیچ
حج کے یعنی حج کے مہینون مین بعد احرام کے پہلی دن نحر کے
اور افضل یہہ ہے کہ ساتوین آٹہوین نوین کو رکہین اور سات دن
جبکہ پہری طرف اہل اپنی کی یعنی فارغ ہوا افعال حج سے اگرچہ
مکے مین ہو پہر طواف کیا حضرت نے خانہ کعبہ کا جبکہ آئے مکہ مین یعنی
طواف عمرہ کا کیا اور بوسہ دیا حجر اسود کو پہلے سب چیزونسے یعنی افعال
جو طواف کے ہین اونمین سے پہلے حجر اسود کو بوسہ دیا بعد لبیک کے
پہر جلدی چلے طواف کرنے مین تین بار اور چار بار چلے اپنی چال
یعنی ایکبار جو گرد خانہ کعبہ کے پہرتے ہین اوسکو شوط کہتے ہین پس سات
شوط بطور مذکور کئے اور سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہے پہر پڑہی
نماز نزدیک مقام ابراہیم کے دو رکعت اوسوقت کہ پورا کیا طواف
اپنا گرد خانہ کعبہ کے پہر سلام پہیرا یعنی صلوۃ الطواف پڑہی کہ وہ واجب
ہے ہماری نزدیک پہر پہرے یعنی خانہ کعبہ سے اور آئے صفا پر پہر
پہرے صفا مروی مین سات بار پہر نہ حلال ہوئی کسی چیز سے کہ باز
رہے تہی اوس سے یعنی احرام سے نہ نکلی یہان تک کہ تمام کیا حج اپنا

اور ذبح کی ہدی اپنی دن نحر کے یعنی دسوین ذی الحجہ کو پس آپ حلال
ہوی ساتھہ حلق کے ہر چیز سوای جماع کے اور چلی یعنی مناسی مکی مین
آئی پھر طواف کیا خانہ کعبہ کا یعنی طواف افاضہ پھر حلال ہوی ہر چیز
سے کہ باز رہی تہی اوس سے یعنی اب جماع کرنا بہی حلال ہو گیا اور
کیا مانند اوس چیز کے کہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس
شخص نے کہ لایا تہا ہدی صحابہ مین سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے
ف اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم متمتع تہے اور صحیح تر یہہ ہے کہ حضرت قارن تہے تاویل اسکی
یہہ ہے کہ مراد متمتع سے تمتع لغوی ہے یعنی نفع اوٹہانا اور وہ قران مین
موجود ہے کہ قارن منتفع ہوتا ہے عمرے کر ساتہہ حج کے عبد الحق وملا علی قاری
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہہ عمرہ ہے کہ فائدہ اوٹہایا ہمنے ساتہہ اسکے پس جو شخص کہ نہو پاس
اوسکے ہدی پس چاہیے کہ حلال ہو جاوے سب طرح کا حلال ہونا اسلئے کہ تحقیق
عمرہ کرنا داخل ہوا یعنی جایز ہوا بیچ مہینون حج کے روز قیامت تک نقل
کی یہہ مسلم نے **ف** یہان بہی

تمتع سے مراد تمتع لغوی ہے یعنی فائدہ اوٹھانا اور باقی شرح اس حدیث
کی اوپر ذکر ہو چکی ہے — ملا علی قاری
روایت ہی عطاء سے کہ کہا سنا مینی جابر بن عبد اللہ کو بیچ کتنی آدمیون کے
کہ شریک تھے میری ساتھ سنے مین کہا جابر نے کہ احرام باندہا ہمنے یعنی صحابہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نے ساتھ حج کے خالص تر یعنی بغیر آمیزش
عمرہ کی کہا عطاء نے کہ کہا جابر نے پس آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم وقت
صبح چوتھی تاریخ کی گذری تھی ذیحجہ کے پس حکم کیا ہمکو یہہ کہ حلال
ہو جاوین ہم کہا عطاء نے فرمایا حضرت نے کہ حلال ہوو اور پہنچو
عورتون کے پاس یعنی اونسے ہی صحبت کرو کہا عطاء نے اور نہ واجب
کی حضرت نے صحبت کرنے اوپر ولیکن حلال کردین عورتین اوپر
یعنی حلال ہونے کا امر وجوب کے لئے تہا اور صحبت کرنیکا اباحت
کے لئے پس کہا ہمنے یعنی بطریق تعجب کے جبکہ نہ رہین درمیان
ہمارے اور درمیان عرفہ کے مگر پانچ راتین حکم کیا ہمکو یہہ کہ صحبت
کرین ہم اپنی بیویونسے پہر حاضر ہون میدان عرفہ مین اس حالت سے
کہ ٹپکاتے ہین عضو مخصوص ہماری منی کو یعنی قریب جماع کے ہوئی ہونگے

اور اسکو عیب گنتے تھے جاہلیت مین بلکہ باعث نقصان کا جانتے
تھے حج مین کہا عطا نے کہ اشارہ کیا جابر نے ساتھ ہاتھ اپنے
کے گویا کہ مین دیکھتا ہون طرف اشارہ کرنے اونکے کے ساتھ
ہاتھ اپنے کے کہ بالاتے تھے اوسکو کہا جابر نے پس کھڑے ہوی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم درمیان ہمارے یعنی خطبہ کہنے کو پس فرمایا
کہ تحقیق جانا تمنے کہ تحقیق مین بہت ڈرتا ہون بہ نسبت تمہارے
خدا سے اور بہت سچا ہون تم مین اور بہت نیک ہون تم مین
اور اگر نہوتی ہدی میرے ساتھ البتہ حلال ہوجاتا مین جیسکہ حلال
ہوتے ہو تم اور اگر پہلے سے جانتا مین کام اپنی سے اوس چیزکو
کہ پیچھے جانا مین نے نہ لاتا مین ہدی کو یعنی اگر مین جانتا کہ تمہیں
احرام سے نکلنا ایسا شاق ہوگا تو ہدی ساتھہ نہ لاتا اور مین بھی
احرام سے نکل آتا پس حلال ہوجاؤ پھر حلال ہوئے ہم اور سنا
ہمنے اور اطاعت کی ہمنے کہا عطا نے کہ کہا جابر نے پس آئی
حضرت علی کام اپنے سے یعنی یمن کے قاضی وغیرہ جو ہوکر گئے
تھے وہانسے آئی پس فرمایا حضرت نے ساتھ کس چیز کے احرام

باندہا تمنے کہا ساتھہ اوس چیز کے کہ احرام باندہا سا تہہ اوسکے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہر فرمایا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ پس ہدی ذبح کرنا یعنی دن نحر کے کہ قارن کو واجب ہے
اور ٹہیری رہو حالت احرام مین یعنی اب جیسکہ مینی کیا ہے کہا
جابر نے کہ لائے واسطے حضرت کے یا واسطے اپنی حضرت علی
ہدی پس کہا سراقہ بیٹے مالک بیٹے جعشم کے نے یا رسول اللہ
ایا واسطے اس سال کے ہے یا ہمیشہ یعنی جایز ہونا عمرہ کا حج کے
مہینون مین اسی سال ہے یا ہمیشہ فرمایا ہمیشہ کو نقل کی یہہ مسلم نے
ف ساتھہ حج کی خالص یہہ بات جابر نے بحسب علم اپنی کے
کہی اسلئے کہ حضرت عائشہ کی روایت مین اوپر گذر چکا ہے کہ
بعضون نے نری عمرہ کا احرام باندہا اور بعضون نے حج اور
عمرہ کا اور بعضون نے نرے حج کا یا مراد صحابہ سے اکثر صحابہ
یا بعض صحابہ ہین یا وہ صحابہ مراد ہین کہ ہدی ساتھہ نہین لائے تھے
اور یہہ ظاہر تر ہے اور اشارہ کیا جابر نے یعنی تشبیہ دی ستر
کے ہلنے کو ساتھہ ہاتھہ کے ہلنے کے کہ اسطرح ستر ہلتا جاوے

عادت عرب لکھی ہے کہ کلام کے کرنے مین اشارہ ساتھہ اعضاء
کے کرتے ہین عبدالحق

اور روایت ہے عایشہ سے یہہ کہ اونہون نے کہا آئی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم چوتھی تاریخ کہ گذری تھی ذیحجہ سے یا پانچوین
پھر آئے میری پاس اس حالت مین کہ غصے تھے پس کہا مینے
کسنے غصہ دلایا آپ کو یا رسول اللہ داخل کرے اوسکو اللہ آگ مین
فرمایا کیا نہین جانتی تو کہ تحقیق مین نے حکم کیا لوگونکو یعنے بعضونکو
ساتھہ ایک امر کے یعنی توڑنے حج کے ساتھہ عمری کے پھر وہ تردد
کرتے ہین اور اگر تحقیق مین پہلے سے جانتا کام اپنی سے اوس
چیز کو کہ پیچھے جانی مینے نہ لاتا مین ہدی اپنے ساتھہ یہان تک
کہ خریدتا مین اوسکو یعنی مکہ مین یا راہ مین پھر حلال ہوتا جیسے حلال
ہوے لوگ نقل کی یہہ مسلم نے - ازمظاہرالحق

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	
نزدیک ابی یوسف اور ابن حی کے تمتع بمنزلہ قران کے ہے قران افضل ہے	مختلف ہین تین قول اسمین کہ افراد و تمتع و قران مین افضل کیا ہے صحیح تر تین قولون مین یہہ ہے کہ افراد افضل ہے دوسرا قول یہہ ہے کہ تمتع افضل ہے تیسرا قول یہہ ہے کہ قران افضل ہے	اوزاعی زیدیہ مین سے یحیی اکثر علماء ناصر زیدیہ باقر صادق احمد بن عیسی ثوری زفر یحیی زیدیہ مزنی ابو اسحاق مروزی ابن المنذر

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
+	متفق ساتہہ قول شافعی کے	مکروہ رکھا ہی تمتع رسی نے اوسکو کہ کہا جاوے بعض اونکا افضل ہے بعض سے نزدیک ابی عبداللہ الداعی زیدیہ یمن کے قران افضل ہے اوسکے لئے کہ حج کرچکا ہو اور افراد افضل ہے اوسکے لیئے کہ حج نکیا ہوا اوسنے جیسا کہ مذہب قاسم اور یحیی کا زیدیہ مین سے کہ افراد افضل ہے

امام شافعی	
پس حاصل ہوگا خلاف شافعیہ کا ساتھہ ابی حنیفہ کے تین جگہہ — ایک جگہہ اونمین سے یہہ ہے کہ اصح نزدیک شافعی کے یہہ ہے کہ افراد افضل ہے اور نزدیک ابی حنیفہ کے قران افضل ہے — دوسری جگہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک شافعی کے مفرد تھے اور نزدیک ابی حنیفہ کے قارن — تیسری جگہہ یہہ ہے کہ دم جو قران سے واجب ہے وہ نزدیک شافعی کے دم جبر و نقصان ہے نزدیک ابی حنیفہ کے دم شکر ہے — تمتع اور قران جایز نہین بالاجماع بدون کراہت کے —	

دیگر علما نزدیک عمر اور عثمان و سلیمان بن ربیعہ ور اسکے
قران مکروہ ہے —
نزدیک امامیہ کے تمتع لازم ہے اور نہین کافی ہے ایسکو ساتھ
تمکن کے غیر اوسکا اور صفت تمتع نزدیک امامیہ کے یہہ ہے کہ احرام
باندہے میقات سے عمرہ کا پھر طواف کرے اور سعی کرے اور
نکل آوے احرام سے اور پھر جب دن ہو ترویہ کا وقت زوال آفتاب
کے احرام باندہے حج کا مسجد الحرام سے اور لازم ہے اوسپر دم
تمتع کا پس اگر معدوم ہو ہدی اور پاس ہو مول اوسکا چھوڑ دے
اوسکو اوسکے پاس جسپر اعتماد ہو اہل مکہ مین سے تاکہ ذبح کرے
اوسکی طرف سے دراز ہی ذی حجہ تک پھر اگر نہ قدرت ہو اوسکی
تاخیر کرے اوسکی ایام نحر تک سال آیندہ کے اور جو نہ پاوی ہدی
اور مول اوسکا روزہ رکھے اس دن کے ایک دن پہلے یوم ترویہ
سے اور دن ترویہ کے اور دن عرفہ کے اور جسکو فوت ہو جاوے
یہہ روزہ رکھے تین دن تشریق کے اور باقی دس دن کے روزے نہین سے
جب لوٹ جاوے اپنی گھر والون مین —

اور تنہا کرنا حج کا اور عمرہ کا سال حج مین بہتر ہے قران اور تمتع سے
نزدیک شافعیونکے اور کہا مالکیون نے مطلقا کہ افراد افضل ہے قران
اور تمتع سے اور نزدیک حنفیونکے قران بہتر ہے افراد اور تمتع سے
اور نزدیک حنبلیون کے تمتع افضل ہے قران اور افراد سے
ازمناسک صغیر ابن جماعہ

تمتع

تمتع باعتبار لغت یا متاع سے ہے یا متعہ سے ہے اور وہ بمعنی نفع
لینے کی ہے یا نفع پہونچانیکی اور اصطلاح شرع مین تمتع یہہ ہے
کہ عمرہ کیا جاوے یا عمرہ کو اکثر شوط یعنی چار شوط کئے جاوین
حج کے مہینون مین سو اگر قبل اشہر حج کے طواف کریگا تو تمتع
نہ ثابت ہوگا –

متمتع کی تعریف

متمتع وہ ہے جو لاوے اعمال عمرہ کے اشہر حج مین یا طواف کرے
اکثر طواف عمرہ کا اشہر حج مین پہر احرام باندہے حج کا اور حج
کرے اوسی سال مین پہلے اس سے کہ عود کرے طرف اہل کی المام

یعنی عود کرنے صحیح کر ایسا ہی ہے قاضی خان مین برابر ہے کہ نکلے احرام
اول سے یا نہ نکلے ایسا ہی ہے محیط سرخسی مین اور نہین ہے شرط
تمتع سے وجود احرام عمرہ کا اشہر حج مین بلکہ شرط تمتع ادای عمرہ یا ادای
اکثر طواف عمرہ ہے اشہر حج مین پس اگر طواف کیا ہو تین شوط رمضان
مین پہر داخل ہو گیا ہو شوال پس طواف کیا ہو چار شوط باقی شوال
مین پہر حج کیا ہو اوسی سال مین ہوگا متمتع ایسا ہی ہے فتح القدیر مین
پس اگر طواف کیا ہو متمتع نے اکثر طواف عمرہ کو پہلے اشہر حج سے
اور حج کیا ہو اوسی سال مین ہوگا متمتع اور ہوگا مفرد ساتھہ عمرہ کے
اور مفرد ساتھہ حج کے اور نہ واجب ہوگی اوسپر ہدی ایسا ہی ہے
ظہیریہ مین اور نہین شرط ہے کہ جس سال مین احرام عمرہ کا باندہا ہو اوسی
سال مین حج کرے بلکہ شرط یہہ ہے کہ جس سال مین عمرہ کیا ہو اوسی
سال مین حج کرے یہان تک کہ اگر احرام باندہا ہو رمضان مین اور
اقامت کی ہو اوسی احرام پر شوال سال آیندہ تک پہر سال آیندہ مین
طواف عمرہ کا اشہر حج مین کیا ہو پہر حج کیا ہو اوسی سال مین ہوگا
متمتع ایسا ہی ہے بحر الرائق مین عالمگیریہ ۔

الامام صحیح یعنی لوٹ جانا اپنے اہل مین بطور صحیح یہہ ہے کہ جاوی اپنی
اہل مین بعد حلق کے حرم مین او رنہو کہ سوق ہدی کے ہو اسنی اسلیے
کہ عود طرف مکہ کے غیر مطلوب ہے اس سے رد المحتار
اور الامام غیر صحیح یہہ ہے کہ عود کرے طرف مکہ کی مطلوب ہو اسی خواہ
اسطرح کہ سوق ہدی کے ہو اسنی اسلیٔ کہ ہدی اوسکے مانع ہے
تحلل سے پہلے ذبح کرنے یا اسطرح کہ چلا گیا ہو اپنی اہل مین پہلے
حلق سے حرم مین اسلئے کہ لوٹ جانیکا طرف حرم کے استحقاق ہے
اسپر واسطے حلق کے حرم مین وجوباً نزدیک ابی حنیفہ اور محمد کے اور
استحباباً نزدیک ابی یوسف کے اور داخل ہے سفر واحکام رد المحتار ملخصاً
حکماً مین یہہ کہ ہو کوئی پہر جب عمرہ کر چکا ہو چلا گیا ہو بصرہ مین یعنی اپنی
اہل مین نہ گیا دوسری جگہہ گیا ہو جیسا کہ رد المختار اور طحطاوی سے
معلوم ہوتا ہے جانتو کہ جو مذکور ہین شرطین الامام صحیح کے وہ صرف
افاقی مین ہین اور مکی مین یہہ شرط نہین ہے بلکہ الامام مکی کا صحیح ہے
مطلقاً بسبب عدم مقصود ہونے اوسکے عود کے طرف حرم کے غیر مستحق
کیا گیا اوسپر اسلئے کہ وہ حرم مین ہے برابر ہے کہ حلال ہو جاتا ہو یا ہو

ہدی کے ہو یا نہ کی ہو اور اسیلئے نہین صحیح ہے تمتع مکی کا مطلقاً جیسا کہ قریب ہے کہ آئیگا ۔ رد المحتار

اور جبکہ عمرہ کیا ہو اشہر حج مین پھر حلال ہو گیا ہو عمرہ سے اور لوٹ گیا ہو اپنی اہل کیطرف پھر حج کیا ہو اوسی سال مین نہوگا متمتع اور جبکہ عمرہ کیا ہو اشہر حج مین اور طواف کی تین پھیری کرکے حلال ہو گیا ہو اور لوٹ گیا ہو طرف اپنی اہل کے پھر لوٹ آیا ہو طرف مکی کی اور ادا کیا ہو باقی چار پھیرون طواف عمرہ کو اور حلال ہوا ہو بعد اوسکے اور حج کیا ہو اوسی سال تو وہ متمتع ہے اور اگر ہو کہ طواف کیا ہو چار پھیری پر پھر حلال ہو کے لوٹ گیا ہو اپنی اہل مین پھر لوٹ آیا ہو طرف مکہ کی اور ادا کیا ہو باقی تین پھیرون طواف عمرہ کو اور حلال ہوا ہو اور حج کیا ہو اوسی سال مین ہوگا متمتع ایسا ہی ہے محیط سرخسی مین اور اگر عمرہ کیا ہو اشہر حج مین پھر لوٹ گیا ہو طرف اپنی اہل کے پہلے حلال ہونیکے عمرہ سے اور آیا اہل مین حالت احرام مین پھر لوٹ گیا ہو ساتھ اوسی احرام کے پھر تمام کیا ہو اپنی عمرہ کو پھر حج کیا ہو اوسی سال مین ہوگا متمتع بالاجماع اور یہہ اوسوقت مین ہے جبکہ طواف عمرہ کے تین پھیری یا تین پھیرے سے کم کرکے چلا گیا ہو

طرف اپنی اہل کی اوس حال مین کہ محرم ہوا ور اگر گیا ہو طرف اہل کے
بعد کرنے اکثر طواف عمرہ کے یا کل طواف عمرہ کے پس نہ حلال ہوا ہو
اور گیا ہو اپنی اہل کے پاس اوس حال مین کہ محرم ہے پہر عود کیا ہو
طرف مکہ کی اور تمام کیا ہو باقی عمرہ کو اور حج کیا ہو اوسی سال مین ہوگا
متمتع قول ابی حنیفہ اور ابی یوسف مین اور قول محمدؒ مین نہوگا متمتع ایسا ہی
ہے ظہیریہ مین اور متمتع دو طریقہ پر ہوتا ہے ایک وہ متمتع کہ جسنے سوق
ہدی کی ہوا اور دوسرا وہ متمتع کہ جسنے سوق ہدی نہین کی صفت اوس
متمتع کی جسنے سوق ہدی نہین کی ہے یہہ ہے کہ ابتدا کرے میقات
سے پس احرام باندہی عمرہ کا اور داخل ہو مکہ مین اور طواف کرے
عمرہ کا اور سعی کرے اور حلق کرے یا قصر کرے اور تحقیق حلال ہو گیا
عمرہ سے ایسا ہی ہے سراج وہاج مین اور احرام میقات سے نہین ہے
شرط واسطے عمرہ کے اور نہ واسطے تمتع کے یہان تک کہ اگر احرام باندہا ہو
عمرہ کا دویرہ یعنی گہرون اہل اپنے سے اور غیر دویرہ اہل سے جایز ہوگا
اور ہوگا متمتع اور ایسا ہی حلق بعد فراغ عمرہ کے نہین ہے واجب بلکہ
اوسکو خیار ہے اگر چاہے نکل آئی احرام سے اور اگر چاہی باقی رہے

محرم یہان تک کہ احرام باندہے حج کا ایسا ہی ہے تبئین مین اور
قطع کرے تلبیہ کو جبکہ شروع کری طواف کو اور یہہ وقت استلام حجر
کے ہوگا ایسا ہی ہے سراج وہاج مین -
پہر اقامت کری مکہ مین حلال ہوکے ایسا ہی ہے ہدایہ مین -
اور نہین ہے اقامت مکہ مین شرط بلکہ معنی اسکے یہہ ہین کہ جب ارادہ
کرے اقامت کا حج کے لئے اس سال مین تو اقامت کرے حلال
ہوکر وقت احرام حج تک اور اگر اقامت کرے مکہ مین احرام باندہے
ہوی جایز ہے ایسا ہی ہے سراج وہاج مین -
پہر جبکہ ہو دن ترویہ کا احرام باندہے حج کا مسجد سے اور شرط یہہ ہے
کہ احرام باندہے حرم سے اور مسجد پس نہین ہے لازم ایسا ہی
ہے ہدایہ مین اور مسجد افضل ہے اور مکہ افضل ہے اور مکہ افضل ہے
غیر مکہ سے حرم مین سے ایسا ہی ہے فتح القدیر مین اور یہہ وقت یعنی یوم
ترویہ نہین ہے لازم واسطے احرام حج کے متمتع کے لیئے یہان تک کہ اگر
احرام باندہا ہو دن عرفہ کے جایز ہوگا ایسا ہی ہے جوہرہ نیرہ مین اور
اگر احرام باندہا ہو پہلے یوم ترویہ سے تو جایز ہوگا اور یہہ افضل ہے

ایسا ہی ہے تبئین مین ـ اور ہرگاہ تعجیل کریگا پس وہ افضل ہے
ایسا ہی ہے جوہرہ نیرہ مین اور کرے متمتع جو کرتا ہے مفرد حج کرنیوالا
سوا اسکے کہ نہ طواف کرے طواف تحیۃ اور رمل کرے طواف
زیارت مین اور سعی کرے بعد اسکے اور اگر اس متمتع نے بعد احرام
حج کے طواف قدوم کیا ہوا اور سعی کی ہو پہلے جانے سے منا کو
نہ رمل کرے طواف زیارت مین برابر ہے کہ رمل کیا ہو طواف
قدوم مین یا نہ رمل کیا ہوا ور نہ سعی کرے بعد طواف زیارت کے
ایسا ہی ہے نہایہ اور فتح القدیر مین ـ عالمگیریہ ـ
اور واجب ہے دم متمتع پر واسطے شکر انعام خدا کے جو انعام کیا ہے
ساتھ میسر کرنے جمع کے درمیان دو عبادتون کے ایسا ہی ہے
فتاوی قاضی خان مین اور نہ حلق کرے سرکا یہانتک کہ ذبح کرے
اور اگر ہو مفلس کہ نہ پایا ہو ثمن ہدی کے تو روزے رکھے تین دن کے
ایام حج مین اور سوا اسکے نہین کہ جایز ہے اسکو روزے رکھنا
تین دن کے بعد احرام عمرہ کے یوم عرفہ تک اور نہین جایز ہے پہلے
احرام عمرہ سے اور نہ بعد یوم عرفہ کے اور افضل روزہ رکھنا ان تین

نکاسے اور عرفہ اور روز ترویہ اور ایک دن پہلے روز ترویہ سے
یہان تک کہ آخر تین روز دنکا دن عرفہ کے ایسا ہی ظہیریہ مین
اور نہین جایز ہے یہہ روزہ رکہنا مگر ساتہہ نیت شب کے مانند روزدن
تمام کفارونکی اور اختیار ہے ان روزونکے رکہنے مین کہ پے در پے
رکہے یا فرق سے ایسا ہی ہے جوہرہ نیرہ مین پہر جب کر چکے یہہ
پہر آدمی ان حلق کا حلق کرے یا قصر کری پہر روزی رکہے سات دن کے
بعد گذرنے ایام تشریق کے نزدیک ہمارے ایسا ہی ہے ظہیریہ
مین اور اگر روزی رکہے سات دن کے مکہ مین بعد فارغ ہونے کے
حج سے جایز ہی نزدیک ہمارے ایسا ہی ہے قدوری مین کہا ابو حنیفہ
نے اور جسنے نہ روزی رکہی تین دن کی پس نہین ہین اوسپر
روزی رکہنا سات دن کے ایسا ہی ہے محیط سرخسی مین اور اگر قادر
ہوجاوی اوپر ہدی کے پہلے کامل ہونے تین دن کے یا بعد کامل ہونے
تین دن کے پہلے اس سے کہ حلق کرے یا حلال ہو اوس حال مین کہ وہ
ایام ذبح مین ہے باطل ہوگا روزہ اوسکا اور نہ حلال ہوگا مگر ساتہہ ہدی
کے اور اگر پایا ہدی کو بعد اوسکے کہ حلق کیا اور حلال ہوا اور پہلے اس سے

کہ روزی رکہے سات دن کے صحیح ہوگا روزہ اوسکا اور نہ لازم آئیگی
اوسپر ذبح ہدی کی اور اگر روزے رکہی تین دن کے اور نہ حلال
ہوا یہان تک کہ گذر گئے ایام ذبح کے پہر پایا ہدی کو پس روزی
اوسکے گذرنیوالی ہین اور نہین ہے کچہہ اوسپر ایسا ہی روایت کیا ہے
حسن نے ابی حنیفہ سے اور اگر نہ روزی رکہے ایام ثلثہ کے نہ کافی ہوگا
اوسکو روزہ رکہنا بعد اسکے اور نہ کافی ہوگا اوسکو مگر دم پس اگر نہ پایا ہو
ہدی کو اور حلال ہوا ہو پس لازم ہے اوسپر ایک دم واسطے تمتع کے
اور دوسرا دم واسطے احلال کے پہلے ذبح سے اور نہین دم ہے
اوسپر بسبب ترک صوم کے ایسا ہی ہے ظہیریہ مین اور جسکہ عاجز
ہوا ہوا اور سے یا مرگیا ہو یا وصیت کی ہو نہ کافی ہوگا اوسکو فدیہ
سوا اسکے نہین کہ لازم ہے اسکو دم دینا اس سے ایسا ہی ہے
تاتارخانیہ مین اور اگر روزے رکہی ہون باوجود ہدی کے دیکہا جائیگا
پس اگر باقی رہے ہدی دن نحر تک نہ کافی ہوگا روزے رکہنا
اوسکو اور اگر ہلاک ہوگئی ہوگی ہدی پہلے ذبح سے جایز ہوگا ایسا ہی
ہے تبیین مین عالمگیریہ —

پس جب ارادہ کری تمتع کہ سوق ہدی کرے احرام باندہے اور
سوق ہدی کرے ایسا ہی ہے قدوری مین اور احرام سے ساتھ
عدم سوق ہدی کے ایسا ہی ہے جوہرہ نیرہ مین اور اگر ہے کہ سوق
ہدی کے ہوا اور اوسکی نیت مین تمتع ہو پہر جب فارغ ہوا عمرہ سے
دل مین آئی اوسکے کہ تمتع کری جایز ہے اوسکو یہہ اور کری ساتھ
اپنی ہدی سکے جو چاہی ایسا ہی ہے غایۃ سروجی شرح ہدایہ مین
اور نہین ہے واسطے اہل مکہ کے تمتع اور نہ قران اور سوا اسکے کہ واسطے
اہل مکہ کے خاص افراد ہی ایسا ہی ہے ہدایہ مین اور ایسی ہے اہل
مواقیت اور جو داخل مواقیت ہین طرف مکہ کی حکم مین اہل مکہ کے ہین ایسا ہی
ہے سراج وہاج مین جب نکلی مکی طرف کوفہ کی اور قران کری صحیح
ہوگا قران اوسکا اور اگر نکلی مکی طرف کوفہ کی اور احرام باندہی عمرہ کا
اور عمرہ کری پہر حج کری ہوگا متمتع اور اگر مکی نکلا طرف کوفہ کی اور احرام
باندہا عمرہ کا اور سوق ہدی سکے ہوگا متمتع اور صحیح ہوگا الماما اوسکا
ساتھہ سوق ہدی کے بخلاف کوفی کے ایسا ہی ہے محیط مین اگر
احرام باندہا عمرہ کا پہلے اشہر حج سے پس ادا کیا عمرہ کو اور حلال ہوا

عمرہ سے اور اقامت کی مکہ مین پہر احرام باندہا عمرہ کا پہر حج کیا
اسی سال مین نہوگا متمتع پس اگر ہو جبکہ فارغ ہوا ہو عمرہ اولی سے
نکلا ہو پس متجاوز ہو گیا ہو میقات سے پہلے اشہر حج سے پہر احرام
باندہا ہو میقات سے عمرہ کا اشہر حج مین اور حج کیا اسی سال مین
پس یہہ متمتع ہے اور اگر ہو کہ متجاوز ہو گیا ہو میقات سے اشہر حج
مین نہوگا متمتع مگر جبکہ نکلا ہو طرف اپنی اہل کی پہر عمرہ کیا ہو پہر حج کیا ہو
اسی سال مین نزدیک ابی حنیفہ کے اور نزدیک ابی یوسف اور محمدؒ
کے وہ متمتع ہے متجاوز میقات سے پہلی اشہر حج سے ہوا ہو یا بعد
اوسکے ایسا ہی شنے محیط سرخسی مین اور اگر عمرہ کیا ہو کوفی نے
اشہر حج مین اور اقامت کی ہو مکہ مین یا بصرہ مین اور حج کیا ہو اوسی
سال مین نہوگا متمتع ایسا ہی ہے متون مین اور اگر عمرہ کیا ہو اشہر
حج مین پہر فاسد کیا ہو اوسکو اور تمام کیا ہو عمرہ کو فساد پر اور حج کیا ہو
اوسی سال مین نہوگا متمتع اور اگر قضا کی ہو عمرہ فاسدہ کی اور حج کیا ہو
اوسی سال مین اگر قضا کی ہو عمرہ کی پہلے لوٹ جانے سے طرف
میقات کے نہوگا متمتع قول فقہا مین اور اگر قضا کی ہو عمرہ فاسدہ کے

بعد لوٹ جانیکی طرف میقات کے ہوگا متمتع اور اگر نہ قضا کی ہو عمرہ فاسدہ
کی یہان تک کہ لوٹ جاوی طرف اوس جگہہ کی کہ واسطے اہل اوس
جگہہ کے تمتع اور قران ہے پہر عود کیا اور قضا کی عمرہ فاسدہ کی اور
حج کیا اوس سال کہا ابو حنیفہ نے نہو گا متمتع مگر یہہ کہ لوٹ جاسے
طرف اپنی اہل کی پہر ہووے جاوی محرم ساتہہ عمرہ کے ایسا ہی ہے فتاوی
قاضی خان مین یہہ جب ہے کہ عمرہ کیا ہو اشہر حج مین اور فاسد کیا ہو
اوسکو اور اگر عمرہ کیا ہے پہلے اشہر حج سے اور فاسد کیا ہے اوسکو پہر
تمام کیا ہے اوسکو بر فساد اور خارج ہوا میقات سے یہان تک کہ داخل
ہوی اشہر حج کے اور قضا کی عمرہ کے اشہر حج مین اور حج کیا اوسی سال
مین ہوگا متمتع بالاجماع اور اگر لوٹ گیا ہو طرف غیر اہل اپنی کی اور لاحق
ہوا ہو ساتہہ ایسے موضع کے کہ اوس موضع کے اہل کے لئے تمتع اور
قران ہے پہر لوٹ آیا ہو اور قضا کی ہو اپنی عمرہ کے اشہر حج مین اور
حج کیا ہو اوسی سال پس قول ابی حنیفہ مین اگر دیکہا ہلال شوال کا
خارج میقات کے اور لاحق ہوی اوسکو اشہر حج کی اور وہ اہل تمتع
سے ہے پہر عود کیا اور قضا کی اپنی عمرہ کی اشہر حج مین اور حج کیا

اوس سال مین ہوگا تمتع اور اگر دیکھا ہلال شوال کا داخل میقات مین اور لاحق ہوئی اوسکو اشہر حج کے اور وہ نہین ہے اہل تمتع مین سے اور متوجہ ہوئی ہے طرف اوسکی نہی تمتع سے پس نہ مرتفع ہوگی اوس سے نہی یہانتک کہ لاحق ہوجای ساتھہ اہل اپنی کے اور نزدیک ابی یوسف اور محمد کے ہوگا متمتع دونوں صورتونمین ایسا ہی شرح طحاوی مین اور جسنے عمرہ کیا اشہر حج مین اور حج کیا اوسی سال مین پس جس چیز کو کہ اون دونونمین سے فاسد کرے ساقط ہوگا دم تمتع کا ایسا ہی ہے ہدایہ مین اور اگر تمتع کیا اور قربانی کی عید کی نہ کافی ہوگی قربانی عید کی دم تمتع سے ایسا ہی ہے کنز مین عالمگیریہ — سعے نہین ہے رکن عمرہ مین علی الصحیح مانند حج کی ردالمحتار —

شرایط تمتع

ذکر کیا ہی لباب مین کہ شریط تمتع کی گیارہ ہین پہلی شرط یہہ ہے کہ طواف کری عمرہ کا سارا یا اکثر اشہر حج مین — دوسری شرط یہہ ہے کہ مقدم کرے احرام عمرہ کا حج پر — تیسری شرط یہہ ہے کہ طواف کرے عمرہ کا سارا یا اکثر پہلے احرام حج سے چوتھی شرط نہ فاسد کرنا عمرہ کا ہے

پانچوین شرط نہ فاسد کرنا حج کا ہے چھٹی شرط نہ پھر جانا ہے طرف
اپنی اہل کی یہ الماام صحیح جیسا کہ آتا ہے بیان اسکا ساتوین یہہ کہ
ہو طواف عمرہ کا سارا یا اکثر اور حج ایک سفر مین پس اگر لوٹ جاے
طرف اپنی اہل کی پہلے اتمام طواف کے پھر لوٹ آئی اور حج کرے
پس اگر ہوا اکثر طواف سفر اول مین ہوگا متمتع اور اگر ہوا اکثر طواف
سفر دوسرے مین ہوگا متمتع اور یہہ شرط خاص محمد کے قول پر ہے
جیسا کہ مشاہیر کتب مین ہے —

آٹھوین ادا طواف عمرہ اور حج دونوں کے ایک ہی سال مین ہو پس اگر
طواف کیا ہو عمرہ کا اشہر حج اس سال مین اور حج کیا ہو دوسرے
برس نہوگا متمتع اگرنہ لوٹ گیا ہو طرف اپنی اہل کے اور باقی رہا ہو محرم
دوسرے برس تک — نوین عدم توطن مکہ مین پس اگر عمرہ کیا ہو
پھر عزم کیا ہو اوپر قیام مکہ کے ہمیشہ نہوگا متمتع اور اگر عزم کیا ہو دو مہینہ کا
مثلاً اور حج کیا ہو ہوگا متمتع دسوین یہ کہ نہ داخل ہون اوپر اشہر
حج کے اوس حال مین کہ حلال ہو مکہ مین یا محرم ولیکن اکثر طواف کر چکا ہو
عمرہ کا پہلے اشہر حج سے مگر یہہ کہ پھر جای طرف اپنی اہل کے پس

احرام باندہی عمرہ کا ۔ گیارہوین یہہ کہ ہو اہل آفاق سے اور اعتبار
واسطے توطن کے ہے پس اگر وطن کر لیا مکے نے مدینہ مین مثلاً پس وہ
آفاقی ہے اور بالعکس مکی ہے اور جو شخص کہ ہون اوسکے لئے اہل مکہ
اور مدینہ دونون مین اور برابر ہو اقامت اوسکی دونو مین پس نہین ہے
متمتع اور اگر ہو اقامت اوسکی ایک اون دونو مین اکثر نہین تصریح
کی ہے اوسکی فقہانے کہا صاحب بحر نے اور سزاوار یہہ ہے
کہ حکم واسطے کثیر کے اور اطلاق کیا ہے متمتع کو خزانہ اکمل مین
انتہی رد المحتار ۔ کہا فتح القدیر اور نہر الفایق مین ہے اور حیلہ
واسطے اوسکے کہ داخل ہو مکہ مین محرم ساتہہ عمرہ کے قبل اشہر حج کے
ارادہ رکہتا ہو تمتع کا یہہ کہ طواف نکرے بلکہ صبر کرے یہان تک داخل
ہون اشہر حج کے پہر طواف کرے پس وہ جبکہ طواف کریگا واقع ہوگا
عمرہ سے پہر اگر احرام کیا ہو ساتہہ عمرہ دوسرے کے بعد داخل ہونے
اشہر حج کے اور حج کیا ہو اسی سال مین نہوگا متمتع قول کل مین اسلئے
کہ ہو گیا حکم مکی مین بدلیل اسکی کہ میقات اوسکا میقات اونکا ہی رد المحتار
رد المحتار مین حموی سے نقل کیا ہے کہ متمتع بعد فراغ طواف و سعی عمرہ کے

اگر چاہے حلق کرے اور چاہے تقصیر کرے اور چاہے باقی رہے محرم پھر
کہا اسمین دلالت ہے اسپر کہ جس متمتع نے سوق ہدی نہ کی ہو نہین
لازم ہے اوسکو تحلل جیسا کہ ذکر کیا ہے اوسکو اسبیجابی وغیرہ نے
اور ظاہر ہدایہ خلاف اسکے ہے اور تمام اسکا شرح لباب مین ہے

بیان متمتع

امام شافعی	امام ابو حنیفه
جب فارغ ہو متمتع عمرہ سی جایز ہوگا اوسکو نکل آنا برابر ہے کہ سوق ہدی کے یا نہ کی ہو	جبکہ سوق ہدی کی ہو تو نہین جایز ہے نکل آنا اوسکو بلکہ لازم ہے اوسکو کہ احرام باندہی حج کا تاکہ نکلی اون دونون سے
مستحب ہے متمتع کو جب فارغ ہو اپنی عمرہ سے اور اوسکی ساتہہ ہدی ہو یہہ کہ احرام باندہے حج کا دن ترویہ کے بعد زوال کے اوس حالتمین کہ متوجہ ہو طرف منی کی اور اگر نہو ساتہہ اوسکی ہدی پس رات مین چھٹی دن ذی حجہ کے اور مکی احرام باندہے جبکہ متوجہ ہو المعانی البدیعہ	

امام احمد	امام مالک
متفق باامام ابو حنیفہ	
افضل یہہ ہے کہ تاخیر کرے متمتع احرام کی ترویہ کے دن تک المعانی البدیعہ	مستحب ہے متمتع کو احرام باندہنا حج کا جب چاند دیکھے ذی حجہ کا المعانی البدیعہ

امام ابو حنیفه	امام شافعی	
اگر لایا اکثر افعال عمرہ کے رمضان مین نہوگا متمتع اگر لایا اکثر افعال عمرہ کے شوال مین ہوگا متمتع	جب احرام باندہا ہو عمرہ کا غیر اشہر حج مین اور لایا ہو افعال عمرہ کے اشہر حج مین پس دو قول ہین ایک قول مین متمتع نہوگا اور نہ دم ہوگا اوسپر	قتادہ اسحاق جابر
	دوسرا قول یہہ ہے کہ ہوگا متمتع اور لازم ہوگا اوسپر دم —	حکیم حسن
	جب عمرہ کیا ہو غیر اشہر حج مین پہر حج کیا ہو حج کے مہینون مین نہ لازم ہوگا اوسپر دم —	ابن سیرین ثوری
	متمتع وہ ہے جو احرام باندہے عمرہ کا حج کے مہینون مین پہر احرام باندہے حج کا اوسی برس مین	

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
متفق بقول اول شافعی	جبکہ داخل ہوا شوال مین اور نہین نکلا عمرہ سے ہوگا متمتع اگرچہ لایا ہو افعال عمرہ کے رمضان مین	نزدیک طاؤس کے اگر داخل ہوا حرم مین بیچ رمضان کے نہ ہوگا متمتع اور اگر داخل ہوا شوال مین ہوگا متمتع نزدیک طاؤس کے لازم آئیگا اوپر دم نزدیک حسن کے جسنے عمرہ کیا ہو بعد محرم کے نہین وہ متمتع ہے —
متمتع وہ ہے جو احرام باندہے حج کا پہر رک جاوے بسبب دشمن یا بیماری کی یہانتک کہ جاتا رہے حج پہر کرے اسکو عمرہ اور متمتع کرے تہہ نکلنے کے سال آئندہ تک پہر حج کرے سال آئندہ مین اور ہدی لاوے		

امام ابوحنیفہ		امام شافعی
جب لوٹ آیا اپنی گہروالون مین ساقط		جب لوٹ آوے متمتع طرف میقات کی
ہوا اوسی دم اور اگر نہ لوٹ آیا	طاوس	احرام حج کے لئے ساقط ہوگا دم کہ مدنی
اپنی گہروالون مین نہ ساقط ہوگا	مجاہد	جب سفر کرے ایسا سفر کہ جسمین قصر کیجاتی
اوسی دم ساقط ہوگا دم یہانتک		ہے نماز نہ واجب ہوگا اوسپر دم
کہ جاوے اپنے گہروالون مین درمیان		
اپنی حج اور عمرہ کے		

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
جب سفر کیا ہو درمیان اپنی اور اپنی عمرہ کے سفر صحیح ساقط ہوگا اوسی دم	جب لوٹ آئی طرف اپنی شہر کے یا اوسقدر مسافت جو ہے اوسکے شہر تک ساقط ہوگا اوسی دم	نزدیک سعید بن المسیب دو روایتین ہین ایک روایت مین قول اونکا مانند قول مالک کے ہے اور ابوحنیفہ کے دوسری روایت مین قول اونکا مانند قول شافعی کے ہے ۔

تعریف ہدی

ہدی لغت اور شرع میں اوسکو کہتے ہین جو حرم محترم مین چوپائے
حلال جانور کا تحفہ گذرانا جاوے تا کہ اوسکے ذبح کرنے سے حرم مین
حق تعالی کا قرب اور رضامندی حاصل ہو ہدی کا ادنی رتبہ بہیڑ بکری
اور ہدی کی اعلی قسم پانچ برس کا اونٹ ہے اور اوسط قسم دو برس
کے گای بیل ہے اور ادنی قسم ایک برس کی بہیڑ بکری دنبہ
ہے اور واجب نہین ہدی کو عرفات مین لیجانا یا پٹہ گردن مین ڈالکر
یا کوہان کی کہال چیر کر مشہور کرنا بلکہ شکر کے خون مین اشتہار
مستحب ہے یعنی قران اور تمتع اور نفل کی ہدی مین اشتہار بہتر ہے
اور جنایات کی ہدی مین اخفا مناسب ہے جیسے قضا کی نماز کو
چہپانا افضل ہے کذا فی المنح — اور جایز نہین ہدی مین مگر
جو جانور کہ صحیح و سالم جایز ہے قربانیون مین چنانچہ اسکی تفصیل
کتاب الاضحیہ مین آوی گی تو صحیح ہی شریک کرلینا ایک شخص کا چہہ شخصونکو
اوس اونٹ اور گای مین جو بہ نیت قربت کی خرید ہوئی ہو اگرچہ اجناس قربت کے
مختلف ہون چنانچہ قران و تمتع اور احصار اور جزای صید غیر ذالک لیکن قربت کا

متحد الجنس ہونا مستحب ہے کذا فی المنح ۔

اور جایز ہے بھیڑ بکری کا ذبح کرنا حج کی ہر شئی مین مگر طواف الزیارت کو جنابت یا حیض یا نفاس کی حالت مین کرنے سے اور بعد وقوف عرفات قبل حلق کے وطی کرنے مین بھیڑ بکری کافی نہین بلکہ اونٹ یا گای کا ذبح کرنا یہان واجب ہے چنانچہ باب الجنایات مین مذکور ہو چکا ۔

اور جایز ہے کھانا ہدی کا بلکہ قربانی کی مانند مستحب ہے کھانا نفل کی ہدی کا جب کہ وہ حرم تک پہنچ جاوے اور تمتع اور قران کی ہدی کو کھانا جایز ہے فقط اور سوای نفل اور تمتع اور قران کے اور ہدی کو اگر کھاویگا تو بقدر کھانیکی قیمت دینا لازم ہوگا اگر نفل کی ہدی کو قبل حرم کی پہنچنے کے ذبح کیا تو اوسکا کھانا جایز نہین کہ وہ صدقہ ہے ہدی نہین تو اوسکا کھانا بھی جایز نہین کذا فی المنح ۔

اور فقط تمتع اور قران کے ہدی کے ذبح کرنیکے واسطے یوم النحر متعین ہے لفظ یوم کا یہان بمعنی مطلق وقت ہے تو جمیع اوقات نحر کو شامل ہوگا اور وہ تین دن ہین یعنی دسوین گیارہوین بارہوین تو تمتع اور قران کے ہدی کو ذبح کرنا قبل یوم النحر کے بالاجماع جایز نہین بلکہ بعد بارہوین سے البتہ

کافی ہے لیکن ترک واجب ہوا کہ ایام نحر سے تاخیر ہوئی لہذا او سپر دوسرا خون واجب ہے امام کے
نزدیک اور صاحبین کے نزدیک اور سوای تمتع او قران کے جنایات اور نذر او احصار اور
نفل کے ہدی کا ذبح کرنا ایام نحر مین مخصوص نہین کذا فی الطحطاوی —
اور سب قسم کی ہدی کے ذبح کرنیکے واسطے حرم متعین ہے منا کی کچھہ خصوصیت نہین بقول صحیح او تصدق
ہدی کے گوشت کا حرم کے محتاجونکی واسطے مخصوص نہین بنا بر وجوب کے لیکن حرم کا محتاج افضل ہے غیر
اور ہدی کی جھول او نکیل کو خیرات کردی اسواسطے کہ صحاح ستہ مین علی مرتضی سے روایت ہے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو حکم کیا اونٹون کے گوشت او جھولون او کہالون کے تصدق کرنیکا
محتاجون پر اور فرمایا کہ قصاب کی مزدوری اسمین نہ دیجاے کذا فی الفتح او قصاب کی مزدوری ہدی کے
گوشت غیرہ سے نہ دیجاوی سواگر دیگا تو ضمان دینا لازم آویگا لیکن اگر بطور صدقہ دی نہ بطور اجرت
تو جایز ہے او سوار ہو ہدی پر بلا ضرورت مت صحیحین مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو فرمایا کہ سوار ہو لی ہدی پر تو مراد اس حدیث سے یہہ ہے کہ اس شخص کو
حاجت ہو گی سواری اسواسطے کہ صحیح مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ سوار ہو ہدی پر بھلو کے موافق جسوقت کہ تجکو حاجت ہو تو معلوم ہوا کہ بلا ضرورت چڑھنا
جایز نہین کذا فی الفتح القدیر پہر اگر مضطر ہو سواری کیطرف تو ضمان دی جسقدر نقصان ہوا ہو ہدی
مین سوار ہونے او اسباب لادنے سے او ضمان کو فقیرون پر خیرات کری کذا فی اشرح لباب سواگر

ضمان مین ہے مالدار کو کہانا دیگا تو جتنا مالدار کو دیا اوسکی قیمت کا ضامن ہونا لازم ہوگا
کذا فی المبسوط ۔ اور ہدی کا دودہ نہ دوہے اور اوسکے تہن کو ٹہنڈی پانی کا چہینٹا
مارے تاکہ دودہ کا ٹپکنا بند ہو جاوے بشرطیکہ ذبح کرنیکا مکان قریب ہو اور اگر دور ہو تو دودہ کو
دوہے تاکہ جانور کو تہنون کے تناؤ سے تکلیف نہو اور اوس دودہ کو خیرات کردے اور قایم کرے
دوسری ہدی عوض اوس ہدی واجب کے جو ہلاک ہوگئی یا اوسمین ایسا عیب ہو گیا جو قربانی
کا مانع ہے یعنی لنگڑی ہوگئی یا اندہی اور جب بدلا دیا تو عیبدار کو چاہے سو کرے چاہے
بیچی جاوے ذبح کرکے کہا جاوے اور اگر نفل کی ہدی مین عیب ہو گیا ہو یا قریب الہلاک ہو تو اوسکو
نحر کرے اور اوسکا پٹہ اوسکے خون مین رنگین کرے اور اوسکے کوہان کی ایک جانب پر
رکہدے اس فعل سے غرض یہہ ہے تاکہ معلوم ہو کہ یہہ ہدی محتاجون کے واسطے
ہے اور اسمین سے غنی کو ندی کہانے کے واسطے اسلئے کہ وہ ہنوز حرم کو
نہین پہنچی کہ مالدار ونکو اوسکا کہانا جایز ہوتا ۔
صحیح مسلم اور مسند احمد مین قبیصہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے
ساتہہ ہدی کو بہیجا کرتے تہے اور فرماتے کہ اگر ہدی ہلاک ہونے لگے تو اوسکو نحر کرنا اور نعل
کو اوسکے خون مین ڈبونا اور اوسکی ایک جانب کو رکہدینا اور تو اوسمین سے نہ کہانا
اور نہ کوئی تیرا ساتہی کہاوے کذا فی العینی شرح الکنز از غایۃ الاوطار

امام ابو حنیفه		امام شافعی
بدنی اطلاق کیا جاتا ہے جمیع جنس کے جانوروں پر اونٹ اور گای اور بکری پر المعانی البدیعه	زیدیه و اہل لغت	متفق با امام ابو حنیفه

	دیگر علما
	نزدیک ابو عمر کے اطلاق بدعی کا بکری پر بھی آتا ہے المبانی لابد منہ

مسایل ہدی

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	
	مستحب ہے کہ ہو نحر ہدی کا موضع تحلل مین لیس اگر عمرہ کرنیوالا تو نزدیک مروا اور اگر ہو حج کرنیوالا تو منی ہے اور اگر ہو نحر کری مکہ کی راہون مین کافی ہے عمرہ کرنیوالی اور حج کرنیوالی کے لئے	
وقت واجب نحر ہدی تمتع کا جب ہے کہ فارغ ہو عمرہ سے اور احرام باندہے حج کا —	متفق با امام ابوحنیفہ	
پہلے دن نحر کے جایز نہین ہے —	افضل یہہ ہے کہ ذبح نہ کیجائے ہدی تمتع کی مگر دن نحر کے پہر اگر ذبح کیا بعد احرام کے ساتہہ حج کی یا پہلی دن نحر کے جایز ہے —	
جایز ہے اوسکو تین روزی رکہنا بعد احرام کے اور پہلی نکل آنیکے عمرہ سے المعانی البدیعہ	متمتع جب احرام باندہے حج کا اور نہ پای ہدی تو جایز ہے اوسکو کہ تین روزی رکہی اور نہین جایز ہے تین روزی رکہنا پہلی حج احرام سے المعانی البدیعہ	ابن عمر عایشہ اکثر علماء

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
متفق باامام شافعی	نہین کافی ہے عمرہ کرنیوالی کے لئے مگر نزدیک مروہ کی نہین کافی ہے حج کرنیوالی کے لئے مگر منی مین نہین واجب ہوتی ہے ہدی یہان تک کہ رمی کرے جمرۃ العقبہ کے پس اعتبار کیا مالک نے کمال حج کا اور عطا نے	نزدیک عطا کے نہین واجب ہوتی ہے ہدی یہان تک کہ وقوف کرے عرفہ کا
متفق باامام ابوحنیفہ	اعتبار کیا لانا معظم حج کا	
دو روایتین ہین ایک روایت مین قول اونکا مثل قول ابوحنیفہ کے ہے دوسری روایت مین مانند قول عطا کے ہے المعانی البدیعہ		نزدیک عطا کے جایز ہین تیمین روزہ رکہنا بعد نکل جانیکی عمرہ سے المعانی البدیعہ

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	
ساقط ہو جاینگی روزی اور پھر جاویگی ہدی اوسکے ذمہ مین المعانی البدیعہ	جب فوت ہو جاوین تین روزی پہلے دن عرفہ سے نہ ساتھہ ہوینگی ساتھہ ہدی کے اور تین روزے رکھی ایام منی مین قول قدیم پر اور تین روزے رکھی بعد ایام منی کے قول جدید پر — جب فوت ہو جائین تین روزی پہلی دن عرفہ سے پس کیا جایز ہے اوسکو روزی رکھنا ایام منی مین اسمین دو قول ہین قول قدیم یہہ ہے کہ جایز ہے اوسکو روزے رکھنا ایام منی مین	ابن عمر عائشہ عروہ بن الزبیر ایک روایت مین اوزاعی زہری اسحاق —
نہین جایز ہے اوسکو روزی رکھنا ایام منی مین المعانی البدیعہ مراجعت کری طرف ہدی کے پس اگر ہو تو نکر نکالدیگی ہدی اوسکو اور جو نہو تو نا ثابت رہیگی ہدی اوسکی ذمہ مین یہان تک کہ تونگر ہو المعانی البدیعہ	قول جدید نہین جایز ہے اوسکو روزی رکھنا ایام منی مین بھی المعانی البدیعہ جب فوت ہو جائین روزی تین دنکے کہ رکھتا ہے اونکو متمتع حج مین قضا کرے اونکی المعانی البدیعہ	علی ابن ابی طالب حسن عطا زید ابن علی

امام احمد	امام مالک
متفق با مام شافعی قول قدیم مین ایک روایت مین دو روایتون مین سے	متفق با مام شافعی قول قدیم مین ایک روایت مین دو روایتون مین سے

امام ابو حنیفہ		امام شافعی	
جب پایا مہدی کو انتشار صوم مین لازم ہے اوسپر انتقال طرف ہدی کی المعانی البدیعہ	ثوری حماد عطا ابن ابی نجیح	ایک روایت مین دو روایتون مین سے جب معدوم ہوی ہدی و شروع کیا رکہنا تین روزون کا پہر تا در ہوا ہدی پر مستحب ہے اوسکو نکلنا صوم سے اور انتقال طرف ہدی کے اور نہین واجب ہے یہہ اوسپر —	
		سات روزی رکہنی مین کہ کب رکہی اونکو تین قول ہین —	
		صحیح ترین قولون مین سے یہہ ہے کہ رکہی اونکو جب لوٹا اپنی اہل وطن مین	عطا مجاہد قتادہ و ابن عمر ثوری ابن المنذر
رکہی اونکو جب فارغ ہوا افعال حج سے المعانی البدیعہ		دوسرا قول رکہی اونکو جب فارغ ہو افعال حج سے	اکثر علماء
		تیسرا قول کہ رکہی اونکو جب شروع کری چلنا جب شروع کری روزی کہا حج سے فارغ ہوکر یا راہ مین بس کہا افضل ہی تاخیر اوسکی وطن تک اسمین دو قول ہین —	اسحاق عطا مجاہد ایک روایت مین
		ایک قول مین تاخیر اوسکی وطن تک افضل ہے	
		دوسری قول مین کہہ لینا افضل ہے تاخیر سے المعانی البدیعہ	

امام احمد	امام مالک
ایک روایت مین دو روایتون مین سے متفق با امام شافعی	ایک روایت مین دو روایتون مین سے متفق با امام شافعی
ایک روایت مین متفق با امام شافعی	
متفق ساتھ دوسری قول شافعی کے	
ایک روایت مین متفق ساتھ تیسری قول شافعی کے	متفق ساتھ تیسری قول شافعی کے
	متفق دربا تاخیر ساتھ پہلے قول شافعی کے

امام ابوحنیفہ		امام شافعی	
سوق ہدی سے حلال نہیں ہوتا جب تک فارغ نہو اپنی حج کے اعمال سے المعانی البدیعہ	ناصر زیدیہ میں سے زید ابن علی	متمتع کل آتا ہے بعد فارغ ہونیکے عمرہ سے برابر ہے سوق ہدی کی ہو یا نہ کی ہو المعانی البدیعہ	ہادی زیدیہ میں سے

بکری غصب کی ذبح کرنا

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام احمد
کافی ہوجائیگی المعانی البدیعہ	جب غصب کی ایک بکری پہر ذبح کیا اوسکو کیا اپنی تمتع یا قران سے نہ کافی ہوگی وہ اگرچہ بالی مالک بکری بہی المعانی البدیعہ	متفق با امام شافعی ـ

قران

قران لغت عرب مین دو چیز ملانے کو کہتے ہین اور اصطلاح شرع مین قران یہہ ہے کہ محرم لبیک پکار کر کہے بلفظ حج اور عمرہ ساتھی حقیقی معیت ہو اسطرح کہ دونون کی احرام کا زمانہ ایک ہی ہو یعنی یون کہی لبیک بحجة وعمرة یا حکمی معیت ہو اسطرح کہ اول عمرہ کا احرام کری بعد اوسکے حج کا احرام کری عمرہ کی چار شوط طواف کرنی سے پہلی یا اوسکی بالعکس کری کہ عمرہ کا احرام حج کے احرام پر داخل کری طواف القدوم کرنی سے پہلے اگرچہ اوسنے برا کیا کہ حج کا احرام عمرہ پر مقدم کیا یا بعد طواف القدوم کی احرام عمرہ کا حج پر داخل کیا اگرچہ اسصورت مین ذبح کرنا اوسپر لازم ہوگا بسبب مخالفت سنت کے اور اگر عمرہ کے چار شوط کے بعد حج کا احرام کری گا تو تمتع ہوجاویگا قران نہ باقی رہیگا کذا فی حاشیہ الطحطاوی حج اور عمرہ کا معًا احرام کری میقات سے اسواسطے کہ قارن نہین ہوتا مگر آفاقی نہ مکی یا قبل میقات کے حج کے مہینو نمین دونون کا احرام باندہے یا حج کی مہینون سے پہلی احرام کری اگرچہ احرام قبل اشہر کے مکروہ ہے اور قران کرنیوالا نماز کے بعد یہہ دعا کری اللهم انی ارید الحج والعمرة فیسرہما لی وتقبلہما منی ۔ اور مستحب ہے عمرہ کا اول کہنا ذکر مین بسبب مقدم ہونے عمرہ کے فعل مین یعنی قران مین اول عمرہ ادا کرتے مین پہر حج تو اسیطرح مناسب ہے کہ ذکر مین بہی عمرہ کو حج پر مقدم کرین صاحب کنز اور صاحب مجمع نی بنظر استحباب عمرہ کو حج پر مقدم ذکر کیا اور اکثر متون مین حج

مقدم ہے — از غایت الاوطار اور قران عبارت ہے جمع کرنا حج اور عمرہ کا ساتھہ
شرطون اپنی کی اور باتفاق ایمہ اربعہ واجب ہے متمتع اور قارن پر قربانی کرنا ساتھہ ان شرطون کی جو
ذکر کیا ہمنی منسک کبیر مین اور وہ قربانی نزدیک شافعی کی عبارت ہے شاتہ سی یا اونٹ یا گای
سے مگر اونٹ اور گای مین سات تک شریک ہو سکتی ہین کیفیت اس قربانی کی وہی ہی جو قربانی کی
ہے اور ذبح کری اوسکو حرم مین اور تصدق کری گوشت اوسکا مساکین حرم پر اور اگر استطاعت
نرکہی قربانیکی لازم ہی اوسپر تین روزہ ایام حج مین اور سات روزہ اوسوقت جو لوٹی طرف
اہل اپنی کی اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے دم قربانی عبارت ہے بکرا اور بکری اور گای
سے مگر واجب نہین ہے تصدق کرنا گوشت اوسکا اور مستحب ہے کہ کہاوے ایک ثلث اور تصدق کرے
دوسرا ثلث اور ہدیہ کری تیسرا ثلث اور اگر نہو سکی اوسی قربانی روزہ رکہی تین دن ایام حج
مین اور سات روزہ رکہی جسوقت فارغ ہووے حج سے اور نزدیک مالکیون کے دم قربانی کی
کیفیت ہی جو گذر چکی مگر ذبح کری اوسکو منی مین اگر اوسنی قربانی کی منی مین بیچ
ایام نحر کے متعین ہوتا ہے قربانی کرنا مکہ مین یا وہ گہر جو حوالی مکہ کے ہین اور بانٹی گوشت
اوسکا مسکینون پر اور وہ بہی وسکے کہاوی اور اگر نہو سکی اوسی قربانی روزہ رکہی بدستور سابق اور
نزدیک حنبلیون کے دم قربانی ساتھہ صفت مذکور کے ہونا چاہئے اور قربانی کری اوسکو ایام
نحر مین اور بعد ایام نحر کے ذبح کری از روی قضا از مناسک صغیر ابن جماعہ

قارن کیونکر ہوتا ہے

امام ابوحنیفہ		امام شافعی	
واجب ہے قارن پر دم اور وہ بکری ہے		متفق با امام ابوحنیفہ	
نہیں ہوتا ہی قران مگر ساتھ سوق بدنہ کے	ابوطالب محمد ابی یوسف	نہیں واجب تاہی سوق بدنہ قارن پر	ناصر زیدیہ موید
المعانی البدیعہ		المعانی البدیعہ	

امام مالک	دیگر علماء
متفق با امام ابو حنیفہ	نزدیک شعبی کے اوسپر بدنہ ہے نزدیک طاؤس اور داود کے نہین ہے دم اوسپر المعانی البدیعہ

تعریف بدنہ

امام ابو حنیفہ		امام شافعی		دیگر علماء
روایت ہی ابو یوسف اور محمد سی کہ بدنہ واقعہ ہوتا ہے اونٹ اور گای دونون پر اور نہین فاصل ہے درمیان دونون کے مگر سنت المعانی البدیعہ	اہل لغت جابر عطا ناصر زیدیہ	بدنہ جب طلاق کیا جاتا ہے کتب فقہ اور حدیث مین مراد اوسکی اونٹ ہوتا ہے نر ہو یا مادہ المعانی البدیعہ	زہری جمہور مفسرین سید ابو طالب یحیی	نزدیک بعض علماء کے واقعہ ہوتا ہی بدنہ اونٹ اور گای اور بکری پر المعانی البدیعہ

مفرد بالحج

مفرد بالحج اوسکو کہتے ہین جو خالص حج کے لیئے احرام باندہی عمرہ کی شرکت احرام مین نکری احرام لغت عرب مین دخول فے الحرمت کو کہتے ہین یعنی بی حرمتی نکرنا اور شرع مین احرام عبارت ہے حرمات مخصوصہ کے دخول سے بشرط نیت مع الذکر یا سوق ہدی کذافی فتح القدیر

وہو الفائق — از غایۃ الاوطار

تلبیہ

روایت ہی عمارہ بن خزیمہ بن ثابت سے کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی خزیمہ سے اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ تہی حضرت جب فارغ ہوتے اپنی لبیک کہنے سے مانگتے اللہ تعالی سے خوشنودی اوسکی اور جنت اور طلب معافی کرتی اوسے ساتہہ رحمت اوسکی کے آگ سے نقل کی یہہ شافعی نے

امام ابو حنیفه	امام شافعی	
	مستحب ہے بلند کرنا آواز کا ساتھہ لبیک کہنے کے سب جگہہ ۔ اور مسجد خیف مین بیچ منی کے ۔ مسجد مکہ مین اور مسجد ابراہیم مین بیچ عرفات اور ماورای مساجد مین مساجد جماعت سے دو قول ہین شافعی کے قول قدیم یہہ ہے کہ لبیک نہ کہی قول جدید مین لبیک کہی اور یہی صحیح ہے مختلف ہین قول شافعی کے لبیک کہنی مین بیچ طواف کے تین قول پر ۔ قول اول یہہ ہے کہ لبیک نہ کہے دوسرا قول ترک لبیک کہنی کا احب ہے پہر اگر لبیک کہی نہ لازم ہوگا کچہہ اس پر تیسرا قول لبیک کہی لیکن پست آواز سے المعانی البدیعه	تیسرا قول ربیعه ابن داود

امام احمد	امام مالک
مستحب نہین ہے ظاہر کرنا تلبیہ کا شہروں مین المعانی البدیعہ	بلند نہ کرے آواز ساتھ اہلال کے مساجد جماعت مین تاکہ سنی آوے پاس والا مگر مسجد حرام اور مسجد منیٰ مین باقی متفق با امام شافعی المعانی البدیعہ

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام مالک
زیادہ کرنا تلبیہ کا رسول خدا پر مستحب ہے المعانی البدیعہ	مستحب ہے کہ نہ زیادہ کیا جاوے تلبیہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر پس اگر زیادہ کیا مکروہ ہوگا اور نہ مستحب ہوگا المعانی البدیعہ اگر ترک کیا تلبیہ کو ساری حج میں پس ترک کیا اور نہیں لازم آتا ہے اوس پر کچھ المعانی البدیعہ	
اگر لبیک کہی ایک بار پس نہیں لازم آتا ہے اوس پر کچھ لیکن برا کیا المعانی البدیعہ جایز ہے لبیک کہنا ساتھ جس زبان کے کہ چاہے جبکہ پائی جاوے ہوں اسمین معنی لبیک کے جو زبان عربی مین ہون — المعانی البدیعہ	لبیک کہی زبان عربی مین اگر اچھی طرح کہہ سکتا ہو عربی مین اور جو نہین تو لازم ہے اوسکو کہ سیکھے عربی مین کہنا اوسکا اگر وقت وسعت کہتا ہو اور اگر وقت تنگ ہو تو اپنی زبان مین کہے المعانی البدیعہ	اگر ترک تلبیہ کیا تو نزدیک قاسم اصحاب مالک کے لازم آتا ہے اوس پر دم المعانی البدیعہ

امام مالک	امام شافعی
مکروہ ہے یہہ	نہین مکروہ ہے لبیک کہنا حلال کو یعنی اوسکو کہ جو احرام سے نکل آیا ہو المعانی البدیعہ

تلبیہ اگرچہ ساتھہ فارسی کے ہوا ہی یا غیر فارسے کے مانند ترکی اور ہندی
کے جیسا کہ لباب مین ہے اور اشارہ کیا ہے اسطرف کہ عربی افضل ہے
جیسا کہ خانیہ مین ہے ۔ رد المحتار

لباب مین اور اوسکی شرح مین ہے اور مستحب ہے کہ بلند کرے آواز کو ساتھہ
تلبیہ کے پھر پست کری آواز کو اور درود بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر دعا
کرے جو چاہے اور دعای ماثور اللّٰھم انی اسالک رضاک والجنۃ
واعوذ بک من غضبک والنار اور یہی لباب مین ہے اور تکرار
تلبیہ کی سنت ہے مجلس اول مین اور ایسا ہی ہے اور مجلس مین
اور نزدیک تغیر حالات کے مستحب موکد ہے اور اکثار تلبیہ کا مطلقاً
مندوب ہے اور مستحب ہی تکرار تلبیہ کے جبکہ شروع کری اوسمین
تین بار پی درپے اور نہ قطع کری اوسکو ساتھہ کلام کے رد المحتار
لفظ تلبیہ کا یہہ ہے لبیک اللھم لبیک لا شریک لک لبیک ان
الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک ایسا ہی ہے درمختار مین
رد المحتار مین ہے کہ بعض نسخ درمختار مین بعد اللھم کی لبیک لبیک
دو بار ہے اور یہی موافق ہے اوسکے جو کنز اور ہدایہ اور جوہرہ

اور لباب وغیرہ مین ہے پس ہوگا اعادہ لبیک کا تیسری بار واسطے
مبالغہ تاکید کے کہا بعض محشیون نے اور تحقیق مستحسن کہا ہے
شافعیہ نے وقف کو لبیک تیسرے پر اور نہین پایا ہے اوسکو
اپنی ایمہ سے پس غور کر تو اسمین انتہی کہتا ہون مین مقتضی اوسکا
جو قہستانی مین ہے وقف ہے لبیک ثانیہ پر اسلیئے کہ قہستانی نے
کلام کیا ہے اوپر قول اوسکے لبیک اللہم لبیک کے پہر کہا ہے
لبیک لاشریک لک استیناف ہے پس تحقیق مفاد اسکا یہہ ہے
کہ استیناف ساتہہ قول اوسکے لبیک ثالثہ کے ہے نہ ساتہہ قول
اوسکے لاشریک لک اور یہی مفاد اوسکا ہے جو شرح لباب مین ہے
آخر ہوا حاصل عبارت رد المحتار کا ان الحمد مین ان ساتہہ کسرہ
ہمزہ کے ہے اور کبہی فتحہ بہی اوسکو دیا جاتا ہے درمختار
اور اول یعنی کسرہ افضل ہے کہا محیط مین اسلیئے کہ آنحضرت نے
کیا ہے اسکو اور رد کیا ہے اسکو نہایہ مین کہ یہہ کرنا آنحضرت کا
معروف نہین ہے ۔
ہان علت بیان کی ہے اکثر علما نے افضلیت کی اسطرح کہ اسمین

استیناف ہے واسطے ثنا کی رد المحتار —
اور حکایت کیا ہے شراح نے امام سے فتحہ کو اور محمد اور کسائی اور فرا سے کسرہ کو مگر مذکور کشاف مین یہہ ہے کہ اختیار امام کا کسرہ ہے اور شافعی کا فتحہ اور یہہ وہ ہے جسکا معطی ہے ظاہر کلام فقہا کا نہر الفایق رد المحتار —
اور النعمۃ ساتھہ نصب تای فوقانیہ کے مشہور ہے اور جایز ہے رفع اوسکا نہر الفایق اصوب نصب ہے رد المحتار اور والملک ساتھہ نصب کاف کے ہے اور جایز کیا گیا ہے رفع اوسکا اور بر تقدیر پر خبر محذوف ہے اور مستحسن ہے وقف اوسپر تاکہ نہ متوہم ہو کہ مابعد اوسکا خبر اوسکی ہے شرح لباب — اور نقل کیا ہے بعض علما نے کہ وقف اوسپر مستحب ہے نزدیک ایمہ اربعہ کے رد المحتار اور مندوب ہے زیادت تلبیہ مذکورہ پر نہ زیادت اوسکی درمیان مین درمختار اور نہین مستحب ہے زیادت غیر ماثور سے جیسا کہ نہایہ مین ہے برخلاف اوسکے جو نہر الفایق مین ہے ہان شرح لباب مین ہے کہ جو واقع ہوا ہے ماثور مستحب ہے اسطرح کہ کہے لبیک

وسعدیک والخیر کلہ بیدیک والرغبار الیک الہ الخلق لبیک بحجۃ حقا تعبدا ورقا لبیک ان العیش عیش الاخرۃ اور جو نہین روایت کیا گیا ہے پس جایز ہے یا حسن اور بھی اسکو بعد تلبیہ مذکورہ کے نہ درمیان مین تلبیہ مذکورہ کے در المختار —

اور نہ کم کرے تلبیہ مذکورہ سے پس کم کرنا مکروہ تحریمی ہے بسبب قول فقہا کے کہ تلبیہ ایکبار شرط ہے اور زیادہ ایکبار سے سنت اور ہوتا ہے ساتھہ ترک زیادت کے اور ساتھہ ترک رفع صوت کے ساتھہ تلبیہ کے در مختار اور کم کرنے تلبیہ مذکورہ کو جو مکروہ کہا ہے تابع ہوا ہے اسمین نہر الفائق کا برخلاف بحر رایق کے اور نہین پوشیدہ ہے جو اسمین ہے کہ اگر ارادہ کیا ہے شرط سے خصوص صیغہ تلبیہ کا جو گذرا پس اسمین یہہ ہے کہ ظاہر مذہب جیسا کہ فتح القدیر مین ہے یہہ ہے کہ ہوتا ہے محرم ساتھہ ثنا اور تسبیح کے اور تحقیق گذر چکا اور اگر ارادہ کیا ساتھہ اسکے مطلق ذکر پس مفید مدعا نہین ہے اور وہ کراہت نقصان کی اس صیغہ سے تحریمی ہے پس حق وہ ہے جو بحر مین ہے کہ خصوص تلبیہ سنت ہے پس جبکہ ترک کیا ہو اسکو اصلا مرتکب ہوگا کراہت تنزیہی کا پس جبکہ کم کیا ہے اوس سے

پس ایسا ہی بالا ولے اور قول کافی نسفی کا کہ نہین جایز کم کرنا اسمین
نظر ظاہر ہے اور قول اوسکا جسنے کہا کہ تلبیہ ایکبار شرط ہے مراد اوسکی
تلبیہ سے وہ ذکر ہے کہ قصد کیجاتی ہے ساتہہ اوسکے تعظیم خصوص
تلبیہ رد المحتار اور ایک بار سے زاید کہنا سنت ہے اے تکرار اوسکی
جیسا کہ پہلے بیان کر چکے ہین ہم لباب سے اور اے زاید کرنا اوس
صیغہ تلبیہ پر جو گذرا پس تحقیق گذرا کہ مندوب ہے اور وہ معنی اوسکے ہین
جو کافی وغیرہ مین ہے کہ زیادت مستحب ہے اور ہوتا ہے مسی ساتہہ
ترک رفع صوت کے ساتہہ تلبیہ کے مقتضا اسکا یہہ ہے کہ رفع صوت
ساتہہ تلبیہ کے سنت ہے اور ساتہہ اسکی تصریح کی ہے نہر الفایق مین محیط
سے اور وہ خلاف ہے جو پہلے بیان کر چکے ہین ہم اسکو تصریح
کی ہے اوسکی بحر رایق اور فتح القدیر مین کہ رفع صوت ساتہہ تلبیہ کے
مستحب ہے لیکن ذکر کیا ہے بحر رایق مین اور جگہہ کہ اسارت کمتر ہے کراہت
سے پس نہین لازم آتا ہے قول شارح سے بہ ثبوت محیط کے کہ ہوتا ہے
اسارت کرنیوالا ساتہہ اوسکے ترک کی کہ ہو سنت موکدہ رد المحتار —
روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

ہے کہ آواز بلند کرتے تھی تلبیہ کئے ہوئے کہتے حاضر ہون بہت تیری ہین یا الٰہی حاضر ہون تیری خدمت مین حاضر ہون نہین شریک تیرا حاضر ہون تیری خدمت مین تحقیق سب تعریف اور نعمت واسطے تیری اور بادشاہت نہین شریک واسطے تیری نہ زیادتی کرتی تھی ان کلمات پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ۔

ف

تلبید کی ہوئی تلبید یہہ ہے کہ ڈالی محرم سر مین گوند یا خطمی یا اور کچھہ تاکہ بال لپٹ جاوین آپسمین اور نہ پیٹھے اوسمین غبار اور جوئن سے محفوظ رہین اور لفظ والملک کا عطف ہے الحمد پر اسلئے مستحب ہے وقف کرنا لفظ والملک پر شیخ عبدالحق

اور روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجامت بال سر اپنی کے ساتھہ ایسی چیز کے کہ وہ جمتے سر و ہوجاتا ہے نقل کی یہہ ابو داؤد نے وہ جو جامع مین ہے کہ اگر تلبید کیا سر کو بسل اوپر اوسکے دم ہے اور تلبید لینا کچھہ خطمی اور آس اور گوند کا پھر ڈالنا

اوسکا بالونکی جڑ مین تا کہ چپک جائین اور وہ جو ذکر کیا ہے رشید الدین
بصری سے نے اپنی مناسک مین اپنا قول کہ حسن ہے تابید
سر کے احرام سے پہلی بسبب تغطیہ کے مشکل ہے اسلئے کہ نہین
جایز ہے باقی رکھنا تغطیہ کا جو احرام سے پہلے ہو بخلاف خوشبو کے فتح القدیر
اور مستحب ہے بہت تلبیہ نزدیک شافعیون اور حنبلیون کے
اور نزدیک مالکیون کے قطع کری تلبیہ قبل وقوف عرفات اور بعد زوال
جس وقت جاوے طرف مسجد ابراہیم کے اور مستحب ہے کہ بلند کری آواز کو
تلبیہ کے ساتھہ بلا افراط اور آہستہ پڑھے ماسوا تلبیہ کے اور یہہ ہے
مذہب شافعیونکا اور سچے دل سے توبہ کری گناہونسے اور روی اور
نادم ہووی قلب سے اور مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رح نے دیکھا
عرفات مین رونا لوگونکا کہا اوسنے اگر یہہ لوگ روتی اور مانگتی تھی کسی
شخص سے ایک دانگ ایا نہین دیتا تھا کہا لوگون نے نہین بلکہ دیتا تھا
پس کہا فضیل نے قسم ہے خدا کی کہ بخشنا ان لوگون کا عند اللہ زیادہ
آسان ہے دینی ایک دانگ سے اوس شخص پر اور سزاوار ہے
اسکو نہین جو نہ مشغول ہووے کسی چیز مین سوا ذکر اللہ تعالی کے

مروی ہے کہ سالم بیٹا عبد اللہ اور عبد اللہ بیٹا خطاب کے نے بھیجا سائل
کو کہا سالم نے کہ ای مجبور حرص ایسے نہین مانگتا ہے غیر اللہ سے اور مروی
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بہترین دعا وُن کی دعا دن عرفہ کی ہے
اور بہتر چیزونکو جو ہمنے اور اور نبیون نے پڑہا ہے یہہ ہے کہ کہی نہین
کوی معبود مگر اللہ واحد نہین ہے شریک اوسکا اور ملک وحمد خاص ہے
اوسکو اور وہ ہر شی پر قادر ہے اور مروی ہے رسول اللہ صلعم سے
کہ اکثر دعا میری اور اور انبیاؤنکی عرفات مین یہہ تہی لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شی قدیر اللہم اجعل فی قلبی
نورا وفی سمعی نورا وفی بصری نورا اللہم اشرح لی صدری ویسر لی امری
واعوذ بک من وسواس الصدور وشتات الامور وفتنۃ القبر اللہم انی
اعوذ بک من شر ما یلج فی اللیل وشر ما یلج فی النہار وشر ما تہب
بہ الریاح ومن شر بوائق الدہر کہ نہین ہے کوی معبود مگر اللہ واحد اور
نہین ہے مثل اور شریک اوسکی کوی ملک اور تعریف خاص اوسکی
واسطے ہے اور وہ ہر شی پر قادر ہے ای بار خدایا کر دل اور
سمع اور بصر میری مین نور ای بار خدایا کہول سینہ میرا اور آسان کر

امر میرا اور پناہ مانگتا ہوں ساتھہ تیرے وسوسہ کی سینہ کے اور
پراگندہ ہونا کیفیتہہ لنسے او رفتنہ قبر سے ای بار خدایا پناہ مانگتا ہوں
تیرے ساتھہ اوس چیز و لنسے جو رات او ر دن میں بوقوع آتی ہے
اور شر اوس چیز و لنسے جو بوقوع آتے ہین ہوا ؤلنسے اور شر زمانہ
سے اور بعضے علماؤن نے مختار کیا یہہ دعا اللہم ربنا اٰتنا فی الدنیا
حسنۃ و فی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار اللہم ظلمت نفسی ظلما کثیرا
و لا یغفر الذنوب الا انت فاغفر لی مغفرۃ من عندک وارحمنی انک
انت الغفور الرحیم اللہم اغفر لی مغفرۃ تصلح بہا شانی فی الدارین وارحمنی
رحمۃ اسعد بہا فی الدارین وتب علی توبۃ نصوحا لا انکث بعدہا ابدا وارزقنی
سبیل الاستقامۃ لا ازیغ عنہا ابدا اللہم انقلبنی من ذل المعصیۃ الی
عز الطاعۃ و اغننی بحلالک عن حرامک و بطاعتک عن معصیتک و بفضلک
عن من سواک و نور قلبی و قبری واعذنی من شر کلہ واجمع لی الخیر کلہ اللہم
انی اسئلک الہدی و التقی والعفاف والغنی اللہم یسر لی الیسری وجنبنی العسری
وارزقنی طاعتک ما ابقیتنی اللہم متعنی بسمعی و بصری ابدا ما ابقیتنی واجعل ذالک الوارث
منی واجعل ثاری علی من ظلمنی وانصرنی علی من عادانی ولا تجعل الدنیا اکبر ہمی ولا مبلغ علمی ولا تسلط

عفو کا تو ہی منی لا یرحمنی یا ارحم الراحمین ای بارخدایا دے مجھکو دنیا و آخرت مین
نعمت اور بچا مجھکو دوزخ کی آگ سے ای بارخدایا ظلم کیا مینی نفس پر ظلم کثیر اور نہین بخشنے
والا گناہون کا مگر تو اور بخش دے مجھکو اور رحمت کر مجھپر خاص تو غفور الرحیم ہے ای بارخدایا
بخش تو مجھکو تاکہ بہتر ہووے کیفیت میری دنیا اور آخرت مین اور بخش دے مجھکو تاکہ
نیک ہووے بسبب بخشش کے کیفیت میری دارین مین اور رہا مجھکو گناہ
سے اور جدا کر مجھکو سب سے برے رستہ سے تاکہ نہ لوٹون اوسی ہمیشہ ای بارخدایا لوٹا دے
مجھکو ذلت معصیت سے اور پہونچا مجھکو عزت طاعت تک اور بے پرواہ کر مجھکو بسبب
حلال اپنی کے حرام سے اور بسبب بندگی تیری کے نافرمانی سے اور بسبب مہربانی
اپنی کے ماسوای تیری سے اور روشن کر دل میرا اور قبر میری اور بچا دے
مجھکو کل برائیون سے اور مہیا کر میرے واسطے کل سامان خیر کے ای بارخدایا
مانگتا ہون تجھسے ہدایت اور تقوی اور پاکی اور بے پروای اے بارخدایا
دور کر سختی میری اور دور کر مجھکو سختی سے اور نصیب کر مجھکو طاعت اپنی کو
جب تک مجھکو زندہ رکھے ای بارخدایا فائدہ دے مجھکو سمع اور بصر سے جب تک
مجھکو باقی رکھے اور مدد دے مجھکو میرے دشمنون پر اور مت کر دنیا اصل
مقصود میرا اور نہ ثمرہ علم میری کا اور مت مسلط کر مجھپر بسبب گناہ

پہیری سکے وہ شخص جو مجہپر رحم نکرے یا ارحم الراحمین از مناسک
صغیر ابن جماعہ

دخول مکہ

امام ابوحنیفہ جب داخل ہو مکہ مین بعد بے خوف ہوسکنے اسباب سے
پہلے مسجد مین جاے باب السلام سے درمختار ۔
مستحب ہے داخل ہونا مکہ کا دن مین ایسا ہی ہے خانیہ مین باب معلی سے
تاکہ ہو مستقبل باب خانہ کعبہ کا اسی دخول مین تعظیما اور جب نکلے پس نکلے
باب صفی سے بحر رد المحتار
مندوب ہے داخل ہونا مکہ مین معلی سے اور نکلنا صفی سے نہر الفائق
نہین ضرر کرتا ہے محرم کو رات مین داخل ہونا یا دن مین ہدایہ
رات اور دن برابر ہین حق دخول مین فتح القدیر
کما لباب مین اور رہے محرم اپنی داخل ہونے مین بیچ مکہ کے لبیک کہنے والا
دعا مانگنے والا یہانتک کہ پہونچے باب السلام تک رد المحتار
مستحب ہے داخل ہونا مسجد مین باب بنی شیبہ سے کہ اوسی سے داخل
ہوے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح القدیر اور باب بنی شیبہ ہی

مسمی ہے ساتھہ باب السلام کے بہر اتفاق اور مسنون ہے غسل واسطے
دخول مکہ کے اور یہہ غسل واسطے نظافت کی ہے پس مستحب ہے یہہ غسل
واسطے عورت حیض والی اور نفاس والی کے زنده
امام شافعی نہین مکروہ ہے داخل ہونا مکہ مین شرح المعانی البدیعہ
دیگر علما ہر نزدیک نخعی و اسحاق کے اولی یہہ ہے کہ داخل ہو مکہ
مین دن کو نزدیک عطا کے نہین جایز ہے داخل ہونا مکہ مین رات کو المعانی البدیعہ
اور مستحب ہے غسل اوس شخص کو جو داخل ہووے مکہ مین اگرچہ حایضہ
اور نفاسہ ہووے دران حالیکہ محرم ہووے اور یہہ مذہب حنفیون
اور شافعیون کا ہے اور کہا مالکیون نے کہ سوای حایض کے
اور وہمکے لئے یہہ غسل مسنون ہے اور جایز ہے داخل ہونا مکہ مین
رات اور دنمین مگر داخل ہونا دنکا افضل ہے رات سے بالاتفاق
اور جایز ہے داخل ہونا مکہ مین پیادہ اور سوار اور ثابت کیا
شیخ محی الدین شافعی نے کہ پیادہ داخل ہونا مکہ مین افضل ہے
اور مستحب ہے دخول مکہ مین ثنیہ اعلای مکہ سے باتفاق چار ون
اماموںکے مگر مالکی یہہ کہتے ہین کہ یہہ اوس شخص کے لئے مستحب ہے

جو مدینہ کے رستہ سے آتے ہین اور مروی ہے جعفر بیٹے محمد صادق
سے کہ اونہون نے روایت کیا باپ اپنی سے اور اونہون نے
جد اوسکی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے نزدیک دخول
مکہ کے اللہم البلد بلدک والبیت بیتک جئت اطلب رحمتک
والزم طاعتک متبعاً لامرک راضیا بقدرک مسلما لامرک اسئلک
مسئلۃ المضطر الیک المشفق من عذابک ان تستقبلنی بعفوک
وان تتجاوز عنی برحمتک وان تدخلنی جنتک ای بارخدایا یہہ شہر
شہر تیرا ہی اور یہہ گہر گہر تیرا ہے آیا ہون مین واسطے طلب
کرنے رحمت تیری کے اور لازم پکڑی مینی طاعت تیری در انحالیکہ
تابعدار ہون امر تیری کو اور راضی ہون تقدیر تیری پر اور تسلیم کرتا ہون
حکم تیری کو اور سوال کرتا ہون تجہسے مثل سوال بیقرار کی تیری طرف
اور ڈرتا ہون تیری عذاب سے اور متوجہ ہو میری طرف ساتہہ بخشش
اپنی کے اور رحمت کر مجہہ پر تا کہ داخل ہون جنت تیری مین از مناسک
صدیر ابن جماعہ

دعا روقت دیکھنے مکہ کے

اور جب مشاہدہ کرے خانہ کعبہ کا تکبیر کہے تین بار اور تہلیل کہے۔ درمختار
عبارت فتح القدیر میں ہے تکبیر اور تہلیل کہے تین بار اور عبارت ابن
میں ہے کہ تکبیر کہے تین بار اور تہلیل کہے تین بار ردالمحتار
کہا بحرالرائق میں اور نہیں ذکر کیے گئے مستحبات میں دعا نزدیک مشاہدہ خانہ کعبہ کے
اور یہ غفلت ہے اوس سے جیسے غفلت لائق نہیں اسلئے کہ دعا نزدیک
مشاہدہ خانہ کعبہ کے مستحب ہے اور محمد رحمۃ اللہ تعالے نے نہیں معین
کیا ہے اصل میں واسطے مشاہد حج کے کچھ دعاؤں میں سے اسلئے کہ توقیت
کیجاتی ہے رقت کو اور اگر تبرک کرے ساتھ دعائے منقول کے دعاؤں میں سے
بس حسن ہے ایسا ہی ہے ہدایہ میں اور فتح القدیر میں ہے اور اہم دعاؤں
میں سے طلب جنت ہے بدون حساب کے اور درود نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اوسجگہہ
اہم اذکار میں سے ہے جیسا کہ ذکر کیا ہے اوسکو حلبی نے تنبیہ اور
کہا لباب میں اور نہ اوٹھائے جائیں دونو ہاتھ نزدیک دیکھنے خانہ
کعبہ کے اور کہا گیا ہے کہ اوٹھائے جائیں کہا ملا علی قاری نے
شرح لباب میں ای نہ اوٹھائے جائیں ہاتھ اگر وقت دعا کے ہو

اوٹہانا اسلیئے کہ اوٹہانا ہاتہونکا نہین ذکر کیا گیا ہے ہمارے اصحاب یعنی حنفیہ کے مشاہیر کتب مین بلکہ کہا ہے سروجی نے کہ مذہب کے اوسکا ہے اور تصریح کی ہے طحاوی نے اوٹہانا ہاتہونکا وقت مشاہدہ خانہ کعبہ کے مکروہ ہے نزد ہماری ایمہ ثلثہ یعنی ابوحنیفہ اور ابو یوسف اور محمد کے رد المحتار

محرم وقت داخل ہونے مکہ کے یہہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ وَاَنَا عَبْدُکَ جِئْتُ لِاُؤَدِّیْ فَرْضَکَ وَاَطْلُبُ رَحْمَتَکَ وَاَلْتَمِسُ رِضَاکَ مُتَّبِعًا لِاَمْرِکَ رَاضِیًا بِقَضَائِکَ اَسْئَلُکَ مَسْئَلَۃَ الْمُضْطَرِّیْنَ الْمُشْفِقِیْنَ مِنْ عَذَابِکَ اَنْ تَسْتَقْبِلَنِیَ الْیَوْمَ بِعَفْوِکَ وَتَحْفَظَنِیْ بِرَحْمَتِکَ وَتَتَجَاوَزَ عَنِّیْ بِمَغْفِرَتِکَ وَتُعِیْنَنِیْ عَلٰی اَدَاءِ فَرَائِضِکَ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَاَدْخِلْنِیْ فِیْھَا وَاَعِذْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ ۔ اور ایسا ہی ہے پڑہے یہہ دعا داخل ہوتے مسجد کے فتح القدیر ۔

اور مروی ہے عطا سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہے کہتے جب ملاقات کرتے خانہ کعبہ کی اَعُوْذُ بِرَبِّ الْبَیْتِ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَمِنْ ضِیْقِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اور نہ تہا ہاتہ اوٹہاتے فتح القدیر

بیہقی نے روایت کیا ہے سعید بن المسیب سے کہا سعید
بن المسیب نے سنا میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کلمہ کہ نہین
باقی رہا کوئی سننے والا اوسکا سوا میرے کہتے عمر جب دیکھتے
خانہ کعبہ کو اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ فَحَیِّنَا رَبَّنَا
بِالسَّلَامِ اور شافعی نے ابن جریج سے روایت کیا ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب دیکھتے خانہ کعبہ کو اوٹھاتے
دونوں ہاتھ اور کہتے اَللّٰھُمَّ زِدْ ھٰذَا الْبَیْتَ تَعْظِیْمًا وَتَکْرِیْمًا وَمَھَابَۃً
وَزِدْ مَنْ شَرَّفَہٗ وَکَرَّمَہٗ مِمَّنْ حَجَّہٗ اَوِاعْتَمَرَہٗ تَشْرِیْفًا وَتَعْظِیْمًا
وَتَکْرِیْمًا وَبِرًّا اور ذکر کیا ہے واقدی نے مغازی میں
اسکو موصولًا بابتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور نہین
ذکر کیا ہے اوسمین ہاتھ اوٹھانے کو فتح القدیر

امام شافعی مستحب ہے ہاتھ اوٹھانا دعا مین وقت دیکھنے
خانہ کعبہ کے المعانی البدیعہ —

امام مالک نہین اچھا جانتے اوسکو اور کہا جابر نے کہ نہین
کرتے ہین اسکو مگر یہود المعانی البدیعہ —

اور مستحب ہے نزدیک شافعیون کے کہ جسوقت دیکھے بیت اللہ
کو اوٹھا دے ہاتھ اپنی کو جسطرح دعا کے واسطے اوٹھاتے
ہین اور نہ اشارہ کرے ساتھ ہاتھون اپنی کے اور
نہ ساتھ سبابہ کے طرف بیت اللہ کے جیسا کرتے
ہین بعض عوام اور یہہ بدعت ہے اور کہی یہہ دعا اللھم زد
ہذا البیت تشریفا وتعظیما وتکریما ومہابۃ دامنا وزد من شرفہ
وعظمہ وکرمہ ممن حجہ او اعتمرہ تشریفا وتکریما وتعظیما وبرا اللھم
انت السلام ومنک السلام فحینا ربنا بالسلام ای بار خدایا
زیادہ کر اس گہر کے لئے شرافت اور بزرگی اور بزرگی اور
امن اور زیادہ کر اوس شخص کو جو تکریم اور تعظیم کرے
اور حج اور عمرہ اس گہر کا ای بار خدایا تو سلامتی دینوالا ہے
اور تجہسے سلامتی ہے اور زندہ رکہہ ہمکو ساتھہ سلامتی
کے اور ایسا ہی ہے مذہب حنبلیونکا مگر اونہو نے زیادہ
کیا تکبیر کو پہلے دعا سے اور مروی ہے کہ دعا مستجاب
ہوتی ہے وقت دیکھنے بیت اللہ کے اور کہا حنفیون نے

سبابہ انگلی کو کہتے ہین
کہ جو انگوٹہی کے پاس ہے

جسوقت دیکھے بیت اللہ کو تکبیر کرے اور تہلیل کرے تین دفعہ
اور نہ اوٹھاوے ہاتھونکو وقت دیکھنے بیت اللہ کے از مناسک
صغیر ابن جماعہ

طواف قدوم

امام شافعی	امام ابو حنیفہ
طواف قدوم سُنت ہے جب احرام باندہے حج کا مکہ سے طواف کرے قدوم کا وقت احرام کے المعانی البدیعہ	پہر بعد مشاہدہ خانہ کعبہ کے ابتدا کرے ساتہہ طواف کے پس اگر ہو حلال پس یہہ طواف تحیۃ ہوگا اور اگر ہو محرم با حج پس طواف قدوم ہے یہہ جبکہ داخل ہو پہلے یوم نحر سے پس اگر داخل ہو بیچ دن نحر کے بی پہر ادا کریگا طواف فرض کو طواف تحیۃ سے اور اگر محرم ہوگا ساتہہ عمرہ کے پس یہہ طواف طواف عمرہ کا ہوگا اور نہین طواف قدوم کا ہے واسطے عمرہ کے ایسا ہی ہے فتح القدیر مین نہر الفایق اطلاق مفید اسکا ہے کہ نہین مکروہ ہے طواف ان اوقات مین کہ مکروہ ہے ان مین نماز جیسا کہ تصریح کی ہے اسکی فتح القدیر مین

امام احمد	امام مالک	دیگر علما
ایک روایت مین نہ طواف کری جب تک نہ لوٹ اوی عرفات اور منی سے المعانی البدیعہ	اگر ترک کیا طواف قدوم کو بسبب تعجیل کے تو کچھہ لازم نہین آتا ہے اور اگر ترک کیا اوسکو باوجود طاقت کے تو لازم آویگا اوسپر دم بعضی اصحاب مالک اوسکو تعبیر کرتے ہین ساتھہ وجوب کے یعنی طواف قدوم کو واجب کہتے ہین نہ طواف کری جب تک لوٹ نہ آوی عرفات اور منی سے المعانی البدیعہ	طواف قدوم نزدیک ثوری کے نسک ہے یعنی افعال حج مین سے ہے واجب ہوتا ہے اوسکے ترک سے دم المعانی البدیعہ

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام احمد	امام مالک
کہا فتح القدیر مین مگر یہہ کہ نہ پڑہے رکعتین طواف کے اوقات مکروہہ مین بلکہ صبر کرے یہانتک کہ داخل ہو وہ وقت کہ نہین ہے کراہت نماز کی اوسمین رد المحتار اور ابتدا اسی طرح طواف کے اوسوقت کری کہ نہ خوف ہو فوت نماز مکتوبہ یا اوسکی جماعت یا وتر یا سنت راتبہ کا در مختار اور جبکہ خوف ہو فوت نماز مکتوبہ یا اوسکی جماعت یا وتر یا سنت راتبہ کا مقدم کرنا چاہیے انکا طواف تحیۃ وغیرہ پر ایسا ہی ہے لباب اور اوسکی شرح مین یہہ اسکی بعد طواف کرنے بحر رائق رد المحتار واجب ہے دو رکعت پڑہنا المعانی البدیعہ	دو رکعت طواف کی سنت ہے ایک قول مین تو واجب ہین اور واجب کیا ہے شافعی نے ان دو رکعت کو دوسری قول مین مستحب ہے کہ پڑہے جاوین یہہ رکعت پیچھے مقام ابراہیم کے پہر اگر فوت ہو جاوین مقام ابراہیم مین پڑہی جاوین حرم مین پہر اگر فوت ہو جاوین حرم مین پس پڑہے جہان جسجگہ چاہے جب بہول گیا وہ رکعت طواف کی یہانتک کہ نکل آیا حرم سے اور لوٹ گیا طرف اپنی شہر کے پڑہے اونکو جہان چاہے حل مین یا حرم مین سے المعانی البدیعہ	متفق بقول اول شافعی	متفق بقول اول شافعی

امام ابو حنیفه	امام شافعی	امام مالک
اور ختم کری طواف کو ساتھہ استلام حجر کے اور یہہ سنت ہے پہر نماز پڑہے دو رکعت وقت مباح مین در مختار پڑہے ان رکعتون مین کافرون اور اخلاص واسطے اقتدا فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نہر اور مستحب ہے یہہ کہ دعا کری بعد ان رکعت کے ساتھہ دعا آدم علیہ السلام کے اور اگر پڑہے زاید دو رکعت سے جایز ہے اور نہ کافی ہوگی نماز فرض اور نہ نماز نذر ان دو رکعتون سے اور نہ جایز ہوگی پہیر نیوالے ان رکعت کو اقتدا ساتھہ مثل اپنی کے اسلئے کہ طواف اسکا غیر ہے		
طواف دوسری کا اور اگر طواف کری ساتھہ بچے کے نماز پڑہے اوسکی طرف سے لباب	جایز ہے پڑہنا دو رکعت طواف کا طرف سے صبی لا یعقل کے المعانی البدیعه	جایز نہین ہے المعانی البدیعه

پڑھے رکعت پہلی مین قل یا ایہا الکافرون اور دوسری رکعت مین
قل ہو اللہ احد ساتھ ساتھ فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
اور اگر پڑھے غیر ان دو سورتون کی تو جایز ہے پہر دعا کرے واسطے
مسلمان مردون اور مسلمان عورتون کے اور اگر ملادے طواف
کو ساتھ طواف دوسرے کے پہلے نماز سے مکروہ ہوگا تحریماً
بسبب کراہت وصل اسابیع کے نزدیک ابی حنیفہ اور محمد کے
برخلاف ابی یوسف کے اوس صورت مین کہ فارغ ہووے
سے اور خلاف مقید ہے بغیر وقت کراہت کے پس اگر ہو نہ مکروہ
ہوگا اجماعاً اور مکروہ رکہا ہے بعض اصحاب ہماری نے طواف
کو بعد نماز صبح اور عصر کے اسواسطے کہ نہین جایز ہے نماز بعد
ان دونون کے اور مشہور عدم کراہت ہے اور تاخیر کرے
نماز کے مابعد طلوع اور غروب تک برجندی طحطاوی وقت
مباح مین قید ہے واسطے نماز کے فقط پس مکروہ ہے وقت
کراہت مین بخلاف طواف کے اور سنت موالاۃ ہے
درمیان اوسکے اور درمیان طواف کے پس مکروہ ہے

تاخیر اوسکی طواف سے مگر وقت مکروہ مین اور اگر طواف کیا بعد
عصر کے نماز پڑہے مغرب کی پہر دو رکعت طواف کی پہر سنت
مغرب کی اور اگر پڑہا ہے نماز کو وقت مکروہ مین کہا گیا ہے کہ
صحیح ہوگی نماز ساتہہ کراہت کے اور واجب ہوگا قطع اوسکا
پس اگر گذر جاتا ہے اوسمین پس واجب اعادہ اوسکا ہے
لباب اور اوسکے اطلاق مین نظیر ہے بسبب اوسکے کہ گذرا
اوقات صلوٰۃ مین کہ واجب اگرچہ واسطے غیر کے ہو مانند دو رکعت
طواف اور نذر کے نہ منعقد ہوگا تین وقتون مین اوقات معینہ
مین سے اعنی وقت طلوع اور استواے شمس اور غروب مین
بخلاف مابعد فجر اور مابعد نماز عصر پس تحقیق وہ منعقد ہوجاتا ہے
ان دو وقتون مین ردالمحتار

اور یہہ دو رکعت بعد طواف کے واجب ہین علی الصحیح بعد ہر سات
پہیرون کے نزدیک مقام کے کہ وہ پتہر ہین ظاہری اوسمین
نشان دو قدمون ابراہیم خلیل اللہ کا آیا ہے غیر مقام مین مسجد سے
اور ایا مستعین ہے مسجد اسمین دو قول ہین درمختار

اور کہا گیا ہے کہ یہہ دو رکعت سنت ہین قہستانی زد المحتار
بعد ہر سات پہیروںکے یعنی اوپر تراخی کے جب تک کہ نہ ارادہ
کیا ہو کہ طواف کرے سات پہیرون اور کا پس علی الفور ہے بحر
اور سراج وہاج ہین ہے کہ مکروہ ہے نزدیک ابی حنیفہ او محمد کے
جمع درمیان دو اسبوعون یا اکثر کے بدون نماز کے درمیان دو اسبوعوں کے
اگرچہ فارغ ہو چکا ہو وتر سے اور کہا ابو یوسف نے نہین مکروہ
ہے جبکہ فارغ ہو چکا ہو وتر سے مانند تین اسبوعون یا پانچ
یا سات کے اور خلاف غیر وقت کراہت ہین ہے اور وقت کراہت
ہین پس نہین مکروہ ہے اجماعا اور تاخیر کرے نماز کی وقت مباح
تک انتہی اور جب زایل ہوا ہی وقت کراہت کا ادا مکروہ ہے
واسطے ہر دو رکعت کے نماز سے واسطے ہر اسبوع کے کہا
بحر مین ... کہا ہے ... نے اسکو ادرمزار سے مکروہ ہونا
... ایسا ہے اسوقت ... ہو جاینگے مانند اسبوع واحد کی
انتہی اور اگر یاد کیا دو رکعت طواف کے بعد شروع کے دوسرے
طواف مین پس اگر ہو یاد کرنا پہلے تمام کرنے ایک پہیری کے

ترک کرے اوسکو اور جو نہین تمام کرے طواف کو اور لازم ہونگی
اوسپر واسطے ہر اسبوع کے دو رکعت لباب اور اطلاق کیا اسبوع کو
پس شامل ہے طواف فرض اور واجب اور سنت اور نفل کو برخلاف
اوسکے جسنے مقید کیا ہے وجوب نماز کو ساتھہ طواف واجب کے
کہا فتح القدیر مین یہہ تقیید کچھہ نہین ہے بسبب اطلاق ادلہ کے
انتہی اور ظاہر مراد ساتھہ اسبوع کے طواف ہے نہ عدد یہانتک
تک کہ اگر ترک کیا ہو اقل اشواط کو بسبب کسی عذر کے نہ ہونگے
ہونگے دو رکعت اوسپر اور لازم آویگا اوسپر ہو جیسے ترک کل الاشواط
کا اور قول اوسکا شرح لباب مین واجب ہے بعد ہر طواف کے
اگرچہ ادا کیا ہو اوسکو ناقص پس محتمل ہے نقصان عدد کا اور
نقصان وصف کا مانند طواف کے ساتھہ حدث کے اور جنابت
کے اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد اوسکی ثانی ہے رد المحتار
نزدیک مقام کے عبارت لباب کے ہے کہ پیچھے مقام کے کہا
اور مراد ساتھہ اسکے وہ ہے جو صادق آتا ہے اوسپر یہہ عادۃً
اور عرفاً ساتھہ قرب کے اور روایت ہے ابن عمر سے کہ جب ارادہ

کری رکوع کرنے کا پیچھے مقام کے گردا سنے درمیان اسپنے اور درمیان
مقام کے ایک صف یا دو صف یا ایک مرد یا دو مرد روایت کیا ہے
اسکو عبدالرزاق نے انتہی رد المحتار
تہے ابراہیم کہڑے ہوتے اون پتہرون پر وقت اوترنے اور سوار
ہونیکے جسوقت کہ آتے طرف زیارت اسمعیل اور ہاجرہ کے اور
کہا گیا ہے کہ وہ ایک جگہہ ہے کہ تہا اوسمین پتہر جب کہ رکہا تہا اوپر
دونو قدم مونکو اور بلایا تہا لوگونکو طرف حج کی اور کہا گیا ہے کہ وہ وہ ہے
کہ جسپر کہڑے ہوتے تہے واسطے رفع بنای خانہ کعبہ کے اور شرح
ملتقی مین ہے کہ طول اوسکا دس بالشت کا اور عرض اوسکا سات
بالشت کا تہا اور وہ جگہہ اوسکے اب ہے بجروہ نہر مضاوی ہے اور
کہا گیا ہے کہ وہ سارا حرم ہے طحطاوی -
پتہر مین ذکر کیا ہے اسکو بحر مین تفسیر قاضی سے لیکن تعبیر کیا ہے
ساتہہ حجر مفرد کے وہ وہ موضع ہے کہ تہی اوسمین جبکہ قیام کیا
ابراہیم علیہ السلام نے اوسپر اور بلایا لوگونکو طرف حج کی اور
تحریر کیا ہے بعض علمای اعلام نے کہ وہ حجر کہ مقام مین ہے بلندی

اوسکی زمین سے بقدر نصف ذراع اور چوتہائی اور آٹھوین حصہ کے
ہے اور اوپر کی جانب اوسکی مربع ہے ہر طرفسے نصف ذراع سے
اور ربع ہے اور گہرائی غوص یعنی دہسنی قدمین کے ساتھہ قیراط
اور نصف سکے ہے رد المحتار معتمد یہہ ہے کہ تعین مسجد کا بطریق فضلیت
ہے پس اگر پڑہا اون دو رکعت کو بعد لوٹنے کے طرف اپنی اہل کے کافی
ہوگا اوسکو اسلئے کہ وہ دو رکعت تراخی ہین اور یہہ قول امام اور
اصحاب امام کا ہے اور کہا ابو طاہر نے اگر چہوڑا پڑہے ان
دو رکعت کو مسجد مین واجب ہوگا اوسپر دم اور تقویت کی ہے
اوسکی صاحب نہر الفایق نے اور نہین وجہ ہے عدول کی
مذہب امام اور اصحاب امام سے طحطاوی - اور متعین ہے نے
مسجد مین جو لکہا کہ دو قول ہین نہین دیکہا مینے اوسکو کہ جسنے
حکایت کیا ہو دو قولونکو سوا اسکے کہ جسکا وہم دلایا ہے
عبارت نہر نے اور عبارت نہر مین نظر ہے اور مشہور عامہ کتب
مین ہے کہ نماز اوسکی مسجد مین افضل ہے غیر مسجد سے اور لباب
مین ہے کہ نہین خاص ہے یہہ نماز ساتہہ زمان اور نہ ساتہہ مکان کے

اور نہین فوت ہوتی ہے یہہ نماز پس اگر ترک کیا ہوا وسکو نہ جبر
کی جائیگی ساتھہ دم کے اور اگر پڑھا ہوا ونکو خارج حرم کے اگرچہ
بعد رجوع کے ہو طرف وطن کی جایز ہے اور مکروہ ہوگا اور
مستحب ہے تاکید کے ساتھہ ادا اوسکا پیچھے مقام کے پھر
کعبہ مین پھر حجر مین نیچے میزاب کے پھر ہر اوسجگہہ کہ قریب ہو
حجر سے پھر باقی حجر مین پھر اوسمین کہ قریب ہو خانہ کعبہ کے پھر مسجد
مین پھر حرم مین پھر نہین فضیلت ہے بعد حرم کے بلکہ اسارت
ہے انتہی رد المختار —
نہ خوف ہو فوت وقت مکتوبہ کا سزاوار یہہ ہے کہ ہو مراد فوت
وقت مستحب مکتوبہ کا اسلئے کہ ساقط ہوتی ہے ساتھہ اوسکے ترتیب
اوپر ایک دو قولون مصححین کی پس بالا ولی ہے جو بیان ہے
اور زیادہ کیا ہے شرح لباب مین فوت نماز جنازہ کو اور زیادہ کیا ہے
پھر اور نہر مین اوسکو جبکہ داخل ہوا وسوقت مین کہ منع کئے جاتے
ہون لوگ طواف سے یا ہو اوسپر فایتہ مکتوبہ انتہی اور ذکر کیا ہے اخیر کو
لباب مین وقصد کیا ہے اوسکو شارح لبابنے ساتھہ صاحب ترتیب کے

کہتا ہون مین اور ظاہر مراد فائتہ کے وہ غایت ہے کہ فوت کیا ہے اوسکو
عمدًا اور واجب ہے قضا اوسکی فورًا اور جو نہین پس تقدیم طواف
کی اوسپر نہین مضر ہے مگر جبکہ خوف ہو فوت مکتوبہ وقتیہ کا جبکہ
مقدم کرے اوسپر طواف کو اور قضاء فائتہ کو اور اسوقت مین پس ذکر
مکتوبہ وقتیہ کا بدلے پروا کر بیکا ذکر فائتہ سے ردالمحتار
اور طواف کرے خانہ کعبہ کا طواف قدوم اور سنت ہے طواف
قدوم واسطے افاقی کے اسلئے کہ وہی افاقی قادم ہے درمختار
طواف قدوم کو طواف تحیتہ اور طواف لقاء اور طواف اول عہد بخانہ کعبہ
طواف احداث عہد بخانہ کعبہ اور طواف الوارد الورود بھی کہتے ہین شرح لباب
مین ہے کہ واقع ہو جاتا ہے یہہ طواف واسطے قدوم کے مفرد بالحج
اگرچہ نہ نیت کی ہو اوسنے قدوم کے لئے ہونی کی یا نیت کی ہو غیر قدوم
کے لئے اسلئے کہ واقع ہوا ہے محل قدوم مین کہا لباب مین پھر اگر
ہو محرم مفرد ساتھہ حج کے واقع ہوگا یہہ طواف اوسکا واسطے قدوم
کے اور اگر ہوگا مفرد ساتھہ عمرہ کے یا متمتع یا قارن واقع ہوگا طواف
عمرہ سے نیت کی ہو اوسکے لئے یا واسطے اوسکے غیر کے اور قارن پر

بیہ کہ طواف کری اور طواف واسطے قدوم کے انتہی یعنی استحباباً
بعد فراغ اپنی کے سعی عمرہ سے قاری اور لباب مین ہے کہ اول
وقت طواف قدوم کا وقت دخول مکہ کے ہے اور آخر اوسکا وقوف
عرفہ سے ہے پس جب وقوف عرفہ کیا پس تحقیق فوت ہوگیا وقت اوسکا
اور اگر نہ وقوف کیا پس طلوع فجر نحر تک ردالمحتار

اور مسنون ہے طواف قدوم واسطے آفاقی کے نہ واسطے غیر آفاقی
کے ایسا ہی ہے فتح القدیر مین پس مسنون نہین ہے واسطے مکی
کے اور نہ واسطے اہل مواقیت کے اور جو داخل مواقیت ہین مکہ
تک سراج و شرح لباب —

مگر تحقیق مکی جب نکلے واسطے آفاق کے پہر لوٹے حالت احرام
مین ساتھہ حج کے پس لازم ہے اوسپر طواف قدوم لباب
پس یہہ خلاف اوسکے ہے جو قہستانی مین ہے کہ مسنون ہے واسطے
اہل میقات اور داخل میقات کے ردالمحتار

اور شروع کرے طواف کرنیوالا اپنی داہنی طرف سے اوس جگہہ سے کہ
متصل دروازہ کعبہ کے ہے درمختار —

اور یہہ واجب ہے اصح مین جیسا کہ گذرا رد المحتار

پس ہوجائیگا کعبہ بائین طرف اسلئے کہ طواف کرنیوالا مانند مقتدی کی ہے خانہ کعبہ کا اور ایک مقتدی کہڑا ہوتا ہے داہنی طرف امام کی اور عکس اوسکا کرے اسطرح کہ شروع کرے طواف کو بائین طرف سے اور گرد اپنے خانہ کعبہ کو داہنی طرف سے اعادہ کرے جب تک مکہ مین ہے اور ایسا ہی اعادہ کرے طواف کا جب تک کہ مکہ مین ہے اگر طواف مین استقبال کرے خانہ کعبہ کا ساتہہ اپنی چہرہ کے یا استدبار کرے خانہ کعبہ کا اور طواف کرے درحالیکہ عرض مین جانیوالا ہو جیسا کہ شرح لباب وغیرہ مین ہے پس اگر لوٹ جاوے طرف اپنی شہر کی پہلے اعادہ کرنے سے درمختار رد المحتار

اور ایسا ہی ہے اگر شروع کیا طواف کو غیر حجر سے جیسا کہ گذرا یعنی اعادہ کرے اوسکا اور جو نہین پس اوپر اوسکے دم ہے اور یہہ اوپر قول کے ہے ساتہہ وجوب اوسکے کے جیسا کہ اشارہ کیا ہے طرف اوسکی ساتہہ قول اونکے کے جیسا کہ گذرا یعنی واجبات مین درمختار رد المحتار

کہا ہے علما نے اور مرور کرے ساتھہ ساری اپنی بدن کے اوپر
ساری حجر کے در مختار

کہا بحر الرائق مین ہے اور ہر گاہ یکہ ہے ابتدا حجر سے واجب ہوگی
ابتدا طواف مین اوس جہت سے کہ اوسمین رکن یمانی ہے قریب
حجر اسود سے متعین اور ساتھہ اسیکی تصریح کی ہے فتح القدیر مین
اوس حال مین کہ کہنے والا ہے اپنی تعلیل مین اور تابعداری کی ہے
اوسکی ملا علی قاری نے شرح لباب مین واسطے خروج کے اوس
شخص کے خلاف سے جو شرط کرتا ہے مرور کو حجر پر ساتھہ ساری
بدنکے اور کرمانی مین ہے کہ یہہ اکمل اور افضل ہے پہر کہا قاری
نے اور جو نہین پس اگر استقبال کرے حجر کا اور نیت کرے
طواف کی کافی ہوگا نزدیک ہمارے اصل مقصود مین کہ وہ
ابتدا ہے حجر سے برابر ہے کہ کہین ہم کہ وہ سنت ہے یا واجب یا فرض
یا شرط انتہی — اور شرنبلالیہ مین ہے بعد اوسکے کہ گذرا
بحر الرائق سے اور یہہ جسوقت کہ ہو اپنی قیام مین سمت پر حجر کے
اسطرح کہ کہڑا ہو جانب ملتزم کے اور مایل ہو ساتھہ اپنی بعض

جسد کے تاکہ بوسہ دے حجر کو ای پر جو کہڑا ہو مقابل ساتھہ اپنے جسد کے
حجر کا پس داخل ہوگا اوسمین کچہہ رکن یمانی سے اسلئے کہ حجر اور رکن
اوسکا نہین پہونچتا ہے عرض جسد سا ئٹ حجر کو اور ساتھہ اسیکے
حاصل ہوگی ابتدا حجر سے انتہی کہتا ہو نہین نہ حاصل ہوگا ساتھہ اوسکے
مرور ساتھہ سارے بدن کے اوپر ساری حجر کے
لیکن جانا ہے تو نے کہ یہہ غیر لازم ہے نزدیک ہمارے اور
شاید کہ شارح نے اشارہ کیا ہے اسکے ضعف کیطرف ساتھہ لفظ
قالو کے بسبب اسکے کہ جانا تو نے اوسکو رد المحتار –
اور طواف کرے حطیم کے پیچہے سے وجوبا اسلئے کہ حطیم بین سے چہہ گز
خانہ کعبہ مین سے ہے پس اگر طواف کریگا فرجہ سے نہ جایز ہوگا مانند
استقبال اوسی حطیم کی احتیاطا اور اسی حطیم مین قبر اسمعیل اور ہاجرہ
کی ہے در مختار –

اور نام رکہا جاتا ہے حطیم حظیرہ اسمعیل اور وہ ایک جگہ ہے نیچے
میزاب یعنی پرنالی کے اوپر اوسکے حاجز ہے یعنی حایل ہے مانند نصف
دایرہ کے درمیان اوسکے اور درمیان خانہ کعبہ کے ایک فرجہ ہے نام

رکھا گیا حطیم اسلئے کہ توڑا گیا ہے خانہ کعبہ سے اور نام رکھا گیا ہے
حجر اسلئے کہ نیارا کیا گیا ہے یعنی الگ کیا گیا ہے خانہ کعبہ ہی ردالمحتار
کہا فتح القدیر مین اور نہین ہے حجر یعنی حطیم سارا خانہ کعبہ مین سے
بلکہ چھہ گز حطیم مین سے فقط خانہ کعبہ مین سے ہے بسبب حدیث
عائشہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہ چھہ
گز یعنی حطیم سے خانہ کعبہ مین سے ہے اور جو زاید ہے چھہ گز سے
وہ نہین ہے خانہ کعبہ مین سے روایت کیا ہے اس حدیث کو مسلم نے ردالمحتار
اور مراد عدم جواز سے عدم حل ہے نہ عدم صحت ایسا ہی
ظاہر ہے ردالمحتار سے کہا قاری نے شرح نقایہ مین اور
اگر طواف کیا فرجہ سے نہ کافی ہوگا اوسکو تحقیق کمال مین اور
لابد ہوگا اعادہ سب طواف کا اور اگر اعادہ کریگا تنہا حطیم سے
اسطرح کہ شروع کرے اپنی داہنی طرف سے خارج حجر یعنی حطیم کی
یہان تک کہ منتہی ہو آخر حطیم تک پھر داخل ہو حطیم مین فرجہ سے
اور نکلی دوسری جانب حطیم سے یا نہ داخل ہو حجر یعنی حطیم مین اور
افضل ہے اسطرح کہ پورے اور ابتدا کری اول حجر سے اسیطرح

کری سات بار اور پورا کری صفت طواف کی رمل وغیرہ سے
اور اگر نہ اعادہ کریگا طواف کو صحیح ہوگا اداے اوسکا اور واجب ہوگا
اوسپر دم رد المحتار
مانند استقبال کیا ہوگا حطیم کا مصلی نے نہ صحیح ہوگی نماز اوسکی
اسلئے کہ فرضیت استقبال کعبہ کی ثابت ہے ساتھہ نص قطعی کے اور
ہونا حطیم کا کعبہ مین سے ثابت ہوا ہے ساتھہ احادیث کے پس ہوگیا گویا
حطیم کعبہ مین سے من وجہ دون وجہ ہے پس ہوگی احتیاط وجوب طواف
مین وراء حطیم سے اور عدم صحت استقبال حطیم مین ہے رد المحتار
اور حطیم مین قبر اسمعیل اور ہاجرہ کے ہے نسبت کیا ہے اسکو بحر مین ساتھ
غایۃ البیان کے اور ذکر کیا ہے بعض نے کہ ابن جوزی نے پایا ہے کہ
قبر اسمعیل بیچ مابین میزاب باب حجر غربی تک ہے تنبیہ
نہین ذکر کیا در مختار مین شاذروان کو اور وہ افزار المستم ہے یعنی
گول خارج چوڑا ای دیوار خانہ کعبہ سے قدر دو ثلث گز کے کہا گیا ہے
کہ شاذروان خانہ کعبہ مین سے ہے باقی رہگیا ہے اوسی جگہ تعمیر کیا ہے
اوسکو قریش نے مانند حطیم کی اور شاذروان نہین ہے خانہ کعبہ مین

نزدیک ہمارے یعنی حنفیہ کے لیکن سزاوار یہہ ہے طواف خانہ کعبہ کا ورا
ثنا ذروان سے واسطے نکلنے کے خلاف سے جیسا کہ فتح القدیر اور لباب
وغیرہما مین ہے ردالمحتار

اور طواف کری سات پہیرے فقط پہر اگر طواف کیا ہو آٹھوان باوجود
اسکے کہ جانتا ہو کہ یہہ آٹھوان ہے پس صحیح یہہ ہے لازم ہوگا اوسکو
اتمام اسبوع کا واسطے شروع کے یعنی اسلئے کہ شروع کیا ہے اوسمین
بالتزام بخلاف اوسکے کہ ظن کیا ہو اسکا کہ یہہ ساتوان ہے بسبب
اسکے کہ شروع اسمین واسطے اسقاط واجب کے ہے اور وہ تمام کرنا
سات پہیرونکا ہے نہ بالتزام کے ساتھہ پہیرے مستانف کی بخلاف
حج کے جیسا کہ شروع کیا ہوگا اوسمین بقصد اسقاط لازم ہوگا اوسپر
اتمام اوسکا برخلاف باقی عبادات کے بحر اور حاصل یہہ ہے
کہ طواف مانند اور عبادات کے ہے جیسے نماز اور روزہ اگر شروع
کیا ہو اوسمین بطریق اسقاط کے اسطرح کہ اوسپر ہے پہر ظاہر ہوا
خلاف اوسکا نہین لازم ہے اوسکو اتمام اوسکا مگر حج کہ لازم ہوتا ہے
اتمام اوسکا مطلقاً جیسا کہ گذرا اول فصل مین تنبیہ

اگر شک کیا پھیرونکی عدد مین بیچ طواف رکن کے اعادہ کرے اوسکا اور
نہ بنا کری غالب ظن پر بخلاف نماز کے اور کہا گیا ہے جبکہ ہو کہ بہت ہوتا
ہو شک تحری کری اور اگر خبر دی اوسکو عادل ایک نے کسی عادل کے سمجھنے
کا اعتقاد کرے ساتھہ اوسکی قول کے اور اگر خبر دین اوسکو دو عادل تو واجب
ہوگا عمل ساتھہ قول دو عدل کے لباب —

کہا شارح لباب نے اور مفہوم اسکا یہہ ہے کہ اگر شک کیا ہو پھیرون غیر رکن
مین نہ اعادہ کری اوسکا بلکہ بنا کری اوپر غلبہ ظن اپنی کی اسلیئے کہ غیر فرض
اوپر توسعہ کے ہے اور ظاہر یہہ ہے کہ واجب حکم رکن مین ہے اسلیئے
کہ فرض عملی ہے انتہی رد المحتار

حجر سے حجر تک ایک پھیرا ہے خانہ - اور یہہ بیان ہے واسطے واجب کے
نہ واسطے فرض کے طواف مین بسبب اسکے کہ گذرا کہ اقل اشواط سبعہ کا
سوای اکثر کے واجب ہے جبر کیا جاتا ہے ساتھہ دم کے پس رکن
اکثر اشواط ہے بحر - لیکن ظاہر یہہ ہے کہ یہہ فرض مین ہے اور
واجب مین تحقیق تصریح کی ہے فقہانے اسطرح کہ اگر ترک کیا اکثر پھیرون
طواف صدر کو لازم آئیگا اوسپر دم اور اقل مین واسطے ہر پھیری کے

صدقہ ہے اور اسی پر طواف قدوم پس نہین تصریح کی ہے فقہا نے
ساتھہ اوسکے جو لازم آتا ہے اگر ترک کیا ہو اوسکو بعد شروع کے
اور بحث کی ہے سندہی نے منسک کبیر مین کہ مانند صدر کی ہے
اور نزاع کیا ہے اسمین بیچ شرح لباب کے اسطرح کہ صدر واجب ہے
باصالہ پس نہین قیاس کیا جائیگا اوسپر جو واجب ہوتا ہے ساتھہ شروع کے
پس ظاہر یہہ ہے کہ نہ لازم آئی اوسکے ترک سے کچھہ سوای توبہ کے
مانند نماز نفل کی انتہی ملخصًا اور کبھی کہا جاتا ہے کہ وجوب اوسکا ساتھہ
شروع کی بمعنی واجب ہونے اکمال اور قضا اوسکے کے ہے ساتھہ
اہمال اوسکی کے اور لازم آئیگا اوس سے وجوب لانے اوسکے واجبات کا
مانند نماز نافلہ کے یہان تک کہ اگر ترک کیا ہو نماز نافلہ سے کسی واجب کو
واجب ہوگا اعادہ نماز نافلہ کا اور لانا اوسکا کہ جبر کری یعنی پورا کرے
اوسکو جو ترک کیا ہے نماز نافلہ مین سے مانند نماز واجب کے شروع
مین اور یہان ایسا ہی ہے اگر ترک کیا ہو اقل طواف کو واجب ہوگا
اوسمین صدقہ اور اگر ترک کیا ہو اکثر طواف کو واجب ہوگا اوسمین دم
اسلئے کہ دم جایز ہے واسطے ترک واجب کے طواف مین مانند سجدہ سہو کے

ترک واجب مین نہ بیچ نماز نافلہ کے رد المحتار

پس اگر طواف کیا ہو آٹھوین بار جان کے یعنی اسطرح کہ آٹھوین بار ہے لیکن کیا ہو اوسکو بنا بر وہم یا وسوسہ کے نہ بر قصد دخول اوطواف کے اسلئے کہ اسوقت مین لازم آئیگا اوسپر اتمام اتفاقاً شرح لباب ۔ کہتا ہون مین لیکن تعلیل مفید اسکے ہے کہ خلاف اسصورت مین کہ قصد کیا ہو دخول کا اور طواف مین سے ہے رد المحتار

اور جاننا تو تحقیق مکان طواف داخل مسجد ہے اگرچہ وراء زمزم کے ہو نہ خارج مسجد کے بسبب ہونے طایف کے خارج مسجد مین طواف کرنیوالا ساتھہ مسجد کے نہ ساتھہ خانہ کعبہ کے در مختار

اگرچہ ہو وراء زمزم کے یا مقام کے یا ستونونکے اوپر سطح کے اگرچہ مرتفع ہو خانہ کعبہ پر لباب رد المحتار

نہ ساتھہ خانہ کعبہ کے اسلئے کہ دیوارین مسجد کے حایل ہوتی ہین درمیان طواف کرنیوالے اور درمیان خانہ کعبہ کے بحر محیط سے اور مفہوم اسکا یہہ ہے کہ اگر ہوون دیوارین گری ہوئین صحیح ہو گا طواف خارج مسجد سے اور تحقیق کہا ہے فتح القدیر مین کہ یہہ مفہوم غیر معتبر ہے لیکن تعلیل

مبسوط سے رد المحتار ـ

اور اگر نکلا ہو طواف سے یا سعی سے طرف نماز جنازہ کی یا مکتوبہ کے یا تجدید وضو کے پھر لوٹے بنا کرے در مختار

بنا کرے اسے اوپر جسقدر کے کہ طواف کیا ہوا اور نہیں لازم ہے از سر نو کرنا فتح القدیر کہنا ہو نہیں ظاہر فتح القدیر یہہ ہے کہ اگر از سر نو کرے نہیں ہے کچھہ اوسپر پس نہ لازم ہوگا اوسکو اتمام اول کا اسلئے کہ یہہ از سر نو کرنا واسطے اکمال کے ہے ساتھہ موالاۃ کے درمیان اشواط کے پھر دیکھا مینے لباب مین جو دلالت کرتا ہے اسپر جہاں کہیں کہ کہا فصل مستحبات طواف مین اور مستحبات طواف مین سے ہے استیناف یعنی از سر نو کرنا طواف کا اگر قطع کیا ہو اوسکو یا کیا ہوا وسکو بروجہ مکروہ اور کہا شارح لباب نے اگر قطع کیا ہو طواف کو اگرچہ ساتھہ عذر کے اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ مقید ہے ساتھہ اوس صورت کے کہ ہو پہلے لانے اکثر طواف کے انتہی باقی رہی صورت حاضر ہونے جنازہ یا فرض کے درمیان پھیرے مین یا تمام کرے اوسکو یا نہین نہین دیکھا ہے مینے اوسکو تصریح

کی ہو اسکی نزدیک ہماری اور سزاوار ہے عدم اتمام جبکہ خوف کرے فوت رکعت کا ساتھ امام کے اور جبکہ لوٹے واسطے بنا کی ایا بنا کرے محل انصراف سے یا ابتدا کرے پہیری سکے حجر سے اور ظاہر اول ہے بر قیاس اوسکے کہ آیا ہوا اوسکو حدث نماز مین پہر دیکہا مینے بعض کو کہ نقل کیا ہے اوسکو اونہون نے صحیح بخاری سے کہ اوسمین مروی ہے عطاء بن رباح تابعی سے اور یہی ظاہر قول فتح القدیر کا ہے کہ بنا کری اوپر اوسقدر کے کہ طواف کیا ہو واللہ اعلم تنبیہ ۔ جب نکلے طواف سے واسطے غیر حاجت کے مکروہ ہے اور نہین باطل ہوتا ہے طواف نکلنے سے بدون حاجت کے پس تحقیق کیا ہے لباب مین ۔

اور نہین مقید ہے واسطے طواف کے اور شمار کی گئی ہے مکروہات طواف سے تفریق طواف کے یعنی فصل درمیان اشواط طواف کے تفریق کثیر کر اور ایسا ہی کہا ہے سعی مین بلکہ ذکر کیا ہے منسک کبیر مین اگر تفریق کرے سعی کی بہت تفریق کرکہ ہو سعی ہر دن کے ایک پہیرا یا کمتر ایک پہیرے سے نہ باطل ہوگی سعی اوسکی اور

مستحب ہوگا استیناف رد المحتار۔

اور جایز ہے بیچ طواف اور سعی کے اکل اور بیع اور فتوی
دینا اور قراءۃ لیکن ذکر افضل ہے قرارت سے اور منسک نووی
مین ہے کہ ذکر ماثور افضل ہے اور غیر ماثور مین قرارت افضل ہے در مختار
مصرح یہ لباب مین کراہت بیع کی ہے طواف اور سعی دونون مین
اور کراہت اکل کی ہے طواف مین نہ سعی مین اور مانند بیع کی
شرا ہے اور شمار کیا ہے شرب طواف اور سعی مین مباحات سے رد المحتار
اور جایز ہے طواف اور سعی دونون مین اکل اور بیع اور افتا ظاہر
اسکا یہہ ہے کہ حکم متحد ہے ساری اونمین جو ذکر کیا ہے اوسکو
اور جو بحر مین ہے وہ یہہ ہے اور مکروہ ہے پڑہنا شعر کا طواف
مین اور بات بدون حاجت کے اور بیع اور رای پر قرارت قرآن طواف
مین پس مباح ہے اور نہ بلند کری ساتھہ قرارت کی آوازکو اور ظاہر
اطلاق کراہت کا کراہت تحریمی ہے اور ذکر کیا ہے کرمانی نے مانند
اوسکی جو بحر مین ہے اور کہا کراہت مراد کلام سے فضول کلام ہے
نہ وہ جسکی حاجت ہو اور نہین ڈر ہے اسمین کہ پی پانی اگر حاجت ہو

اوسکی اور نہ لبیک کہی طواف مین طحطاوی - لیکن ذکر افضل ہے
اوسی ای قراءت سے طواف مین اور یہہ وہ ہے جسکو نقل کیا ہے
فتح القدیر مین تجنیس سے اور کہا اور بیچ کافی کے ہے واسطے حاکم کے
کہ اوسمین جمع ہے کلام محمد کا مکروہ ہے رفع صوت ساتھہ قراءت
کے طواف مین اور نہین ڈر ہے ساتھہ قراءت کے چپکے اور منتقی
مین ہے ابی حنیفہ سے کہ نہین سزاوار ہے واسطے مرد کے قراءت
طواف مین اور نہین ڈر ہے ساتھہ ذکر اللہ تعالے کے اور نہین

شافعی	امام ابو حنیفہ
ایک روایت مین قرارت قران طواف مین	نفرت کرتا ہے جسکو ذکر کیا ہے تجنیس مین
افضل ہے ذکر غیر ماثور سے اور ذکر	اوسی جسکو کہ ذکر کیا ہے حاکم نے انہی کہ
ماثور افضل ہے قرارت قران سے	لا باس اکثر مین اسکے خلاف اولی کے ہے انتہی
دوسری روایت مین	یعنی اور غیر اکثر مین سے قول منتقی کا ہے
نہین واجب ہے قرارت قران طواف مین	اور نہین ڈر ہے ساتھہ ذکر اللہ کے پھر کہا
المعانی البدیعہ	فتح القدیر مین اور حاصل یہہ ہے کہ طریقہ
	نبی صلعم کا وہ افضل ہے اور نہین ثابت ہے
	انحضرت صلعم سے طواف مین قرارت
	بلکہ ثابت انحضرت سے ذکر ہے اور
	وہی متوارث سلف سے اور
	مجمع علیہ ہے پس ہوگا ذکر اولی ردالمحتار
	حاصل ان نقول سے جو ذکر کین ہمنے

امام احمد	دیگر علماء
ایک روایت مین متفق با امام شافعی ایک روایت مین دو روایتون مین سے مکروہ ہے قرارت قران طواف مین المعانی البدیعہ	نزدیک مجاہد کے واجب ہے المعانی البدیعہ

ابھی یہہ ہے کہ قرارت خلاف اولی ہے اور ذکر افضل ہے
قرارت سے ماثور ہو یا نہ ماثور ہو جیسا کہ وہ مقتضی اطلاق کا ہے
مگر یہہ کہ مراد ہو ذکر سے ذکر کامل اور ذکر کامل ماثور ہے پس
موافق ہوگا اوسکی جسکو نقل کیا ہے شارح نے نووی سے
اور استحسان کیا ہے اوسکا شرح لباب مین لیکن ہونا قرارت کا
افضل غیر ماثور سے نفرت کرتا ہے اوس سے قول منتقی کا کہ
نہین سزاوار ہے قرارت کرنا طواف مین اسلئے کہ قول مشعر
ہے ساتھہ منع کے قرارت سے تنزیہا اور ظاہر عدم منع ہے
ذکر غیر ماثور سے دلالت کرتا ہے اسپر جو پہلے بیان کیا ہمنے ہدایہ
سے کہ محمد رحمۃ اللہ علیہ نے نہین معین کیا ہے اصل مین واسطے
مشاہد حج کے کچھہ دعاؤن مین سے اسلئے کہ معین کرنا پہنچاتا ہے
رقت کو اور اگر تبرک کرے ساتھہ منقول کے دعاؤن سے پس
حسن ہے انتہی —

اور یہہ مفید اسکا ہے کہ مراد ساتھہ ذکر کے اسجگہہ مطلق ذکر ہے
جیسا کہ وہ مقتضی فقہا کے اطلاق کا ہے برخلاف اوسکے

جسکی تفصیل کی نودی نے تنبیہ
وارد ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہے درمیان
رکنین کے ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ الخ اور نہین منافی ہے یہہ
اوسکی جو گذرا اسلئے کہ ظاہر یہہ ہے کہ مراد منع ہے قرارت
اوسکے سے جسمین ذکر نہین ہے یا کہا ہے ربنا اتنا اہ کو
بر قصد ذکر یا واسطے بیان جواز کے رد المختار
اور ذکر افضل ہے طواف مین اور تحقیق کہا ہے آنحضرت صلعم نے
جو طواف کرے خانہ کعبہ کا سات بار اور نہ کلام کرے اومین
مگر ساتھہ سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر و لا حول و لا
قوۃ الا باللہ کے مٹای جاتی ہین اوس سے دس برائی اور
لکھی جاتے ہین اوسکے لئے دس نیکی روایت کیا ہے اسکو
ابن ماجہ نے نہر الفایق ـ
مستحب ہے داخل ہونا مسجد مین دروازہ بنی شیبہ سے نزدیک
چارون اماموںکے اور داخل کرے پیر داہنی اپنے کو پہلے بالاتفاق
اور کہے وقت داخل ہونے مسجد کے اللہم افتح لی ابواب رحمتک

اي بار خدايا كهولو ميرے واسطے دروازے رحمت اپني كے اور
جسوقت داخل هووے مسجد مين نيت كرے طواف خانه كعبه كي
كيونكه يه طواف هے تحية مسجد الحرام كا درانحاليكه هووے عاجز
اور تلبيه كرنيوالا اور طواف كرنيوالا اور جسوقت پهونچے حجر اسود
كو تو نزديك شافعيون كے مقابل كرے حجر اسود كو جميع بدن اپني سے
اور نزديك حنبليون كے كهڑا هووے داهنين حجر اسود كے دران
حاليكه متوجه طرف بيت الله كے هووے يا كهڑا هووے دران حاليكه
بيت الله اوسكي بائين پر واقع هو قبل محاذات حجر اسود كے اور نزديك
چارون امامونكے اراده كرے ساتهه طواف اول كے طواف قدوم
بشرطيكه تنها محرم بالحج هووے اور داخل هووے مكه مين قبل
ٹهيرنے عرفات كے اور اگر هووے محرم بالعمره فقط داخل هووے
مكه مين قبل وقت عرفات كے تو نزديك شافعيون اور مالكيون اور حنبليون
كے اراده كرے طواف سے طواف قدوم اور نزديك حنفيونكے
نيت كرے اول طواف سے طواف عمره اگر اوسنے نيت كي طواف
قدوم كي تو نيت اوسكي لغو هے پهر شروع كرے طواف كو اور گردانے

بیت اللہ کو بیار اپنی سے اور چلے سیدہا دران حالیکہ خارج کرنیوالا ہووے
جمیع بدن اپنی کو شاذروان سے اور حجراسود اور زمزم اوسکے یمین سے
واقع ہووے یہان تک کہ پہونچے حجراسود تک اور جسوقت اوسنے
اس طریقہ پر سات دفعہ طواف کیا اور پہونچا حجراسود تک اور
محاذی کیا بعضے بدن اپنے کو اخیر طواف مین حجراسود کے اور
حاصل ہو طہارت کامل بدن اور کپڑے اور مکان طواف کا اور
مستور کیا عورت اپنی کو صحیح ہوتا ہے طواف اوسکا نزدیک
چارون اماموں کے ۔ از مناسک صغیر ابن جماعہ

طواف صحیح

امام ابو حنیفه	امام شافعی
طہارت اور ستر عورت شرط صحت طواف مین ہے اختلاف ہے اصحاب ابی حنیفه کا اسمین که آیا طہارت اور ستر عورت واجب ہے یا نہین — المعانی البدیعه	ایک روایت مین دو روایتون مین سے طہارت حدث اور نجاست اور ستر عورت شرط ہے صحت طواف مین جب حدث واقع ہوا اثنار طواف مین وضو کرے اور بنا کرے طواف کی ساتھ قرب فصل کے اور ساتھ طول فصل کے دو قول ہین قول قدیم مین باطل ہوتا ہے طواف از سر نو کرے طواف کو اور قول جدید شافعی مین نه باطل ہوگا طواف اوسکا اور بنا کرے المعانی البدیعه

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
متفق با امام شافعی ایک روایت مین موافق دوسری روایت مین اگر اقامت کرے مکہ مین یا اعادہ کرے اور اگر لوٹ جاوے اپنے شہر کی طرف تو کافی ہو گیا اور جبر اوسکا ساتھ دم کے ہو گیا المعانی البدیعہ	متفق با امام شافعی ایک روایت مین المعانی البدیعہ	اور نزدیک ابی شجاع کی طہارت اور ستر عورت سنت ہے نہ واجب اور کہا غیر ابو شجاع نے کہ دو واجب ہے اور اتفاق اسپر کہ جبر اوسکا ساتھ دم کے ہے نزدیک زیدیہ کی جب طواف زیارت کرے حالت جنابت یا حدث مین جبر اوسکا ساتھ دم کے ہے اور [illegible] ایک بکری ہے المعانی البدیعہ

امام ابو حنیفه	امام شافعی
جب لاوی اکثر طواف کو یا چار پہیرون کو پس اگر ہو مکہ مین لازم ہوگا اوسکو اعادہ طواف کا اور اگر نکل آیا ہو مکہ سے جبر اوسکا ساتھہ دم کے ہے — المعانی البدیعہ	نہ پورا ہوگا طواف جب تک نہ کری سات طواف پہر اگر ترک کیا ایک طواف یعنی ایک پہیری کو سات پہیرونمین سے نہ اعتبار ہوگا اوسکا یہانتک کہ لا دے اوسکو کہ ترک کیا ہے اور نہ قایم ہوگا مقام اوسکے دم برابر ہے کہ مکہ مین یا خارج مکہ مین — جب شک ہو عدد طواف مین بنا کرے اپنی یقین پر اور وہ کمتر عدد ہے اور تقلید کرے اپنی غیر کے المعانی البدیعہ

امام احمد	امام مالک	دیگر علمار
متفق با امام شافعی	متفق با امام شافعی	اور نزدیک عطا اور فضل بن عیاض کے واسطے اوسکے بیہ ہے کہ تقلید کری اوسکی جسکو شک نہو المغنی المعرفہ

امام ابوحنیفہ		امام شافعی	
جمع درمیان اسابیع طواف مین مکروہ ہے	حسن زہری عروہ	نہین مکروہ ہے جمع درمیان اسابیع طواف مین اور رکوع کری واسطے ہر واحد کے او نہین سے	مسور عائشہ
مکروہ ہے ملصق اسابیع طواف مین المعانی البدیعہ		متفق با امام ابوحنیفہ المعانی البدیعہ	
ترتیب شرط نہین ہے صحت طواف مین پس اگر طواف کیا او نقص کیا صحیح ہوا پہر اگر وہ مکہ مین اعادہ کرے اور اگر نکل گیا اپنے شہر کیطرف کافی ہو گیا اور لازم آئیگا اوسپر دم المعانی البدیعہ		ترتیب شرط نہین ہے صحت طواف مین اور وہ یہہ ہے کہ گردانا جاوے بیت اللہ بائین طرف اور طواف کیا جاوے داہنی طرف المعانی البدیعہ	

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
متفق بامام ابوحنیفہ	متفق بامام ابوحنیفہ	
ایک روایت مین مکروہ نہین ہے دوسری روایت مین مکروہ ہے بشرطیکہ قطع کرلی و پیر و تر کے یعنی طاق پر المعانی البدیعہ		
متفق بامام شافعی ۔	متفق بامام شافعی	نزدیک اکثر کے تحقیق یہہ ہے جسوقت نقص کیا کافی نہین ہے دم اوپر اوسکے المعانی البدیعہ

امام ابو حنیفہ	امام شافعی
جبکہ طواف کیا ہو گرد خانہ کعبہ ہی کے ہوے حال کا اور ترک کیا ہو حجر کو کافی ہوجائیگا اور لازم آئیگا اوسپر دم المعانی البدیعہ	طواف معتبر یہہ ہے کہ طواف کرے بیت عتیق کا اور وہ بنایا گیا ہے چھہ یا سات گز حجر سے پہر اگر طواف کیا گرد اوسکے جو بنایا ہے خانہ کعبہ سے نہ شمار ہوگا اوسکے طواف کا اور ایسی ہی ہے جبکہ طواف کیا ہو شاذروان خانہ کعبہ پر نہ شمار ہوگا اوسکا المعانی البدیعہ
واجب نہین ہے المعانی البدیعہ	واجب ہے توجہ طرف بیت اللہ وقت ادا کرنے طواف کے المعانی البدیعہ

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
متفق با امام شافعی	متفق با امام شافعی	نزدیک حسن کے اعادہ کری طواف کا پہر اگر نکل آیا ہو احرام سے اہراق کری دم کا المعانی البدیعہ

امام ابو حنیفه	امام شافعی
	ایک روایت مین قرارت قران طواف مین افضل ہے ذکر غیر ماثور سے اور ذکر ماثور افضل ہے قرارت قران سے دوسری روایت مین نہین واجب ہے قرارت قران طواف مین المعانی البدیعه
اگر طواف کیا سوار ہو کے بسبب عذر کے کچھہ نہین لازم آتا ہے اوسپر اور اگر طواف کیا سوار ہو کے بدون عذر کے تو دم لازم آتا ہے اوسپر طواف حامل اور محمول دونون کیطرفسے واقع ہو جائیگا المعانی البدیعه	ایک روایت مین مستحب ہے طواف پانون چل کے پہر اگر طواف کیا سوار ہو کے بدون عذر کے جایز ہے اور کچھہ نہین لازم آتا ہے جب لڑکا کیا بالغ کو اپنی طواف مین اور نیت کی دونون نے سو اسمین دو قول ہین ایک قول مین واقع ہوگا طواف حامل یعنی سوار کرنے والے سے اور دوسرے قول مین واقع ہوگا محمول یعنی سوار سے المعانی البدیعه

امام احمد		دیگر علماء
ایک روایت میں متفق بامام شافعی ایک روایت میں دو روایتیں ہیں کہ مکروہ ہے قرارت قران طواف میں المعانی البدیعہ	حسن مکروہ	نزدیک مجاہد کے واجب ہے المعانی البدیعہ
متفق بامام شافعی نہ کافی ہوگا طواف حامل اور محمول میں دو روایت ہیں ایک روایت میں کافی ہو جائیگا محمول کیطرف سے ساتھ عاجز کے اور دم لازم آئیگا — دوسری روایت میں دم لازم نہ آئیگا او [illegible] المعانی البدیعہ		

شافعیون کے نزدیک طہارت ہے حدث اور نجاست سے جو بدن
اور کپڑون مین ہووے اور پاک ہووہ مکان جو بیچ رکھتے ہین اوسپر
وقت طواف کے اور واجب ہے ستر عورت اور محاذی کرنا سارا
بدن کل حجراسود کے شروع طواف مین اور واجب ہے سات
طواف کا جو ہر ایک من الحجر الی الحجر ہووے
اور واجب ہے وقوع طواف مسجد مین ور گرد اسکے بیت اللہ کو
طواف کرنیوالا ایسا رابنی سے دراںحالیکہ خارج کرنیوالا ہووے
جمیع بدن اپنی کو بیت اللہ اور شاذ روان سے اور اگر طواف کیا اوسنے
دراںحالیکہ چہوتی تہی دیوار کعبہ کو اگرچہ ہووے یہہ فعل بعضے قدمون
مین نہین ہے صحیح طواف اوسکا کیونکہ اوسنے طواف کیا دراںحالیکہ
بعضے اوس طواف کا شاذروان مین ہے اور شاذروان بیت اللہ
سے ہے اور لائق ہے کہ پرہیز کرے ہر شخص وقت استلام حجراسود
اور رکن یمانی کے ایسے یعنی طواف شاذروان سے کیونکہ اگر
چلے شاذروان مین وقت استلام اور تقبیل کے بسبب انبوہ لوگونکے
کچہہ تہوڑا قدم نہین ہے صحیح طواف اوسکا پس واجب ہے کہ مضبوط

کری قدمون اپنی کو حالت استلام اور تقبیل کے پھر سیدہا ہو کر کھڑا ہووے
اپنی مکان مین جسوقت فارغ ہووے استلام اور تقبیل سے اور
اگر چلے حالت استلام اور تقبیل کے شاذروان مین پس لازم ہے طرف
مکان اول کے پھر وہانسے چلے تاکہ کامل ہووے طواف اوسکا
خارج بیت سے اور بہتر ہے کہ ہوشیار رہی طواف کرنیوالا تاکہ
بچی ان باتون سے کیونکہ اکثر لوگ نزدیک شافعیونکے لوٹتا ہے
بلا حج کے ان باتونکے سبب سے اور واجب ہے نیت طواف اگر ہو طواف
غیر حج اور عمرہ مین یہہ واجبات طواف سے ہے جو نہین ہے صحیح
نزدیک شافعیون کے طواف بغیر اسکے اور مذہب حنبلیہ کا ایسا ہے
جیسے شافعیونکا یعنی نہین ہے صحیح طواف بغیر ان واجبات کے
مگر حنبلی یون کہتے ہین کہ طہارت نجاست سے ساقط ہوتی ہے
عجز اور جہل اور نسیان سے اور کہتے ہین حنبلی کہ اگر چہرہ سے
طواف کرنیوالا دیوار خانہ کعبہ کو ہاتھہ سے وقت محاذات شاذروان
مین صحیح ہے طواف اسکا کیونکہ اکثر اوسکا خارج ہے بیت اللہ کے
اور کہتے ہین کہ موالات درمیان طوافون کے واجب ہے اور

نہین ضرر دیتا ہے چھوڑنا طواف کا نماز اور جنازہ کے واسطے اور
نہین ضرر دیتا ہے چھوڑنا طواف کا تھوڑی دیر بسبب غیر ان امور کے
نزدیک احمد کے از سر نو شروع کرے طواف کو حجر سے اگر اوسنے
چھوڑا طواف کو ناتمام اور کہا اونہون نے نہین ہے صحیح طواف
بغیر نیت کے خواہ وہ طواف حج مین ہووے یا عمرہ مین یا سوا
ان دونون کے اور ماسوا ان مذکورات سے سنن اور مستحبات
ہین اور اوسکے ترک کرنے سے فوت ہوتی ہے فضیلت اور نہین
لازم ہے اوسپر کوئی چیز اور نزدیک حنفیون کے طواف کے لیئے
رکن ہین کہ نہین صحیح طواف بغیر اوسکے اور واجبات ہے کہ بدلا اوسکا
قربانی ہے اگر ترک کرے اور واجبات کو پس رکن طواف چار شوط
ہین اور واجبات طواف جو بدلا اوسکا دم ہے شروع کرنا مشی ہے
نہین بیٹھ کے اور ستر عورت اور طہارت حائضین سے ہے اور واجب
پاس کرا دس مقدار طبعی کی ہے جو پوشیدہ کرے عورت کو اور زیادہ
چار شوطون سے بھی واجب ہے اور ماسوای اسکے سنن اور مستحبات
اور آداب ہین اور نہین واجب ہوتی ہے اونکے چھوڑنے سے کوئی چیز

اور نزدیک مالکیونکے وہ واجبات جو نہین صحیح طواف بغیر اونکے ابتدا
کرنا حجر اسود سے ہے اور نہین ہے شرط محاذی ہونا حجر اسود کا اور
گردانے بیت اللہ کو داہنی اپنی سے اور کامل کرے سات طواف
کو حجر سے حجر تک وراسکا یہہ کہ خارج کری جمیع بدن اپنی کو بیت اللہ
اور حجر اور شاذروان سے اور واجب ہے طہارت حائض سے
اور نجاست سے اور یہی واجب ہے ستر عورت اور مشہور مذہب
مالکیونکا یہہ ہے کہ دور کرنا نجاست کا واجب ہے بشرط قدرت اور
یاد کے اور ساقط ہے وقت نسیان اور عجز کے کہتے ہین اگر پڑہے
نماز عورت حرہ وراسکا یہہ کہلا ہووے سر یا اطراف یا سینہ
اوسکا صحیح ہے نماز اوسکی مگر اعادہ کرے اوس نماز کا اگر وقت باقی
ہووے اور ایسا ہی حال ہے طواف کا جیسے نماز کا اور کہا
اونہون نے کہ نہین ہے صحیح طواف خارج مسجد سے اور اگر
طواف کیا اوسنے ورا زمزم سے یا چہتون مسجد کی زحمت وغیرہ
کے سبب سے نہین کوئی خوف اور اگر اوسنے طواف کیا گرمی
یا سردی کے سبب سے ان مقامات مذکورہ مین اعادہ کرے

طواف کا اور اگر لوٹ گیا طرف شہر اپنی کی اسمین دو قول ہین
ایک قول مین بدلہ دیوے طواف کے ہدی اور دوسرے
قول مین اعادہ کرے طواف کو اور واجب ہے پے در پے
کرنا طوافونکا اور اگر اوسنے چھوڑ دیا طواف کو نماز فرض کیوجہ
سے پورا کری باقیماندہ طوافونکو قبل نفلون سے یہانتک واجبات
تھے اور ما سوا ر سب سنن اور مستحبات ہین اور نہین لازم
ہوتی ہے کوئی شے اونکے ترک کرنے سے جسوقت فارغ
ہووے طواف سے آوے مقام ابراہیم علیہ السلام مین
پڑہے دو رکعت نماز اور ارادہ کرے اون دونون رکعتون
سے دو رکعت طواف اور یہہ دونون رکعت سنت موکدہ ہین
نزدیک شافعیون اور حنبلیون کے + یہہ دو رکعت واجب ہین مگر
نہین لازم ہوتی ہے بسبب ترک کرنے اون دونون رکعتون
کے قربانی اور نزدیک مالکیونکے واجب ہے اور بدلہ دیا جاتا ہے
اونکے ترک کرنے سے قربانی اور مستحب ہے

+ اور نزدیک حنفیون کے

جو پڑہے رکعت اول مین بعد فاتحہ کے قل یا ایہا الکا فرون

اور دوسرے میں نقل ہوا اتحاد کو چنانچہ مذہب شافعیوں اور حنفیوں
اور حنبلیوں کا ہے اور مروی ہے کہ دعا مستجاب ہے خلف
مقام ابراہیم علیہ السلام کے از مناسک صغیر ابن جماعہ

طواف صبی

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام احمد	امام مالک
+	جایز ہے پر [illegible] طواف کرے صبی لایعقل کے المعانی البدیعہ جب طواف کرے ساتھہ لڑکے کے اور نیت کرے طواف کی اپنی جانب سے اور لڑکے کی جانب سے پس طواف واقع ہوگا حامل کا محمول کا المعانی البدیعہ	واقع ہوگا حامل سے محمول سے المعانی البدیعہ قول [illegible] اسحاق	جایز نہیں ہے المعانی البدیعہ

طواف مریض

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	دیگر علماء
+	جائز ہے کہ طواف نہ کیا جاوے ساتھہ مریض کے اور کافی ہوجاویگا مریض کیطرف سے المعانی البدیعہ	نزدیک عطا کی ایک روایت میں دو روایتوں میں سے اجرت پر ٹھہرایا جاوے دوسرا شخص کہ وہ طواف کرے مریض کی طرف سے المعانی البدیعہ

طواف قارن

امام ابو حنیفہ		امام شافعی
قران کرنیوالی پر واجب ہے دو طواف اور دو سعی کا المعانی البدیعہ اور شرح مذہب ابو حنیفہ کے یہہ ہے کہ جب داخل ہو مکہ مین طواف کری اور سعی کرے عمرہ کے لئے اور نہ حلق کری یہان تک کہ طواف کری اور سعی کری دن نحر کے پہر حلق کری اور نکل آوی دونون سے ایک حالت مین پہر اگر نہ طواف کیا ہو اور نہ سعی کی ہو عمرہ کے لئے یہان تک کہ وقوف کیا ہو عرفہ مین جاتا رہا عمرہ اوسکا اور صحیح ہوا حج اوسکا اور لازم آویگی اوسپر قضا عمرہ کی اور واجب ہوگا اوسپر دم المعانی البدیعہ	شعبی نخعی جابر بن عبد اللہ عبد الرحمن بن اسود ثوری ابی حنیفہ و اصحاب ابی حنیفہ حسن بن صالح ابن حی علی ابن مسعود	قران کرنیوالا درمیان حج اور عمرہ کے اقتصار کرے طواف واحد پر اور سعی کرے اور مستحب ہے اوسکے لئے دو طواف اور دو سعی المعانی البدیعہ

امام احمد	امام مالک
متفق با امام شافعی متفق با امام ابو حنیفہ ایک روایت مین درباب وجوب طواف اور دو سعی کے المعانی البدیعہ	متفق با امام شافعی المعانی البدیعہ

اضطباع طواف مین

اور محرم پہلے شروع طواف سے اپنی چادر کو اپنی بغل کے
نیچی سے نکال کے کنارہ اوسکا بائین مونڈہے پر ڈالے اور یہہ
ڈالنا پہلے شروع طواف سے سنت ہے درمختار

اور اسطرح چادر ڈالنا نام رکہا جاتا ہے اضطباع اور جو صاحب
درمختار نے اول احرام مین کہا اوڑہے چادر کو پیٹہ پر او سنت ہے
کہ داخل کری چادر کو نیچے داہنے مونڈہے کے اور ڈالے اوسکو
اپنی بائین مونڈہے پر وہ مخالف ہے واسطے قول بحر کے اور اوڑہے
چادر کو پیٹہ اور دونون مونڈہون اور سینہ پر اور جو اسجگہ درمختار مین ہے
اوسکو نسبت کیا ہے قہستانی نے طرف نہایہ کی اور نسبت کیا ہے اوسکو
شرح لباب مین طرف برجندی کے خزانہ سے پہر کہا شرح لباب مین
اور یہہ توہم ہے اسکو کہ اضطباع مستحب ہے اول احوال احرام مین اور
اسی پر عوام ہین اور نہین ہے ایسا اسلئے کہ محل اضطباع مسنون تہوڑا
پہلی طواف کی انتہای طواف تک نہ غیر طواف مین کہا بعض محشین نے

اور شرح مرشدی مین جو مناسک کنز پر ہے یہہ ہے کہ یہی اصح ہے
اور یہی سنت ہے اور نقل کیا ہے اسکو منسک کبیر سندی مین نہایہ
اور مناسک طرابلسی و فتح القدیر سے اور کہا ہے کہ اکثر کتب مذہب کے
ناطق ہین ساتہہ اسکے کہ اضطباع سنت ہے طواف مین نہ پہلی
طواف سے احرام مین اور اسی پر دلالت کرتے ہین احادیث
اور ساتہہ اسیکی قایل ہوے ہین شافعی انتہی اور ایسا ہی نقل کیا ہے
قہستانی نے عمدۃ المناسک سے صاحب ہدایہ سے کہ عدم اوسکا یعنی
عدم اضطباع کا وقت احرام کے پہلی طواف سے اولی ہے رد المحتار
کہا فتح القدیر مین اور لایق ہے یہہ کہ اضطباع کری پہلے شروع سے طواف
مین تہوڑا اسا رد المحتار اور شرح لباب مین ہے اور جان تو کہ اضطباع
سنت ہے ساری پہیرون طواف مین جیسا کہ تصریح کی ہے اوسکی
ابن الضیا نے پس جبکہ فارغ ہو طواف سے ترک کرے اضطباع کو یہانتک
تک کہ جسوقت کہ دو رکعت طواف کے پڑہے حالت اضطباع مین
مکروہ نہو گا بسبب کہولنے مونڈہ کے اور آتا ہے کلام اسپر کہ نہین اضطباع
ہے سعی مین انتہی رد المحتار اضطباع سنت ہے ہر طواف مین

کہ اوسکے بعد سعی ہے مانند طواف قدوم اور طواف عمرہ کے
اور مانند طواف زیارت کے اگر تاخیر کی ہو سعی مین اور
نہ اوڑھنے والا باقی رہا جسنے کہ پہنا ہو سلا کپڑا بسبب عذر کے
ایاسنون ہے اوسکی تشبیہ ساتھ مضطبع کے نہین تعرض کیا ہے
اوسے ہمارے اصحاب نے یعنی حنفیہ نے اور کہا ہے بعض شافعیہ
نے متعذر ہے اضطباع اوسکے حق مین اسے او پر وجہ کمال کے
پس نہین منافی ہے اوسکے جو ذکر کیا ہے اوسکو بعض نے کہ کبھی
کہا جاتا ہے مشروع ہے اوسکے لئے اگرچہ ہو مونڈھا چھپا ساتھ
سلے کپڑے کے بسبب عذر کے کہتا ہو نہین اظہر کرنا اوسکا ہے
شرح لباب ملخصًا رد المحتار ۔

اور مستحب ہے نزدیک شافعیون اور حنبلیون کے اضطباع
اوس طواف مین کہ اوسمین رمل ہووے اور اضطباع عبارت
ہے اوسے کہ کرواسے مرد آدھی چادر اپنی کو نیچے کندھے داہنے
کے اور ڈالے دونون طرف چادر کے اوپر کندھے بائین کے
اور نزدیک حنفیون کے اضطباع مستحب ہے یا سنت ہے اور

نزدیک شافعیون کے ہمیشہ کرے اضطباع آخر سعی تک اور
نزدیک حنفیون اور حنبلیون کے خاص بیچ طواف کے ہے
اور نہ شروع کرے اضطباع کو نہ طواف نہ غیر طواف مین
از مناسک صغیر ابن جماعہ —

گانٹھ لگانا متعلق اضطباع

امام شافعی		امام مالک	دیگر علمار
نہ گانٹھ لگاوی محرم اپنی چادر میں المعانی البدیعہ	ابن عمر	اگر ایسا کیا اور تطاول کیا پس واسپر لازم ہے فدیہ دینا المعانی البدیعہ	نزدیک سعید بن المسیب کے اور حکیم کے رخصت ہے اسکی المعانی البدیعہ

رمل

امام ابوحنیفه	امام شافعی		امام احمد		دیگر علما
رمل کری یعنی چلی سات سرعت کے ساتھہ قریب ڈالنی قدمونکی اور ساتھہ ہلانے دونون مونڈہون کے پہلے تین پہیرون مین فقط حجر سے حجر تک ہر پہیری مین اور رمل پہلی تین پہیرون مین سنت ہے درمختار یعنی رمل کری ہر طواف مین کہ بعد اسکے سعی ہے اور جو طواف کہ بعد اوسکی سعی نہین ہے رمل اسمین نیا مانند اضطباع کے بدائع کما نہر الفایق مین اور بیع غایہ کہ اگر ہو قارن اسی حال مین کہ رمل کی ہو طواف عمرہ مین	سنت رمل کی رمل کرنا حجر سے حجر تک ہے سنت ہی اہل مکی کے یعنی رمل طواف مین جب مقدم کری سعی کو رمل کری طواف افاضت مین المعانی البدیعه	عمر ابن عمر ابن مسعود ابن الزبیر	نہین ہے رمل اہل مکہ کی لی المعانی البدیعه	اسحاق	نزدیک طاؤس اور مجاہد اور عطا اور حسن اور سعید بن جبیر اور قاسم بن محمد اور سالم بن عبد اللہ مشی کرنی نیایت وہ رکن یمانی کے اور رمل نکری المعانی البدیعه

نہ رمل کری طواف قدوم مین اور محیط مین ہے اگر طواف کیا ہو واسطے
تحیتہ کے اوس حال مین کہ محرم ہوا ور سعی کی ہو بعد اوسکے ہو گا
اوسپر کہ رمل کری طواف زیارت مین اور سعی کرے بعد اوسکے
بسبب خاص ہونے سعی اول کے بعد طواف ناقص کے اور
اگر نہ اعادہ کرے سعی کا پس نہین ہے کچھہ اوسپر - رد المحتار
صحیح مسلم اور سنن ابی داؤد اور نسائی مین روایت ہے ابن عمر سے
کہا ابن عمر نے کہ رمل کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
حجر سے حجر تک تین پہیرونمین اور مشی کے چار پہیرون مین فتح القدیر
اور کہا ابن عباس نے کہ نہین مسنون ہے رمل اور ساتھہ اسیکی
لیا ہے بعض مشایخ نے جیسا کہ مناسک کرمانی مین ہے نہر الفایق
رد المحتار - حجر سے حجر تک نہ رکن یمانی تک جیسا کہ کہا گیا ہے
رد المحتار - پس اگر ترک کیا ہو رمل کو یا بہول گیا ہو اوسکو
اگر تین مین نہ رمل کرے باقی مین اور اگر مزاحم ہون اوسکے
لوگ ٹہرا رہے یہان تک کہ پاوی فرجہ پس رمل کرے بخلاف
استلام کے اسلئے کہ واسطے استلام کے بدل ہے در مختار

کہا فتح القدیر مین اگر بہولے کوئی ایک پہیری مین پہر یاد کرے نہ رمل کرے مگر دو پہیرون مین اور اگر نہ یاد کرے تینون پہیرون مین نہ رمل کرے بعد اوسکے انتہی۔ یعنی اسواسطے کہ ترک رمل چار پہیرونمین سنت ہے پس اگر رمل کیا چار پہیرے مین ہوگا تارک واسطے دو سنتون کے اور ترک ایک سنت کا دو سنتونمین سہل تر ہے بہ نسبت ترک دو سنتون کے بحر۔ اور اگر رمل کیا ہو کل پہیرونمین نہ لازم آئیگا اوسپر کچہہ ذلولو الجیہ۔ اور سزاوار ہے یہہ کہ مکروہ ہو تنزیہا بسبب مخالفت سنت کی بحر رد المحتار۔ ٹہارہے اور شرح طحاوی مین ہے کہ مشی کرے یہان تک کہ پاوے رمل کو اور ظاہر تر ہے اسلئے کہ وقوف اوسکا مخالف ہے واسطے سنت کے قاری علی النقایہ اور شرح ملا علی قاری مین ہے لباب پر اسلئے کہ موالاۃ درمیان پہیرون اور اجزا ای طواف کے سنت ہے اتفاق کیا گیا ہے اوسپر بلکہ کہا گیا ہے کہ واجب ہے پس نہ ترک کرے اوسکو بسبب سنت مختلف فیہا کے انتہی کہتا ہونمین سزاوار تفصیل ہے جمعا بین القولین اسطرح کہ اگر ہو جماعت

سے شروع سے کے ٹہرا رہے اسلیئے کہ مبادرت طرف طواف کے مستحب
ہے پس ترک کرے اوسکو واسطے سنت رمل سکے کہ موکد ہے
اور اگر حاصل ہو زحمت درمیان مین پس نہ ٹہرے تا کہ نہ فوت ہو
موالاہ رد المحتار - بدل استلام کا اشارہ ہے طرف حجر کی
اور رمل کے لیئے بدل نہین ہے رد المحتار - عورت نہ رمل
کرے اور نہ اضطباع اور نہ سعی کرے درمیان میلین کے درمختار
اسلیئے کہ مشروعیت رمل کے واسطے اظہار جلادت کے ہے اور وہ
واسطے مردونکے ہے اور اسلیئے کہ رمل مخل ہے ستر مین اور
ایسا ہی ہے سعی ای پہر چلنا درمیان میلین کے سعی کی جگہہ مین
اور اضطباع اسلیئے نہ کرے کہ وہ سنت رمل کی ہے رد المحتار
قول درمختار کہ سعی کری بعد طواف قدوم کے اگر چاہے مقید ہے اسکا
کہ اضطباع کرے اور رمل کرے طواف قدوم مین اگر مقدم
کیا ہو سعی کو جیسا کہ تصریح کی ہے اسکے لباب مین کہا ملا علی قاری
شارح لباب نے اور یہہ وہ ہے جسپر جمہور ہین کہ ہر طواف
کہ بعد اسکے سعی ہے رمل اوسمین سنت ہے اور تحقیق نص کیا ہے

کرمانی نے جہان کہ کہا ہے باب قران مین طواف کرے طواف قدوم
کا اور رمل کرے اوسمین بہی اسلئے کہ طواف قدوم طواف ہے کہ بعد
اوسکے سعی ہے اور ایسا ہی ہے خزانۃ اکمل مین اور سوا اسکے نہین
کہ رمل کرے طواف عمرہ مین اور طواف مین مفرد ہو یا قارن اور
جو نقل کیا ہے اوسکو زیلعی نے غایۃ سروجی سے کہ جبکہ ہو قارن
نہ رمل کرے طواف قدوم مین اگر ہو کہ رمل کئی ہو ہی طواف عمرہ مین پس خلاف اوسکے
ہے جیسا اکثر مین رد المحتار۔ اور سنت ہے رمل بیچ طواف عمرہ یا قدوم کے اور
رمل نزدیک غیر حنفیہ نکے جاری چلنا ہے باوجود قریب ہونکے اور دور نا مکروہ ہے اور
رمل نزدیک حنفیہ نکے یہہ ہے کہ ہلاوے کندہون اپنونکو اور نزدیک شافعی کے بہتر
یہہ ہے کہ کہے رمل کے وقت اللہم اجعلہ حجا مبرورا وذنبا مغفورا وسعیا مشکورا
ای بارخدایا گردان اس حج کو حج مبرور اور گناہ کو مغفور اور سعی کو
مشکور اور کہا شافعی نے کہے چارون طواف اخیر مین
اللہم اغفر وارحم واعف عما تعلم وانت الاعز الاکرم اللہم ربنا آتنا
فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار ای بارخدایا
بخشدی اور رحم کر اور عفو کر اوس گناہ کو جو جانتا ہے تو اور تو

غالب و کریم ہے ای رب ہمارے دے ہمکو دنیا اور آخرت
مین نعمت اور بچا ہمکو عذاب دوزخ سے اور اس دعا کو بہتر جانا
صاحب تلخیص حنبلی نے تین طواف اول اور چار آخر مین اور کہا
ابن قدامہ صاحب مقنع نے یہہ کہ یہہ دعا کل طوافون مین مگر دعای
اخیر اسلیئے کہ دعای اخیر مستحب ہے دونون کنون مین اور نہین
ثابت کوئی دعا ان دعاؤن سے نبی صلعم سے مگر ربنا آتنا الخ درمیان
رکن یمانی اور حجر اسود کے اور مذہب شافعی یہہ ہے کہ پڑہنا قران کا
طواف مین بہتر ہے اوس دعا سے جو نہین ہے ماثور نبی صلعم سے
اور پڑہنا دعاء ماثور کا طواف مین بہتر ہے قران کے پڑہنے سے
اور کہا ابو حنیفہ اور خضری نے کہ ذکر اللہ تعالی کا طواف مین
بہتر ہے پڑہنے قران سے اور کہا شمس الائمہ صاحب مبسوط نے
کہ مکروہ ہے پڑہنا قران شریف کا بلند آواز کے ساتھہ طواف مین
کیونکہ لوگ مشغول طواف مین ہوتے ہین بہت کم سنتے ہین کلام اللہ
کو اور نہ سننا کلام اللہ کا خطا ہے وقت جہر کلام اللہ کے اور
کہا مالک نے نہین پڑہنا کلام اللہ کا طواف مین سنت اور مکروہ

جانا مالک نے طواف مین کلام اللہ کا پڑہنا اور صحیح نزدیک
حنبلیون کے یہہ ہے کہ نہین ہے خوف پڑہنے کلام اللہ سے
اور ثابت ہے نبی علیہ السلام سے جو طواف کیا جناب نے
اونٹ پر سوار ہوکر اور جب وقت آتے تھے رکن کو اشارہ کرتے تھے
طرف رکن کے کسی شی کے ساتھہ اور تکبیر کرتے تھے اور کہتے
تھے درمیان رکن یمانی اور حجر اسود کے ربنا آتنا الخ اور اکثر
دعا جناب کی طواف مین یہہ ہوتی تھی اور صحیحین مین وارد ہے
کہ اکثر اوقات دعا جناب کی یہہ ہوتی تھی بغیر تقیید طواف کے
اور کہا شافعی نے کہ بہتر ہے پڑہے کل مین اور مستحب جانا حنبلیون
نے درمیان کنون کے یہہ دعا پڑہنا ربنا آتنا الخ اور ثابت ہوا
نبی علیہ السلام سے کہ فرماتے تھے طواف مین اللہم قنعنی بما رزقتنی
وبارک فیہ واخلف کل غائبۃ لی بخیر اے بار خدایا قناعت دے مجہکو
اوس چیز پر جو تونے دی اور برکت کر بیچ اوسکے رزق مین
اور ہو خلیفہ کر جو چیز پیچہے میرے ہے ساتہہ بہتری کے اور
حکایت کیا صاحب ہدایہ اور دیگر حنفیون نے کہ وہ ذکر کرے ایک دعا

خاص مشاہدہ حج مین کیونکہ معین کرنا دعا کا سلب کرتا ہے نرمی دلکو
اور کہا حنفیون نے تبرک ساتھہ اوس چیز کے جو منقول نبی علیہ السلام
سے ہے بہتر ہے اور کہا شمس الایمہ سرخسی نے دعا مانگی انسان
او سچیز کے ساتھہ جو اوسکو معلوم ہووے اور منکر ہوے مالک
معین کرنے دعا سے طواف اور مشاہدہ حج مین اور مطلق دعا
سنت ہے طواف مین نزدیک مالکیون کے اور مستحب ہے
طواف کرنیوالون کو طواف کرنا قریب بیت اللہ کے بالاتفاق ایمہ اربعہ
اور مروی ہے کہ دعا مستجاب ہوتی ہے طواف مین پس چاہیے
مانگے اپنی نفس اور اپنی دوستونکے لئے جو چیز کہ بہتر ہے اور
مرد اور عورت طواف مین یکسان ہین مگر عورت نہ رمل اور
نہ اضطباع کرے بالاتفاق اور نہین ہے مستحب عورت کو تقبیل
اور استلام مگر نزدیک خالی ہونے جگہہ طواف کے لوگون سے
بالاتفاق ائمہ اربعہ کے اور تہین حضرت عایشہ رض طواف کرتی تہین
علیحدہ مردون سے اور نہ ملتی تہین مردون سے اور چاہئے کہ بچے
عورت کہلنے عورت سے اور بچی عورت حرہ کہلنی قدمون سے

بسبب احتیاط کے کیونکہ مذہب شافعیون اور حنبلیونکا یہہ ہے کہ نہیں
ہے صحیح طواف عورت کا اگر کھلے ہووین قدم اوسکے مگر خلاف ہے
حنفیون اور مالکیونکا ۔ از مناسک صغر ابن جماعہ

حجر اسود

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام مالک
پہر استقبال کری حجر کا تکبیر کہتے ہوی تہلیل کہتے ہوی دونو ہاتہہ اوٹہاکے مانند نماز کی اور استلام کری اوسکا ساتہہ دونو ہاتہون کے اور تقبیل کری اوسکے بدون آواز کے اور یا سجدہ کری اوسپر کہا گیا ہے ہان بلا ایذا کے اسلئے کہ استلام سنت ہے اور ترک ایذا کا واجب ہے پس اگر نہ قادر ہو رکہے دونون ہاتہونکو پہر تقبیل کری دونون ہاتہونکی یا رکہی ایک ہاتہہ کو اور تقبیل کرے اوسکی اور جو نہ ممکن ہو یہہ یعنی رکہنا دونون ہاتہہ یا ایک ہاتہہ کا مس کری حجر کو ساتہہ کسی چیز کے اوسکو ہاتہہ مین لیا اگر عصا ہو پہر تقبیل کرے +	جب نہ ممکن ہو تقبیل حجر اسود کی چہوی حجر اسود کو ساتہہ کسی چیز کے پہر بوسہ دی اوسکو المعانی البدیعہ	سو نہہ سے لگای اوسکو بدون بوسہ دینی کے المعانی البدیعہ

اوس چیز کی اور اگر عاجز ہو استلام اور امساس دونون سے استقبال کرے اسطرح کہ اشارہ کرے ساتھہ باطن کفین کے گویا کہ رکھنے والا دونون کف کا حجر پر اور تکبیر کہی اور تہلیل کہے اور حمد کرے اللہ تعالی کی اور درود بہیجے نبی صلعم پر پہر بعد اشارہ کے تقبیل کری کفین کی اور حجر اسود کے سوای باقی مکانون مین رفع الیدین کے وقت اندر ہتہلیون کا جانب آسمان کی کرے بطور دعا کے نزدیک جمرتین کے وہان کعبہ معظمہ کی طرف کرے ۔ در مختار

استقبال مین کہ پہر استقبال کرے حجر کا اشارہ ہے اسطرف کہ نیت کری طواف کی پہلے استقبال کی بسبب اوسکی کہ قریب ہے کہ ذکر کریگا اسباتکو کہ مرور کرے ساتھہ ساری اپنے بدن کے اوپر ساری حجر کے اور اسی سے کہا ہے لباب مین پہر استقبال کرے خانہ کعبہ کا بجانب حجر اسود کے اوس موضع سے کہ متصل ہے رکن یمانی کے اسطرح کہ ہو سارا حجر جانب یمین مین محرم کے اور ہو داہنا مونڈہا اوسکا نزدیک طرف حجر کے پس نیت کرے طواف کی اور یہہ کیفیت مستحب ہے اور نیت فرض ہے پہر مشی کری

اوس حال مین که مرور کرنے والا ہو داہنی طرف یہان تک
که محاذی ہو حجر کے پس قوف کرے مقابلہ اوسکے اور استقبال
کرے اوسکا اور بسم اللہ کہے اور تکبیر کہے اور حمد کرے اور
درود پڑہے اور دعا مانگی انتہی کہا اوسکی شارح نے اسے کہے
بسم اللہ واللہ اکبر ولله الحمد والصلوة والسلام علی رسول اللہ اللهم
ایماناً بک ووفاءً بعہدک واتباعاً سنتہ نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم رد المحتار
دونون ہاتہہ اوٹہا کے یعنی نزدیک تکبیر کے نہ نزدیک نیت کے
اسلئے کہ اوٹہانا ہاتہہ کا نزدیک نیت کے بدعت ہے لباب
اور کہا ملا علی قاری شارح لباب نے دوسری جگہہ بعد ایک کلام کے
اور حاصل یہہ ہے کہ رفع یدین غیر حالت استقبال مین مکروہ ہے
اور ابتدا غیر رفع الیدین سے پس وہ حرام ہے یا مکروہ تحریمی ہے
یا تنزیہی بنا کرنے کے اوپر اقوال کے نزدیک ہمارے کہ ابتدا کے
ساتہہ حجر کے فرض ہے یا واجب ہے یا سنت ہے اور سوا اسکے
نہین کہ مستحب ابتدا ہی ساتہہ نیت کے پہلی حجر سے واسطے خروج کے
اختلاف سے رد المحتار

مانند نماز کی ای محاذی دونون کانونکے اور پہلی بیان کیا ہے
کتاب الصلوۃ مین کہ استلام مین اور نزدیک جمہور تین کے اوٹھائی جائین
ہاتھہ محاذی دونون مونڈہونکے اور گردانا جاوے باطن دونون ہاتھونکا
طرف حجر اور کعبہ کے انتہی اور نسبت کیا ہے اسکو قہستانی نے
طرف شرح طحاوی کے اور تصحیح کی ہے اسکی بدایع وغیرہ مین اور
چلا ہے نقایہ وغیرہ مین اول پر اور تصحیح کی ہے اسکی غایۃ البیان
وغیرہ مین پس تحقیق مختلف ہوی ہے تصحیح رد المحتار
اور استلام کری حجر کا بعد ارسال دونون کے جیسا کہ نہر مین ہے
تحفہ سے کہا لباب مین صفت استلام کی یہہ ہے کہ رکھے دونون
ہاتھہ کو حجر پر اور رکھے موہنہ کو درمیان دونون ہاتھہ کے اور
بوسہ دے اوسکو رد المحتار

	امام شافعی		امام مالک
اور ایا سجدہ کری اوسپر	مستحب ہے سجدہ کرنا	عمر	سجدہ کرنا حجر اسود پر
اور کہا کیا ہے ابن حزم	حجر اسود پر	ابن عباس	بدعت ہے
کیا ہے اسکا لباب مین	المعانی البدیعہ	طاؤس	المعانی البدیعہ
اور کہا ہے کہ سجدہ کرنا			
اوسپر مستحب ہے اور			
مکرر کرے سجودکے ساتھہ			
تقبیل کے تین بار کہا			
شارح لباب نے اور			
یہہ موافق ہے اوسکی			
جو نقل کیا ہے اوسکو			
شیخ رشید الدین نے			
شرح کنز مین اور ایسا ہی			
نقل کیا ہے سجود کو ہمارے			
اصحاب نے عز الدین ابن جماعہ نے			

لیکن کہا ہے قوام الدین کاکی نے کہ اولی یہہ ہے نہ سجدہ کرے
نزدیک ہمارے بسبب عدم روایت کے مشاہیر مین انتہی ۔
اور ظاہر شرح لباب ترجیح اوسکی ہے جو کہا ہے کاکی نے معراج
مین اور یہی ظاہر ہے فتح القدیر کا اور اسی لئے اعتراض کیا ہے
نہر الفایق مین قول بحر رایق پر کہ جو کاکی نے کہا ہے وہ ضعیف ہے
اسطرح کہ صاحب درا اوری ہے یعنی کاکی اہل مذہب ماہرین سے
ہے اور وہ اوری ہے ساتھہ مذہب کے غیر اوسکی سے پس نہین
سزاوار ہے تضعیف اوسکی جو نقل کیا ہے کاکی نے اوسکو
کہتا ہو نہین لیکن اشتیاق کیا ہے کاکی نے طرف عدم ذکر اوسکے
کے مشاہیر مین اور نہین یہہ نفی کرتا ہے اوسکی ذکر غیر مشاہیر مین
اور تحقیق سنا بخاری سے جو نے اسپر ساتھہ اسکے کہ کیا ہے
اسکو آنحضرت صلعم نے اور فاروق نے آنحضرت کے بعد [illegible]
روایت کیا ہے اسکو حاکم نے اور تصحیح کی ہے اسکی اور استدلال
کیا ہے ساتھہ اسکے ملا علی قاری نے شرح نقایہ مین اور اسی
چیز سے کہ گذرا کاکی سے اور تائید [illegible] اسکے اوسکی جو قول

کیا ہے ابن جماعہ نے ہمارے اصحاب سے پھر دیکھا مینے غایۃ
سروجی مین کہ مکروہ رکھا ہے تنہا مالک نے سجدہ کو حجر پر اور کہا ہے
مالک نے کہ یہہ بدعت ہے اور جمہور اہل علم اوسکے استحباب پر
ہین اور حدیث حجت ہے اوسپر انتہی یعنی مالک پر اور ساتھہ
اسکی رجحان پاتا ہے جو بحر اور لباب مین ہے استحباب اسلئے کہ
نہین مختص ہے کہ سروجی سے اہل مذاہب سے ہے پس سروجی
ادری ہے اور اخذ ساتھہ اوسکے جو کیا ہے سروجی نے موافق
جمہور اور حدیث کی اولی اور احری ہے رد المحتار —
اور ترک ایذا واجب ہے ای پس نہ ترک کیا جاوے واجب
واسطے فعل سنت کے اور ای پر نظر طرف عورت کے بسبب خیال
کے پس نہین ہے اسمین ترک واجب بسبب فعل سنت کے اسلئے
کہ نظر اذن دیا گیا ہے اوسمین اسلئے ضرورت کے رد المحتار
پس اگر نہ قادر ہو یعنی اوپر تقبیل کے مگر ساتھہ ایذا کے یا نہ قادر ہو
مطلقا رکھے دونون ہاتہونکو حجر پر پہر تقبیل کرے دونون ہاتہونکی
یا رکھے ایک ہاتہہ کو اور اولی یہہ ہے کہ ہووہ ایک ہاتہہ داہنا اسلئے

کہ داہنا ہاتھہ استعمال کیا گیا ہے اوسمین جسمین شرف ہے اور نسبت
اسکی کہ نقل کیا گیا ہے بحر عمیق مین کہ حجر داہنا ہاتھہ اللہ کا ہے مصافحہ
کرتا ہے ساتھہ اوسکے اپنی بندون سے اور مصافحہ کرنا ساتھہ دہنے
کے ہے رد المحتار — اور جب گذری سات پہیرون مین حجر کا
استلام کری کہ سنت ہے درمیان ہر دو پہیرون اوسکے جیسا کہ
غایۃ البیان مین ہے اور ذکر کیا ہے محیط اور زوالد الحبیبہ مین کہ
ابتدا اور انتہا مین سنت ہے اور بیچ اوسکے جو درمیان اوسکے ہے
اور بحر اور توفیق دی ہے شرح لباب مین اسطرح کہ استلام
مین موکد تر ہے اوسے جو درمیان مین اوسکے ہے کہا شرح لباب
مین اور ایسا ہی مسنون ہے استلام درمیان طواف اور سعی کے
انتہی — اور ہدایہ مین ہے اگر نہ استطاعت رکہی استلام کی
استقبال کرے اور تکبیر کہے اور تہلیل اوپر اوسکے کہ ذکر کیا ہم نے
کہا فتح القدیر مین اور نہین ذکر کیا مصنف نے رفع الیدین کو ہر پہیر
مین استقبال کری حجر کا ہر مبدء شوط مین اور اعتقاد میرا یہہ ہے
کہ عدم رفع وہی صواب ہے اور نہین کہا ہے مینے آنحضرت صلعم سے

خلاف اسکا رد المحتار ـ
اور مستحب جانا شافعیون نے بوسہ دینا حجر اسود کو اور چہونا اوسکا ساتہہ
ہاتہہ داہنہ کے پہر بوسہ دینا اوسکو لبون کے ساتہہ بلا آواز اور
سجدہ کرنا اوسپر اگر ممکن ہو بغیر ایذا کے اور مستحب ہے
بوسہ دینا اور پیشانی لگانا وقت محاذات حجر اسود کے ہر طواف
مین اور اگر رک گیا وہ شخص بسبب انبوہ کے سجدہ سے فقط بوسہ دیوے
اور اگر رک گیا وہ شخص بوسہ دینے سے بہی تو چہوئے ہاتہہ یا عصا کے
ساتہہ پہر بوسہ دیوے ہاتہہ یا عصا کو اور اگر ممکن نہو وہ سے
یہہ بہی اشارہ کرے ساتہہ ہاتہہ کے یا کسی اور شئے کے ساتہہ جو
ہاتہہ مین ہے طرف حجر اسود کی اور یہہ مذہب شافعیون کا ہے
اور نزدیک حنفیون کے سنت ہے استقبال حجر اسود کا اول
طواف مین اور اوٹہاوے دونون ہاتہون کو کندہون تک اور
نیچے چہوڑے دونون ہاتہہ کو اور بوسہ دیوے حجر اسود کو اور
رکہے ہتیلی کو حجر اسود پر اور بوسہ دیوے اور سجدہ کرے
حجر اسود پر اگر ہوسکے دے بغیر نقصان کسی کے اور اگر نہوسکے

اور جو نسکے دونون ہاتہونکو حجراسود پر اور بوسہ دیوے دونون
ہاتہونکو اور اگر یہہ بہی نہین ہوسکی عصا رکہے حجراسود پر اور اگر
یہہ بہی نہوسکے اوٹہاوے دونون ہاتہونکو کندہون تک اور متوجہ
کری ہتیلیون کو طرف حجراسود کی چنانچہ رکہنے والا ہتیلیون کا حجراسود پر
اور پشت اپنی دونون ہاتہونکی اپنے موہنہ کیطرف کرے اور بوسہ
دیوی دونون ہاتہونکو اور بوسہ دینا ستونون سے اول اور آخر طواف
مین اور درمیان مین مستحب ہے اور مذہب مالکیون کا یہہ ہے کہ بوسہ
دینا حجراسود کا موہنہ کے ساتہہ اول ہر طواف مین سنت ہے اور
اگر انبوہ کثیر ہووی چہووی حجراسود کو ہاتہہ کے ساتہہ اور رکہے ہاتہہ
کو موہنہ پر اور نہ دیوی بوسہ ہاتہہ کو اگر نہ پہنچے حجراسود تک جسوقت
محاذی ہووے یا اوسے گذر جاوے تکبیر کہے اور نہ اشارہ کرے
ساتہہ ہاتہون کے اور انکار کیا مالک نے رکہنے رخسارون اور
پیشانی کو حجراسود پر اور مستحب جانتی ہین شافعی اور حنبلی یہہ کہ کہے
وقت ابتداے طواف اور استلام حجر کے یہہ بہی کہ بسم اللہ واللہ اکبر
اللہم ایمانا بک وتصدیقا بکتابک ووفاء بعہدک واتباعا لسنۃ نبیک محمد

صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتا ہون ساتھہ اسم اللہ کے اور اللہ بڑا ہے
ای بارخدایا ایمان لایا مین تجھپر اور سچی جانی مین نے کتاب تیری
اور پورا کیا عہد تیرا اور پیروی کی مینے سنت نبی تیرے کی کہ نام
مطہر اوسکا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور مستحب جانتے ہین شافعی
اور حنبلی پڑہنا اس دعا کا ہر طواف مین وقت محاذات اور استلام
حجر اسود کے اور کہا شافعی نے کہ ذکر اللہ تعالے کا اور درود نبی پر بہتر ہے
اور کہی لا الہ الا اللہ اور فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ حجر اسود اوترا ہے
جنت سے اور وہ زیادہ سفید تہا دودہ سے اور سیاہ کیا اوسکو گناہون
نبی آدم نے اور کہتے ہین صاحب کتاب کہ دیکہا ہمنے سنہ مین
حجر اسود پر نقطہ سفید اور پہر حج کیا ہمنے بعد اس سنہ سے تحقیق وہ
سفیدی کم ہوگئی تہی اور نہین دیکہا ہمنے اوس سفیدی کو بیچ سنہ ۳۶
کے مگر بہت وقت کے ساتھہ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ رکن اور مقام یاقوت جنت سے ہے اگر نہ لگتا ان دونون کو گناہ
نبی آدم البتہ روشن کرتے یہہ دونون بامین مشرق اور مغرب کے
اور نہین چہوتا ہے ان دونونکو کوئی بیمار مگر شفا پاتا ہے اور فرمایا

رسول اللہ صلعم نے اوٹھاویگا اللہ تعالے حجر کو قیامت مین انکھون والا اور دیکھنے والا اور بولنے والا اور گواہی دیویگا جسنے چھوا صادق دل سے اوسکو اور مستحب ہے بہت عمرہ کرنا نزدیک شافعیون اور حنفیون اور ایک جماعت حنبلیون کے خصوصًا رمضان شریف مین کیونکہ عمرہ رمضان مین مانند حج ہے چنانچہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ عمرہ رمضان مین مانند حج ہے میرے ساتھ اور مکروہ جانتے ہین مالکی عمرہ کرنا زیادہ ایک دفعہ سے ایک سال مین از مناسک صغیر ابن جماعہ

رکن یمانی و شامی و عراقی

اور استلام کرے رکن یمانی کا یعنی ہر پھیرے مین اور مراد ساتھ استلام کے اسجگہہ لمس اوسکا ہے ساتھ دونون ہاتھ کے یا ساتھ داہنے ہاتھ کے نہ ساتھ بائین ہاتھ کے بدون تقبیل اور سجدہ کی اوسپر اور نہین ثابت ہے استلام رکن یمانی ساتھ اشارہ کے وقت عاجز ہونے کے اوسکے لمس سے بسبب زحمت کے شرح لباب رد المحتار

اور استلام رکن یمانی کا مندوب ہے لیکن بلا تقبیل کے اور کہا محمد نے
کہ یہہ استلام سنت ہے اور تقبیل کرے رکن یمانی کی اور دلایل موید
قول محمد ہین اور مکروہ ہے استلام غیران دونون کا درمختار
شرح لباب مین ہے کہ ظاہر روایت اول ہے یعنی مندوب ہونا
اوسکا بدون تقبیل کے ہے جیسا کہ کافی اور ہدایہ وغیرہما مین ہے
اور کرمانی مین ہے اور یہی صحیح ہے اور نخبہ مین ہے کہ جو محمد سے
ہے وہ ضعیف ہے یقیناً اور ہدایہ مین ہے کہ نہین خلاف ہے
اسمین کہ تقبیل اوسکی نہین ہے سنت اور سراجیہ مین ہے اور
نہ تقبیل کری اوسکی اصح الاقاویل مین ردالمحتار ۔
اور مکروہ ہے استلام غیران دونون کا اور وہ رکن عراقی اور
شامی ہے اسلئے کہ رکن عراقی اور رکن شامی نہین ہین دونون
رکن حقیقۃً بلکہ وسط خانہ کعبہ سے ہین اسلئے کہ بعض حطیم خانہ کعبہ
مین سے ہے بدایع اور کراہت تقبیل کی تنزیہی ہے جیسا کہ بحرالرایق
مین ہے ردالمحتار ۔ اور دلایل موید اسکی ہین پس روایت
کیا ہے ابن عباس نے کہ تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تقبیل کرتے

رکن یمانی کی اور ایسا ہی روایت کیا ہے بخاری نے تاریخ مین اور روایت کیا ہے مسلم اور ابو داود نے ابن عمر سے تقبیل حجر اور رکن یمانی کے بسبب دیکھنے اونکے کے نبی صلعم کو بوسہ دیتے حجر اور رکن کو طحطاوی — اور مکروہ ہے استلام غیر حجر اور رکن یمانی کا یعنی رکن عراقی اور شامی کا اسلئے کہ واسطے اوس رکن کے کہ جسمین حجر ہے دو فضیلت ہین ہونا حجر کا اوسمین اور ہونا اوسکا قواعد خلیل پر اور واسطے رکن یمانی کے صرف دوسری فضیلت ہے یعنی ہونا اوسکا قواعد خلیل پر اور رکنین اخرین یعنی عراقی اور شامی پس نہین ہین قواعد خلیل پر اسلئے کہ یہہ دونون بنائی حجاج مین سے ہین اور استثنا کیجاوی چوکہٹ کعبہ کی پس طلب کیا جاوے استلام اوسکا جیساکہ شبلی مین ہے مجمع سے طحطاوی نہ استلام کری اوسکا یعنی رکن یمانی کا یعنی نہ چہوئی اور نہ چومی اوسکو اور نہ چومی اپنے ہاتہہ کو المعانی البدیعہ

امام شافعی چہونا رکن یمانی کا ہاتہہ سے اور چومنا ہاتہہ کا نہ رکن یمانی کا مستحب ہے — المعانی البدیعہ

نہین مستحب ہے تقبیل رکن عراقی اور شامی کے اور نہ استلام
یعنی چہونا اوسکا المعانی البدیعہ —
امام احمد متفق با امام شافعی چومی رکن یمانی کو اور نہ چومی اوسکو
جسے رکن یمانی کو چہوا ہے المعانی البدیعہ —
امام مالک صرف چہونا اوسکا نہ رکہنا ہاتہہ کا موںنہہ پر اور نہ چومنا
ہاتہہ کا المعانی البدیعہ —
دیگر علما نزدیک امامیہ کے سنت یعنی چہونا اور بوسہ دینا اوسکا
دونون ہین —
نزدیک جابر اور ابن عباس اور ابن الزبیر اور انس بن مالک اور
حسن کے یہہ ہے کہ استلام کرین ان دونون رکنونکا المعانی البدیعہ
اور مذہب شافعیون کا یہہ ہے کہ مستحب ہے بوسہ دینا رکن یمانی کا پس
چہوئی اوسکو ساتہہ ہاتہہ داہنے کے ظاہر روایت مین پہر بوسہ دیوے
ہاتہہ داہین کو ہر طواف مین اور نہ بوسہ دیوے رکن یمانی کو اور نزدیک
حنفیون کے بہتر ہے بوسہ دینا رکن یمانی کو اور نزدیک مالکیون کے
سنت ہر طواف مین یہہ ہے کہ چہوی رکن یمانی کو ہاتہہ سے اور

رکھی ہاتھہ کو موںنہہ پر اور نہ دیوے بوسہ اور نزدیک حنبلیین کے
مستحب ہے چھونا رکن یمانی کا ہاتہہ سے اور نہ بوسہ دیوے رکن یمانی
کو بلکہ بوسہ دینے ہاتہہ مین بھی حنبلیونکا اختلاف ہے اور
باتفاق ایمہ اربعہ نہ چھوئے اور نہ بوسہ دیوے دونون رکنونکو واسطے
پیروی نبی صلعم کے از مناسک صغیر ابن جماعہ

زمزم و ملتزم

پھر التزام کرے ملتزم کا اور پیئے پانی زمزم کا در مختار
التزام کرے یعنی کھڑا ہو چپٹ کے ملتزم کو الحاح کرتا اور ملتزم
دیوار خانہ کعبہ کے ہے درمیان حجر اسود اور دروازہ کے طحطاوی
اور فتح القدیر مین ہے اور مستحب ہے آنا زمزم کا بعد دو رکعت کے
پھر آئے ملتزم مین پہلے نکلنے کے طرف صفا کے اور کہا گیا ہے
کہ آئے ملتزم مین پھر آئے زمزم مین پھر عود کرے طرف حجر کی
ذکر کیا ہے اسکو سروجی نے انتہی — اور ثانی ایسہل ہے
اور افضل اور اسی پر عمل ہے شرح لباب کا اور جسکو ذکر کیا ہے
شارح نے یعنی صاحب در مختار نے مخالف واسطے دونون

قولونکی ظاہر الیکن مراد نہین مقتضی ہے ترتیب کو پس حمل کیا جائیگا
وہ جو ذکر کیا ہے شارح نے قول اول پر اور تحقیق ذکر کیا ہے
شرح لباب مین بیچ طواف صدر کے کہ یہی وہ مشہور ہے روایات
مین اور وہی اصح ہے جیسا کہ تصریح کی ہے اوسکی کرمانی اور
زیلعی نے انتہی اور کہا شرح لباب مین اسجگہہ اور نہین ذکر کیا گیا ہے
بہت کتابو نمین آنا زمزم اور ملتزم کا مابین نماز طواف اور توجہہ
کیطرف صفا کی اور شاید کہ نہ ذکر کرنا اوسکا بسبب موکد ہونے
اوسکی کے ہے رد المحتار
اور مستحب ہے دعا ی ملتزم مین اور ملتزم مابین حجر اسود اور
دروازہ کعبہ کے ہے اور یہہ ملتزم مشہور ہے ساتھہ اجابت دعا کے
اور مستحب ہے واسطے اوس شخص کے کہ وہ مسجد حرم مین میٹھا
ہووے اور یہہ کہ متوجہ اور قریب ہووی کعبہ شریف کے اور
نظر کری طرف کعبہ کی از روئے اعتقاد اور ثواب کے کیونکہ
نظر طرف کعبہ کی عبادت ہے اور مروی ہے کہ اللہ تعالی نازل
کرتا ہے بیت اللہ پر ہر رات اور دن ایکسو بیس ۱۲۰ رحمت ساتھہ

واسطے طواف کرنیوالونکے اور چالیس واسطے نماز پڑہنیوالونکے اور بیس واسطے نظر کرنیوالونکے ہے از مناسک صغیر ابن جماعہ

مستحب ہے بہت پینا اور پیٹ بہرنا پانی زمزم سے اور ثابت ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یہہ پانی مبارک ہے اور شفا ہے بیماریونکو اور مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پانی زمزم کا مفید ہے جس چیز کے واسطے پیا جاوے اگر پیوی تو اوسکے شفا کیواسطے دیویگا اللہ تجکو اگر پیوی تو استعاذہ کیواسطے پناہ دیوے تجکو اللہ اگر پیوی تو اوسکو واسطے رفع پیاس کے رفع کری اللہ پیاس کو اور مروی ہے کہ پانی زمین سے اوٹھ جاویگا پہلے قیامت سے مگر زمزم باقی رہیگا اور درست ہے غسل اور وضو پانی زمزم سے اور حضرت عائشہ ام المومنین رضہ اوٹھاتی تہین پانی زمزم کو اور فرماتی تہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ جانتے تہے استنجا پانی زمزم سے —

اور مستحب ہے زیادتی صدقہ اور صوم اور پڑہنا کلام اللہ کا اور

باقی طاعت بیت اللہ مین اور کہا ہے ایک جماعت نے متقدمین
سے کہ بوسہ نہین دیتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام
ابراہیم کو اور نہ احجار و نکو اور کہا علمار سلف نے اگر بوسہ نہ دیتے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود اور رکن یمانی کو ہرگز ہم تو
نہ دیتے تھی ان دونون کو اور ابن عمر رضہ خارج ہوتے تھے مسجد سے
تاکہ بوسہ دیتے تھے رکن یمانی کو طواف اور غیر طواف مین بنا بر
صغیر ابن جماعہ

متعلق زمزم

امام شافعی نہین مختص ہے رخصت واسطے اہل سقایت کے ساتھہ
اہل بیت کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے المعانی البدیعہ
امام مالک مختص ہے المعانی البدیعہ
بعض شافعیہ مین سے متفق با امام مالک

مسایل داخلی کوٹھہ کعبہ وافضلیت نماز و طواف

بحر رائق مین ہے کہ جب داخل ہو حاجی مکہ مین دسش دن ذی حجہ مین
اور نیت کرے اقامت نصف شہر کے نہ صحیح ہوگی نیت اوسکی اسلئے

کہ لابد ہوگا اوسکو جانا طرف عرفات کے پس نہ متحقق ہوگا اتحاد
موضع کا کہ بشرط صحت نیت اقامت ہے طحطاوی ۔
رد المحتار نہین جایز ہے محرم کو کہ فسخ کری نیت حج کو بعد اسکے
کہ احرام باندہ چکا ہو حج کا اور قطع کری افعال حج کو اور گردانے
اپنی احرام اور افعال کو واسطے عمرہ کے لباب ۔
اور ای پر امر انحضرت صلعم کا ساتھہ اسکے اپنی یار ونکو مگر یہ کہ سوق
ہدی کی ہوا وسنے پس مخصوص ہے ساتھہ اصحاب آنحضرت صلعم کے
یا منسوخ ہے نہہ اور تحقیق کہولکی بیان کیا ہے اسمقام کو محقق ابن
ہمام سے رد المحتار ۔
اور نہ جایز ہونا فسخ کرنا برخلاف ہے خانیہ اور ظاہریہ اور عامہ
اہل حدیث کے اونکی قول مین ہے کہ فسخ کرے محرم حج کو جبکہ
طواف کری قدوم کا طرف عمرہ کے اور ظاہر کلام اونکے کا یہہ ہے
کہ یہہ واجب ہے اور کہا بعض حنابلہ نے کہ ہم گواہ کرتے ہین اللہ کو
اسکا کہ اگر احرام باندہتے ہم حج کا پس دیکہتے ہم فرض اوسکا اوپر اسکے
فسخ مین طرف عمرہ کے واسطے خلاصی کے عقب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے فتح القدیر

اور عامہ فقہا ی مجتہدین منع فسخ پر ہین فتح القدیر اور طواف کرتا ہے خانہ کعبہ کا نفلا جسقدر چاہے بدون رمل اور سعی کے اسلئے کہ رمل اور ایسا ہی اضطباع تابع ہین اوس طواف کے بعد اوسکے سعی ہے اور سعی واجبات حج اور عمرہ سے ہے فقط اور یہہ طواف تطوع ہے پس نہین ہے اسکے بعد کہا شرنبلالیہ مین کافی سے کہ نفل ساتھہ سعی کے غیر مشروع ہے ـ رد المختار

سزاوار ہے تقیید اوسکی یعنی مقید ہونے نماز نافلہ کے افضل طواف تطوع سے حق مکی ہین ساتھہ زمانہ موسم کے اسلئے توسعہ کے غربا کے اور جو نہین پس طواف افضل ہے نماز سے مطلقا یعنی مکی اور آفاقی دونون کے لیے غیر موسم ہین اور تحقیق قرار کیا ہے اسکا اس بحث پر نہرین کہتا ہون نہین لیکن مخالف اسکے ہے جو نوالہ الجسیہ مین ہے او نص کی ہے اوپر کہ نماز مکہ مین افضل ہے واسطے اہل مکہ کے طواف سے اور واسطے غربا اور مسافرین کے طواف افضل ہے اسلئے کہ نماز فی نفسہا افضل ہے طواف سے اسلئے کہ نبی صلعم نے تشبیہ

دی ہے طواف خانہ کعبہ کو ساتھہ نماز کے لیکن غربا اگر مشغول ہونگے
ساتھہ نماز کے فوت ہو جائیگا اونسے طواف بغیر امکان تدارک کے
پس ہوگا مشغول ہونا ساتھہ اوسکے کہ نہیں ممکن ہے تدارک اوسکا
اولی پر تنبیہ شرح مرشدی مین کنز پر ہے کہ قول اونکا کہ نماز
افضل ہے طواف سے نہین ہے مراد اونکی یہہ کہ پڑہنا دو رکعت کا
افضل ہے ادای اسبوع سے اسلئے کہ اسبوع مشتمل ہے اوپر
دو رکعت کے ساتھہ زیادت کے بلکہ مراد اوسکے ساتھہ اسکی یہہ ہے
کہ وہ زمانہ کہ جسمین ادا کیا جاتا ہے ایا افضل اسمین یہہ ہے کہ صرف
کرے اوسکو واسطے طواف کے یا مشغول ہو اسمین ساتھہ نماز کے
انتہی اور نظیر اوسکا وہ ہے جو جواب دیا ہے ساتھہ اوسکے علامہ قاضی
بن ظہیرہ مکی نے جہان کہ پوچھے گئے اس سے کہ ایا افضل طواف ہے
یا عمرہ کہ راجح تفضیل طواف کی ہے عمرہ پر جبکہ مشغول ہو ساتھہ اوسکے
مقدار زمانہ عمرہ کا مگر جبکہ کہا جاوے کہ عمرہ نہ واقع ہوگا مگر فرض ادا یہ پس ہوگا حکم برعکس تمت

داخلی کوٹھہ کعبہ

سکوت کیا ہے مصنف نے داخل ہونے سے خانہ کعبہ مین کہ یہہ مندوب ہے جبکہ

نہ مشتمل ہو اوپر اپنے یا اپنی غیر کے ایذا پر اور داخل ہونا کعبہ مین ساتھہ زحمت کے کمتر ہوتا ہے نہر — کہتا ہون مین اور ایسا ہی ہے جبکہ نہ مشتمل ہو دفع رشوت پر وہ رشوت کہ لیتے ہین وسکو دربان جیسا کہ اشارہ کیا ہے اسکی طرف ملا علی قاری نے رد المحتار —

اور شرح لباب مین ہے اور حرام ہے لینا اجرت کا اونسے جو داخل ہوتے ہین کوٹہہ کعبہ مین یا قصد کرتے ہین زیارت مقام ابراہیم علیہ السلام کا بلا خلاف درمیان علمای اسلام اور ایمہ انام کے جیسا کہ تصریح کی ہے ساتھہ اسکے بحر وغیرہ مین انتہی اور تحقیق تصریح کی ہے ساتھہ اسکے کہ جسکا حرام ہے لینا حرام ہے دینا مگر واسطے ضرورت کے اور نہین ضرورت ہے اسجگہہ اسلئے کہ داخل ہونا کوٹہہ کعبہ مین نہین ہے مناسک حج مین رد المحتار مگر واسطے ضرورت کے اور نہین ضرورت ہے اسجگہہ اسلئے کہ داخل ہونا خانہ کعبہ مین نہین ہے مناسک حج مین ہے رد المحتار

اور ثابت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دخول کوٹہہ کعبہ شریف کا اور تکبیر و دعا اوسکی جوانب و نواحی مین اور نماز پڑہے مصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین جو داخل ہوے کوٹہہ کعبہ مین اور مصلی رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم بمقدار تین ذرع کے ہے جو ا رکعبہ شریف کے جسوقت داخل ہوویں کعبہ میں ور چلے سیدہا -

اور مستحب ہے دخول کوٹہہ کعبہ شریف کا اگر نہ ہو پہنچے نقصان کسی کو وقت داخل ہونیکے کوٹہہ سے اور غلطی کرتے ہین اکثر لوگ داخل ہونیکے اندر کعبہ کے کثرت میں اور ایذا دیتے ہیں بعض بعضونکو اور بہت دفعہ کہل جاتا ہے عورت بعضونکا اور کہل جاتا ہے مونہہ اور ہاتہہ عورتونکا اور بلند کرتے ہیں آوازونکو نہ ڈرتے ہیں اور نہ ادب کرتے ہیں یہہ عادت ہے جاہلونکی پرہیز کرنا اس سے ضرور ہے اور مروی ہے کہ دعا قبول ہوتی ہے بیت اللہ کے اندر اور مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جو داخل ہوا کوٹہہ کے اندر گویا داخل ہوا نیکی میں اور خارج ہوا بدی سے اور روایت ہے نسائی میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت داخل ہوئے اندر کوٹہہ کعبہ کے اوسوقت بیت اللہ چہہ ستون پر تہا اور تشریف رکہی جناب نے بامین اون دونون ستون کے جو قریب ہین دروازہ سے پس تعریف اور ثنا کی اللہ کی اور سوال کیا اور استغفار کیا پہر کہڑے ہوئے اور رکہا مونہہ اور رخسار مبارک کو دیوار کعبہ پر اور

تعریف اور ثنا کی اللہ کی اور سوال اور استغفار کیا اللہ سے پھر
تشریف لیگئے طرف ہر رکن کعبہ کے اور پڑہی تہلیل اور تکبیر اور
تسبیح کو اور کرتے تھے سوال اور استغفار پھر جسوقت باہر تشریف
لائے پڑہیں دو رکعت مستقبل ہوکر قبلہ کی اور مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز
جسوقت داخل ہوتے تھے بیت اللہ میں کہتے تھے اللہم انک
وعدت الامان داخل بیتک وانت خیر منزول بہ اللہم فاجعل امانی
ان تکفینی مؤنۃ الدنیا وکل ہول دون الجنۃ حتی تبلغنیہا برحمتک
اے بار خدا بالتحقیق تونے وعدہ کیا امان کو داخل ہونے والے
بیت اللہ اپنی کے اے بار خدا یا دے مجھکو امان اور رہنا مجھسے
محنت دنیا کی اور ہر سختی کو تا کہ پہونچوں جنت تیری میں بسبب رحمت
تیری کے از مناسک صغیر ابن جماعہ

دوسرا فرض وقوف عرفہ یعنی عرفہ کی دن عرفات مین ٹھہرنا

خطبہ مکہ کا اور دیگر خطبہ کا ذکر، ذی الحجہ کو واسطے جانے عرفات کے

اول خطبہ ساتوین ذی الحجہ کو بعد زوال و بعد نماز ظہر کے امام مکہ مین پڑہے اور
پہلے زوال سے مکروہ ہے اور تعلیم کری اس خطبہ مین مناسک کو کہ جنکی حاجت ہوں
عرفہ کے کیفیت احرام اور خروج طرف منی کی اور شب باشی اوسی منی مین اور
جانا منی سے طرف عرفہ کی اور نماز پڑہنا عرفہ مین اور وقوف کرنا اوس مین
اور جانا اوسی عرفہ سے اور سوای اوسکے یا ساری مناسک جنکی حاجت
ہوی حج کرنیوالی کو تمام حج تک بیان کرے اگرچہ ہونگے بعد اوس
خطبہ کے اور خطبہ اسلئے تاکید بہتر ہے رد المحتار

دوسرا خطبہ عرفہ مین پہلے جمع بین الصلوتین سے - تیسرا خطبہ منی مین
گیارہوین تاریخ ذی الحجہ کی فصل ہوگا درمیان ہر خطبہ کے ساتھ ایک
دن کے اور ساری خطبہ بلا جلسہ وسط ایک خطبہ ہونگے مگر خطبہ دن عرفہ کی
دو خطبہ ہونگے اور ساری خطبہ بعد نماز ظہر کے ہونگے مگر خطبہ عرفہ کا
کہ اول نماز ظہر کی ہوگا اور ساری یہہ خطبہ سنت ہین ایسا ہی ست
لباب مین اور یہین ذکر کیا ہے صاحب تنویر اور رد مختار نے

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام احمد
تیسرے خطبہ کو اسکی جگہہ مین رد المحتار	سنت ہے خطبہ پڑہنا ساتوین دن ذی الحجہ سے مکہ مین بعد نماز ظہر کے اور حکم کیا جاے لوگونکو جانیکا طرف منی کے فرداکو المعانی البدیعہ	نہین سنت ہے خطبہ پڑہنا ساتوین ذی الحجہ سے المعانی البدیعہ
نہین مستحب ہے یہہ خطبہ المعانی البدیعہ	مستحب ہے خطبہ پڑہنا امام کو بعد ظہر کے دن نحر کے منی مین اور تعلیم کرنا مناسک کا لوگون کو المعانی البدیعہ	نہین مستحب ہے المعانی البدیعہ

امام ابو حنیفه	امام شافعی
حکم کری امام موذن کو ساتهه اذان کے پهر خطبه پڑهے بعد اوسکے مانند جمعه کی المعانی البدیعه	جب ڈهل جاوے آفتاب نوی دن ذی الحجه سے خطبه پڑها جاوے خطبه خفیفه یعنی مختصر اور بعد تمامی خطبه کے بیٹهے خطیب پهر کهڑا هووا سطے دوسری خطبه کے اور شروع کرے موذن اذان کهنا اس حال مین که امام خطبه ثانیه مین هو یهان تک که هو فراغ امام کا خطبه سے ساتهه فراغ موذن کی اذان سے المعانی البدیعه

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	امام احمد
نہیں مستحب ہے المعانی البدیعہ	مستحب ہے یہہ کہ خطبہ پڑہی امام بعد ظہر کے دوسرے دن ایام تشریق مین سے پہلے دن جانے کے المعانی البدیعہ	متفق ساتہہ قول شافعی کے المعانی البدیعہ

منی ۸ ذی الحجہ کو

آٹھوین تاریخ ذی الحجہ کے کہ اوسکو یوم الترویہ کہتے ہین نماز فجر کی
مکہ مین پڑہ کے منی کو کہ ایک قریہ ہے حرم مین سے ایک فرسنگ
مکہ سے جائے ایسا ہی ہدایہ مین اور کہا کمال نے کہ ظاہر اس
ترتیب کا نماز فجر کی پڑہ کے جانا منی کا اور یہہ خلاف سنت ہے
اور مستحسن ہے محیط ہونا خروج کا طرف منی کی بعد زوال کے
اور کچھہ نہین ہے اور کہا مرغینانی نے بعد طلوع آفتاب کے
اور یہی صحیح ہے در مختار رد المحتار ۔ اور ٹھہری منی مین

فجر عرفہ تک در مختار —

یہہ مفید ہے طلب شب باشی کا منی ہین کہ شب باشی سنت ہے

ایسا ہی محیط مین — اور مبسوط مین ہے کہ مستحب ہے پڑہنا

ظہر کا ترویہ کے دن منی ہین اور اقامت اوسمین صبح عرفہ تک

انتہی اور نماز پڑہے فجر کی منی ہین وقت مختار فجر مین اور وہ

زمانہ اسفار کا ہے اور خانیہ مین ہے کہ پڑہے فجر کو غلس مین

پس گویا کہ اوسنے قیاس کیا ہے اوسکو فجر مزدلفہ پر اور اکثر

اول پر ہین یعنی پڑہنی پر وقت مختار فجر مین پس وہ افضل ہے

شرح لباب اور مناسک نودی ہین ہے اور اسی پر جو کرتے

ہین لوگ ان زمانون مین داخل ہونا عرفات کی زمین مین آٹھوین

دن پس خطا ہے مخالفت سنت کی اور فوت ہوجاتے ہین

اوسی بسبب سکے بہت سنتین بعض اونمین سے نمازین ہین منی مین

اور شب باشی ہے منی ہین اور توجہ ہے منی سے طرف نمرہ کی

اور اوترنا ہے اوسمین اور خطبہ ہے اور نماز ہے پہلی عرفات

سے داخل ہونے سے اور سوار اسکے انتہی اور اوسکے قول مین

، توجہ ہے منی سے طرف مزدلفہ کے اور اونٹرنا ہے اوس مین نزدیک
ہمارے کلام سے ہے کہ آئیگا قریب ردالمحتار —
اور مستحب ہے خروج منی کیطرف آٹھوین ذی الحجہ سے اور پڑھے
ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا منی مین باتفاق چارون امامونکے
وہ جو روشن کرتے ہین جاہل عوام شمع یہہ گمراہی فاحش اور بدعت
ظاہر ہے اور یہہ ہٹانیوالا ہے ذکر اور دعا سے اور واجب ہے
امیر حاج اور حاکم پر ازالہ اس بدعت کا اور مروی ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر ہے تسبیح کرنا اللہ کا چار رات مین قربانی
کی رات اور عید الفطر کے اور پندرہوین شعبان اور عرفہ کی رات
اور سنت یہہ ہے کہ ٹہیرے منی مین وقت طلوع شمس تک
باتفاق چارون امامونکے اور جسوقت طلوع کرے یہان سے
جاوے طرف عرفات کے تلبیہ اور ذکر اور دعا بہت پڑہے
اور کہا بعض سلف نے کہ کہے وقت چلنے کے یہہ دعا اللہم اجعلہا
خیر غدوت غدوتہا واقربہا الی رضوانک وابعدہا من سخطک اللہم
الیک توجہت ولوجہک الکریم اردت فاجعل حجی مبرورا وسعی مشکورا وذنبی

مغفور یا ارحم الرحمین ای بار خدایا گردان اس دن کو بہتر مرد نے
جو اوسکے صبح کرتا ہون اور قریب کر اس دن کو طرف قبولیت اپنی کے
اور دور کر اس دن کو غضب اپنی سے ای بار خدایا متوجہ ہوا مین
طرف تیری اور ارادہ کیا مینے طرف ذات کریم تیری کے او
حج میرا مبرور اور سعی میری مشکور اور گناہ میری مغفور یا ارحم الراحمین
ابن حبان

جمع نماز و تعلیم نمرہ

۹ ذی الحجہ کو بعد طلوع آفتاب کے منی سے جانا اور بمقام نمرہ ٹھہرنا
اور وہان نماز ظہر و عصر ایک وقت مین پڑھنا پھر عرفات مین مرنے کا
آگے بعد زوال کے ٹھہرنا اور بطن عرنہ مین نہ ٹھہرنا پھر بعد طلوع
آفتاب کے جائے طرف عرفات کے راہ پر ضب سے کہ وہ ایک پہاڑ ہے
متصل مسجد خیف کے جیسا کہ شرح لباب مین ہے
اور کہا ایضاح مین اگر گیا عرفات کو
اور اول یعنی جانا بعد طلوع
ہے سراج وہاج مین
اور عرفات سارا موقف ہے مگر بطن عرنہ انتہی

بھی کہ ایک وادی ہے حرم مین سے بجانب غرب مسجد عرفہ کے در مختار
کہا معراج الدرایہ مین اور اوترنی عرفات مین جسجگہہ چاہے مگر راہ مین
اور قرب جبل رحمۃ کا افضل ہے اور کہا ایمہ ثلثہ نے کہ نمرہ مین فضل ہے
بسبب اوترنے آنحضرت صلعم کے نمرہ مین کہتے ہین ہم حنفیہ جواب مین
کہ نمرہ عرفہ مین سے ہے اور اوترنا آنحضرت صلعم کا اوسمین نہ تہا قصد
سے انتہی - اور یہہ مخالف اوسکے ہے جو فتح القدیر مین سے
کہ سنت ہے اوترنا امام کا نمرہ مین اور مخالف ہے اوسکی جو نقل کیا ہے
علما نے امام رشید الدین سے کہ سزاوار ہے یہہ کہ نہ داخل ہو عرفہ
مین یہانتک کہ اوترے نمرہ مین قریب مسجد کے آفتاب کے
ڈہلنے تک اور توفیق دی ہے شرح لباب مین اسطرح کہ یہہ بہ نسبت
امام کے ہے نہ بہ نسبت غیر امام کے یا اسطرح کہ اوترنا پہلے نمرہ مین ہے
پھر قریب جبل الرحمۃ کے رد المختار - پھر جب پہونچی طرف عرفہ کی
اور ٹھہرے اوسمین اوس حال مین کہ دعا مانگنے والا ہو درود پڑھنے والا
ذکر کرنے والا لبیک کہنے والا پھر جب ڈہلی آفتاب غسل کری یا وضو
کرے اور غسل افضل ہے پھر جاے طرف مسجد کی اسی مسجد نمرہ کی

بلاتاخیر پہر جب پہونچ جاے مسجد نمرہ مین چڑہے امام اعظم
یا نایب اوسکا منبر پر اور بیٹہے اوسپر اور اذان کہے اذان
دینے والا روبرو اوسکے پس جب فارغ ہوا اذان دینی والا
اذان سے کہڑا ہو امام پس دو خطبہ پڑہے پس حمد کرے
اللہ کی اور ثنا اور لبیک کہے اور تہلیل اور تکبیر اور درود
بہیجے نبی صلعم پر اور نصیحت کرے لوگونکو اور حکم کرے
اونکو اور منع کرے اونکو اور تعلیم کرے اونکو مناسک یا نند
وقوف عرفہ اور وقوف مزدلفہ اور جمع نماز ظہر اور عصر کا
اور رمی اور ذبح اور حلق اور طواف اور باقی مناسک
تیسرے خطبہ تک پہر دعا مانگے اللہ تعالی سے اور اونہی پس
اگر ترک کیا ہو خطبہ کو یا خطبہ پڑہا ہو پہلے زوال کے کافی ہوگا
اور تحقیق اسارت کی یعنی برا کیا جوہرہ —

اور قول زیلعی یہہ ہے کہ جایز ہے یعنی صحیح ہے سانہہ کراہت
کے شرنبلالیہ رد المحتار — اور بعد خطبہ کے نماز پڑہائی امام
لوگونکو ظہر اور عصر کی سانہہ ایک اذان اور دو اقامت کے یعنی

اقامت کہی واسطے ظہر کے پہر نماز پڑہے ظہر کی پہر اقامت کہے
واسطے عصر کے درمختار ردالمحتار۔

ظاہر اسکا کہ بعد خطبہ کے نماز پڑہائی امام لوگونکو عدم تاخیر نماز ہے
خطبہ سے اور یہی صریح قول بدایع کا ہے کہ جب ڈہلی آفتاب
چڑہ جاوے امام منبر پر پس جب فارغ ہو خطبہ سے اقامت
کہی موذن اور نماز پڑہای امام الی آخرہ اور مانند اسیکی ہے لباب مین
اور بحرائق مین ہے معراج الدرایہ سے کہ تاخیر کرے اس
جمع بین الصلوتین کے آخر وقت ظہر تک اور مانند اسیکی ہے
شرح قاضی خانین جامع صغیر پر کہا شرح لباب مین اور سمین
یہہ ہے کہ لازم آتی ہے اس سے تاخیر وقوف کی اور منافی ہے
یہہ حدیث جابر رضی اللہ تعالے عنہ کے یہان تک کہ جب ڈہلی
آفتاب پس تحقیق ظاہر اسکا یہہ ہے کہ خطبہ تہا اول زوال مین
پس واقع ہوگی نماز آخر وقت ظہر مین ردالمحتار۔

اور قرات کرے ان دونون نمازون ظہر اور عصر مین جو جمع
کیجا مین سرا اور نہ پڑہے درمیان ان دونون نمازون کے

کچھ نماز اوپر مذہب کے درمختار ــ کچھ نماز ای اور نہ سنت آنیہ
یعنی سفری کہا لباب مین اور اگر دیر کر پڑہے امام نماز عصر کو
نہین مکروہ ہے مقتدی کو تطوع درمیان ظہر اور عصر کے داخل
ہونے امام تک عصر مین ردالمحتار ــ
اوپر مذہب کے اور وہ ظاہر الروایت ہے شرنبلالیہ اور وہی صحیح
ہے پس اگر کری یعنی کچھ نماز پڑہے مکروہ ہوا اور اعادہ کرے اذان کو
عصر کے لئے بسبب منقطع ہوجانے فوراً پڑہنی اوسکی سے پس ہوگیا
مانند مشغول ہوجانے کے درمیان اون دونون نمازون سے
ساتھہ فعل دوسری کے بجای مانند کہانے اور پینی کی پس تحقیق
اسصورت مین اعادہ کری اذان کو سراج اور جو ذخیرہ اور محیط اور
کافی مین ہے استثنار سنت ظہر کا سو خلاف حدیث اور اطلاق
مشایخ کے ہے فتح القدیر تنبیہ لیا ہے اس سے علامہ سید محمد
بن احمد بادشاہ نے کہ ترک کرے تکبیر تشریق کو اس جگہہ اور مزدلفہ
مین درمیان مغرب اور عشا کے واسطے مراعاۃ فوایت کے کہ وارد
ہے حدیث مین نقل کیا ہے اسکو علامہ سے کازرونی نے اپنے

فتاوی مین لکہا ہونہین اور اسمین نظر ہے اسلیئے کہ وارد حدیث مین
یہہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہی نماز ظہر کے پہر اقامت
کہے پس نماز پڑہے عصر کی اور نہ پڑہے درمیان اون دونون کے
کچہہ نماز پس اسمین تصریح ہے ساتہہ ترک نماز کے درمیان اون دونون
نمازون کے اور نہین لازم آتا ہے اس سے ترک تکبیر کا اور نہ قیاس
کیا جاوے تکبیر کا نماز پر بسبب واجب ہونے تکبیر کے نہ نماز کے اور
اسلیئے کہ مدت تکبیر کی تہوڑی ہے یہان تک کہ نہین شمار کیجاتی ہے
فاصل درمیان فریضہ اور ساتہہ کے اور حاصل یہہ ہے کہ تکبیر بعد ثبوت
اوسکے وجوب کے نزدیک ہماری نہین ساقط ہوگی اسجگہہ مگر ساتہہ
دلیل کے اور جو ذکر کیا ہے وہ صلاحیت دلیل ہونے کی نہین رکہتی ہے
جیسا کہ جانا تونے یہہ وہ ہے جو ظاہر ہوا ہے مجکو اور اللہ تعالی
دانا تر ہے رد المحتار – اور نہ پڑہے کچہہ نماز بعد اوسکے
عصر کے وقت ظہر مین در مختار –

ساقط ہے یہہ جملہ بعض نسخون در مختار سے اور نسبت کیا ہے اس
جملہ کو شرنبلالیہ مین طرف شرح دہبانیہ ابن الشحنہ کی رد المحتار –

اور شرط واسطے صحت اس جمع کے یعنی ظہر اور عصر کے عرفات
مین امام اعظم یعنی خلیفہ یا نایب ہو سکا ہے جو امام نہو تو تنہا نماز کو
اسکے وقت مین پڑہین ۔ اور دوسری شرط واسطے صحت جمع کے
احرام حج کا ہے دونون نمازون مین پس نہین جایز ہوگی عصر
اوسکے جو منفرد ہوا ایک نماز مین دونون نمازون مین سے پس اگر
نماز ظہر پڑہی ہو اکیلے نہ نماز پڑہے عصر کی ساتہہ امام کے اور
مانند اسکی ہے اگر نہ پڑہے ظہر کو ساتہہ امام کے اور نہ پڑہے عصر کو
ساتہہ امام کے تو نہ پڑہے عصر کو مگر اوسکے وقت مین اور نہ جایز ہوگی
عصر اوسکے جسنے نماز پڑہی ہو ظہر کی ساتہہ جماعت کے پہلے احرام
حج سے خواہ پڑہی ہو بدون احرام کے یا ساتہہ احرام عمرہ کے
پہر احرام باندہا ہو حج کا پہلے اداے عصر کے مگر وقت عصر مین
اور کہا ابو یوسف اور محمد نے کہ نہین شرط ہے واسطے صحت
عصر کے مگر احرام نہ امام اور ساتہہ اسیکے قایل ہین ایمہ ثلثہ یعنی
مالک و شافعی او راحمد اور یہی اظہر ہے نقل کیا ہے بیہ شرنبلالیہ
نے برہان سے نزدیک صاحبین کے در مختار رد المحتار

اختلاف ہے اس جمع مین یعنی جمع ظہر اور عصر مین بیچ عرفات کے
کہ آیا یہہ جمع سنت ہے یا مستحب اور جو کہا گیا ہے کہ تقدیم عصر کے
نزدیک امام کے واجب ہے واسطے صیانت جماعت کے لائق ہے
حمل واجب کا بمعنی ثابت کے شرح لباب رد المحتار ۔
اقتصار کیا شروط مین سے ۔ امام اور احرام پر اور زیادہ
کیا ہے لباب مین تقدیم ظہر کو عصر پر یہان تک کہ اگر ظاہر ہو جاوے
امام کو واقع ہونا ظہر کا پہلے زوال کے یا بغیر وضو اور واقع ہونا
عصر بعد زوال کے یا با وضو اعادہ کرے دونون کا اکٹھا اور زمان کو
اور وہ دن عرفہ کا ہے اور مکان کو اور وہ عرفہ ہے اور جو قریب ہے
عرفہ سے اور جماعت کو پس شرطین چھہ ہین گنا ہو نہین لیکن شرط
اخیر یعنی جماعت داخل ہے شرط اول یعنی امام مین اسلئے کہ معنی شرط
ہونے امام کے شرط ہونا نماز امام کا ہے ساتھہ لوگونکے نہ وجود امام کا
اوسمین علاوہ یہہ ہے کہ بحر رائق مین کہا ہے کہ جماعت شرط نہین ہے
یہان تک کہ اگر لاحق ہوا ہو لوگونکو خوف اور گھبراہٹ پس نماز پڑھ لے ہو
امام نے اکیلے دونو نمازین جایز ہوگا بالاجماع علی الصحیح ایسا ہی ہے

ذخیرہ مین یہہ نقل کیا بدایع سے کہ جماعت شرط جمع کی ہے
نزدیک ابو حنیفہ کے لیکن حق غیر امام مین نہ حق امام مین پہر کہا
پس جو نقایہ اور جوہرہ اور مجمع مین ہے شرط ہونا جماعت کا ضعیف
ہے اور اعتراض کیا ہے اوسپر نہر الفایق مین اسطرح کہ نقل
کیا ہے اس اشتراط کو غیر زاہدی نے اور تصحیح کی ہے اسکی
اسبیجابی نے اسطرح کہ جواز مسئلہ فرع یعنی خوف اور گہبراہٹ
مین واسطے ضرورت کے ہے کہتا ہون مین کہ جو گذر چکا بدایع سے
صلاحیت رکہتا ہے توفیق کا درمیان دونو کلام اور دونو تصحیح
کے پہر کافی پایا ایک جز کا دونو نمازون سے ساتہہ امام کے
یہانتک کہ اگر پایا اخیر ظہر کو پہر کہڑا ہوا واسطے ادای مافات
کے پہر پایا ایک جز کو عصر مین سے ساتہہ اوسکے کافی ہوگا جیسا کہ
افادہ کیا ہے اسکا بحر مین اور لباب مین رد المختار۔
اور مطلق چہوڑا امام کو پس شامل ہے مقیم اور مسافر کو لیکن اگر ہو
امام مقیم مانند امام مکہ کی نماز پڑہای امام لوگونکو نماز مقیمونکی اور
نہین جایز ہے امام کو قصر کرنا اور نہ حاجیونکو اقتدا ساتہہ امام کے

تھے مین کہا امام حلوانی نے تہے امام نسفی کہتے عجب ہے اہل موقف سے
کہ متابعت کرتے ہین امام مکہ کے قصر مین پس کہا اسنے قبول کیجائیگی
دعا اونکی یا امید رکھی جائیگی اوسنے کسی چیز کے حال یہہ ہے
کہ نماز اونکی غیر جایز ہے کہا شمس الایمہ نے تہا مین ساتہہ اہل موقف

کے پس لگ رہا مین	امام شافعی	امام مالک
اور نماز پڑہی ہین ہر نماز اوسکی	نہین جایز ہے اہل مکہ	جایز ہے قصر عرفہ مین
وقت مین اور وصیت کی	و مقیمین مکہ کو قصر اور	واسطے مسافران اور
ہین سے اپنی یارونکو	ایسا ہی نہین جایز	اہل مکہ کے اور واسطے
اور تحقیق سنا ہینے کہ	ہے امام کے لئے	اون لوگون کے جو مقیم
امام تکلیف کرتا ہے اور	قصر جب کہ مقیم ہون	ہین مکہ مین —
نکل آتا ہے مسافت سفر کو	مکہ مین اور تمام کرے	المعانی البدیعہ
پھر آتا ہے عرفات کو پس اگر	نماز کو جو پیچھے امام	
ہوا ایسا پس قصر جایز ہے	کے مسافر ہون	
امام کو اور جو نہین پس واجب	المعانی البدیعہ	
ہوگی احتیاط انتہی ملخصاً		

من التاتارخانیہ عن المحیط رد المحتار -

پس احرام شرط متفق علیہ ہے نزدیک ہمارے یعنی حنفیہ کے اور جمعہ احرام یعنی

بالاضافہ طرف مذکور کے ہے یہان پر یعنی پس نہین شرط ہے نزدیک ابی یوسف

اور محمد کے اقتدا ساتھہ امام یا اوسکے نائب کے اور جو نہین پس شرط ہونا زمانہ

اور مکان اور تصریح ظہر کا عصر پر متفق علیہ ہے نزدیک ہمارے یعنی حنفیہ کے جیسا

افادہ کیا ہے اسکا شرح لباب مین رد المحتار - شاید اظہر ہونا مذہب اوسکا ہونا بواسطہ

امام کا جہت دلیل سے ہے اور جو نہین پس متون قول امام پر ہین اور تصحیح کیا ہے

اسکی بدایع وغیرہ مین اور نقل کیا ہے اسکی تصحیح کو علامہ قاسم نے اسبیجابی سے

اور اعتماد کیا ہے اسپر برہان الشریعت اور نسفی نے رد المحتار

جب فوت ہو جمع عرفات مین ساتھہ امام کے نہین جایز ہے اکیلے جمع کرنا - المعانی البدیعہ

مکروہ ہے نفل بعد نماز عصر کے اگرچہ جمع کی گئی ہو عرفہ مین نسبت کیا ہے

اسکو معراج الدرایہ مین طرف مجتبی کے اور قنیہ مین طرف فخر الایمہ الترجمانی اور ظہیر الدین مرغینانی

اور ذکر کیا ہے اسکو حلیہ مین بحثا اور کہا نہین دیکھا ہے مین نے اسکو صریح اور تابعداری کی ہے اوسکی بحر مین رد المحتار

امام شافعی

جب فوت ہو جمع عرفات مین ساتھہ امام کے جمع کرے اکیلا - المعانی البدیعہ

اور جس وقت قریب ہووی عرفات کے تو نزدیک شافعیون اور مالکیون اور
حنبلیون کے مستحب ہے اوترنا نمرہ مین اور کہڑا کرے امام خیمہ کو وہان جہان
چاہے اور غسل کری باتفاق چارون اماموں کے وقوف عرفات کے لیئے
جس وقت ڈہل جاوی شمس مستحب ہے جانا امام اور لوگونکا مسجد ابراہیم کیطرف
کہ وہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے —
نماز پڑہی ہے اور نہین تہی بنا مسجد کی وہان عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مین بلکہ بنا اوسکی اول دولت عباسیون مین ہو گئی ہے وہان پڑہے ظہر
اور عصر کو بعد دو خطبون کے نزدیک شافعیون اور مالکیون اور حنفیون کے اور نزدیک
حنبلیون کے پڑہے دونون نمازون کے بعد ایک خطبہ کو مگر نزدیک شافعیونکے
سنت ہے جمع تقدیم مابین ان دونون نمازونکے واسطے مسافر سفر طویل کے
اور نہ مکی اور مقیم کے واسطے اور یہہ ہی مذہب حنبلیونکا اور مذہب حنفیون اور مالکیون کا یہہ ہے
کہ جمع مابین ان دونون نمازونکی جایز ہے واسطے ہر شخص کے مگر نزدیک حنفیونکے شرط جواز
جمع کیواسطے ادا ے صلواتین بجماعت ہے اور امام اوسکا بادشاہ یا نایب بادشاہ ہووے اور احرام واسطے
حج کے باندہا ہووے اور مذہب شافعیون اور حنفیون اور حنبلیون کا یہہ ہے کہ نہین ہے جایز قصر اس نماز کا مگر
واسطے مسافر کے جو سفر کیا ہووے اوسنے مدت قصر مین اور مذہب مالکیونکا یہہ ہے کہ قصر کری عرفات مین سواے اہل عرفات کے سنت ہے از جہت [illegible]

امام ابو حنیفه	امام شافعی	امام احمد	امام مالک
اول وقت وقوف عرفات کا دو پہر ڈہلی دن عرفہ سے طلوع فجر نحر تک ہے المعانی البدیعہ وقت وقوف کا عرفہ مین بعد زوال آفتاب کے ہے دن عرفہ کے طلوع فجر اول روز نحر تک عالمگیریہ اور اگر وقوف کیا غیر وقت مین نہو گا یا نیوالا وقوف کا مگر جبکہ مشتبہ ہو جاے لوگون پر ہلال ذی الحجہ کا اور پورا کیا ہو لوگون نے ذوی القعدہ کو تیس دن پہر ظاہر ہوا ہو	متفق با امام ابو حنیفه نسبت وقت وقوف عرفہ جب پالیا ہو ایک جزء زمانہ وقوف مین سے کافی ہو گا رات ہو یا دن المعانی البدیعہ	وقت وقوف کا طلوع ہے فجر یوم عرفہ سے طلوع فجر یوم نحر تک ہے المعانی البدیعہ	معتمد وقوف مین رات ہے اور دن تابع ان کا ہے اگر وقوف کیا ہو رات مین نہ دن مین کافی ہو جائیگا اور اگر وقوف کیا ہو گا دن مین نہ رات مین کافی نہو گا المعانی البدیعہ

کہ جب دن وقوف کیا ہے تہا دن نحر کا ہو جائیگا وقوف استحساناً
اور قیاس سے ہے کہ نہ جایز ہو جیسے کہ نہین جایز ہوتا ہے اگر ظاہر
ہو کہ تہا یوم وقوف یوم ترویہ کا ایسا ہی ہے فتاوی قاضی خان مین
اور اگر نہ پایا عرفات کو یہان تک کہ نکل آئی فجر اول دن نحر کے
پس تحقیق فوت ہو گیا اوسکا حج اور ساقط ہو گئی اوسی افعال حج
کے اور پہر گیا احرام اوسکا طرف عمرہ کی پس لاوے افعال
عمرہ کے اور حلال ہو جاوے اور واجب ہو گی اوسپر قضا حج کی
سال آیندہ مین ایسا ہی ہے شرح طحاوی مین عالمگیریہ ۔
تنگ ہوا نماز عشا اور وقوف عرفات کا وقت تو نماز کو چہوڑے اور
عرفات کو جاوے بلحاظ مشقت شدید یعنی دسوین ذی الحجہ کی اتنی
کم باقی ہے کہ اگر عشا پڑہے تو وقوف عرفات فوت ہوتا ہے اور اگر
وقوف عرفات کرتا ہے تو عشا کا وقت جاتا ہے تو یہان وقوف عرفات
مقدم ہے اسواسطے کہ اگر عشا پڑہے گا تو حج دوسرے سال پر
موقوف رہے گا پہر واللہ اعلم خرچ باقی رہے دوسری سال تک
یا زیست پہر آنی کا اتفاق ہو یا نہو بخلاف نماز عشا کے کہ اوسکا قضا کرنا

ہر وقت ممکن ہے از غایت الاوطار ۔

اور وقوف عورات حایضہ اور جنب ورا اون سکا جسنے نہین پڑہین ہین دونون نمازین کافی ہوگا اور نہ لازم آئیگا اوسپر کچہہ ایسا ہی ہے محیط سرخسی مین عالمگیریہ ۔

اور کہڑا ہونا نیت وقوف مین شرط نہین ہے اور نہ واجب اگر ہو وقوف بیٹھی ہوئی جایز ہوگا حج اوسکا اور یہہ اسلئے کہ شرط کینونتہ ہے محل وقوف مین پس صحیح ہے وقوف گذرنیوالی اور بہاگنی والی او و قصد اوسکے ڈہونڈنے والی اور سوتی ہوئی اور دیوانہ اور نشہ کہاے ہوئی کا مختار شرط کینونتہ ہے محل وقوف مین یعنی تحقیق محل وقوف مین اگرچہ نہ ذرنگی کری محل وقوف مین دلالت کرتا ہے اسپر قول اوسکا کہ صحیح ہے وقوف گذرنے والے کا طحطاوی ۔

اور مراد کینونتہ سے حصول ہے محل وقوف مین اوپر جس جہت کہ ہوا گرچہ سوتا ہو یا اوسکو عرفہ نجانتا ہو ہوش مین نہو یا مگر دہو یا حالت جنابت مین ہو یا گذرنیوالا ہو جلدی سے رد المحتار ۔

پس ہر ایک قیام اور نیت بین سے مستحب ہے جیساکہ لباب مین ہے

اور سوا اسکے نہین کہ ہوئی نیت شرط طواف مین نہ وقوف مین
اسلئے کہ نیت وقت احرام متضمن ہے سارے رکنون کو جو کیجاتے ہین
احرام مین اور وقوف کیا جاتا ہے احرام مین ہر وجہ سے پس اکتفا
کیا گیا وقوف مین ساتھہ اوسی نیت کے اور طواف کیا جاتا ہے
احرام مین بعض وجہ سے نہ بعض جہاور سے اسلئے کہ طواف کیا جاتا ہے
بعد تحلل اول کے پس شرط کی گئی اوسمین اصل نیت نہ تعین نیت باعتبار
عمل دونون وجہہ سنکے شرح نقایہ قاری لیکن یہہ فرق نہین شامل ہے
طواف عمرہ کو اسلئے کہ طواف عمرہ کیا جاتا ہے پہلے تحلل سے اور
قریب ہے کہ ذکر کیا جاویگا اخیر باب مین فرق دوسرا رد المحتار
صحیح ہوجانے حج مین اوسکے جو گذر جاوے عرفہ مین سوتے ہوئے
یا بیہوش اشارہ ہے اسطرف کو کہ وقوف عرفہ صحیح ہوجاتا ہے
بلا نیت کے جیسا کہ قریب ہے کہ تصریح کریگا اسکی بخلاف طواف کے
نہا بحر رائق مین اور فرق یہہ ہے کہ طواف عبادہ مقصودہ ہے اور
اسی لئے نفل ساتھہ اوسکے ہوسکتا ہے پس لابد ہے اشتراط
اصل نیت سے اگرچہ نہ غیر محتاج طرف تعین کی جیسا کہ گذرا

اور اسی پر وقوف پس نہین ہے عبادت مقصودہ اور اسی لئے نہین تنفل کیا جاتا ہے
ساتھ اوسکے پس جو نیت کا اصل عبادة مین ور رہ احرام ہے بی نیاز کرتا ہے
اوسکی اشتراط سے وقوف مین انتہی -
لیکن ایراد کیا ہے اسپر نہر الفایق مین کہ قرارت نماز مین عبادت مستقلہ ہے بدلیل اسکے
کہ تنفل کیا جاتا ہے ساتھ قرارت کے باوجود اسکے نہین شرط کیجاتی ہے واسطے
قرارت کے نیت کہا نہر الفائق مین اور نہین کہا مینے اسکو واسطے کسیکی اور نہین
ظاہر ہوا ہے مجکو اس سے جواب کہتا ہون نہین کبھی منع کیا جاتا ہے ہونے
قرارت سے عبادت مستقلہ اور تنفل ساتھ قرارت کے نہین لالت کرتا ہے اسکی
عبادة مستقلہ ہونے پر مانند وضو کی کہ تنفل کیا جاتا ہے ساتھ وضو کے باوجود بلکہ
وضو عبادت مستقلہ نہین ہے اور اسی لئے نہین صحیح ہوتی ہے نذر وضو کی اور اسیطرح
قرارت ہے کہ نہین صحیح ہوتی ہے نذر اوسکی پس قہستانی کے اعتکاف مین ہے کہ نذر ساتھ قرارت کے نہین
صحیح ہے اسلئے کہ قرارت فرض کی گئی ہے تبعاً واسطے نماز کے نہ لعینہا اور بذا اتہار دا لمحتار
طواف افضل ہی وقوف سے اسلئے کہ طواف عبادة مقصودہ ہے اور اسی لئے تنفل کیا جاتا ہے ساتھ طواف کے
نہ ساتھ وقوف کے بحر اور قول آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کہ الحج عرفہ یعنی حج وقوف عرفہ ہی منافی اس افضلیت
کے نہین ہے اسلئے کہ مراد یہہ ہے کہ جسنے پایا وقوف کو پس تحقیق پایا حج کو بسبب امن ہونے فوت حج سے ساتھ فوت ہونے کے بخلاف

طواف طحطاوی ـ

امام ابوحنیفه	امام شافعی	امام مالک	دیگر علماء
جب وقوف کیا ہو عرفه مین اور نه جانتا ہو که یہه عرفه ہی کافی ہو جائیگا المعانی البدیعه	اگر فوت ہوا ہو وقوف عرفات کا اور پایا ہو وقوف مشعر حرام کو تو نه کافی ہوگا اوسکو وقوف عرفات سے المعانی البدیعه	جب وقوف کیا ہو عرفه مین اور نه جانتا ہو که یہه عرفه سے کافی ہو جائیگا المعانی البدیعه	نزدیک ابی ثور نه کافی ہوگا المعانی البدیعه نزدیک امامیه کے وقوف مشعر حرام مین کافی ہے وقوف عرفه سے که وه رکن ہے ارکان حج مین سے قائم ہے مقام وقوف عرفات کے نزدیک قاسم کے زیدیه مین واجب ہے نزدیک امامیه کے کافی ہو جائیگا اوسکو وقوف عرفات سے المعانی البدیعه

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	امام مالک	
عرفات سارا موقف ہے	وادی عرنہ نہیں ہے	وہ عرفہ مین سے ہے	ابن الصالح
مگر بطن عرنہ بفتح رای	عرفہ پہر جو وقوف	یعنی وادی اور جایز	
اور ساتہہ ضمہ رای کے	کری اوسمین نہ کافی	ہے اوسمین مگر اوپر	
بہی ایک وادی ہے	ہوگا	اوسکے لازم ہے دم	
حرم مین سے بجانب		اگر وقوف نہ کرے	
غرب مسجد عرفہ کی درمختار			
کہا معراج الدرایہ مین			
اوترے عرفات مین			
جسجگہہ چاہے اور			
قرب جبل رحمۃ کا افضل ہے			
رد المحتار			

جبل رحمتہ وہ پہاڑ ہے جو وسط عرفات مین ہے اور کہاجاتا ہے
اوسکو الال بروزن ہلال اور ای پر چڑہنا جبل الرحمتہ کا جیسا کہ کرتے ہین
اوسکو عوام پس نہین ذکر کیا ہے کسی نے اون لوگون مین سے
کہ جنکا اعتبار ہے اوسمین کچہہ فضلیت بلکہ حکم اوسکا حکم باقی زمینون
عرفات کا ہے اور دعوی کیا ہے طبری اور ماوردی نے کہ چڑہنا
جبل رحمتہ پر مستحب ہے اور رد کیا ہے اوسکو نووی نے اسطرح کہ نہین ہے
کچہہ اصل اوسکی اسلئے کہ نہین وارد ہوئی ہے اسمین خبر صحیح اور
نہ ضعیف رد المحتار — اور جو مشتہر ہے نزدیک عوام کے
اعتنا ساتہہ وقوف کے جبل رحمتہ پر کہ وسط عرفات مین ہے
اور ترجیح اوسکی جبل رحمتہ کو غیر جبل رحمتہ پر پس خطای ظاہر
اور مخالف ہے سنت کے اور نہین ذکر کیا ہے کسی نے اونمین سے
جنکا اعتبار ہے چڑہنے مین اس پہاڑ کے کچہہ فضیلت کو کہ خاص ہو
ساتہہ اوسکے بلکہ واسطے جبل رحمتہ کے حکم باقی اراضی عرفات
غیر موقف رسول اللہ صلعم کا ہے اسلئے کہ موقف رسول اللہ افضل ہے
اور اسی پر جو کہا ہے ماوردی اور ظہیری نے استحباب قصد اس

پہاڑ کا اور یہہ کہ وہ موقف انبیا کا ہے پس نہین ہے کچہہ اصل اوسکی
اور نہین وارد ہوی ہے اسمین کوی حدیث صحیح اور نہ ضعیف
بحر رایق مین نقل کیا ہے لوذی سے کہ اوسنے شرح مہذب مین
لکہا ہے طحطاوی — اور شرح شیخ اسمعیل مین منسک فارسی سے
منقول ہے کہا قاضی القضاۃ بدرالدین نے اور تحقیق کوشش کی مین نے
تعین موقف آنحضرت مین اور موافقت کی میری اسپر بعض معتمدین محدثین
اور علمای مکہ نے یہان تک کہ حاصل ہوا ظن ساتہہ تعین اوسکے کہ وہ
فجوہ مستعلیہ مشرفہ علی الموقف ہے وہ فجوہ کہ داہنی طرف اوسکی اور پیچہے
اوسکے پتہر لگا ہوا ہے پتہرون جبل حمتہ سے اور یہہ فجوہ درمیان جبل
اور بنای مربع کے ہے کہ بائین طرف جبل کے ہے اور وہ فجوہ طرف جبل کے
اقرب ہے تہوڑا سا اسطرح کہ ہو جبل آگے تیری داہنی طرف کے جب موہنہ کرے
تو طرف قبلہ کی اور بنای مربع بائین طرف تیری ہو تہوڑا پیچہے اوسکے
اور نقل کیا ہے اسکو لباب مین بہی ساتہہ اختصار کے کہا قاضی محمد عید نے
اور بنای مربع وہ معروف ہے ساتہہ مطبخ آدم کے اور معروف ہے
محاذی اوسکی پتہر بیٹہا ہوا تابع اوسکے ہے وہ اور جو گرد اوسکے ہین

وہ پتھر پچھی ہوی اور نیچے اوسکے ہین پتھر سیاہ متصل پہاڑ کے رد المحتار
کہا ابن جماعہ نے اور جو کرتے ہین جاہل عوام روشن کرنا شمعونکو
شب عرفہ مین پس ضلالت فاحشہ اور گمراہی کھلی ہوی اور بدعت
ظاہرہ ہے جامع ہے انواع قبایح کو اور باز رکھتی ہے ذکر اور
دعا سے جو مطلوب ہین اوسوقت بزرگ مین اور واجب ہے صاحب
حکومت پر اور ہر اوس شخص پر کہ قادر ہو ازالہ بدعات پر انکار اوسکا
اور دور کرنا اوسکا حموی طحطاوی —

جسوقت پڑھا لوگون نے ظہر اور عصر کو مسجد ابراہیم مین پس سنت یہہ ہے
کہ جاوے طرف موقف عرفات کے بغیر تاخیر اور کھڑا ہووے
عرفات مین بعد زوال سے غروب شمس تک اور جس مقام عرفات
مین کھڑا ہووے درست ہے وقوف اوسکو مگر افضل نزدیک شافعیون
اور حنفیون اور حنبلیون کے کھڑا ہونا ہے نزدیک سخرات کبار جو مفروش
ہین طرف ابن الصغار کے اور نزدیک مالکیون کے نہین کسی موضع کی
تخصیص کسی پر بلکہ کل مواضع عرفات مساوی ہے اور وہ جو مشہور ہے
نزدیک جاہلون کے افضلیت وقوف جبل رحمت پس خطا ہی ہے

افضل اسکی اور کھڑا ہونا مرد کا سوار بہتر ہے پیادہ پا سے اور
وقوف عورت بیٹھی کو افضل ہے اور مستحب ہے کہ ہووے عورت
موقف کی کونہ مین یہہ مذہب ہے شافعیونکا اور نزدیک حنفیون
اور مالکیون کے رکوب افضل ہے قیام سے مرد اور عورت دونونکے
لئے اور کہا مالکیون نے نہ بیٹھی عورت مگر ضعف کے سبب سے
اور نزدیک حنبلیونکے مطلقا رکوب افضل ہے قعود سے اور بہتر
یہہ ہے کہ ہووے کھڑا ہونیوالا عرفات کا متوجہ قبلہ کی طرف
پاک ہووے انحالیکہ چھپانیوالا ہو عورت کا اور جو کھڑا ہو عرفات مین
بغیر ان صفتونکے جایز ہے وقوف مگر بہتر نہین ہے اور نزدیک
شافعیونکے بہتر یہہ ہے کہ نہ رکھے روزہ دن عرفہ مین طاقت والا ہو
یا نہو اور اکثر شافعیونکے نزدیک مکروہ ہے یہہ روزہ اور مذہب
حنفیونکا یہہ ہے کہ مستحب ہے یہہ روزہ حاجیون کے لئے بشرطیکہ
اگر ضعیف نہون اور در صورت ضعیف مستحب افطار ہے ایسے ہی کہا
صاحب محیط نے اور نزدیک حنبلیونکے نہین مستحب یہہ روزہ مگر
اوس متمتع کیواسطے کہ نہ رکھے طاقت قربانیکی اور مستحب ہے نیک کام

کرنا ہیچ ان دس دنونکے خصوصاً دن عرفہ مین اور نہ کرے عرفات
مین مگر تلاوت قران اور ذکر اور دعا اور تہلیل و تکبیر اور استغفار
اور دعا کرے اللہ سے تنہا ہو یا جماعت مین اپنے واسطے اور
والدین اور رشتہ دارون اور دوستون اور باقی مسلمانونکے لئے
جسوقت غروب کرے شمس دوڑے امام اور لوگ عرفات سے
تلبیہ کرنیوالے ذکر کرنیوالے شکر کرنیوالے اور خوش ہونیوالے
ساتھہ نعمت اللہ کے اور یہہ مذہب غیر مالکیونکا ہے اور مروی ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے فرشتون کو
کہ دیکھو بندون میری کو آتے ہین غبار آلودہ اور ژولیدہ بال ہماری
خدمت کے لئے گواہ کرتا ہون تمکو کہ بخشدئے ہمنے گناہ ان بندونکے
اگرچہ ہووین مانند ریت بیابانونکی اور قطرے بارشونکے اور دوسرے
بندون میری بخشش کی گئی تمکو اور شفاعت کرنیوالے تمہارے کو اور
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ابلیس خاک اوڑاتا ہے سر پر
پیٹتا ہے اوسکے لوگون کے عرفات سے افسوس کرتا ہے یہان تک کہ
آتے ہین شیاطین اوسکے پاس اور کہتے ہین کیا ہوا تجکو بس کہتا ہے

وہ کہ یہہ وہ لوگ ہین جو گناہ کرتے تہے ساٹہہ یا ستر برس سے بخشدیا
اللہ نے تہوڑی دیر مین اور جو شخص نکلے عرفات سے قبل غروب
شمس سے اور پہر نہ آیا وہ عرفات کیطرف دن نکلنے یوم نحر تک تو فوت
ہو گیا اوسکا حج نزدیک مالکیون کے خلاف ہے اور تمیون اماموں کے
اور کہا امام احمد رح نے جسوقت اوترے عرفات سے تہلیل اور
تکبیر اور تلبیہ کرے اور کہے اللہم الیک افضت والیک رغبت ومنک
ترہبت فاقبل نسکی واعظم اجری وتقبل توبتی وارحم تضرعی واستجب
دعائی واعطنی سؤلی اے بارخدایا اوترا مین اور رغبت کرتا ہون
تیری طرف اور ڈرتا ہون مین تجہسے قبول کر عبادت میری اور
بڑہا اجر میری اور قبول کر توبہ میری اور مہربانی کر میری عاجزی
اور قبول کر دعا میری اور پورا کر سوال میرا اور سنت یہہ ہے
کہ اوترین لوگ آرام کے ساتہہ اور نہ چلین جلدی چنانچہ جلدی کے
ساتہہ اوترتے ہین جہال از مناسک صغیر ابن جماعہ

احکام امام متعلق بہ عرفات

امام ابو حنیفہ

پہر جاوے امام ساتہہ قوم کے مسجد نمرہ سے طرف موقف کے
یعنی مکان وقوف کے جو عرفہ مین ہے اور وہ ایک جگہہ ہے
عرفات مین سے چار فرسنگ پر مکہ سے نام رکہی جاتی ہے ساتہہ
موقف اعظم کے در مختار رد المختار طحطاوی ۔
نماز پڑہے ظہر اور عصر کے ساتہہ جمع کے مسجد نمرہ مین اور جاوے
موقف کو ساتہہ غسل کے کہ سنت ہے در مختار ۔
اور غسل افضل ہے وضو سے طحطاوی اور وقوف عرفات کرے
امام اوپر اپنے اونٹنی کے قریب جبل رحمتہ کے نزدیک بڑے
پتہرونکی قبلہ کیطرف موہنہ کرکے در مختار جبل رحمتہ وہ پہاڑ ہے
جو وسط عرفات مین ہے اور کہا جاتا ہے اوسکو الال بروزن
ہلال رد المختار ۔ نزدیک بڑی پتہرون کے یعنی پتہرون سیاہ
کے جو بچھے ہوے ہین اسلئے کہ وہ پتہر جگہ گمان موقف آنحضرت
صلعم کی ہین شرح لباب ۔ خانیہ مین ہے اور افضل ہے

امام کو وقوف سوار ہو کے اور غیر امام کو یہہ کہ وقوف کرے
نزدیک امام کے انتہی ۔
اور ظاہر اسکا یہہ ہے کہ رکوب یعنی سوار ہونا واسطے فقط امام کے
ہے اور یہی مفہوم کلام مصنف کا ہے مانند ہدایہ اور بدایع
وغیرہما کے اور موید اسکا ہے قول سراج کا اسلئے کہ دعا کرے
امام اور دعا کریں لوگ ساتھہ اوسکے دعا کی پس اگر ہوگا امام بیچ
سواری پر پس ہونا اوسکا سواری پر ابلغ ہے بیچ مشاہدہ
لوگوں کے اوسکو انتہی ۔
لیکن قہستانی میں ہے کہ افضل یہہ ہے کہ ہو غیر اوسکا راکب قریب
امام سے اپنی اور مانند اسکی ہے متن ملتقی میں اور نقل کیا ہے
بعض علما نے سراج سے ۔ منسک ابن العجمی سے کہ مکروہ ہے وقوف
پشت دابہ پر مگر بیچ حال وقوف کے عرفہ میں بلکہ وہ افضل ہے
واسطے امام اور غیر امام کے انتہی اور نہیں دیکھا میں نے اسکو سراج میں انتہی
اور دعا مانگی امام جہر سے ساتھہ کوشش اور الحاح کے اور تعلیم کرے
مناسک اور وقوف کریں لوگ پیچھے اوسکے قریب قبلہ رخ سنتی ہوئی کلی

قول کو خشوع اور بکا سے درمختار۔

اور نہ افراط کرے جہر مین ساتھ آواز کے لباب۔

اسی اسطرح کہ رنج دے اپنے نفس کو لیکن مقید کیا ہے شرح لباب نے جہر کو ساتھ ہونے اوسکے کے تلبیہ مین اور کہا شارح لباب نے اور اسی پر ادعیہ و اذکار پس ساتھ خفیہ کے اولی ہین کہتا ہون مین مؤید اسکا ہے قول اوسکا سراج مین اور اجتہاد کرے دعا مین اور سنت اخفای صوت ہے بسبب قول اللہ تعالے ادعوا ربکم تضرعاً و خفیۃ انتہی رد المحتار۔

اور اوٹھاوے ہاتھون کو پہلا کے اور استقبال قبلہ کرے جیسا کہ استقبال کرتا ہے دعا کرنیوالا ساتھ ہاتھ اور مونہہ کے ایسا ہی ہے بدایع مین عالمگیریہ

واجب ہے عرفہ مین ٹھہرنا کب تک ہے

امام ابو حنیفہ اور واجب وقوف کا امتداد ہے غروب آفتاب تک عالمگیریہ

اور جب غروب ہو آفتاب جاوے امام اور لوگ ساتھ اوسکے آہستگی یہان تک کہ آئین مزدلفہ مین ایسا ہی ہے ہدایہ مین عالمگیریہ۔

اور سزاوار یہہ ہے کہ جاوے ساتھ امام کے اور نہ آگے جاوے

امام سے مگر جب تاخیر کرے امام غروب آفتاب سے پس جائین لوگ پہلے امام سے بسبب داخل ہوجانے وقت کے ایسا ہی اختیار شرح مختار مین عالمگیریہ ۔

اور اگر خوف کری امام ازدحام کا پس جلدی کرے جانے مین پہلے غروب آفتاب سے پس نہین ہے کچھہ مضایقہ جب تک کہ نہ نکلے حد و عرفہ سے پہلے غروب آفتاب کے ایسا ہی ہے محیط مین اور افضل ٹھہرنا ہے مکان وقوف مین تا کہ نہو شروع کرنیوالا ادا مین ورود افاضہ یعنی جانا ہے پہلے اوسکے وقت سے اور تا کہ نہو مخالف سنت کے ایسا ہی ہے تبئین مین ۔

اور اگر ٹھہرا رہے تھوڑا سا بعد غروب آفتاب کے اور جانے امام کے بسبب خوف ازدحام کے پس نہین ہے کچھہ مضایقہ اسمین ایسا ہی ہے ہدایہ مین عالمگیریہ

امام ابو حنیفه	امام شافعی		امام احمد	دیگر علماء
	جب آوی عرفات سے غروب آفتاب سے پہلی و نہ لوٹ جاوی طرف اوسکی قبل طلوع فجر ثانی کے یوم نحر سے اراقت کری دم کی او راگر واجب ہے یا مستحب اسمین دو قول ہیں			نزدیک حسن کے لازم ہے اوسکو بدنی اونٹ مین سے نزدیک ابن جریج کے لازم ہے بدنه المعانی البدیعه
متفق بقول اول شافعی واجب ہے المعانی البدیعه	ایک قول امین واجب ہے دوسری قول مین مستحب ہے المعانی البدیعه	عطا ثوری ابو ثور	متفق بقول اول شافعی واجب ہے المعانی البدیعه متفق با امام ابو حنیفه	
اگر عود کیا قبل غروب آفتاب کے بیچ اوسی مقام کی یہان تک کہ غروب کیا آفتاب نے ساقط ہوگا اوس سی دم المعانی البدیعه	جب عود کری طرف عرفات کے قبل طلوع فجر کے دن نحر کے ساقط ہو جاویگا اوس سی دم المعانی البدیعه			

مزدلفہ

وقوف مزدلفہ واجب ہے ترک وقوف سے دم لازم آتا ہے خزانۃ المفتین

امام ابوحنیفہ بعد وقوف عرفات کے جب فارغ ہوئے آئی مزدلفہ مین
راہ پر مازمین کے کہ وہ دو پہاڑ ہین درمیان عرفات اور مزدلفہ کے —
اور جب عرفات مین آفتاب غروب ہو تو وہان سے مزدلفہ مین آوے مازمین کے
راہ سے اور مزدلفہ کی حد عرفات کی مازمین سے ہے محسر کی مازمین تک م
مازمین بصیغہ تثنیہ تنگ راہ ہے مزدلفہ اور عرفات کے درمیان مین اور
دوسرا مازمین منا اور مکہ کے درمیان مین ہے کذا فی القاموس اور حاشیہ
دلائل الاسرار مین احکام ماوردی سے منقول ہے کہ مازمین ایک پہاڑ
ہے عرفات اور مزدلفہ کے درمیان بالجملہ سنت یہہ ہے کہ مناسے عرفات
کو ضب کی راہ سے جاوی اور عرفات سے مزدلفہ کو مازمین کی راہ سے
آوے از غایت الاوطار —

اور حد مزدلفہ کی مازمین عرفہ سے مازمین محسر تک ہے اور مستحب ہے
کہ جب قریب ہو مزدلفہ کے پیادہ پا داخل ہو مزدلفہ مین تا ادب اور تواضعا
اسلئے کہ مزدلفہ حرم محترم مین سے ہے اور تکبیر کہی اور تہلیل اور تحمید

اور لبیک کہی ساعت بساعت اور مزدلفہ کل موقف ہے مگر وادی
محسر کہ وادی ہے درمیان منا اور مزدلفہ کے اور مزدلفہ مین سے
نہین ہے پس اگر وقوف کری وادی محسر مین بطن عرنہ مین کہ ایک
مقام ہے قریب عرفات کے جایز ہوگا مشہور پر یعنی نہ صحیح ہوگا وقوف
وادی محسر مین وقوف مزدلفہ سے اور وقوف بطن عرنہ مین وقوف
عرفات سے کہ ارکان حج مین سے ہے مشہور پر برخلاف اوسکے
کہ رابع مین ہے جواز وقوف کا وادی محسر اور بطن عرنہ مین اور
اوتری نزدیک جبل قزح کے اور اصح یہہ ہے کہ جبل قزح وہی مشعر
حرام ہے اور کہا گیا ہے کہ مشعر حرام مزدلفہ سارا ہے اور اوسی
جبل قزح پر میقدہ یعنی روشنی کی جگہہ ہے کہا گیا ہے کہ وہ کانون
یعنی بہٹی آدم کے ہے اور کہا گیا ہے کہ وہ اسطوانہ ہے پتہرونکا
گول گولای اوسکی چوبیس گز کی ہے اور طول اوسکا بارہ گز کا ہے
اور اوسمین پچیس درجہ ہین اور وہ اوپر لکڑی مرتفع کے ہے جلائی
جاتی تہی اوسپر شمع شب مزدلفہ مین خلافت ہارون رشید مین اور
پہلے اس سے جلائی جاتے تہے لکڑی اوسپر اور بعد اوسکے ساتہہ

بڑی چراغوں کے در مختار ردالمحتار ۔

زندہ کرے اوس شب کو یعنی عید کی رات کو اسطرح کہ مشغول ہو اوس میں یا اوسکے اکثر مین ساتھہ عبادت کے نماز یا قرارت قران یا ذکر یا درس علم شرعی اور اوسکی مانند سے ردالمحتار ۔

امام شافعی شب گذاری مزدلفہ مین نسک ہے واجب نہین ہے رکن واجب حج مین المعانی البدیعہ

امام مالک وہ رکن ہے اور نہین تمام ہوتا ہے حج مگر ساتھہ اوسکی المعانی البدیعہ

شعبی ۔ حسن بصری ۔ نخعی ۔ متفق با امام مالک

امام ابوحنیفه	امام شافعی		امام مالک
اور نماز پڑہے فجر کی اندہیری مین واسطے وقوف کے پہر وقوف کرے مزدلفہ مین اور وقت وقوف مزدلفہ کا طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک ہے اگرچہ ہو ساتہہ مرور کے بدون ٹہیرنے کے جیسا کہ عرفہ مین ہے درمختار مستحب ہے بقول دوم شافعی المعانی البدیعه شرح عبارت درمختار نماز پڑہی فجر کی غلس مین یعنی اندہیری مین اول وقت فجر مین نہین مسنون ہے غلس مین نماز فجر پڑہنا ہمارے نزدیک یعنی نزدیک حنفیہ کے مگر اسجگہ اور ایسا ہی نحر کے دن منی مین اور پہر	جب آئی مزدلفہ مین قبل نصف شب کے اور اقت کرے تمام کی او روجوب دم مین دو قول ہین ایک قول مین واجب معتمد ہے دوسرا قول یہہ ہے کہ مستحب ہے المعانی البدیعه	عطا زہری قتادہ ثوری اسحاق ابوثور	مستحق بقول اول شافعی

اوپر اوس چیز کے کہ گذرا خانیہ سے اور پہلے بیان کر چکے ہین ہم کہ اکثر
اسکے خلاف پر ہین رد المحتار
اور پہلی جو رد المحتار مین بیان ہوا ہے وہ یہہ ہے کہ نماز پڑہے فجر کی
منا مین فجر کے وقت مختار مین اور وقت مختار زمان اسفار ہے اور
خانیہ مین ہے کہ پڑہے نماز فجر عرفہ کی منا مین بیچ غلس کے پس گویا
کہ قیاس کیا ہے اوسنے اسکو فجر مزدلفہ پر اور اگر اول پر یعنی وقت
اسفار مین پر ہین پڑہین پس وہی افضل ہے شرح لباب ـ
واسطے وقوف کے ای واسطے ابتدا دو وقوف کے رد المحتار ای واسطے اٹھانے وقوف کے
بیچ مزدلفہ کے جبل قزح پر اگر ممکن ہوا اور جو نہ ممکن ہو تو قریب اوسکے جیسا کہ
سنت ہے طحطاوی ـ یہہ وقوف یعنی وقوف مزدلفہ واجب ہے نزدیک
ہماری یعنی نزدیک حنفیونکے نہ سنت اور
شب گذاری مزدلفہ بین سنت موکدہ ہی فجر تک
نہ واجب خلاف شافعی کا ہے ان
دونون مین ایسا ہی ہے لباب مین
اور اوسکی شرح مین رد المحتار

امام شافعی	
وقوف مشعر حرام مین رکن نہین ہے	تمام
ارکان حج مین اور نہ واجب ہے	تحفی
حج مین بلکہ وہ سنت موکدہ ہے	سوید
المعانی البدلیہ	

وقت اوسکا اور وقت جواز وقوف کا کہا لباب مین اور اول وقت اوسکا طلوع فجر
ثانی ہے یوم نحر سے اور آخر اوسکا طلوع آفتاب ہے فجر ثانی سے پس جسنے وقوف کیا ہوگا
مزدلفہ مین پہلے طلوع فجر سے یا بعد طلوع آفتاب کے نہ اعتداد اور شمار کیا جاویگا یہہ وقوف
اوسکا اور مقدار واجب وقوف مین بقدر ایک ساعت کے ہے اگرچہ وہ ساعت لطیف ہو
اور مقدار سنت وقوف یہہ ہے کہ امتداد وقوف کا خوب اوجالا ہوجانے تک ہے اور رکن وقوف
ہونا وقوف کا ہے مزدلفہ مین برابر ہے کہ اپنے فعل سے ہو یا غیر کے فعل سے اسطرح
[illegible] ہو اپنے امر سے یا غیر کے امر سے سوتا ہو یا بیہوش ہو دیوانہ ہو یا نشے
مین ہو نیت کی ہو اوسکی یا نہ نیت کی ہو اوسکی جانتا ہو اوسکو یا نجانتا ہو اوسکو لباب مختار

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	امام احمد	امام مالک
واجب ہے اقامت مزدلفہ مین طلوع فجر تک پھر اگر آیا پہلے طلوع فجر سے بسبب کسی عذر کے نہ واجب ہوگا اوسپر کچھہ اور اگر آیا بدون عذر کے پس لازم آئیگا اوسپر دم المعانی البدیعہ	جایز ہے آنا مزدلفہ سے بعد آدہی رات کے المعانی البدیعہ	متفق بقول امام شافعی	اگر گذرا مزدلفہ مین اور نہ اوترا پس لازم ہے اوسپر دم اور اگر اوترا پہر آیا اوسے نہین ہے اوسپر دم اوسپر برابر ہے کہ آئے پہلی آدہی رات کے یا آخر مین بھی المعانی البدیعہ

لیکن اگر چہوڑیگا اوسکو بسبب عذر کے مانند زحمت کی نہ لازم آئیگا
اوسپر کچہہ در مختار

اگر ترک کیا ہو وقوف کو ساتہہ عذر زحمت کے نہین لازم آتا ہے
کچہہ اوسپر عبارت لباب کی یہہ ہے مگر جبکہ ہو ترک وقوف کا بسبب
کسی علت کے یا ضعف کے یا ہو عورت کہ خوف کرتی ہو ازدہام کا
پس نہین لازم آتا ہے کچہہ اوسپر انتہی۔ لیکن کہا بحر رایق مین نہین
قید کیا ہے محیط مین خوف ازدہام کو ساتہہ عورت کے بلکہ مطلقًا
چہوڑا ہے اوسکو پس شامل ہے مرد کو انتہی کہتا ہون نہین اور یہہ
شامل ہے واسطے خوف زحمت کے وقت رمی کے پس مقتضی اوسکا
یہہ ہے کہ اگر گیا رات مین تاکہ رمی کری پہلے جانے لوگونکے اور
ازدہام اونکے کے نہ لازم آئیگا کچہہ اوسپر لیکن نہین شک ہے سمین
کہ ازدہام وقت رمی کے اور راہ مین پہلے پہونچنے کے وہان امر
تحقق ہے ہماری زمانہ مین پس لازم آئیگا اوسے ساقط ہونا واجب
وقوف کا مزدلفہ مین پس اولی تقیید خوف ازدہام کے ہے ساتہہ
عورت کے اور حمل کرنا اطلاق محیط کا اوسپر بسبب ہونے اوسکے کے

عذر ظاہر اوسکے حق مین ساقط ہوتا ہے ساتھہ اوسکے واجب بخلاف
مرد کے یا حمل کیا جاے اوپر اوسکے کہ جسوقت خوف کری ازدہام
کا مانند مرض ہے اور اسی لئے کہا سراج وہاج مین - مگر جبکہ ہو اوسکو
علت یا مرض یا ضعف پس خوف کری ازدہام کا پس چلا جای رات کو
پس نہین لازم آتا ہے کچھہ اوسپر انتھی لیکن کبھی کہا جاتا ہے
کہ سوای اسکے مناسک حج مین سے نہین خالی ہے ازدہام سے
اور تحقیق تصریح کی ہے عالمون نے اسکے کہ اگر آیا عرفات سے
بسبب خوف ازدہام کے اور متجاوز ہو گیا حدود عرفات سے پہلے
غروب کے لازم آئیگا اوسپر دم جب تک کہ نہ لوٹ آئیگا پہلے غروب سے
اور ایسا ہی ہے اگر بہاگا اونٹ محرم کا پس پیچھے ہوا اوسکے جیسا کہ
تصریح کی ہے اوسکی فتح القدیر مین اوپر اوسکے کہ ممکن ہے اوسکو
احتراز زحمت سے ساتھہ وقوف کے بعد فجر کے ایک لحظہ پس حاصل
ہو جائیگا واجب اور چلا جاے پہلے جانے سے لوگون کے اور
اسمین ترک مدوقوف مسنون کا ہے بسبب خوف زحمت کے اور
وہ سہل تر ہے ترک اوس واجب سے کہ کہا گیا ہے کہ وہ رکن ہے

اور کبھی جواب دیا جاتا ہے اسطرح کہ خوف از دہام کو مانند عجز اور مرض سے مستوری اسکی نہین کہ گردانا ہے اسکو علمانے عذر بسبب حدیث کے کہ آنحضرت صلعم نے آگے بھیجا ضعیفوں اہل اپنی کو رات مین اور نہین گردانا گیا یہہ عذر عرفات مین اسلئے کہ اسمین ظاہر کرنا مشرکونکی مخالفت کا ہے اسلئے کہ مشرک لوگ جاتے تھے پہلے غروب سے کے ردالمحتار ــ

اگر ترک کیا وقوف کو ساتھہ عذر کے مانند زحمت کی نہین لازم آتا ہے کچھہ اوسپر اور ایسا ہی حال ہے ہر واجب کا جیسا کہ ترک کیا ہو اسکو ساتھہ عذر کے نہین لازم آتا ہے کچھہ اوسپر جیسا کہ بحرالرائق مین ہے بخلاف کرنے محظور کے بسبب عذر کے مانند پہنی سلے کپڑے کی اور مانند اسکی اسلئے کہ عذر نہین ساقط کرتا ہے دم کو جیسا کہ قریب ہے کہ آئیگا جنایات مین اور ساتھہ اسکے ساقط ہوگا جو لایا ہے اوسکو شرنبلالیہ مین ساتھہ اپنے قول کے لیکن وارد ہوتا ہے اوسپر جو نص کیا ہے شارع نے ساتھہ اپنی قول کے فمن کان منکم مریضاً او بہ اذی من رأسہ ففدیۃ انتہی ہان وارد ہوتا ہے جو پہلے اس سے ہم نقل کر چکے مین انتہی

فتح القدیر سے کہ اگر متجاوز ہو جاوے عرفات سے پہلی غروب کے بسبب
بہاگنے اونٹ کے یا بسبب خوف زحمت کے لازم آویگا اوسپر دم
اور کبہی جواب دیا جاتا ہے ساتہہ اوس چیز کے کہ آویگا شرح لباب سے
بیچ جنایات کے نزدیک قول لباب کے اور اگر فوت ہو جاوے محرم
سے وقوف مزدلفہ مین ساتہہ احتصار کے پس لازم آویگا اوسپر دم
اس سبب سے کہ یہہ عذر ہے جانب سے مخلوق کی پس موثر ہوگا انتہی
لیکن وارد ہوتا ہے اوسپر گردانا فقہا کا خوف زحمت کو بیان عذر
ترک وقوف مزدلفہ مین اور جان لیا ہے تو نے جواب اسکا رد المحتار

امام ابوحنیفہ		امام شافعی	امام احمد
		جب دیکھا ہو چاند ذی الحجہ کا ایک نے یا دو نے پہر رد کیا ہو حاکم نے اونکی گواہی کو پس گواہی دینے والے وقوف کرین نوین دن موافق اپنی رویت کے اور وقوف کرین لوگ دسوین دن موافق اونکی رویت کے پہر اگر وقوف کرین گواہ ساتھہ لوگون کے دسوین دن اور نہ وقوف کرین نوین دن تو کافی ہوگا وقوف اونکا دسوین دن	اگر وقوف کیا اونہون نے دسوین دن لوگون کے ساتھہ کافی ہوگا وقوف اونکا اور اگر وقوف کیا اونہون نے نوین دن نہ کافی ہوگا
کافی ہوگا	عطا حسن	جب خطا کرین عرفہ مین جو وقوف کرین عرفہ مین دن عرفہ کے نہ کافی ہوگا	

احکام امام متعلق مزدلفہ

نہیں احتیاج ہے جمع مزدلفہ مین امام کے پس اگر پڑہے گا
مغرب اور عشا کو جمع کرکے نزدیک جبل قزح کے تنہا بدون
جماعت کے جایز ہے برخلاف اوسکے جو شرح نقایہ برجندی مین
ہے کہ وہ خلاف مشہور فی المذہب کے ہے شرح لباب -
اور ذکر کیا ہے لباب مین کہ جماعت سنت ہے اس جمع مین یہہ
کہا اور شرایط اس جمع کے احرام بالحج اور تقدیم وقوف کے
ہے اسپر اور زمان اور مکان اور وقت ہے الخ کہا شارح لباب
نے پس نہین جایز ہے یہہ جمع واسطے غیر محرم بالحج کے اور
اسی بنا پر وہ جو ذکر کیا ہے اوسکو محبوبی نے کہ احرام بالحج شرط
نہین ہے جمع مین پس غیر صحیح ہے بسبب تصریح فقہا کے اسطرح
کہ یہہ جمع جمع نسک ہے اور نہین ہوتا ہے نسک مگر ساتہہ احرام
بالحج کے اور ساتہہ اسکے ظاہر ہوتی ہے صحت اوسکی جسکی بحث
کی ہے بہتیرا ساتہہ اس قول کے اور لایق ہے شرط ہونا احرام بالحج کا

واسطے ہونے اوسکے کے مغرب اداکرینو الاا ہ — اورظاہر ہوا
کہ جو نہایہ اور ہندیہ مین ہے عدم اشتراط اوسکا مبنی ہے
اوپر قول محبوبی کے ردالمحتار —
ذکر کیا ہے امام محبوبی نے اور نہین شرط ہے جمع مزدلفہ
مین خطبہ اور سلطان اور جماعت اور احرام ایسا ہی ہے کفایہ
مین عالمگیریہ —

مزدلفہ

امام ابو حنیفہ	امام شافعی
اور نماز پڑہی مغرب و عشا کے ساتہہ ایک اذان و ایک اقامت کے اسلئے کہ عشا اپنی وقت مین نہین محتاج ہے اعلام کی جیسے کہ نہین احتیاج ہے اسجگہہ امام کی در مختار اسلئے کہ عشا اپنی وقت مین محتاج اعلام کے نہین ہے علت اقتصار کے اقامت پر اسجگہہ یعنی جمع کرنے مین بیچ مزدلفہ کے بخلاف جمع کے عرفہ مین اسلئے کہ ساتہہ دو اقامتونکے ہے اسلئے کہ نماز دوسری اسجگہہ ادا کیجائیگی اوسکی غیر وقت مین پس واقع ہوگی حاجت طرف اقامت کے دوسری کے واسطے اعلام کے ساتہہ شروع اوسمین اوسی پر نماز دوسری	جب جمع کری درمیان مغرب اور عشا کے مزدلفہ مین اقامت کہی ہر ایک کے لئے اور ایک کے لئے اذان کہنے مین شافعی سے اقوال مین کہ ذکر کیا ہے باب الاذان مین المعانی البدیعہ

امام احمد		امام مالک	دیگر علماء
ایک اذان سکہے اور اقامت ہر ایک کے لیئے جدا ہے	ابی ثور	پڑہے دونون کو ساتہہ دو اذانون اور دو اقامتونکی	نزدیک ثوری اور ابن عمر کے جمع کرے دونون مین ساتہہ ایک اقامت کی
المعانی البدیعه		المعانی البدیعه	المعانی البدیعه

اسجگهه یعنی جمع مزدلفه مین ادا کیجاتی ہے اپنے وقت مین پس مستغنی
ہوگی تجدید اعلام سے مانند وتر کے ساتھہ عشا کی بدایع رد المحتار
اور نماز پڑہے مغرب و عشا کے اول وقت عشا مین قہستانی اور
سزاوار یہہ ہے کہ نماز پڑہے پہلے اوترنے سے اپنی ڈیرے مین
اور پہلے اوتارنی زین سے بلکہ بٹہاوی اپنے اونٹ کو اور باندہ و
اوسکو اور اشارہ کیا ہے اس قول مین اسطرف کہ نہین تطوع ہے
درمیان مغرب و عشا کی اگرچہ سنت موکدہ ہو علی الصحیح اور اگر تطوع کیا
اعادہ کری اقامت کا ~~جیسے اعادہ کری اقامت~~ اگر مشغول ہوا ہو درمیان
اون دونون کے ساتھہ دوسرے عمل کے بحر - کہا شرح لباب مین
اور پڑہے سنت مغرب و عشا کی اور وتر کو بعد اوسکے جیسا کہ تصریح
کی ہے اسکی مولانا عبد الرحمن جامی نے اپنی منسک مین اور ای یہ
قول شارح کا تہوڑا پہلے باب اذان سے کہ مکروہ ہے نفل پڑہنا
بعد دو نماز دون جمعین کے سوا اوسمین کلام ہے پہلے اوسکو
اوسی جگہہ ہم لکھہ چکے ہین رد المحتار - مکروہ ہے تطوع درمیان
دو نمازوان جمع کے عرفہ اور مزدلفہ مین اور ایسا ہی ہے بعد دو نماز

جمع کے جیسا کہ گذرا مکروہ ہے نفل بعد نماز عصر کے اگرچہ جمع کی گئی ہو
عرفہ مین در مختار —
درمیان دو نمازون جمع کے یعنی جمع عصر کے ساتھہ ظہر کے بعد نماز
عرفہ مین اور جمع مغرب کے ساتھہ عشا کی تاخیرا مزدلفہ مین رد المحتار
اور ایسا ہی مکروہ ہے تطوع بعد اون دونون کے ضمیر بعدہما کے
راجع ہے طرف فقط دو نمازون جمع کی جو عرفہ مین ہوتی ہے
نہ مزدلفہ مین اسے اگرچہ موہم ہے کلام صاحب در مختار کا اسکا
کہ راجع ہو ضمیر دونون طرف اسلئے کہ نفل بعد دو نمازون جمع مزدلفہ
کے مکروہ نہین ہے اور دوال اسپر کہ مراد صاحب در مختار کی یہی ہے
قول اوسکا جیسا کہ گذرا ہے یعنی قریب اوسکے قول ہین کہ مکروہ ہے
نفل بعد نماز عصر کے اگرچہ عصر جمع کی گئی ہو عرفہ مین رد المحتار
اور ذکر کیا ہے رحمتی نے وہ جو مفید ہے ثبوت خلاف کا نزدیک
ہمارے مکروہ ہونے تنفل ہین بعد دو نمازون مغرب اور عشا کے مزدلفہ
مین لیکن وہ جسکا جزم کیا ہے شرح لباب مین یہہ ہے کہ پڑھے سنت
مغرب اور عشا کی اور وتر کو بعد اون دونون کے اور کہا جیسا کہ تصریح

کی ہے اسکی مولانا عبد الرحمن جامی نے اپنی منسک مین رد المحتار۔
اور نماز پڑہے مغرب وعشا کی راہ مین یا عرفات مین اعادہ کری اوسکا
واسطے حدیث کی الصلوۃ امامک یعنی وقت اس نماز کا یا جگہہ اوسکی آگے
ٹہری ہے پس موقت ہے مغرب وعشا ساتہہ زمان اور مکان اور
وقت کے پس زمانہ شب نحر ہے اور مکان مزدلفہ ہے اور وقت وقت
عشا ہے یہان تک کہ اگر پہونچ جاوے طرف مزدلفہ کی پہلے عشا سے
نہ پڑہی مغرب یہان تک کہ داخل ہوجاوے وقت عشا کا پس صاحب حلیت
کہتا ہے یہہ مسئلہ پہلے ہونے کا کئی وجہ سے در مختار
صاحب حلیت کہتا ہے یہہ مسئلہ پہلیونکا کئی وجہہ سے پس پہلی وجہہ یہہ ہے
کہ کہا جاوے کونسی نماز فرض ہے کہ نہین مطلوب ہے اوسکے لئے
اقامت پس جواب اوسکا یہہ ہے کہ عشاء مزدلفہ جبکہ نہ فاصلہ ہو درمیان
اوسکے اور درمیان مغرب کے ساتہہ کسی فاصل کے ۔
اور دوسری وجہہ یہہ ہے کہ کہا جائے کونسی نماز ہے کہ پڑہی جاوے
اپنی غیر وقت مین اور وہ ادا ہوا اور تیسری وجہہ یہہ ہے کہ کونسی نماز
ہے کہ جب پڑہی جائی اپنے وقت مین واجب ہوا اعادہ اوسکا پس جواب

دونون جمع کا یہہ ہے کہ وہ مغرب مزدلفہ ہے -

چوتھی وجہ یہہ ہے کہ کونسی نماز ہے کہ واجب ہے پڑھنا اوسکا
مکان مخصوص مین پس جواب یہہ ہے کہ وہ مغرب اور عشا ر
مزدلفہ مین ہے پس تامل کر اور نکال سوا اسکے اور وجہین
حموی زیادہ کیا طحطاوی نے اس جمع کو اور کونسی عشا ہے
کہ ادا کری اوسکو صاحب ترتیب اور صحیح ہوجاے پس جواب
یہہ ہے کہ وہ عشا ء مزدلفہ ہے اور زیادہ کیا رحمتی نے
چار وجہ اور کو اور کونسی نماز ہے کہ مختلف ہوتا ہے وقت
اوسکا ایک زمانہ مین نہ دوسرے زمانہ مین اور وہ مغرب مزدلفہ
کی ہے کہ وقت اوسکا عید کی شب غیر اوسکے وقت کا ہے
باقی دونون اور کونسی نماز ہے کہ مختلف ہوتا ہے وقت اوسکا
ایک حالت مین نہ دوسری حالت مین وہ بھی نماز عید کی شب
کی ہے مختلف ہوتا ہے وقت اوسکا حالت احرام بالحج مین اور
کونسی نماز فاسد ہے جب نکلجاے وقت اوس نماز کا کہ اوسکے
بعد بھی صحیح ہوجاے اور کونسی نماز ہے کہ مکروہ ہے لانا اوسکا

ساتهہ اوسکے نیت کے یہہ نماز مغرب مزدلفہ ہے ردالمحتار
اور اعادہ اوسکا کرے جب تک کہ نہ نکلی ہو فجر پس بعد نکل آنے
فجر کے عود کرائیگے جو نماز پڑہی ہے راہ مین یا عرفات مین طرف
جواز کی اور یہہ یعنی عدم جواز اوس نماز کا جو مزدلفہ کی راہ
مین پڑہے کہ مفہوم اعادہ کرنے سے جب تک کہ طلوع فجر نہوی
جب ہی کہ نہو خوف طلوع فجر کا راہ مین اور اگر خوف ہو طلوع
فجر کا راہ مین پڑہ لے اون دونون کو درمختار
یعنی نسخون درمختار مین ہے کہ اگر پڑہی ہو نماز مغرب یا عشا کی
اور بعض نسخو نمین ہے اقتصار مغرب پر موافق اوسکی جو کنز وغیرہ
مین ہے اور یہہ اولی ہے اسلئے کہ مراد تنبیہ ہے وجوب تاخیر
مغرب پر اوسکے وقت معتاد سے اور سمجہا جاتا ہے اس سے
بالاولی وجوب تاخیر عشا کا مزدلفہ تک ہان عبارت لباب کی
یہہ ہے اور اگر نماز پڑہے دونون نمازین یعنی مغرب اور عشا
یا ایک ان دونون مین سے اعادہ کرے اوسکا جو پڑہ چکا ہے
کہا علامہ شہاوی نے اپنی منسک مین نہ اوس صورت مین جبکہ

جاہی طرف مزدلفہ کے مزدلفہ کی راہ سے یا جاوے طرف مکہ
غیر طریق مزدلفہ سے جایز ہے اوسکو نماز مغرب کی پڑہنا راہ مین
بدون توقف کے اور نہین پایا ہے مینی کسیکو کہ تصریح کی ہو اوسنے
ساتہہ اسکے سوای صاحب نہایہ اور غنایہ کے -
ذکر کیا ہے اون دونون نے باب قضا رفوایت مین اور کلام شارح
کنز کا بہی دلالت کرتا ہے اسپر اور یہہ فائدہ جلیلہ ہے اوہ
اور ایسا ہی تصریح کی ہے نہایہ مین باب مذکور مین بہی اوہ ذکر کیا ہے
اسکو بعض محشیون نے خط بعض علما سے کہتا ہون مین اور یہہ لیا جاتا ہے
اشتراط مکان سے واسطے صحت اس جمع کے جیسا کہ گذرا اور
آئیگا اسلئے کہ جو گذرا وہ مفید ہے اسکا کہ اگر نہین گذرا ہے مزدلفہ
پر لازم ہوگی نماز مغرب کی راہ مین اوسکے وقت مین بسبب نہونے
شرط کے اور ایسا ہے اگر شب گذاری کی عرفات مین رد المحتار
وارد ہوتا ہے مکان ہونے مزدلفہ پر جو بحر مین ہے محیط سے
کہ اگر پڑہا مغرب و عشا کو بعد متجاوز ہو جانے کے مزدلفہ سے
جایز ہے او نسبت کیا ہے اسکو شرح لباب مین طرف منتقی کی یہہ

کہا شرح لباب مین بعد اسکے اور یہہ خلاف ہے اوسکے جسپر جمہور ہین و المختار — اور اگر نماز پڑہے مغرب کی بعد غروب آفتاب کے پہلے مزدلفہ مین آنے سے پس لازم ہے اوسپر اعادہ اوسکا جب آئی مزدلفہ مین — قول ابی حنیفہ اور محمد مین اور ایسا ہی ہے اگر نماز پڑہ لی ہو عشا کی راہ مین بعد آجانے اوسکے وقت کے اور اگر نماز پڑہی ہو فجر کی پہلے اعادہ نماز مغرب و عشا کی مزدلفہ مین عود کرائیگی مغرب اور عشا طرف جواز کے سب کے قول مین یعنی ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمد کے قول مین ایسا ہی ہے شرح طحطاوی مین عالمگیریہ —

اور اگر خوف ہو نکلنے فجر کے پہلے پہونچنے سے مزدلفہ مین پس پڑہا ہو اون دونون کو راہ مین جایز ہوگا ایسا ہی تبئین مین

امام ابوحنیفہ		امام شافعی	امام مالک	دیگر علماء
نہین جایز ہے پڑہنا مغرب کا اوسکے وقت مین پہر اگر پڑہ لیا اوسکا اعادہ کرے اوسکا مزدلفہ مین وقت عشا کے المعانی البدیعہ	ثوری جابر محمد	جب آئی عرفات سے پس مستحب ہے تاخیر کرنا مغرب کا عشا کے وقت تک اسواسطے جمع کے درمیان مغرب اور عشا کے مزدلفہ مین پہر اگر پڑہا ہر ایک کو مغرب اور عشا سے اوسکے وقت مین جایز ہے المعانی البدیعہ	متفق بقول شافعی	نزدیک زہری بعضے کے جایز نہین ہے پڑہنا مغرب اور عشا کا غیر مزدلفہ مین المعانی البدیعہ

پس عود کرائیگی ای مغرب یا جو پڑہ چکا ہے مغرب و عشا مین سے
وقت مین پہلے مزدلفہ سے طرف جواز کی اور مفہوم اسکا یہہ ہے
کہ پہلے طلوع فجر کے نہ کافی ہوگا اوسکو اور یہہ قول امام ابی حنیفہ
اور محمد کا ہے اور کہا ابو یوسف نے کہ کافی ہوگا اوسکو اور
تحقیق اساءت کے یعنی برا کیا ہوا یہ ای بسبب سکے کہ مغرب
وہ مغرب ہے کہ پڑہ چکا تہا اوسکو راہ مین اگر واقع ہوگئی ہے
صحیح پس نہین واجب ہوگا اعادہ اوسکا نہ وقت مین اور نہ بعد اوسکے
اور اگر نہ واقع ہوئی ہے صحیح واجب ہوگی وقت مین اور بعد وقت کے
ای اگر نہ ادا کیا ہوا اوسکو وقت مین واجب ہوگی قضا اوسکی
بعد اوسکے اسلیئے جو واقع ہوا ہو فاسد نہ منقلب ہوگا صحیح ساتہہ
گذرجانے وقت کے اور جواب دیا گیا ہے اسطرح کہ فساد موقوف
ہے ظاہر ہوگا اثر اوسکا ثانی الحال مین جیسا کہ گذرا مسائلہ الترتیب
مین ایسا ہی ہے عنایہ مین کہا مین نے یہہ صریح ہے اسباب مین
کہ تحقیق مراد ساتہہ عدم جواز کے عدم صحت ہے نہ عدم حل خلاف
اوسکے کہ سمجہا ہے اوسکو بحر مین اور تمام کلام منع اوس چیز کی ہے

کہ تعلق کیا ہے ہمنے اوسکو اوسپر رد المحتار

اور اگر نماز پڑہے نماز عشا کی یعنی اوسکے وقت مین پہلے مغرب سے مفرد یقہ
مین نماز پڑہے مغرب کی پہر اعادہ کرے عشا کا پس اگر نہ اعادہ کیا
عشا کا یہان تک کہ ظاہر ہوگئی ہو فجر عود کرائیگی عشا طرف جواز
کے در مختار — ظہیریہ مین ہے اور یہہ مسئلہ ضرور ہے
معرفت اسکے اور یہہ ایسی ہے جیسا کہ کہا ابو حنیفہ نے حق مین
اوس شخص کے کہ شک کیا اوسنے نماز ظہر کو پہر پڑہے اوسنے
بعد نماز ظہر کے پانچ رکعت اوس حال مین کہ یاد تہی اوسکو
نماز چہوٹی ہوی نہ جایز ہوگا پہر اگر پڑہ لی چہٹی رکعت عود کرائیگی
طرف جواز کی اھ اور مشکل جاننا ہے حکم مسئلہ کا خیر رملی نے
اسلئے کہ اسمین فوت کرنا ترتیب کا ہے اور وہ فرض ہے فوت
ہوگا جواز ساتہہ فوت ترتیب کے مانند ترتیب ترک عشا پر کہا خیر رملی
مگر یہہ کہ حمل کیا جاسے ساقط الترتیب پر یا اوپر عود اوسکے کے
طرف جواز کی جب پڑہے پانچ رکعت بعد اوسکے اور یہہ تاویل
بعید ہے بلکہ ظاہر سقوط ترتیب ہے اسجگہہ بقرینہ تنظیر کے ساتہہ

قول ظہیریہ سکے اور یہہ ایسی ہے جیسے کہا ابو حنیفہ سنے آخر تک
اور اسی سے ہے کہا سید محمد ابو السعود نے کہ نہین فرق ہے اسمین
درمیان اسکے کہ ہو صاحب ترتیب یا نہین پس زیادہ کیا جاسے
یہہ ورن امور مین جو مسقط ترتیب ہین اھ رد المحتار
اور نیت کری مغرب مزدلفہ مین ادا کی ایسا ہی ہے نہر الفائق
مین سراج وہاج سے اور اسمین رد ہے بحر الرائق کے قول پر
کہ نماز مغرب مزدلفہ عشا کے وقت مین قضا ہے باوجود اسکے
کہ خود بعد اسکے تصریح کی ہے کہ وقت مغرب مزدلفہ نیت عشا رد المحتار
اور ترک کری سنت مغرب مزدلفہ کی اور منسک جامی سے پہلے
گذر چکا ہے کہ پیچھے سے سنت اوسکی پڑھ لی رد المختار
جسوقت پہونچے مزدلفہ تک رات رہے وہان اور یہہ رہنا واجب ہے
شافعیون اور حنبلیون کے نزدیک اور حنفیون اور مالکیون کے
نزدیک سنت ہے مگر نزدیک مالکیون کے صرف اوترنا وہان
واجب ہے اور کامل ہوتی ہے شب باشی مزدلفہ مین ساتھ ایک
گھڑی کے نصف ثانی شب سے نزدیک شافعیون کے اور

حنبلیون کے اور سنت نزدیک شافعیون اور مالکیون اور حنبلیون کے یہہ ہے کہ پڑہے مغرب اور عشار مزدلفہ مین قبل کوچ کرنے سے اور مذہب حنفیونکا یہہ ہے اگر پڑہے مغرب اور عشار کو راستے مین یا عرفات مین نہین جایز ہوتی ہے نماز اوسکی اور لازم اوسپر اعادہ کرنا اوس نماز کا ہے جب تک کہ نہ نکلے دن اور جسوقت نکلا دن ساقط ہوگئی قضار اور کہا حنفیون نے اور نہ پڑہے اوس نماز کو سوا مزدلفہ کے مگر خائف ہووے نکلنے دن سے پہلے پہونچنے مزدلفہ سے اور بعد خوف جایز ہے نماز راستہ مین درمیان جمع کرنے صلواتین کے مزدلفہ مین مانند اوس خلاف کے ہے جو صلوٰۃ ظہر اور عصر مین ہے دن عرفہ کے اور مستحب ہے نزدیک شافعیون کے واسطے وقوف مشعر الحرام کے غسل کرنا مزدلفہ مین بعد نصف لیل اور کہا حنبلیون نے مستحب ہے رات رہنا مزدلفہ مین اور بہت پڑہنا کلام اللہ اور ذکر اور دعار اور نماز کا اور مروی ہے کہ دعا مستجاب ہوتی ہے مزدلفہ مین اور جایز ہے نزدیک چارون اماموں کے پہلے بہیجنا ضعیف عورتونکا طرف منی کی بعد نصف لیل کے

اور قبل اونکے لوگونکے اور مستحب جانتے ہین شافعی رح کہ اوٹھاوے
مزدلفہ سے سنگریزی جمرۃ العقبہ کے مارنے کے لئے اور کہا شافعیون
نے کہ لیوی سنگریزی غیر مزدلفہ سے ایام تشریق کے لئے اور
یہہ ہے مذہب حنفیونکا جیسے کہا ابو منصور نے مناسک اپنی مین
اور کہا ایک جماعت حنفیون نے اوٹھاوی مزدلفہ سے ستر سنگریزی
اور کہا صاحب محیط حنفی نے کہ اوٹھاوی سنگریزونکو راستہ سے
اور نزدیک مالکیون کے اوٹھاوی سنگریزونکو جسجگہ سے چاہے
اور کہا اکثر حنبلیون نے کہ اوٹھاوی جمع سنگریزی مزدلفہ کے
جسمین منع سے چاہے اور نزدیک حنبلیون کے نہین ہے جایز رمی
ساتہہ اوس سنگریزونکے جو پہینکا ہووے اوسنے یا اوسکے غیر نے
اور نہین ہے جایز رمی ساتہہ سنگریزہ ناپاک کے صحیح تر روایت مین
اور کہا بعض مالکیون نے کہ نہین ہے صحیح رمی ساتہہ اوس حصات کے
جو خاص اوسنے پہینکا ہووے اور کہا بعض علما نے کہ نہین ہے
جایز پہینکنا ایک سنگریزی کو سات دفعہ اور سنت یہہ ہے کہ ہووے
وہ سنگریزہ مثل دانہ باقلا کے یہہ مذہب غیر حنبلیونکا ہے اور نزدیک

حنبلیونکے مستحب ہے کہ ہووی بزرگ چنی سے اور کم بندق سے اور
مستحب جانتا ہے حنبلیون اور حنفیون نے دہونا سنگریزونکا اور
احمد رح سے دو روایت ہین استحباب غسل مین اور بالاتفاق سنت ہے
کہ پڑہے نماز صبح کو مزدلفہ مین اول وقت مین پہر چلے قزح کیطرف لیس
کہڑا ہووے وہان متوجہ قبلہ کی طرف مکبرین اور مہللین اور موحدین چنانچہ
حدیث شریف سے ثابت ہوا ہے اور موضع مزدلفہ کا موقف ہے
اور نزدیک مالکیون کے نہین ہے فضیلت کسی موضع کی آخر پر اور
سنت یہہ ہے کہ متوجہ ہووے منی کیطرف بعد اسفار کے بالاتفاق
مگر مالکیون نے کہا ہے کہ نہین ہے وقوف بعد اسفار اور مستحب ہے
جو چلے مزدلفہ سے آرام اور وقار کے ساتھ اور جسوقت پہونچے وادی
محسر مین اور وہ جگہہ بہنی پانی کی ہے اور فاصل ہے مابین مزدلفہ
او منی کے پس جلدی کرے بعد رمی حجر کے کیونکہ وادی محسر موقف
نصاری ہے پس مستحب ہے مخالفت نصاری سے بسبب جلدی کرنے
کے اور وادی محسر کو وادی نار بہی کہتے ہین اسلئے کہ ایک
شخص نے وہان شکار کیا تہا پس گر گئے تہی اوپر آگ اور جسوقت نکلے

وادی محسر سے پس مستحب یہہ ہے کہ چلے طریق وسط مین کہ نکلا ہے طرف عقبہ کی واسطے پیروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی از مناسک صغیر ابن جماعہ

متعلق مزدلفہ

پہر جب پہونچی بطن محسر مین تیز چلے بقدر رمی تیر کے اسلئے کہ وہ موقف نصاری کا ہے در مختار۔

وادی محسر موقف نصاری کا ہے وہ نصاری اصحاب فیل تہے نقل کیا حموی نے شرنبلالیہ سے رد المحتار

اور تکبیر کہی اور تہلیل کہے اور لبیک کہی اور درود بہیجے آنحضرت صلعم پر اور دعا مانگے در مختار

اور دعا مانگی مزدلفہ مین ہاتہہ اوٹہا کے طرف آسمان کے طحطاوی ہندیہ سے رد المحتار

منی ۱۰

اور جب خوب اجالا ہوجا کے آئی منی مین لا الہ الا اللہ کہتے ہوی درود بہیجتے ہوئی در مختار۔

اور منی مین وقت اسفار کے آئی اور تفسیر کیا ہے امام نے اسفار کو

ساتھہ اسطرحکی کہ نہ باقی رہے طلوع آفتاب تک مگر مقدار پڑہنے دو رکعت نماز کی اور اگر آئے بعد طلوع آفتاب کے یا پہلے پڑہنے لوگونکے نماز فجر کو پس تحقیق اساءت کی یعنی برا کیا او نہین لازم آتا ہے کچھہ اوسپر منایہ طحطاوی

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	امام احمد	امام مالک
اور جو واقع ہوا ہے نسخ قدوری مین جب نکل آوی آفتاب جاتی امام کہا ہدایہ مین یہہ غلط ہے اسلئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گئی ہین پہلے آفتاب کے نکلنے سے اور تمام اسکا شرح ہدایہ مین ہے رد المحتار			
نہین لازم ہے اوسپر دم المعانی البدیعہ	جب ترک کیا راتون کو رہنے کو منی مین بیچ ایام تشریق کے لازم آتا ہے اوسپر دم المعانی البدیعہ	تین روایت ہین — ایک روایت مین قول انکا مانند قول شافعی کے ہے — دوسری روایت مین قول اونکا مانند قول ابوحنیفہ کے — تیسری مین لازم ہے اوسپر صدقہ دینا المعانی البدیعہ	متفق با امام شافعی المعانی البدیعہ

جسوقت پہونچی حاجی منی مین بہتر یہہ ہے جو کہے اللہم ہذہ منی فاتہا
وانا عبدک وابن عبدک اسئلک ان تمن علی بما منت بہ علی اولیائک اللہم
انی اعوذبک من الحرمان والمعصیۃ فی دینی یا ارحم الراحمین اے بارخدا
تحقیق آیا مین منی کو مین بندہ اور بیٹا بندہ تیرے کا ہون مانگتا ہون
تجہسے اوس قسم احسان سے کہ کیا تو نے دوستون اپنی پر
اے بارخدایا پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیرے معصیت اور ناامیدی
دین بیچ مین اے بخشنے والے بخش اور مستحب ہے کہ نکری کوئی چیز تاکہ ماری
جمرہ عقبہ کو جسوقت پہونچے منی کو افضل نزدیک شافعیون اور حنفیون
اور مالکیون کے یہہ ہے ہرہی نیچی منی کے اور گردانے مکہ بیان
اپنی سے اور منی کو بین اپنی سے اور استقبال کرے جمرہ
کو اور کہا شافعیون نے ارادہ کرے رمی کا اور وہی جگہ سنگریزون
کی ہے اور پہینکے ساتہہ سنگریزونکو ساتہہ دفعہ اور یہہ مذہب
حنبلیونکا ہے اور نزدیک حنفیونکے ماری جمرہ کو ساتہہ دفعہ
ساتہہ سنگریزون کے اگر گرین سنگریزے قریب جمرہ کے
جایز ہوگی رمی اور اگر گرین دور جمرہ سے نہین ہے جایز اور کہا

ابن حاجب مالکی سے نے کہ شرط ہے رمی حجر کو جمرہ کیطرف اور مستحب ہے
نزدیک شافعیوں کے کہ ہووے پھینکنا سنگریزونکا اپنی ہاتھہ کے
ساتھہ اور مستحب جانا شافعیوں اور حنبلیوں نے اوٹھاوے مرد ہاتھہ
اپنی کو تاکہ دیکھی جاوے سفیدی بغلونکی اور عورت نہ اوٹھاوے
ہاتھہ کو اور نزدیک حنفیوں کے دونوں ہاتھہ کو اوٹھاوی اور سنت
نزدیک چاروں اماموں کے یہہ ہے کہ تکبیر کہے ہر ایک سنگریزی کے
ساتھہ اور سنت نزدیک شافعیون کے یہہ ہے کہ رمی کرے جمرہ
عقبہ یوم نحر میں سواری پر اور اگر رمی کیا اوسنے پیادہ پا جایز ہے
اور نقل کیا قاضی خان نے فتاوی اپنی میں ابو حنیفہ اور محمد رح سے
کہ افضل ہے کل رمی سوار ہوکر اور نزدیک مالکیون کے رمی کری
جمرہ کو یوم نحر میں اوس حالت پر جیسے گذر گیا تہا اوسپر اگر سوار
گذرا ہے سوار ہوکر کے رمی کری اور اگر پیادہ پا ہے پیادہ ہوکر
کے رمی کرے اور کہا اکثر حنبلیون نے کہ رمی یوم نحر میں پیادہ
افضل ہے اور روایت ہے عبد اللہ ابن مسعود اور ابن عمر رض سے
کہ یہہ دونوں جسوقت رمی کرتے تہے جمرہ عقبہ کے کہتے تہے پیدہ دلت

الٰہی بار خدایا گردان اس حج کو مبرور اور گناہ مغفور اور سعی کو مشکور

اور داخل ہوتا ہے وقت رمی جمرہ عقبہ کا نصف رات عید مین اور

مستحب وقت رمی اخیر ایام تشریق تک اور بہتر وقت رمی کا بعد

چڑہنے دن کے بمقدار ایک نیزہ کے اور پہلی زوال کے ہے اور

اگر ترک کیا رمی کو تا کہ گذر گیا وقت اوسکا لازم ہوتی ہے قربانی یہہ

مذہب شافعیونکا ہے اور مذہب حنفیونکا یہہ ہے کہ داخل ہوتا ہے

وقت جواز رمی جمرہ عقبہ کا وقت نکلنے دن نحر کے اور باقی رہتا ہے

وقت اوسکا غروب شمس تک اور بعد اسی رات کے طلوع فجر

گیارہوین تاریخ تک لیکن یہہ وقت مکروہ ہے اور نہین ہے لازم

اوسپر جزا اور جایز ہے رمی ایام تشریق مین اور لازم ہے اوسپر

قربانی نزدیک ابی حنیفہ رح کے اور خلاف ہے صاحبین کا اور

وقت مسنون اوسکا طلوع شمس سے ہے زوال تک اور نزدیک

مالکیون کے وقت رمی جمرہ العقبہ کا فجر دسوین تاریخ سے ہے مغرب

تک پہر جایز ہے قضا آخر ایام تشریق تک مگر واجب ہے قضا

اور قربانی دونون اور پہر وقت طلوع شمس سے ہے زوال تک

اور مذہب حنبلیونکا یہہ ہے کہ بہتر وقت اوسکا بعد طلوع شمس کے
ہے زوال تک اور جواز اوسکا نصف لیل سے ہے آخر ایام
تشریق تک مگر نہین صحیح ہے رمی دونون ایام تشریق مین
اور اگر موخر کیا رمی کو نہین جایز ہے رمی اسکے مگر بعد زوال اور
نہین ہے اوسپر کوی جزا اور نزدیک شافعیونکے قطع کرے
تلبیہ کو اول شروع اسباب تحلل مین چنانچہ رمی اور حلق اور طواف
اور یہہ مقتضی کلام حنبلیونکا ہے اور نزدیک حنفیونکے قطع کرے
تلبیہ کو ساتھ اول کنکری پہینکنی جمرہ عقبہ پر اور نزدیک مالکیونکے
قطع کرے تلبیہ کو پہلے اس سے اور جسوقت فارغ ہووے
رمی سے بالاتفاق نہ ٹھہرے وہان بلکہ جاوے طرف سامان
اپنی کی جو منی مین ہے پس ذبح کرے ہدی یا غیر ہدی جو اسکے
ساتھ ہے اور نزدیک شافعیونکے اضحیہ سنت ہے حاجی پر
اور غیر حاجی کے بہ نسبت اور نزدیک حنفیون کے نہین ہے مسافر پر
اضحیہ اور نزدیک مالکیون کے اضحیہ نہین ہے مشروع مگر حاجی کے
لئے منی مین مثل نماز عید اور مروی ہے کہ پونہچا ہمکو رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسا حج بہتر ہے فرمایا جناب رسالت مآب
نے العج والثج اور العج عبارت ہے بلند آواز سے تلبیہ پڑھنا
اور ثج عبارت ہے بہانی خون سے یعنی ذبح کرنا اور مروی ہے
کہ جبرئیل علیہ السلام آئی رسول اللہ صلعم کے پاس اور عرض کیا
یارسول اللہ کرو تم تلبیہ اور اضحیہ - از مناسک صغیر ابن جماعہ

حلق یا تقصیر واجب ہے ترک اوسکی سے دم لازم آتا ہے خزانۃ المفتین

امام ابو حنیفه

پہر دن نحر کے بعد رمی کے ذبح کرے گر حاجی اوسلیے
که منفرد ہے او پر واجب نہین پہر تقصیر کرے اسطرح که
لے ہر بال سے بقدر پور انگشت کی اور یہہ تقصیر
واجب ہے اور تقصیر کل بالونکا کرنا مندوب ہے
اور ربع کا واجب واجب ہے پہیرنا استرے کا
اوپر اوس شخص کے که اوسکے سر پر بال نہون
یا اوسکے سر مین پہوڑے پہنسی ہون اگر ممکن ہو
پہیرنا استرے کا اور جو نہ ممکن ہو استرا پہیرنا
ساقط ہو جائیگے اوسی حلق اور تقصیر
اور جب متعذر ہو حلق اور تقصیر مین سے
ایک بسبب کسی عارضہ کے متعین ہوگا
دوسرا پس اگر تلبید کی ہو ساتہہ گوند کے
اسطرح که متعذر ہو تقصیر متعین ہوگا حلق بحر —

امام شافعی

مستحب ہے شروع کرنا رمی کا دن نحر کے
پہر نحر کرنا پہر حلق کرنا پہر طواف کرنا —
پس اگر رمی سے پہلے طواف کر لیا کافی
ہو جائیگا اور کچہہ نہ لازم آئیگا اوسپر
اور اگر رمی سے پہلے حلق کیا پس اگر کہدین ہم
که حلق نسک ہے پس نہین لازم آتا ہے
اوسپر کچہہ اور اگر کہین ہم که حلق مباح کرنا
محظور کا ہے پس اوسپر دم ہے
المعانی البدیعه

اور موڈنا ساری سر کا افضل ہے اور اگر ازالہ کیا بالونکو ساتھہ
مانند نورہ کے جایز ہے در مختار۔
پھر لوٹ جاوے طرف منی کے پس اگر ہو ساتھہ اوسکے نسک ذبح
کرے اوسکو اور اگر نہو تو اوسکو مضر نہین اسلئے کہ مفرد ساتھہ حج کے
ہے اور اگر ہو قارن یا متمتع تو ضرور ہوگا اوسکو ذبح کرنا پھر حلق
کرے یا قصر کرے اور حلق افضل ہے ایسا ہی ہے شرح طحاوی
مین طحطاوی عالمگیریہ اور ذبح مفرد بالحج کے لیئے افضل ہے اور
قارن اور متمتع پر واجب طحطاوی۔ اور اسی پر اضحیہ پس اگر ہو محرم
مسافر پس نہین واجب ہے اوسپر اور جو نہو مسافر تو مانند مکی کی ہے
پس واجب ہوگا اضحیہ اوسپر ایسا ہی ہے بحرالرائق مین ردالمحتار
کہا لباب مین اور مستحب ہے بعد حلق یا تقصیر کے لینا لبونکا اور کاٹنا ناخن کا
اور اگر کاٹا اپنے ناخونکو یا لبونکو یا داڑہی کو یا خوشبو لگائی پہلے
حلق سے لازم آئیگا اوسپر موجب اوسکی جنایت کا اور تمام تحقیق اسکی
شرح لباب مین ہے ردالمحتار
واجب ہونا پھر سے استری کا اقرع یعنی گنجی کے سر پر مختار ست

جیسا کہ زیلعی اور بحر رائق اور لباب وغیرہ مین ہے اور کہا گیا ہے
استحباب اسکا کہا شرح لباب مین اور کہا گیا ہے سنت ہونا اوسکا اور
وہی اظہر یعنی ظاہر تر ہے رد المحتار —
پہر تخییر درمیان حلق اور تقصیر کے سوا اسکے نہین کہ نزدیک عدم عذر
کے ہے پس اگر متعذر ہو حلق بسبب کسی عارض کے متعین ہوگی
تقصیر یا اگر متعذر ہوگی تقصیر بسبب کسی عارض کے متعین ہوگا حلق
جیسے اگر تلبید کی ہو ساتہہ گوند کے پس نہ کام دیتی ہوا اوسمین مقراض
اور جبکہ کہولتا ہو بہرتے ہون بال اوسکے نہ ساتہہ حلق کے اور
ساتہہ تقصیر کے اور نہین جایز ہے محرم کو دور کرنا اپنی بالونکا
ساتہہ غیر اون دونون کے ایسا ہی ہے بحر رائق مین —
اور تقصیر یہہ ہے کہ لی مرد اور عورت ربع سر کے بالونکے سری سے
مقدار ایک پور کے ایسا ہی ہے تبئین مین اور بدایع مین ہے کہ
کہا ہے فقہا نے کہ واجب ہے زیادہ کرنا کترو لنے مین مقدار
ایک پور پر اسلیئے کہ کناری بالونکے غیر متساوی ہین عادۃً پس واجب
ہوگا زیادہ کرنا بر قدر پور انگشت تاکہ مستولی ہوجاسے مقدار ایک پور

کتردانے مین یقینًا ایسا ہی ہے غایۃ سروجی شرح ہدایہ مین اور حلق
ساری سر کا افضل ہے بسبب اقتدای نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسا ہی
ہے کافی مین پھر حلق موقت ہے ساتھہ ایام نحر کے اور یہی صحیح
ہے اور افضل ان دنون مین اول انکا ہے ایسا ہی ہے غایۃ سروجی
شرح ہدایہ مین — اور جب آئی وقت حلق کا اور نہون واسکے سر پر
بال اسطرح کہ مونڈا چکا ہو پہلے اس سے یا اور سبب سے ذکر کیا ہے
اصل مین کہ چلای استری کو سر پر اسلئے کہ اگر ہوتے سر پر بال ہوتا
ماخوذ علیہ اجرای استری کا اور دور کرنا بالونکا پس جسسے عاجز ہوگا
ساقط ہوگا اور جسسے عاجز نہوگا وہ لازم آئیگا پھر اختلاف ہے
مشایخ کا کہ اجرای موسی یعنی پھیرنا استری کا سر پر واجب ہے —
اور اصح یہہ ہے کہ واجب ہے ایسا ہی ہے محیط مین کہا محمد نے
اگر ہو محرم کے سر مین پھوڑی کہ نہ استطاعت رکھے ساتھہ اون
پھوڑونکے کہ گذاری استری کو سر پر اور نہین پہونچ سکتا ہے طرف
اوسکی کترنی کے پس تحقیق حلال ہوگیا بمنزلہ اوسکی جسنے حلق کیا سر کو
اسلئے کہ عاجز ہے حلق تقصیر سے پس ساقط ہوگا حلق اور تقصیر

اوس سے اور احسن ہے اوسکے لئے کہ تاخیر کری احلال کی آخر وقت
تک ایام نحر مین سے اور اگر نہ تاخیر کریگا تو لازم آئیگا
اور اگر نہوں اوسکے بہوری نیکن نکلا ہے طرف بعض جنگلوں کی اور
نہین پاتا ہے اوسترے کو یا اوسکو جو سر مونڈی پس نہ کافی ہوگا
اوسکے لئے مگر سر منڈانا یا بال کترانا اور نہین ہے یہہ عذر ایسا
ہے محیط سرخی مین عالمگیریہ —
اور اگر حلق کیا ساتھہ نورہ کے کافی ہوگا اوسکو ایسا ہی ہے سراج وہاج
مین عالمگیریہ — اور معتبر ہے سنت حلق مین ابتدا مونڈنے والی
کی داہنی طرف سے نہ سر مونڈانے والی کی داہنی طرف سے
اور شروع کیا جاوے مونڈنا سر مونڈانے والے کی بائین
طرف سے ایسا ہی ہے فتح القدیر مین عالمگیریہ —

امام شافعی	امام ابو حنیفہ
جب ارادہ کرے حلق کا مستحب یہہ ہے کہ شروع کری مونڈنیوالا داہنی طرفسے پہر بائین طرف پس اعتبار کیا ہے شافعی نے داہنی طرفسے مونڈنیوالی کو اور اعتبار کیا ہے ابو حنیفہ نے داہنی طرف مونڈہنیوالے کو المعانی البدیعہ	شروع کری مونڈنیوالا بائین طرفسے المعانی البدیعہ
مستحب ہے پہیرنا استرہ کا سر پر اور واجب نہین المعانی البدیعہ	جب ہون بال واجب ہے پہیرنا استرہ کا سر پر المعانی البدیعہ

امام ابوحنیفه	امام شافعی	امام احمد	امام مالک
حلق نسک ہے المعانی البدیعه	حلق نسک ہے یا مباح کرنا محظور کا ہے دو قول ہین صحیح تر دو قولون مین یہہ ہے۔ حلق نسک ہے دوسرا قول یہہ ہے۔ کہ حلق مباح کرنا محظورات کا ہے المعانی البدیعه	حلق نسک ہے	حلق نسک ہے
اقل بقدر کفایت حلق مین مونڈنا چوتھائی سر کا ہے اور نزدیک اکثر علما کے کافی ہے حلق جو کافی ہے مسح راس مین بیچ طہارت کے المعانی البدیعه	اقل درجه حلق بطور کفایت حلق تین بال کا ہے مستحب ہے مونڈنا سارے سر کا المعانی البدیعه	واجب ہے حلق سارے سر کا یا اکثر سر کا المعانی البدیعه	متفق با امام احمد

اور مستحب ہے دفن کرنا محرم کے بالونکا اور دعا مانگنا نزدیک حلق کے
اور بعد فراغت کے دعا مانگنا ساتھہ تکبیر کے اور اگر پھینکدیا بالونکو
کچھہ مضایقہ نہین ہے اور مکروہ ہے ڈالنا بالونکا گھورے پر اور
غسل کی جگہہ مین ایسا ہی ہے بحرالرائق مین عالمگیریہ - اور مستحب ہے
کٹوانا ناخون اور لبونکا اور مونڈنا موی زہار کا بعد حلق سر کے ایسا ہی ہے
غایۃ السروجی شرح ہدایہ مین عالمگیریہ - اور نہ لے اپنی داڑہی
سے کچھہ اور اگر ایسا کیا نہین واجب ہوگا اوسپر کچھہ اور ایسا ہی ہے
تبیین مین عالمگیریہ - اگر ہون بال چھوٹے ایسے کہ نہو سکے کترانا
اونکا متعین ہوگا حلق اسطرح اگر ہون معقوص یا معفور جیسا کہ نسبت کیا ہے
اسکو طرف مبسوط کی اور وجہ اسکی یہہ ہے کہ جب کہولیگا اونکو جہڑینگے
بعض بال پس ہوگی جنایت اوسکے احرام پر پہلے حلال ہونے
سے پس متعین ہوگا حلق لیکن کبھی کہا جاتا ہے کہ یہہ جہڑنا غیر جنایت
ہے اسلئے کہ وقت جواز دور کرنے بالونکے ہے ساتھہ مونڈنے
یا غیر مونڈنیکے اگرچہ نوچ کر یا پنجہ اکر ہو جیسا کہ آئیگا پس باقی رہیگا
جو مبسوط مین ہے مشکلا ردالمحتار -

اور حلق ساری سر کا مسنون ہے اور یہہ حق مین مرد کے ہے اور
عورت کے لئے حلق مکروہ ہے اسلئے کہ مثلہ ہے عورت کے
حق مین مانند مونڈنے مرد کی اپنی داڑہی کو اور حلق سارے سر کا
افضل کہتے ہین اشارہ ہے اسطرف کہ اگر اقتصار کیا چوتہای سر کے
مونڈنے پر جایز ہے جیسا کہ بال کترانے مین ہے لیکن ساتہہ کراہت
کے بسبب ترک سنت کے کہ مونڈانا یا کترانا ساری سر کا سنت ہے
جیسا کہ شرح لباب اور قہستانی مین ہے کہا نہر الفایق مین اور اطلاق
قول کنز کا کہ مونڈانا احب ہے مفید اسکا ہے کہ حلق نصف سر کا
اولی ہے کتروانے سے اور نہین دیکہا مینے اسکو اور کہا شامی نے
کہتا ہون نہین اگر ارادہ کیا کہ مونڈانا آدہے سر کا اولی ہے کل سر کے
بال کترانے سے تو یہہ ممنوع ہے بسبب اسکے کہ جا چکا ہے
تو اولی ہے کتروانی آدہے سر یا چوتہائی سر سے پس یہہ ممکن ہے
یہہ غیر منحصر مین ہے اور منحصر پر حلق نہین ہے جیسا کہ قریب ہے
کہ آئیگا بدایع رد المحتار ۔ اگر لڑا محرم کسی غیر سے پس نوچ ڈالے
بال اسکے اوس غیر نے کافی ہو جائیگا قصداً حلق سے فتح القدیر رد المحتار

کہاہے فقہانے کہ مندوب ہے حلق بین شروع داہنی طرف
مونڈنے والی سے نہ مونڈوانی والے کے داہنی طرفسے مگرجو
صحیحین مین ہے مفید ہے اسکے عکس کا اور وہ یہہ ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلاق سے لے تو اور اشارہ کیا
طرف داہنی طرف کے پہر بائین طرف کی پہر عطا فرمائی بال لوگونکو
پہر کہا فتح القدیر مین کہ یہی صواب ہے اگرچہ خلاف مذہب ہے اہ
اور کہتا ہون مین موافق اسکے ہے جو ملتقط مین امام سے ہے کہ مونڈہا
مینے اپنے سر کو پس تخطیہ کیا میرا نائی نے تین چیزونمین جب بیٹہا مین
کیا مونہہ کو طرف قبلہ کی اور دیا مینے اوسکو بائین طرف کو پس کیا
شروع کرنا ساتہہ داہنی طرف کے پہر جب ارادہ کیا مینے جانیکا کہا
دفن کر تو اپنے بالونکو پس جب لوٹ آیا مین پہر دفن کیا مینے اونکو
اہ یعنی پس یہہ فائدہ دیتا ہے رجوع امام کا طرف قول ثانی
کے اور اسی لئے کہا لباب مین کہ یہی مختار کیا شارح لباب نے
جیسا کہ منسک ابن العجمی اور بحر مین ہے اور کہا نخبہ مین اور یہی صحیح
ہے اور تحقیق روایت کیا گیا ہے رجوع امام کا اوس جسکو نقل

کیا ہے اصحاب ابی حنیفہ نے ابی حنیفہ سے پس صحیح ہے تصحیح
قول آخر ابی حنیفہ کی اور دفع ہوگیا جو مشہور ہے ابی حنیفہ سے
نزدیک مشایخ حنیفہ کے اور کہا سروجی نے اور نزدیک شافعی کے
شروع کرے حلق کو داہنی طرف سر مونڈوانی والے سے اور
ذکر کیا ہے ایسا ہی بعض اصحاب ہماری نے اور نہین نسبت کیا ہے
اسکو طرف کسی کے اور سنت اولی و بہتر ہے اور تحقیق صحیح ہوا ہے
شروع کرنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا حلق ساتھ اپنے سر کے
داہنی طرف سے اور نہین ہے واسطے کسی کے کلام بعد رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تحقیق اخذ کیا ہے امام نے ساتھ قول حجام
کے اور نہین انکار کیا ہے اوسکا اور اگر ہوتا مذہب امام کا برخلاف
اوسکے نہ موافقت کرتے امام حجام کی آخر ہوا کلام سروجی کا
بطور تلخیص کے اور مانند اسکی ہے معراج الدرایہ و غایۃ البیان مین مختصراً
اور حلال ہوجاتی ہین اسطے محرم کے بعد حلق یا تقصیر کے کل چیزین جو احرام
سے حرام ہوئی تھین سواے عورتون کے اور کہا گیا ہے اور سواے
خوشبو اور شکار کے در مختار ۔۔

حلال ہوجاتی ہے ہر چیز محظورات احرام سے مانند پہننی سلی کپڑے
اور ناخن کٹوانے کی طحطاوی اور اس قول مین افادہ اس بات کا ہے
کہ نہین حلال ہوتا ہے رمی سے پہلے حلق سے کچھہ اور یہی مذہب ہے نزدیک
ہماری جیسا کہ شرح لباب ملا علی قاری مین ہے فارسی سے اور شرح نقایہ
ملا علی قاری مین ہے اور رمی غیر محلل ہے احرام سے نزدیک ہمارے
مشہور ہے اور محلل ہے نزدیک مالک اور شافعی کے اور
غیر مشہور مین نزدیک ہمارے پس تحقیق نص کے ہے محلل پر ساتھہ
رمی کے نزدیک ہمارے شرح مبسوط مین خواہرزادہ اور شرح جامع صغیر
قاضی خان مین ساتھہ اس قول کے اور بعد رمی کے قبل حلق کے
حلال ہوجاتی ہے محرم کے لئے ہر شی سوا ے نساء اور طیب کے
اور روایت ہے ابی یوسف سے کہ حلال ہوجاتی ہے محرم کے
لئے طیب بہی رد المحتار —

سوای عورتون کے یعنی سوای جماع اور دواعی عورتون کے رد المحتار
کہا گیا ہے اور سوا طیب اور صید کے تابعداری کی ہے اسمین صاحب
نہر کی پس تحقیق نسبت کیا ہے صاحب نہر نے طرف خانیہ

کے استثنا نسا اور طیب کا اور طرف ابی اللیث کی استثنا صید کا
اور یہہ غیر صحیح ہے اسلئے کہ قاضی خان نے کہا ہے اپنی فتاوی
مین پس جب حلق کر چکے یا قصر کر چکے حلال ہو جاتی ہے محرم کے
لئے کل شی مگر نسا اور بعد رمی کے قبل حلق کے حلال ہو جاتی ہے
محرم کے لئی کل شی مگر طیب اور نسا اور بعد رمی کے قبل حلق کے حلال ہو جاتی
ہے محرم کے لئی کل شی مگر طیب اور نسا الخ اور مانند اسکی ہے جو
پہلے نقل کر چکے ہم شرح جامع صغیر قاضی خان سے پس تحقیق
استثنا کیا طیب کا احلال سے ساتھہ رمی کے نہ احلال بالحلق سے
اور وہ مبنی ہے خلاف مشہور پر جیسا کہ جانچکا ہے تو ابھی اور تحقیق
ذکر کی ہے شرنبلالی نے عبارت خانیہ کی پہر کہا اور ساتھہ اسکے
جانا جائے اطلاق اوسکا جو منسوب طرف قاضی خان کی ہے
کہ حلق سے نہین حلال ہوتی ہے طیب اوکہتا ہون مین اور مویداسکا ہے
قول اوسکا بدایع مین اور ای پر حکم حلق کا پس وہ ہو جانا محرم کا ہے
حلال مباح ہو جاتا ہے سب جو ممنوع تہا مگر عورتین اور یہی قول
ہمارے اصحاب کا ہے اور کہا مالک نے مگر عورتین اور خوشبو اور

کہا لیث نے مگر عورتین اور شکار اور مانند اسکی ہے معراج الدرایۃ
اور شرح وہاج مین اور غایۃ البیان مین پس تحقیق نسبت کیا ہے
ابی لیث نے اول کو طرف امام مالک کی فقط اور ثانی کو طرف
لیث بن سعد کے کہ ایک ائمہ مجتہدین سے تھے پس جو نہر مین ہے
نسبت اوسکی طرف ابی اللیث کے کہ وہ سمرقندی ایک مشائخ مذہب
ہماری سے ہے وہ تصحیف ہے رد المحتار۔
پھر جب حلق کیا یا قصر کیا حلال ہوجائیگی اوسکے لئے جو چیز کہ حرام
ہوئی تھی اوسپر ساتھ احرام کے مگر عورتین ایسا ہی ہے فتاوی
قاضیخان مین اور ایسا ہے توابع وطی کی مانند لمس اور بوسہ کے
حلال نہوگا اوسکے لئے ساتھ حلق کے ایسا ہی ہے سراج وہاج مین
اور نہ حلال ہوگا حلق سے محرم کو جماع ماورای فرج مین نزدیک
ہماری ایسا ہی ہے ہدایہ مین اور اگر حلق نہ کیا یہانتک کہ طواف
کیا خانہ کعبہ کا نہ حلال ہوگی محرم کے لئے کوئی چیز یہانتک کہ حلق
کری ایسا ہی ہے تبیین مین عالمگیریہ۔ عورت حلق نہ کرے
بلکہ بال کترا ای چوتھای اپنی بالونمین سے جیسا گذرا عورت چوتھای

بالونکو کترائی مانند مرد کی اور کل بالونکا کترانا افضل ہے ایسا ہی
کہا ہے قہستانی نے خلاف ہے اسمین بعض کا کہ بعض نے کہا ہے
کہ نہین مقدار ہے ربع کا عورت کے حق مین بخلاف مرد کے یہہ
بحر رائق مین ہے رد المحتار -

اور بحر رائق مین مسراد ساتہہ تقصیر کے یہہ ہے کہ مرد اور عورت
ربع سر کے بالونکے سری سے مقدار ایک انگشت کے لین ایسا ہی ذکر کیا ہے
زیلعی نے اور مراد اوسکی یہہ ہے کہ لے ہر بال سے مقدار ایک
انگشت کی ایسا ہے صرح ہے محیط مین اور بدایع مین ہے کہا ہے
فقہانے کہ واجب ہے زیادہ کرنا کترانے مین قدر انگشت پر یہانتک
کہ پورا ہوجاوے قدر انگشت کے ہر بال مین سے اسلئے کہ سری بالونکے
برابر نہین ہوتے ہین عادۃً اور کہا حلبی نے اپنی مناسک مین کہ یہی حسن ہے
اور شرنبلالیہ مین ہے کہ ظاہر ہوتا ہے مجکو کہ مراد ہر بال سے چہتائی سر کے بالونمین سے ہے
بطریق لزوم کے اور کل سر کے بالونمین سے بطریق اولویت کے رد المحتار -

اور انگشت سے مراد یہان ایک پورا اونگلی کی ہے کیونکہ انگشت ترجمہ انملہ کا کیا گیا ہے
تہذیب اللغات نووی مین ہے کہ انامل اطراف اصابع کو کہتے ہین اور ابو عمر

اشہالی اور بخشیالی اور حربی نے کہا ہے ہر صبح کے لئے تین اغلہ ہین		
امام ابو حنیفه	امام شافعی	امام احمد
جب تاخیر کرے حلق کی ایام تشریق سے پس لازم آتا ہے اوسپر دم — المعانی البدلعیه جو تاخیر کی حلق کی یہان تک که گذر جائین دن نحر کی لازم آئیگا اوسپر دم دینا ایسا ہی حکم قارن و متمتع کا جبکه تاخیر کرے ذبح مین یہان تک که گذر جائین دن نحر کے ایسا ہی محیط مین فتاوی عالمگیریه	جب تاخیر کرے حلق کی ایام تشریق سے پس نہین لازم آتا ہے اوسپر دم المعانی البدلعیه	متفق با امام شافعی ایک روایت مین متفق با امام ابو حنیفه المعانی البدلعیه

نزدیک شافعیون کے جسوقت فارغ ہووے ذبح سے سنت یہہ ہے
کہ مونڈا سے سرکو یا قصر کرے بالونکو اور نزدیک چارون اماموں کے نہین
ہے جایز حلق عورت کے لئے مگر مستحب نزدیک شافعیونکے یہہ ہے
کہ قصر کرے بالونکو جمیع جوانب سے مقدار سر انگلیون کی اور نزدیک
شافعیونکے تین بالون سے کم نہووین مرد اور عورت نکے لئے اور نزدیک
حنفیونکے مرد کے لئے چوتہائی سر کا مونڈنا قصر سے کم نہووے اور
کہا ابو منصور حنفی نے اگر قصر کرے یا حلق کرے کم نصف سر سے
جایز ہے مگر گنہگار رہے وہ شخص کیونکہ حلق یا قصر جمیع راس کا سنت
اور نزدیک حنفیونکے قصر کرے عورت چوتہائی سر کے بالونکا مقدار سر انگلیون
اور نزدیک مالکیون کے واجب ہے مرد پر مونڈنا یا قصر کرنا سب سر کے بالونکا
بلکہ حلق جمیع سر کا افضل ہے اور واجب ہے قصر کرنا جمیع بال سر کا مقدار
سر انگلیون کی یا اسے کم ہو یا زیادہ اور مذہب حنبلیونکا یہہ ہے
کہ واجب ہے حلق یا قصر جمیع بالون سر کا مگر حلق بہتر ہے
قصر سے اور اگر ہون بال اوسکے گوندہی ہوے قصر کرے بقدر سر
انگلیون کی سر گوندی ہوئی کو اور سنت نزدیک شافعیونکے یہہ ہے

کہ متوجہ ہووے محلوق قبلہ کیطرف اور شروع کری مونڈنے والا
تالوی کیطرف سے پہر مونڈی شق یمین کو پہر اسکو پہر باقی سر کو اور حلق کرے
کنپٹیون تک اور مذہب حنبلیون کا مانند مذہب شافعیونکی ہے استقبال
قبلہ اور شروع حلق مین یعنی متوجہ ہووے محلوق اور شروع کرے
تالوی سے اور کہا قاضی شمس الدین او رغیر حنفیون سے نے مراد یمین سے
یمین مونڈنی والے کا ہے نہ محلوق کا اور مراد بائین سے بایان
مونڈنیوالا کا ہے نہ محلوق کا یعنی شروع کرے مونڈنا حالق اپنے
یمین سے نہ محلوق کے یمین سے اور حکایت کیا قاضی مذکور نے امام
ابو حنیفہ رح سے غایتہ مین کہ کہا ہے امام نے حلق راس کیا مینے
منی مین پس کہین مجھکو حجام نے تین بات جسوقت بیٹھا مین کہا حجام
نے متوجہ ہو قبلہ کیطرف اور دیا مینی اوسکو جانب بایان سر کو پس کہا
حجام نے شروع کیا مینے یمین سے اور جسوقت چلا مین کہا حجام نے
دفن کر بالونکو پس دفن کیا مینے بالونکو اور کہا قاضی شمس الدین نے
کہ عمل کیا امام نے موافق قول حجام کے اگر قول حجام ہوتا خلاف مذہب
اوسکے سے پہر کیون عمل کرتے اوسکے قول پر باوجودیکہ تہا وہ حجام

اور نزدیک شافعیونکے وقت حلق نصف لیل نحر سے ہے اور بعض
وقت نزدیک شافعیونکے قریب چاشت کے ہے اور نہین گذرتا ہے
حلق کا وقت جب تک زندہ ہے اور مختص کسی مکان کے ساتھہ نہین ہے
اور اوسکی تاخیر کرنے سے کوئی شی لازم نہین ہوتی ہے اور نزدیک
حنفیون کے زمانہ حلق کا ایام نحر ہے اور مکان اوسکا حرم ہے اگر
خلاف کیا اوسنے اسمین مکان سے لازم ہے اوسپر قربانی اور
نزدیک حنبلیون کے تاخیر حلق سے نہین لازم ہوتی ہے کوئی چیز
اور نزدیک مالکیون کے جسوقت تاخیر کرے حلق کو یہانتک کہ
پہونچے گہر تک حلق کرے گہر مین اور دے ہدیہ بیت اللہ کو اور نزدیک
بعض شافعیون کے مستحب ہے کہ پکڑے ناصیہ کو ہاتہہ سے اور تکبیر کرے
تین دفعہ پہر کہے سب تعریف ہے اللہ کو بدلہ نعمتون اوسکی کے اللھم
ہذہ ناصیتی فتقبل منی واغفرلی ذنوبی اللھم اکتب لی بکل شعرۃ حسنۃ وامح
عنی بہا سیئۃ وارفع لی بہا درجۃ واغفرلی ای بارخدایا یہ ناصیہ ہے
اور قبول کر مجہسے عبادت اور بخشو گناہ میری ای بارخدایا دی مجہکو بدلہ
ہر بال کے ایک نیکی اور مٹاؤ مجہسے بعوض ہر بال کے ایک گناہ اور بلند کر

بمقابلہ ہر بال کے ایک درجہ اور بخشدی مجکو اور جمیع حلق اور قصر کرنیوالونکو
ای صاحب مغفرت بے انتہا قبول کر دعا میری اور مستحب ہے نزدیک بعضے
حنفیونکے کہ کہے حلق سے بعد اللھم ہذہ ناصیتی بیدک فاجعل لی بکل شعرۃ
نورا یوم القیمہ اللھم بارک لی فی نفسی واغفر لی ذنبی وتقبل منی عملی برحمتک
یا ارحم الراحمین — ای بارخدایا تیرے اختیار مین ہے ناصیہ میرا
اور دی دن قیامت مین ہر بال کے بدلہ نور ای بارخدایا برکت کر نفس
میرے مین اور بخشو گناہ میرے اور قبول کر عمل میرے برحمتک
یا ارحم الراحمین اور مستحب ہے بعض علماؤن کے نزدیک حلق سے
بعد تکبیر کرنا اور کہے کہ جمیع تعریف واسطے اللہ کے ہے ایسا اللہ کہ
طاقت دی ہمکو افعال حج پر ای بارخدایا زیادہ کر ایمان اور توفیق
اور یقین اور بخشدی مجھکو اور مان باپ میرے کو اور جمیع مسلمانون کو
اور مروی ہے رسول اللہ صلعم سے کہ فرمایا جناب نے محلقین کیواسطے
تین دفعہ دعا اور قصر کرنیوالونکے واسطے ایک دفعہ دعا اور مروی ہے
رسول اللہ صلعم سے کہ حلق کرنیوالونکے واسطے نور ہے دن قیامت
مین ہر بال کے بدلہ مین از مناسک صغیر ابن جماعہ —

تیسرا فرض حج کا طواف الزیارت ہے اور اسکو

طواف زیارت ۔ طواف افاضہ ۔ طواف یوم النحر ۔
طواف مفروض ۔ طواف رکن ۔ طواف واجب کہتے ہین

امام ابوحنیفہ

طواف زیارت دوسرا رکن حج کا ہے کہا سراج مین اور نام رکہا
جاتا ہے طواف زیارت اور طواف افاضہ اور طواف یوم النحر اور
طواف مفروض ردالمحتار ۔

اور نام رکہا جاتا ہے طواف زیارت طواف رکن طحطاوی ۔
طواف زیارت طواف الرکن طواف یوم النحر مرادف ہین تینون وہی تھا ضیخان
طواف الواجب تاتارخانیہ ۔ فتاوی ہندیہ

امام ابوحنیفه		امام شافعی		امام احمد	دیگر علماء
اول وقت طواف زیارت کا طلوع فجر ثانی ہے دن نحر سے اور اخیر اوسکا دوسرا دن ہے اخیر ایام تشریق ہے پہر اگر تاخیر کی طواف مین تیسرے دن تک ایام منی سے لازم آئیگا اوسپر دم المعانی البدیعه	تاخیر مین دم لازم ہے	وقت طواف زیارت کا نصف ثانی شب نحر کے ہے اور اخیر وقت طواف زیارت کا محدود نہین ہے پس جسوقت طواف کریگا کافی ہوگا	دم اوسپر نہین ہے	متفق با امام شافعی ایک روایت مین متفق با امام ابوحنیفه	نزدیک ناصر کی زیدیہ مین سے جب چہوڑ دیا اونکو اور نکل آیا مکہ سے پس نہین ہے دم اوسپر نزدیک ہادی کے زیدیہ مین سے لازم ہے اوسپر دم

مکہ مین جا کر طواف زیارت کرے کسی دن مین ایام نحر مین سے کہ تین دن ہین سات بار بلا رمل اور سعی کے اگر پہلے اس طواف سے سعی کر چکا ہے اور جو پہلے اسکے نہ کر چکا ہو تو رمل و سعی کرے اور طواف زیارت کا اول وقت بعد طلوع فجر یوم نحر کے ہے اور طواف یوم اول نحر مین افضل ہے اور ممتد ہوتا ہے وقت طواف زیارت کا آخر عمر تک در مختار نہین صحیح ہے طواف زیارت پہلے طلوع فجر یوم نحر کے لباب رد المحتار وقت صحت طواف زیارت کا آخر عمر تک ہے پس اگر مر گیا پہلے کرنے طواف زیارت کے پس تحقیق ذکر کیا ہے بعض محشین نے شرح لباب قاضی محمد عید سے کہ وہ نقل کرتا ہے بحر عمیق سے کہ فقہا نے کہا ہے کہ لازم ہے محرم کو وصیت ساتھہ بدنہ کے اسلئے کہ آتا ہے عذر جانب اوسکی جسکا حق ہے اگرچہ ہوگا گنہگار ساتھہ تاخیر کے انتہی رد المحتار

شرایط صحت طواف زیارت

اسلام ہے اور تقدیم احرام اور وقوف اور نیت اور لانا اکثر طواف کا اور زمان اور وہ یوم نحر ہے اور مابعد اوسکا اور مکان اور وہ گرد خانہ کعبہ داخل مسجد اور ہونا محرم کا تابع اگرچہ محمول ہو پس نہین جایز ہے

نیابت طواف زیارت مین مگر واسطے بیہوش کے —

واجبات طواف زیارت

مشی ہے واسطے قادر کے مشی پر اور تیامن یعنی داہنی طرف سے طواف شروع کرنا اور تمام سات پہیرون طواف کا اور طہارت حدث سے اور ستر عورت اور کرنا اوسکا ایام نحر مین —
اور واجب ہے یہہ کہ ہو طواف زیارت کہڑی چلکے اور اگر طواف زیارت کیا نصف ساقین فقط کہ کہڑا کرکے یا لادکے یا سوار ہوکے یا سعی کی اسطرح لازم آئیگا اوسپر دم اور نکل آئیگا حامل یعنی لانے والا اپنے طواف سے جیسا کہ جزم کیا ہے ساتہہ اسکے کمال وغیرہ نے اور کہا گیا ہے کہ نہین باہر آئیگا طواف سے کہا بحر رایق مین او ر جو طواف کرایا گیا لادکے کافی ہو جائیگا وہ طواف حامل اور محمول دونوں سے برابر ہے کہ نیت کی ہو حامل نے طواف کی اپنی طرف سے اور محمول کی طرف سے یا نہ نیت کی ہو یا ہو حامل کے لئے طواف عمرہ کا اور محمول کے لئے طواف حج کا یا ہو عکس اسکا یا ہہ حامل غیر محرم اور محمول اوسی چیز سے کہ واجب کیا ہوا اوسکو اوسکے احرام نے اور کہا نہر الفایق مین او ر خلاف

مفید ہے ساتھہ اوس صورت کے کہ نہ قصد کیا ہو حامل نے حمل محمول کا
پس اگر قصد کیا ہو گا اوسکو نہ واقع ہو گا اوسکے نفس سے یعنی قصد کیا ہو
حمل محمول کو فقط اسی پر جبکہ قصد کیا ہو گا اوسکو ساتھہ قصد طواف
اوسکے کے کافی ہو گا جیسا کہ دلالت کرتی ہے اوسپر عبارت بحر کی
جو ذکر کی گئی ۔ اور ہندیہ مین ہے اور اگر طواف کیا معکوس
اسطرح کہ شروع کیا بائین طرف کعبہ سے اور طواف کیا ایسے ہی سات
پھیری اعتبار ہو گا اوسکے طواف کا حق تحلل مین اور لازم ہے اوسپر
اعادہ جب تک کہ مکہ مین ہے طحطاوی اور اسی پر ترتیب درمیان
طواف اور درمیان رمی اور حلق کے پس سنت ہے اور نہین ہے
مفید طواف زیارت کے لیئے اور نہین ہے فوت ہونا طواف زیارت
کے لئے پہلے مرنے سے اور نہین کافی ہوتا ہے طواف زیارت سے
بدل مگر جبکہ مر جاوے بعد وقوف عرفہ کے اور وصیت کرے ساتھہ
اتمام حج کے واجب ہوتا ہے بدنہ واسطے طواف زیارت کے اور
جایز ہو جاتا ہے حج اوسکا لباب رد المحتار
سات بار طواف کرنا بیان اکمل کا ہے اور جو نہین کن چار پھیری مین در مختار

بیان اکمل کا ہے یعنی بیان طواف کامل کا ہے کہ مشتمل ہو رکن اور
واجب پر آگاہ کیا ہے صاحب درمختار نے اپنی اس اطلاع سے اسپر
اسلئے کہ نہ متوہم ہو کہ سات پھیری رکن ہین جیسا کہ کہتے ہین اسکو
ایمہ ثلثہ یعنی مالک شافعی احمد اگرچہ موافقت کی ہے ایمہ ثلثہ کی ابن ہمام
نے بحثاً اور توہم اسلئے نہ کیا جاوے کہ رکن ہونا سات پھیرونکا خلاف
مذہب ہے پس نہ موافقت کیجاوے اسکی رد المحتار اگر پہلے اس طواف
سے سعی کر چکا ہے نہ کیا پہلے اس طواف سے رمل و سعی کر چکا ہے
اشارہ کے لئے اسطرف کہ اگر ہو کہ سعی کی ہو پہلے اور نہ رمل کیا ہو
نہ رمل کری اس طواف مین اسلئے کہ رمل نہین مشروع ہے مگر اوس
طواف مین کہ بعد اوسکے سعی ہے جیسا کہ گذرا اور نہین ہے سعی
اسجگہ جیسا کہ عنایہ مین ہے اور ایسا ہی ہے لباب مین اور اوسی
لباب مین ہے کہ اضطباع پس ساقط ہے مطلقاً اس طواف مین انتہی
برابر ہے کہ سعی کر چکا ہو پہلے یا نہ کر چکا ہو رد المحتار —
اور اگر نہ کی ہو سعی پہلے کرے رمل اور سعی دونوکو یعنی اور اگر نہو
کہ سعی کی ہو پہلے رمل کری اور سعی کرے اگرچہ رمل کر چکا ہو پہلے سنتی

ہی اسلئے کہ رمل اوسکا سابق بلا سعی کے غیر مشروع ہے جیسا کہ جانا
تونے پس نہ اعتبار ہوگا اوس رمل کا ۔
تنبیہ کہا خیر رملی نے اور اگر نہ کیا ہو رمل اور سعی کو طواف قدوم
اور طواف زیارت مین کرے اونکو طواف صدر مین اسلئے کہ سعی
غیر موقت ہے جیسا کہ تصریح کریگا اوسکے جنایات مین اور تصریح کی ہے
فقہانے اسکی کہ رمل بعد ہر طواف کے ہے کہ پیچھے اوسکے سعی ہے
پس ساتھہ اسکے جانا جاتا ہے کہ لای رمل اور سعی کو صدر مین اگر پہلے
نہ کیا ہوا اونکا اور نہین پایا ہے مینی اسکو صریح اگرچہ جانا گیا ہے اطلاق
قضا بہی رد المحتار کہا شرنبلالیہ مین کہ آگے بیان کر چکے ہین ہم
کہ افضل تاخیر سعی ہے مابعد طواف افاضہ تک اور ایسا ہی ہے رمل
تاکہ ہوجائین دونو تابع فرض کے نہ سنت کے جیسا کہ بحر مین ہے اور
پہلی بیان کر چکے ہین ہم یہی کہ نہین اعتداد ہے ساتھہ سعی کے بعد طواف
قدوم کے مگر یہہ کہ ہو اشہر حج مین پس آگی رکھی جاوے اسکے لئے
کہ امر مبہم ہے انتہی ۔ کہتا ہون مین اور نہین اعتبار ہے سعی کا مگر بعد طواف
کامل کے پس اگر طواف قدوم کیا ہو حالت جنابت یا حالت حدث مین

اور رمل کیا ہوا سین اور سعی کی ہوا سکی تو لازم ہے اوسپر اعادہ
رمل ورسعی کا حدث کی صورت مین لزوم اعادہ ندبا ہے اور جنابت
کی صورت مین لزوم اعادہ سعی وجوبا ہے اور اعادہ رمل سنتہ ہے
لباب ردالمحتار - اور حلال ہوجاتے ہین محرم کو عورتین بعد رکن
طواف مین سے اور رکن طواف مین سے چار پہیری ہین یہہ بحر رایق
مین ہے اور اگر نہ طواف کریگا بالکل نہ حلال ہونگی اوسکو عورتین
اگرچہ دراز ہوجاوے زمانا اور گذر جائین برسین باجماع ایسا ہی ہے
سندیہ مین طحطاوی ردالمحتار اور حلال ہونا عورتونکا ساتہہ حلق سابق
کے ہے نہ ساتہہ طواف کے اسلئے کہ حلق محلل ہے نہ طواف مگر
موخر ہے عمل حلق کا عورتونکے حق مین مابعد طواف تک پہر جب طواف
کریگا عمل کریگا حلق عمل اپنا مانند طلاق رجعی کے کہ موخر ہوتا ہے
عمل اوسکا ابانت مین انقضای عدت تک بسبب حاجت کے
طرف استرداد کے زیلعی بس نام رکہنا بعض کا طواف زیارت کو
محلل دوسرا مجاز ہے باعتبار اسکے کہ شرط ہے ردالمحتار
اگر طواف زیارت کیا پہلے حلق سے نہ حلال ہوگا اوسکو کچہہ پس اگر

کٹوایا ناخن کو مثلاً ہوگئی جنایت اسلیئے کہ نہین نکلتا ہے احرام سے
مگر ساتہہ حلق کے درمختار —

اگر تاخیر کی محرم نے طواف زیارت مین ایام نحر سے مکروہ تحریمی ہوگا
تاخیر کرنا اور واجب ہوگا دم دینا بسبب ترک واجب کے اور یہہ کراہت
اور وجوب دم تاخیر سے وقت امکان کی ہے پس اگر طاہر ہوئی حایضہ
اگر قادر تہی چار پہیرون پر اور نہ کیا اونکو لازم آئیگا دم اور جو نہ قادر تہے
چار پہیرون پر نہ لازم آئیگا دم اور راتین ایام نحر کی ایام نحر مین سے
ہین درمختار — اور مراد سات رات کی ہر دن ایام نحر مین سے
وہ رات ہے کہ جو پیچہے دن کے آتی ہے وجود مین جیسے شب یوم
عرفہ وہ شب ہے کہ پیچہے آوے یوم عرفہ سے وجود مین حموی کہتا ہون
اور یہہ علی اطلاقہ ظاہر ہے حق رمی مین اسلیئے کہ محرم نے جب رمی
کی ہو دنون ایام نحر مین سے رمی کرے اوس رات مین جو آتی پیچہے
اسدن کے اور واقع ہوگی ادا بخلاف اسکے کہ جب تاخیر کی ہو
رمی کی دوسرے دن تک تو وہ رمی دوسرے دن واقع ہوگی قضا
اور لازم آئیگا دم جیسا کہ قریب ہے کہ ذکر کرینگے ہم اوسکو اور اسی

حق طواف مین پس مراد رات سے راتین بیچ کی ہین درمیان
ایام نحر کے اسلیے کہ جب غروب ہوجاوے آفتاب تیسرے دن
نحر کا جو آخر ایام نحر ہے اور نہ طواف زیارت کیا ہو لازم آئیگا اوسپر
دم جیسا کہ آئیگا مسئلہ حایض مین پس وہ رات جو انی ہے پیچھے
تیسرے دن سکے نہین ہے تابع تیسرے دن کے حق طواف مین
اور جو وہ رات تابع تیسرے دن کے ہوتی تو ہو جاتا طواف اوس
رات مین اور بلا لزوم دم کے جیسا کہ رمی مین ہے رد المحتار
اور مکروہ تحریمی ہے بموجب م تاخیر طواف زیارت کے اگرچہ ہو
یہہ تاخیر یوم رابع تک کہ اخیر ایام تشریق ہے اور یہی صحیح ہے
ایسا ہی ہے غنایہ اور ایضاح الطریق مین اور بعض حواشی مین ہے
اور ساتھہ اسیکی فتوی دیا جاتا ہے اور یہی مذکور ہے مبسوط او قاضی خان
اور کافی اور بدایع وغیرہا مین برخلاف ہے اوسکے جو ذکر کیا ہے
قدوری نے شرح مختصر کرخی مین کہ اخیر اسکا یعنی نہ مکروہ ہونے طواف کا
اخیر ایام تشریق ہے اور تبعیت کے ہے اسکی کرمانی نے اور صاحب شافع
اور مستصفی نے شرح لباب —

تنبیہ

سراج مین ہے اور ایسا ہی ہے اگر تاخیر کی حلق کی ایام نحر سے لازم آئیگا دم نزدیک ابیحنیفہ کے اسلیئے کہ حلق خاص ہے نزدیک ابیحنیفہ کے ساتھہ زمان کے اور وہ ایام نحر ہین اور ساتھہ مکان کے اور وہ حرم ہے رد المحتار

اگر قادر ہے چار پہیرون پر یعنی اگر باقی تہا غروب آفتاب تک تیسرے دن نحر کے اوسقدر وقت کہ اوسمین چار پہیرون طواف کی وسعت تھی اور ظاہر یہہ ہے کہ شرط ہے اسکے ساتھہ زمانہ وسعت رکہتا ہوا وتارنے کپڑون اور غسل کا حموی اور اوپر قیاس بحث حموی کے لایق شرط ہونا زمانہ قطع مسافت کا اگر نہوہی گہر مین طکہتا ہو نہین اور ساتھہ اخیر کے تصریح کی ہے شرح لباب مین پر یہہ سب مفہوم ہے قول بحر سے ساتھہ نقل کے محیط سے کہ جب طاہر ہو عورت حایضہ اخر ایام نحر مین پس اگر ممکن ہوا اوسکو طواف کرنا پہلے غروب سے اور نہ کیا پس لازم آئیگا اوسپر دم بسبب تاخیر کے اور اگر نہ ممکن ہوا اوسکو چار پہیرے طواف کے پس نہین لازم تہا

کچھہ اوسپر انتہی اسلئے کہ امکان طواف نہین ہوتا ہے مگر بعد
غسل اور قطع مسافت سکے اور بحر مین ہے اور اگر حایضہ ہوی
عورت بعد قادر ہونے سکے طواف پر پس اگر نہ طواف کیا یہان
تک کہ گذر گیا وقت لازم آیگا عورت پر دم اسلئے کہ عورت تقصیر
کرنے والی ہے ساتھہ تفریط اپنی کے انتہی یعنی بعد قادر ہونے کے
چار پہرون پر زیادہ کیا لباب مین پس قول اونکا نہین ہے کچھہ عورت
پر نسبت تاخیر طواف کے مقید ہے ساتھہ اوس صورت کے حایض ہو
عورت ایسے وقت مین کہ نہ قادر ہو اگر طواف پر یا حایض ہو پہلے ایام
نحر سے اور نہ ظاہر ہو مگر بعد گذر جانے ایام نحر کے لیکن ایجاب دم
اوسصورت مین کہ حایض ہوی ہو وقت طواف مین بعد قادر ہونے
کے اوسپر مشکل ہے اسلئے کہ نہین لازم تہا اوسکو طواف کرنا اول
وقت مین نہ ایسا ظاہر ہوگا یہہ اوس صورت مین کہ جانتی ہو اپنی
حیض سکے وقت کو پہر تاخیر کرے طواف کی اوسے تنبیہ نقل کیا ہے
بعض محشین نے منسک ابن امیر حاج سے اگر ارادہ کیا قافلہ نے
جانے پر اور نہین ظاہر ہوئی ہے حایضہ پس فتوی طلب کیا حایضہ

نے ایا طواف کرے یا نکرے کہا علمانے کہا جاے اوسے نہین
حلال ہے تجکو داخل ہونا مسجد کا اور اگر داخل ہوگی تو اور طواف
کری گی تو گنہگار ہو گی تو اور صحیح ہوگا طواف تیرا اور لازم آئیگا
تجہپر ذبح بدنہ کا اور یہہ مسئلہ کثیر الوقوع ہے متحیر ہوتے ہین
اسمین عورتین انتہی رد المحتار
جسوقت فارغ ہووے حلق یا قصر سے جاوی منی سے مکہ مین اور
طواف کری سات دفعہ بیت اللہ کا اور ارادہ کرے اس طواف
سے طواف افاضہ پہر پڑہے دو رکعت نماز اون چیزون مین جو ذکر کیا
ہمنے طواف قدوم مین مگر جس شخص نے سعی کی ہووے حج کے
لئے بعد طواف قدوم سے مفرد ہووی یا قارن نہین ہے محتاج
سعی کو بعد طواف افاضہ سے بالاتفاق اور نہ اضطباع اور نہ رمل
کرے برابر ہے کہ طواف قدوم مین رمل کیا ہووے یا نہ کیا ہووے
اور اگر نہ کیا ہووے طواف قدوم سے بعد رمل کرے اس طواف
مین نزدیک غیر حنبلیون کے اور اضطباع کرے نزدیک شافعیونکے
خلاف اور اماموںنکے اور سعی کرے باتفاق بعد طواف افاضہ سے

اور جسنے احرام کیا حج کیواسطے مکہ مین رمل کرے طواف افاضہ مین نزدیک تینون اماموں کے غیر حنبلیون کے اور اضطباع کرے نزدیک شافعیون کے خلاف اور اماموں کے اور مسنون ہے نزدیک حنبلیوں کے اوس شخص کیواسطے جو داخل ہووے مکہ مین وقوف عرفات سے بعد مفرد ہووی یا قارن یہہ کہ طواف کرے طواف قدوم پہلے طواف افاضہ سے اور حایض عورت طواف نکرے بیت اللہ کا اور ممنوع ہے طواف سے بالاتفاق اور اگر طواف کیا حایض نے نہین صحیح طواف اوسکا اور لازم ہے اوسپر قربانی نزدیک ماسوای حنفیونکے اور نزدیک حنفیونکے صحیح ہے طواف اوسکا مگر لازم ہے اوسپر قربانی کرنا بدنہ کا اور نہین ہے صحیح سعی حایض کے لیکن بدلہ دیوے اوسکا قربانی اگر تاخیر کیا عورت نے طواف کو ایام نحر سے طواف کیا اوسنے بعد حیض یا نفاس نہین ہے لازم اوسپر کوی چیز اور اگر تاخیر کیا عورت نے طواف کو بلا عذر یا مرد نے بلا عذر مکروہ ہے اور لازم ہے اوسپر قربانی تاخیر کے سبب سے اور نزدیک ابی یوسف اور محمد رح کے نہین ہے لازم اوسپر کوئی چیز بسبب تاخیر کے اور یہی مذہب شافعیون اور

حنبلیونکا ہے اور کہا ابن حاجب مالکی نے جسوقت تاخیر کیا اوسنے
طواف کو بعد آنے منی کے کتنی دن پس طواف کرے اور ہدیہ بھیجے
اور مراد ایام سے باقی ایام ذی الحج ہین اور مروی ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جناب نے جناب نے جسوقت حاجی ادا کرے
اخیر طواف بیت اللہ کا پاک ہوتا ہے گناہونسے جیسے دن ولادت
شکم مادر سے اور جسوقت فارغ ہووے حاجی جمیع مذکورات سے
تحقیق ہوا حلال اوسکے واسطے جمیع وہ چیز جو حرام تھی بالاتفاق اور
اسباب تحلل نزدیک شافعیون اور حنبلیون کے رمی اور حلق اور طواف
افاضہ مع السعی ہے مگر نہ کیا ہووے قبل اسے سعی اگر کیا اوسنے دو
چیزان تین چیزونسے یعنی رمی اور حلق یا رمی اور طواف یا طواف
اور حلق حلال ہے اوسکے لئے ماسوای وطی اور مقدمات وطی
اور عقد نکاح محرمات عورتونسے سوای اسکے کہ سب چیز حلال ہین
اور نزدیک حنفیونکے جسوقت حلق کیا اوسنے حلال ہے اوسکے لئے
ہر شئے مگر وطی اور مقدمات وطی اور جسوقت اوسنے کل طواف افاضہ
کیا یا اکثر اوسکا حلال ہے اوسکے لئے باقی چیز اور نزدیک مالکیونکے

جسوقت رمی کیا اوسنے جمرہ عقبہ کے حلال ہے اوسکے لئے ماسوای
نسا اور صید اور بعد طواف افاضہ حلال ہوتا ہے یہہ دونوں بہی
بشرطیکہ رمی اور حلق اوسنے کیا ہووے از مناسک صغیر ابن جماعہ

افضلیت طواف

طواف افضل ہے وقوف سے اسلئے کہ طواف عبادۃ مقصودہ ہے
اور اسی سلئے تنفل کیا جاتا ہے ساتہہ طواف کے نہ ساتہہ وقوف کے بحر
اور قول آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کا کہ الحج عرفۃ یعنی حج وقوف
عرفہ ہے منافی اس افضلیت کی نہین ہے اسلئے کہ مراد یہہ ہے
کہ جسنے پایا وقوف کو پس تحقیق پالیا حج کو بسبب متعین ہونے
وقت وقوف عرفات کے بخلاف طواف طحطاوی

سعی

امام ابو حنیفہ	امام شافعی
سعی واجب ہے رکن نہین اور ثابت ہوتا ہے اوسکا دم المعانی البدیعہ	متفق با امام احمد جایز ہے اوسکو کہ جسنے احرام باندہا ہو مکہ سے جب طواف کرے طواف وداع کا وقت نکلنے کے طرف منی کے یہہ کہ سعی کرے درمیان صفا اور مروا کے کافی ہے اوسکو ۔ اور معتمد یہہ ہے کہ نہین کافی ہے اوسکو مگر یہہ کہ کیا ہو ساتہہ اوسکے طواف قدوم کا اور اولی تاخیر ہے تاکہ لاوے اوسکو پیچہے طواف زیارت کے المعانی البدیعہ

امام احمد		امام مالک		دیگر علماء
سعی ایک رکن ہے ارکان حج مین سے نہین تمام ہوتا ہے حج مگر ساتہہ اوسکے اور نہین ثابت ہوتا ہے اسکا دم المعانی البدیعه ایک روایت مین روایتون مین سے سعی مستحب ہے واجب نہین اوسکے ترک سے دم نہین آتا ہے المعانی البدیعه	عائشه اکثر علماء	متفق با امام احمد نہین جائز ہے اوسکو جسنے احرام باندہا ہو مکہ سے کہ مقدم کرے سعی کو درمیان صفا اور مروا کے پہلے نکلنے سے طرف منی کے پہر اگر کیا سو یہہ کافی ہوگا یہہ اور لازم آئیگا اوسپر اعادہ اور سوا اسکی نہین کہ یہہ جائز ہے واسطے قادم کے المعانی البدیعه	اسحاق احمد	نزدیک طاؤس کے واجب ہے اوسپر جو ترک کرے سعی کو عمرہ المعانی البدیعه نزدیک عطا کی ایک روایت مین دو روایتون مین سے نہین لازم آتا ہے تارک سعی حج کچہہ اور روایت دوسری مین لازم آتا ہے اوسپر دم نزدیک حسن کے اگر یاد ہو پہلے احرام کے نکلنے کے تو اعادہ کرے سعی کو اور اگر یاد ہو بعد نکلنے کے احرام سے پس نہین لازم آتا ہے اوسپر کچہہ المعانی البدیعه

امام ابوحنیفه	امام شافعی	دیگر علماء
	واجب ہے سعی درمیان صفا و مروا کی شروع کری صفا سے پہر جب پہونچ جاوی مروا تک شمار کیجائیگی ایک سعی جب شروع کری مروا تو نہ شمار ہوگا اوس پہیری کا —	نزدیک ابن جریر کے جب تک مروا سے لوٹ کے صفا تک نہ پہونچیگا ایک شمار نہوگی یہی قول ہے ابی بکر صیرفی اور ابن جیران کا شافعین میں سے نزدیک عطا کے ایک روایت میں دو روایتوں میں سے ہے کہ اگر جہل سے ایسا کیا تو شمار ہوجائیگا المعانی البدیعه
جب مقدم کری سعی کو طواف پر تو اعادہ کری اگر مکہ میں ہو اور اگر لوٹ گیا ہے اپنی شہر کو تو کافی ہے لیکن دم دینا اوسپر مقدم ہوگا المعانی البدیعه	جب مقدم کری سعی کو طواف پر نہ کافی ہوگا المعانی البدیعه	نزدیک عطا کی اور بعض اصحاب حدیث کے کافی ہوجائیگا المعانی البدیعه
	مستحب ہے سعی کرنا پیادہ پا اور جایز ہے سوار ہو عذر سے اور بدون عذر کے بہی المعانی البدیعه	نزدیک عروه بن الزبیر و عایشہ کے کہ وہ سعی رکن ہے اور نزدیک ابی ثور کی کافی نہوگی لازم ہوگا اعادہ اوسکا اوپر المعانی البدیعه

امام شافعی	امام مالک	دیگر علماء
جب قامت کہی جاوے نماز کے لیے اوس حال مین کہ یہہ سعی مین ہو تو جایز ہے اوسکو قطع کرنا سعی کا اور مشغول ہو جانا نماز مین اور جب فارغ ہو نماز سے بنا کرے سعی کی جاسے کہ قطع کیا ہے اوسکو المعانی البدیعہ	ابن عمر سعی کرتا رہی و قطع کی نکرے مگر اوسوقت کہ خوف ہوی فوت ہوجانے نماز کے وقت کا المعانی البدیعہ	
مستحب ہے سعی کرنا حالت طہارت مین پہر اگر سعی کی ہو اوس حال مین کہ محدث تہا سیاقی [illegible] المعانی البدیعہ		نزدیک ثوری کے نہین جایز ہے سعی مگر ساتہہ طہارت کے المعانی البدیعہ

اور لوٹ آئی طرف حجر کی اگر ارادہ رکھتا ہو سعی کا اور استلام کری حجر کا اور تکبیر کہے اور تہلیل کہے اور نکلے باب الصفا سے سعی کی لئے اور یہہ مندوب ہے درمختار اور لوٹ آئے طرف حجر کی اگر ارادہ رکھتا ہو سعی کا یہہ مفید اسکا ہے کہ لوٹ آنا طرف حجر کی سوا اسکے نہین کہ مستحب ہے اوسکے لئے کہ ارادہ رکھتا ہو سعی کا بعد اوسکے اور جو نہین نہ ارادہ رکھتا ہو سعی کا نہ لوٹی بعد رکعتین طواف کے طرف حجر کے جیسا کہ بحر وغیرہ مین ہے اور ایسا ہی رمل اور اضطباع تابع ہین واسطے طواف کے کہ بعد اوس طواف کے سعی ہو جیسا کہ پہلے بیان کرچکے ہین ہم اسکو اور اشارہ کیا ہے طرف اوسکی جو نہر مین ہے کہ سعی بعد طواف قدوم کے رخصت ہے بسبب مشغول ہونے محرم کے دن نحر کے ساتھہ طواف فرض اور ذبح اور رمی کے اور جو نہین پس افضل تاخیر سعی کی ہے تا بعد طواف فرض تک اسلئے کہ سعی واجب ہے پس گردانا اوسکا تابع فرض کے اولی ہے ایسا ہی ہے تحفہ وغیرہ مین انتہی لیکن ذکر کیا ہے لباب مین خلاف بیچ افضلیت کے پہر کہا اور خلاف غیر قارن مین ہے اور اہی پر قارن پس واسطے

قارن کے تقدیم سعی کی ہے یا سنون ہے انتہی اور اشارہ کیا ہے
اسطرف کہ سعی بعد طواف کے ہے اور اگر پہلے کری سعی کہ طواف
سے اعادہ کری سعی کا اسلئے کہ سعی تابع ہے طواف کے اور
تصریح کی ہے محیط مین اسلئے کہ تقدیم طواف کی شرط ہے واسطے
صحت سعی کے اور ساتھہ اوسکے جاناگیا کہ تاخیر سعی کی واجب ہے
اور اسطرف کہ نہین واجب ہے سعی بعد طواف کے فوراً اور سنت
اتصال سعی کا ہے ساتھہ طواف کے بحر پھر اگر تاخیر کی سعی کی
بسبب کسی عذر کے یا اسلئے کہ آرام لے تعب اور تھکاوٹ طواف
سے پس نہین ہے ڈر اور اگر تاخیر کی سعی کی بدون عذر کے اور
نہ استراحت کے لئے پس تحقیق اسارت کی اور نہین لازم آتا ہے
اوسپر کچھہ لباب رد المحتار ــ اور نکلے واسطے سعی کے اوس
حال مین کہ اوسپر سکینہ ہو باب صفا سے اور یہہ مندوب ہے ایسا ہی
سراج مین اور قہستانی مین عمدہ سے اور بحر مین ہے کہ مخیر ہے
نکلنے مین جس دروازہ سے کہ ہو اسلئے کہ مقصود حاصل ہوتا ہے
ساتھہ اوسکے اور سوا اسکے نہین کہ نکلے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

باب بنی مخزوم سے جو مسمی ہے اب ساتھہ باب صفا کے اسلئے کہ باب
صفا قریب تر دروازہ نکلا ہے طرف صفا کی پس ہوگا نکلنا باب صفا سے
اتفاقی نہ قصدا پس نہوگا نکلنا باب صفا سے سنت اور کلام مصنف
مین اشارہ ہے طرف تراخی سعی کے طواف سے پس اگر سعی کی ہو
پھر طواف کیا ہو اعادہ کرے اسلئے کہ سعی تابع ہے اور نہین جایز ہے
تقدیم تابع کی اصل پر اور تصریح کی ہے محیط مین اسلئے کہ تقدم
طواف شرط ہے واسطے صحت سعی کے اور سعی نہین واجب ہے
بعد طواف کے فورا بلکہ اگر لاوی سعی کو اگرچہ بعد زمان طویل کے
ہو نہین لازم آتا ہے کچھہ اسپر لیکن اتصال سنت ہے مانند طہارت
کی طواف مین پس صحیح ہے سعی حایض اور جنب کے اور افضل
ہے واسطے حاجی کے سعی کرنا بعد طواف قدوم کے اسلئے کہ سعی
واجب ہے نہین لایق ہے یہہ کہ ہو تابع واسطے سنت کے بلکہ تاخیر کری
سعی کے طواف زیارت تک تاکہ ہو واجب تابع واسطے فرض کے
لیکن علمانے رخصت دی ہے لانی سعی کی پیچھے طواف قدوم کے
واسطے تخفیف لوگونکی بسبب مشغول ہونے لوگونکے ساتھہ نحر و مار اور

رمی کے اور یہہ خاص ہے آفاقی کے لئے اسلئے کہ مکی ہنین مطلوب ہے
اوسی طواف قدوم طحطاوی اور چڑہے صفا پر اوسجگہہ کہ دکہای
دے کعبہ باب صفا سے اور استقبال کری خانہ کعبہ کا اور تکبیر کہے
اور تہلیل کہے اور درود بہیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ساتہہ آواز
بلند کے خانیہ اور اوٹہا دے دونون ہاتہونکو طرف آسمان کے
اور دعا کرے واسطے ختم کرنے اپنی کے عبادت کو جو چاہی اسلئے
کہ محمد رحمۃ اللہ نے ہنین معین کیا ہے کسی دعا کو اسلئے کہ تعین لیجاتی
ہے رقت قلب کو اور اگر ترک کرے ساتہہ ماثور کے پس حسن ہے درمختار
صفا لغت مین حجر املس یعنی نرم اور صاف ہے اور صفا و مروا
دو پہاڑ معروف ہین مکہ مین کہا صاحب کشاف نے تہا صفا پر ایک
صنم کہ نام اوسکا اساف تہا اور تہا مروا پر اور ایک صنم کہ نام اوسکا
نابلہ تہا روایت کیا گیا ہے کہ اساف اور نابلہ مرد اور عورت تہی کہ
زنا کیا تہا اونہون نے کعبہ مین پس مسخ ہوکر پتہر ہوگئے پس رکہی گئی
صفا اور مروا پر تاکہ عبرت ہو ساتہہ اون دونون کے پس جب دراز
ہوئی اسکو ایک مدت پوجی گئے وہ دونون طحطاوی —

یہہ چڑہنا یعنی صفا پر اور جو اوسکے بعد مذکور ہے سنت ہے پس مکروہ ہے کہ نہ چڑہے صفا اور مروا پر بحر محیط سے یعنی جبکہ ماشی ہو بخلاف راکب کے جیسا کہ شرح مرشدی مین ہے اور جانتو تحقیق بہت درجے صفا کے دفن ہوگئے ہین ستیچے زمین کے ساتہہ بلندی اپنی کے یہان تک کہ جو کہڑا ہو پہلے درجہ پر اوسکے درجات موجودہ مین سے ممکن ہے اونکو دیکہنا خانہ کعبہ کا پس نہین حاجت ہے طرف چڑہنی کی اور جو کرتے ہین اوسکو بعض اہل بدعت اور جاہل چڑہنا یہان تک کہ التصاق کرتے ہین ساتہہ دیوار کے پس خلاف طریقہ اہل سنت وجماعت کی شرح لباب رد المحتار ۔

اور صفا پر چڑہ کی تکبیر کہی لباب مین ہے پس حمد کری اللہ تعالے کی اور ثنا کہے خدا کی اور تکبیر کہے تین بار اور تہلیل کہے اور درود بہیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پہر دعا کرے واسطے مسلمانونکے اور واسطے نفس اپنی کے ساتہہ جس دعا کے کہ چاہے اور مکرر کہے ذکر ساتہہ تکبیر کے تین بار اور طویل کرے کہڑا رہنا صفا پر انتہی اس قدر پڑہنے ایک سورہ کے مفصل مین سے جیسا کہ شرح لباب مین ہے عمدۃ المناسک

صاحب ہدایہ سے رد المحتار

محیط مین تقدیم حمد اللہ اور صلوٰۃ علی النبی کے تہلیل و تکبیر سے طحطاوی
ساتہہ آواز بلند کے اقتصار کیا ہے خانیہ مین ذکر تکبیر اور تہلیل پر اور
کہا بلند کرے اپنی آواز کو ساتہہ تکبیر اور تہلیل کے انتہی اور ای پر صلوٰۃ
نبی صلعم پر پس تحقیق آگے بیان کر چکے ہین ہم دعا ی تلبیہ مین کہ
پست کرے آواز اپنی کو ساتہہ صلواۃ کے پس محتمل ہے کہ ہو
اسجگہہ اسیطرح تنبیہ لباب مین ہے اور تلبیہ کہے سعی مین حج
کرنیوالا نہ عمرہ کرنیوالا اور زیادہ کیا شارح لباب نے اور نہین ہے
اضطباع سعی مین مطلقًا نزدیک ہمارے جیسا کہ تحقیق کی ہے ہمنے
اسکی ایک رسالہ مین بر خلاف شافعیہ کے کہ اونکے نزدیک سعی مین
بہی اضطباع ہے ۔ رد المحتار

اوٹھاوے دونون ہاتھونکو محاذی
دونون شانے ہونکے جیسا کہ شرح ملتقی
مین ہے طرف آسمان کی دعای
رغبت مین اور دعای رہبت مین
پس گردانے پشت ہاتھونکی جانب
صدر کی گویا کہ دفع کرتا ہے بلا کو
اپنی آپ سے کہا ہے اسکو
گھٹاوے ۔

کہا سراج مین اور سوا اسکے نہین
کہ ذکر کیا دعا کو اسجگہہ اور نہ ذکر کیا
دعا کو نزدیک استلام حجر کے کہ استلام
حالت ابتدای عبادت مین
ہے اور یہہ حالت ختم عبادت کی ہے
اسلیئے کہ ختم طواف کا ساتھہ سعی کے ہے
اور دعا ہوتی ہے وقت فراغت کے

امام شافعی

اضطباع کرے سعی مین
اضطباع یعنی چادر کو داہنی طرف کے
بغل سے نکال کر دونون پلو اوسکے
بائین طرف کے مونڈہے پر ڈال لینا
سنت ہے ۔

رمل و اضطباع سنت ہے
المعانی البدیعہ

عبادت سے نہ نزدیک ابتدای عبادت کے جیسا کہ نماز مین
ہے انتہی اور اسمین یہہ ہے کہ یہہ ابتدای سعی ہے نہ ختم طواف
مگر یہہ کہا جاے کہ سعی سوا اسکے نہین کہ متحقق ہوتی ہے وقت
اوترنے کے صفا سے ای پر چڑہنا صفا پر پس تحقیق متحقق ہوا
نزدیک اوسکے ختم طواف کا واسطے قصد محرم سکے انتقال کا اوس سے
طرف عبادت دوسری کے کہ تابع ہے اوسکے رد المختار
اسلئے کہ تعین لیجاتی ہے رقت قلب کو یعنی بسبب حفظ ہونے
دعا کے جاری ہوجاتی ہے دعا زبان پر بدون حضور قلب کے اور
یہہ برخلاف دعا کے ہے نماز مین اسلئے کہ سزاوار ہے دعا نماز مین
ساتہہ اوسکے کہ یاد ہو تا کہ نہ جاری ہو نمازی کی زبان پر جو مشابہہ ہو
کلام ناس کے پس فاسد ہو جاوے نماز اوسکی جیسا کہ نقل کیا ہے
اسکو طحطاوی نے ذو الحجہ سے رد المحتار
ذو الحجہ مین فصل قرارت مصلی مین ہے کہ سزاوار ہے دعا کرنا
نماز مین ساتہہ دعای محفوظ کے نہ ساتہہ اوس دعا کے کہ حاضر ہوجاوے
اوسکو اسلئے کہ خوف ہے یہہ کہ جاری ہوجاے اوسکی زبان پر جو

مشابہہ ہے کلام ناس سے پس فاسد ہوجاے نماز اوسکی اور
ای پر غیر نماز مین پس سزاوار یہہ ہے کہ دعا کری ساتہہ اوس چیز
کے کہ حاضر ہوجاوی اوسکو اور نہ یاد کری دعاکو اسلئے کہ حفظ دعا کا مانع
ہوتا ہے رقت سے طحطاوی اور تبرک کرنا ساتہہ ماثور کے اسجگہہ
یعنی صفا پر اور جگہہ مناسک حج مین اور تحقیق ذکر کیا ہے مینی ماثور
کو اپنی رسالہ البقیۃ المناسک فی ادعیۃ المناسک مین رد المحتار
پہر جاوی طرف مروا کی اوس حال مین کہ سعی کرتیہ الاسہ درمیان
میلین اخضرین کے کہ بنی ہوئی ہین دیوار مسجد مین اور کری مروا پر جو
کیا ہے صفا پر کری ایسا ہی سات بار شروع کرے ساتہہ صفا کے
اور ختم کری شوط سابع کو ساتہہ مروہ کے پس اگر شروع کیا ساتہہ مروہ کے
نہ اعتبار ہوگا پہیرے پہلے کا اور یہی اصح ہے اور مندوب ہے سعی
کا ساتہہ دو رکعت کے مسجد مین مانند ختم طواف کی پہر رہے مکہ مین
احرام باندہے حج کا اور نہین جایز ہے فسخ حج کا ساتہہ عمرہ کے
نزدیک ہمارے اور طواف کیا کرے خانہ کعبہ کا پیادہ یا مدین لہا
سعی کی اور یہہ طواف کرنا افضل ہے نماز نفل سے واسطے آفاقی کے

اور نماز نافلہ افضل ہے طواف سے واسطے مکی کے اور بحر مین ہے
کہ سزاوار ہے مقید ہونے نماز نفل کی افضل طواف سے مکی کے لئے
ساتھہ زمان موسم کے اور جو نہین پس طواف افضل ہے نماز سے مطلقا اور مختار
کہا لباب مین پہر اوترے صفا سے طرف مروہ کے اوس حال مین
کہ سعی کرنیوالا ذکر کرنے والا ہو پیادہ باآہستہ یہان تک کہ جب ہوے
نزدیک اوس میل کے جو متعلق ہے مسجد کے کونے مین کہا گیا ہے
ساتھہ مانند چھہ گز کی ہے سعی کرے سعی شدید بطن وادی مین یہان
تک کہ گذر جاوے میلین سے پہر چلے باآہستگی یہان تک کہ آئے
مروہ مین اور مستحب ہے یہہ کہ ہو سعی درمیان میلین کے فوق رمل کے
کمتر عدو یعنی دوڑنے سے اور یہہ سعی ہر پہیری مین ہے بخلاف رمل
کے طواف مین کہ خاص ہے ساتھہ تین پہیرون پہلے کے برخلاف شافعی
اوسکے کہ گردانا ہے اوسنے سعی کو مانند رمل کی پس اگر ترک کیا
سعی کو یا دوڑا ساری سعی مین پس تحقیق اسارت کی اور نہین لازم
آتا ہے کچھہ واسطے اوسکے اور اگر عاجز ہوا وسی صبر کرے یہان تک کہ
پاوے فرجہ اور جو نہین تشبیہ کری ساتھہ سعی کرنیوالے کے اوسکی حرکت

میں اور اگر ہو سواری دابہ پر حرکت دیوے دابہ کو بدون اسکے
کہ ایذا دی کسیکو انتہی اور قول اوسکا ساتھہ مانند چہہ ذراع کی کہا
شارح لباب نے یہہ منسوب ہے طرف شافعی کے اور ذکر کیا گیا ہے
یہی بعض مناسک ہماری اصحاب میں انتہی کہتا ہوں میں اور
نقل کیا ہے اسکو معراج میں شرح ذخیرہ سے اور کہا میل تہا
پشت راہ پر اوس موضع میں کہ ابتدا کیجاتی ہے اوس سے
سعی کی پس تہا کہ ڈہاتا تہا اوسکو سیل پس اوٹہایا اوسکو طرف
اعلی رکن مسجد کے اور اسی لئے نام رکہا گیا ہے معلق پس واقع ہوا
متاخر ابتدای سعی سے ساتہہ چہہ گز کے اسلئے کہ نہ تہی کوئی جگہہ
لائق تر اس سے اور میل دوسرا متصل ہے ساتہہ دار عباس کے
انتہی اور نقل کیا ہے اسکو شرنبلالیہ میں بہی اور اقرار کیا ہے
اسکا اور نقل کیا ہے اسکو بعض محشین نے سنان ابن العجمی اور
طرابلسی اور بحر عمیق وغیرہم سے کہتا ہوں میں اور نہیں ہے منافی
اسکی قول ستون کا اوس حال میں کہ سعی کرنے والا ہو درمیان میلین کے
اسلئے کہ یہہ باعتبار اصل کے ہے رد المحتار اور چڑہے مروہ پر

یعنی باعتبار پیشے زمانہ کی اسے پر آب پس جو کہڑا ہو درجا دنی پر
بلکہ اوسکی زمین پر صادق آتا ہے اوس پر کہ چڑہا مروہ پر شرح لباب المحتار
اور کری جو کیا ہے صفا پر یعنی استقبال اسطرح کہ میل کرے داہنی
طرف تہوڑا سا میل تاکہ متوجہ ہو طرف خانہ کعبہ کی اور جو نہین پس
خانہ کعبہ کچہہ نہین ظاہر ہوتا ہے آجکے دن لسبب محجوب ہونے
اوسکے کے ساتہہ عمارت سے کے اور تکبیر از ذکر اور دعا مشتمل صلوٰۃ
اور ثنا پر شرح لباب رد المحتار

شروع کرے ساتہہ صفا کے اسمین اشارہ ہے اسطرف کہ جانا
مروہ تک ایک پہیرا ہے اور لوٹنا مروہ سے صفا تک دوسرا
پہیرا ہے اور یہی صحیح ہے اور کہا طحطاوی نے کہ جانا صفا سے
مروہ تک اور لوٹ آنا مروہ سے صفا تک ایک پہیرا ہے مانند طواف
کے اسلئے کہ طواف حجر سے حجر تک ایک پہیرا ہے اور تمام اسکا
فتح القدیر وغیرہ مین ہے رد المحتار

ظاہر مذہب یہہ ہے کہ ہر ایک جانی سے مروہ تک اور آنے سے
مروہ سے صفا تک پہیرا ہے یعنی ایک پہیرا جانا ہے مروہ تک اور

دوسرا پھیرا آنا ہے مروہ سے صفا تک اور نزدیک طحاوی کے نہین
پس کہا گیا ہے کہ لوٹنا مروہ سے صفا تک نہین معتبر ہے پھیری
مین بلکہ واسطے حاصل کرنے دوسرے پھیری کے ہے اور مقتضی
ہین بعض عبارات اسکو کہ ایک پھیرا صفا سے صفا تک ہے فتح القدیر
جب مسجد سے طرف صفا کی نکلے وقت نکلنے کے پہلے بایان پاؤن
مسجد سے نکالی اور یہہ دعا پڑہے بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اللھم اغفر لی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک
وادخلنی فیہا واعذنی من الشیطان فتح القدیر اور دعا ماثورہ مین سے
اوسوقت کہ صفا پر مستقبل قبلہ دیکہنے والا خانہ کعبہ کا ہو یہہ ہے
لا الہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون
فتح القدیر اور وقت اوترنے کے صفا سے یہہ دعا پڑہے اللھم
استعملنی بسنۃ نبیک وتوفنی علی ملتہ واعذنی من مضلات الفتن
برحمتک یا ارحم الراحمین پھر جب پہونچے بطن الوادی مین
درمیان میلین اخضرین کے یہہ دعا پڑہے رب اغفر وارحم وتجاوز
عما تعلم وانک انت الاعز الاکرم فتح القدیر واجب سبب

بدایت سعی کے جو درمیان صفا اور مروہ کے کیجاتی ہے صفا سے اور
اگر شروع کیا ہو سعی کو ساتھہ مروہ کے تو نہ اعتبار ہوگا اوسکا پہلے پھیرے
مین اصح مین درمختار ـ مقابل اصح کا وہ ہے جو کہا ہے کرمانی نے
کہ اعتبار اوسکا ہے لیکن مکروہ ہے بسبب ترک سنت کے اور مستحب
ہے اعادہ اوس پھیری کا تاکہ ہو بداہیت بروجہ سنت اور چلا ہے
لباب مین اسپر کہ بداہیت سعی کے صفا سے شرط ہے واسطے صحت
سعی کے پس نہ اعتبار ہونا اوسکا پہلے پھیری مین متفرع اسپر ہے
اور اوپر قول کے ساتھہ وجوب اس بداہیت کے اسلئے کہ مراد ساتھہ
عدم اعتبار کے لزوم اعادہ ہے بالزوم جزا بر تقدیر عدم اعادہ
اور سوای اسکے نہین کہ فرق اہی راہ سے ہے کہ جب نہ اعادہ
کریگا شوط اول کو لازم آئیگی اوسپر جزا بسبب ترک سعی کے
بر قول شرطیت اسلئے کہ نہین ہے صحت مشروط کی بدون اوسکے
شرط کے اور بسبب ترک شوط اول کے بر قول وجوب کے کہ یہہ قول
اعدل مختار ہین حیثیت الدلیل سے ہے جیسا کہ شرح لباب مین ہے اور کبھی
کہا جاتا ہے کہ جبکہ نہ اعتبار کیا جائیگا ساتھہ اول کے حاصل ہوگی بداہت

ساتھہ صفا کے ساتھہ ثانی کے پس تحقیق پا ی جائیگی شرط اور نہ متصور
ہوگا ترک اوسکا اور سوا اوسکے نہین کہ ہوگا تارک واسطے آخر الاشواط
کے مگر جبکہ اعادہ کرلے اول کا اور ہونا اسکا شرط منافی وجوب
نہین ہے اسلیئے کہ نہین لازم آتا ہے ہونے ایک چیز سے
شرط واسطے دوسری چیز کے کہ موقوف ہے اوسپر صحت اسکے
یہہ کہ ہو وہ چیز فرض جیسا کہ پہلے لکھہ چکے ہین ہم اسکو حلق مین
برخلاف اوسکے کہ سمجہا ہے اوسکو شرح لباب مین بیان
حلق مین اور اگر ہو فرض لازم آئیگی فرضیت سعی کی یا فرضیت
بعض سعی کے اور وجوب باقی سعی کا باوجودیکہ سعی ساری واجب
ہے جبیر کیجاتی ہے ساتھہ دم کے اور اسوقت مین متعین ہوگا قول
ساتھہ وجوب کے اسواسطے کہ نہین ثمرہ ظاہر ہوتا ہے اوپر قول کے
ساتھہ شرطیت کے جیسا کہ نص کیا ہے اوسکو منسک کبیر مین اگرچہ
غریب جانا ہے اسکو قاری نے شرح لباب مین اور اللہ تعالے
داناتر ہے ساتھہ صورت کے ردالمحتار
اور جو حلق مین پہلے ہو چکا ہے وہ یہہ ہے کہ حلق یا تقصیر کے واجب

ہونے مین یہہ سبب کہ یہہ شرط ہے واسطے نکلنے کے احرام سے
اور شرط نہین ہوتی ہے مگر فرض اور جواب دیا ہے اسکا شرح لباب مین
اسطرح کہ وجوب اسکا حیثیت اسکی ایقاع سے ہے وقت شروع مین
اور وقت مشروع بالعارمی کے حج مین اور بعد سعی کے عمرہ مین ہے
تنہا ہو نہین اور اسمین یہہ ہے کہ یہہ واجب دوسرا ہے قریب ہے
کہ آپکا پس احسن جواب یہہ ہے کہ نہین لازم آتا ہے موقوف
ہونے خروج کے احرام سے حلق یا تقصیر پر یہہ کہ ہو حلق یا تقصیر
فرض قطعی پس کبھی ہوتا ہے واجب مانند موقوف ہونے خروج
کی نماز سے کہ واجب ہے اوپر واجب سلام کے تامل کر پھر دیکھا معنے
فتح القدیر مین کہ حلق نزدیک شافعی کے غیر واجب ہے اور وہ
نزدیک ہماری واجب ہے اسلئے کہ تحلل واجب نہین ہوتا ہے
مگر ساتھہ حلق کے پھر کہا بعد کچھہ کلام کے جز اسکے کہ یہہ تاویل نظنے
سے ہے پس ثابت ہوگا ساتھہ اوسکے وجوب قطع رد المحتار پہلے محیط سے
مذکور ہوا کہ تقدیم طواف شرط سعی کی ہے پس تبین سے کہا ہے
قہستانی نے کہ اگر حایضہ ہو عورت قبل احرام کے غسل کرے اور

احرام باندہے اور حاضر ہو سب مناسک مین مگر طواف اور سعی
مین نہی اسلیئے کہ سعی بدون طواف کے غیر صحیح ہے ردالمحتار
اور منار وہے ختم سعی کا ساتہہ دو رکعت کے مستحب مین ذکر کیا ہے
اسکو خانیہ وغیرہ مین مانند ختم طواف کے تاکہ ہو جاوے ختم سعی کا
مانند ختم طواف کے جیسا کہ مبدء طواف اور سعی دونون کا ساتہہ
استلام سے ہے کہا فتح القدیر مین اور نہین حاجت ہے طرف
اس قیاس کی اسلیئے کہ اسمین نص ہے اور وہ جو روایت کیا ہے
مطلب بن ابی وداعہ نے کہا مطلب نے دیکہا مینے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو جسوقت کہ فارغ ہوئی سعی سے آپنے یہان تک کہ جب
محاذی ہوتے رکن کے پس پڑہتے دو رکعت حاشیہ مطاف مین
اوس حال مین کہ نہو نا درمیان انکے اور طائفین کے کوئی روایت
کیا اسکو احمد اور ابن ماجہ اور ابن حبان نے اور کہا ابن حبان نے
اپنی روایت مین دیکہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہتے
تہے محاذی رکن اسود کے اور مرد اور عورتین گذرتی تہین روبرو
انکے کے نہ تہا درمیان اونکے اور درمیان آپکے سترہ اور تمام

فتح القدیر مین ہے تنبیہ کہا علامہ قطب الدین نے اپنی منسک
مین کہ دیکہا مینے بخط بعض تلامذہ کمال الدین ابن الہمام کے بیچ حاشیہ
فتح القدیر کے جبکہ پڑہے مسجد الحرام مین سزاوار یہہ ہے کہ
نہ منع کرے مرور کرنیوالی کو بسبب اس حدیث کے اور یہہ محمول ہے
طائفین پر اسلئے کہ طواف ایک قسم کی نماز ہے پس ہوگا جیسے کہ
ہون صفین نمازیونکی آگے نماز پڑہنے والے کے انتہی اور کہا
پہر دیکہا مینے بحر عمیق مین کہ حکایت کیا ہے عز الدین ابن جماعہ نے
مشکلات آثار طحاوی سے کہ گذرنا سامنے نماز پڑہنے والے کے
بیچ حضرت کعبہ کے جایز ہے کہتا ہون مین اور یہہ فرع غریب ہے
پس چاہیئے کہ یاد رکہا جاے رد المحتار
جسوقت فارغ ہووے دونون رکعت طواف سے اور ارادہ
کرے خروج طرف سعی کے پس سنت یہہ ہے کہ لوٹے طرف
حجر اسود کے اور بوسہ دیوے اوسکو پہر نکلے اوسطرف کو جو
وہان دروازہ ہے صفا کا باتفاق چارون امامون کے
اور ایسی ہی کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مستحب ہے کہ پہلے رکہے

وقت نکلنے کے مسجد سے پیر بایان اور کہے نزدیک نکلنے کے
اسی بار خدایا کہول مجہپر دروازے مہربانی اپنی کے جسوقت
پہونچے طرف جبل صفا کی چڑہے اوسپر اگر اوس سے ہوسکے
اور لگا دے قدم اپنے کو منتہا سے جبل صفا پر اگر پیادہ ہووے
اور اگر سوار ہووے چڑہا دے سواری اپنی کو تاکہ رکہے سوار
اوسکی کہرا اپنی کو اوپر چوٹی جبل صفا کے یہانتک کہ باقی نرہے
بلندی کی جانب کوئی مسافت پہر اوترے صفا سے اور چلے
طرف مروہ کی جس راستہ مین لوگ سعی کرتے ہون اور وہ بطن
میل ہے جسوقت پہونچ جاوے طرف چوٹی جبل مروہ کے سوار
ہو یا پیادہ اور لگا دے قدم اپنے یا قدم سواری کہ لگجاوے
اوسکی چوٹی جبل مروہ پر پس کامل کیا اوسنے ایکدفعہ سعی پہر لوٹے
طرف جبل صفا کی اور پہونچے اوسکی چوٹی تک پیادہ ہووے
یا سوار تحقیق تمام کیا اوسنے دو سعی کو پہر لوٹے طرف مروہ کے
یہانتک جو پہونچے اوسکی چوٹی تک تحقیق کامل کیا اوسنے تین
سعی کو پہر عود کرے طرف جبل صفا کی پہر صفا سے طرف مروہ کے

پہر مروہ سے طرف صفا کی سات دفعہ تک اور ختم کرے سعی کو
مروہ پر اور نہ ہووے وہ سعی طواف قدوم اور افاضہ اور عمرہ سے
بہت پیچہے اور ہوتا ہے جایز پیچہے دخول شوال سے سعی اوسکو
باتفاق چارون اماموں کے مگر حنفیوں کے نزدیک شرط واسطے صحیح ہونے
سعی کے یہہ بات ہے کہ ہووی طواف وہ طواف اور مستحب ہے
کہ متوجہ ہووے بیت اللہ کی طرف صفا و مروا پر باتفاق چارون
اماموں کے اور اوٹہاوے ہاتہہ واسطے دعا کے نزدیک غیر مالکیون
کے اور پڑہے ذکرون دعاؤن سے جو اوسکو پسند ہووے
اور بہتر یہہ ہے کہ پڑہے وہ دعا جو صحیح ہووے رسول اللہ صلعم
سے اور تحقیق ثابت ہوا ہے رسول اللہ صلعم سے کہ جسوقت
چڑہے رسول صلعم صفا پر یہان تک کہ دیکہا رسول اللہ نے
بیت اللہ کو پس متوجہ ہو گئے بیت اللہ کی طرف اور توحید
اور تکبیر کی اللہ کو اور فرمایا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک
ولہ الحمد وھو علی کل شئی قدیر لا الہ الا اللہ انجز وعدہ ونصر عبدہ وہزم
الاحزاب وحدہ نہین معبود مگر اللہ تنہا نہین شریک اوسکا اور ملک اور تعریف خاص

اوسکے واسطے ہے اور وہ ہر شی پر قادر نہین ہے معبود مگر اللہ
تنہا اور پورہ کیا وعدہ اپنی کو اور مدد دی بندہ اپنے کو اور شکست دیا
احزاب کو درحالت تنہائی پھر دعا پڑہی اور کہی یہہ دعا تین دفعہ
پھر کری مرد اپر وہ جو کیا اوسنے صفا پر اور مروی ہے کہ دعاء
قبول ہوتی ہے صفا اور مروہ پر اور سعی مین ورمذہب شافعیونکا
یہہ ہے کہ مستحب ہی چلی موافق عادت اپنی کے جسوقت اوترے
صفا سے یہانتک جو ہووے چلنے والی اور میل اخضر کے
مقدار چھہ ذراع وہ میل اخضر کہ واقع ہے پسار رکن مسجد پر پہر
سعی کرے یہانتک جو داخل ہووے درمیان میلین اخضرین کے
وہ میلین اخضرین کہ ایک اون دونکا طرف رکن مسجد کی ہے اور آخر
متصل بدار العباس ہے پھر چہوڑی شدت سعی کو اور چلے موافق
عادت اپنی کے تاکہ پہنچے مروا کو اور ایسی ہی مستحب ہے سات دفعہ سعی مین
یہہ مذہب ہے تینون اماموںکا سوای حنفیون کے اور کہتے ہین حنفی
جلدی کرے درمیان میلین اخضرین کے اور کہا مالکیون نے جلدی
کرے علم سے علم تک اور مستحب ہے نزدیک شافعیونکے یہہ کہ کہے

درمیان صفا اور مروہ کے ای رب بخشوا ور بخشوا ور تجاوز کر اوس
چیز سے کہ تو اوسکو جانتا ہے اور تو غالب ور بزرگ ہے اور ای
رب میری سامنے کر میری دنیا اور آخرت مین نیکی کو اور بچا مجکو
عذاب دوزخ سے اور بہتر جانتے ہین شافعی کہ پڑہی قران کو اور
عورت جلدی نہ چلے سعی مین اور نزدیک شافعیون اور حنبلیون کے
نہ چڑہے صفا اور مروہ پر اور کہتے ہین مالکی کہ چڑہے صفا پر جسوقت
مکان خالی ہووی اور یہہ ہے مقتضا کلام حنفیون کا اور مستحب ہے
واسطے عورت کے کہ ہووی سعی اوسکی رات مین کیونکہ رات اوسکو
بچانیوالی ہے فتنون سے اور مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے
کہ طواف صفا اور مروہ کا برابر ہے آزاد کرنا ستر غلامونکے۔
او بعضی واجبات سے نزدیک شافعیونکے قطع کرنا جمیع مسافت بطن
وادی کے کہ درمیان صفا اور مروہ کے ہے اور ترتیب عبارت ہے
شروع کرنا صفا سے اور ختم کرنا مروہ پر اور کامل کرنا سات دفعہ کا
اور واقع ہونا سعی کا بعد طواف متعلق ہے نسک کے اور نہین صحیح
سعی بدون ان واجبات کے اور ماسوا اسکے سنن اور مستحبات مین

اور پیادہ چلنا بہتر ہے سواری سے اور نزدیک حنفیون کے چلنا صفا اور مروہ مین رکن ہے سعی سے اور شروع کرنا سعی کا صفا سے بعد طواف کے جو خالی ہووی حدث اکبر سے شرط ہے جواز سعی کے واسطے اور کہا حنفیون نے جسوقت ترک کرے اقل سعی کو لازم ہے اوسپر نصف صاع غلہ بدلے ہر شوط کے یا قربانی کرے اگر خرید ہوسکتی ہے غلہ کی قیمت سے قربانی اور خزانۃ الاکمل مین ہے کہ اگر سعی کی اوسنے صفا اور مروہ مین اور چھوڑ دیا تیسرا حصہ مسافت کا مروہ کے جانب سے ساتون شوطون مین جایز ہے مگر لازم ہے اوسپر قربانی اور ما سوا اسکے ہے سب سنت اور مستحب اور آداب ہے اور نزدیک مالکیونکے شرط صحیح ہونے سعی کے قطع مسافت بطن مسیل سے اور نہین واجب نزدیک مالکیون کے پہونچنا جبل صفا اور مروہ تک اور دوسری شرط اوسکی شروع کرنا صفا سے اور ختم مروہ پر اور سات شوط پے در پے بغیر انفصال کثیر کے اور وقوع سعی کا بعد طواف چنانچہ ترجیح دی اسکی ابن حاجب نے اور روایت کیا ابن قاسم نے مدونہ مین یہہ کہ ہووی سعی بعد طواف فرض کے چنانچہ بیان کیا

یعنی منع کئے ہین اور ماسوا اسکے سب سنت اور مستحب ہین اور
منع فرماتے تہے امام مالک سواری سے کیونکہ سعی کرنا پیدل ہوکر
سنت ہے اور شرط نزدیک حنبلیون کے واسطے صحت سعی کی شروع
کرنا صفا سے اور ختم کرنا مروہ پر ہے اور ادا کرنی جمیع اشواط مین
صفا اور مروہ بین اور نہ مقدم کرے سعی کو اشہر حج سے اور
طواف کرے پہلی سعی سے خواہ واجب ہو یا مستحب اور اختلاف کیا
حنبلیون نے اشتراط پے در پے ہونے اشواط مین اور ماسوا اسکے
سنت اور مستحبات ہین — از مناسک صغیر ابن جماعہ

رمی جمار واجب ہے ترک سے دم لازم آتا ہے خزانۃ المفتین

امام ابو حنیفہ	امام شافعی		امام احمد	امام مالک	
مستحب ہے لینا کنکریونکا واسطے رمی جمار کے مزدلفہ یا راہ سے عالمگیریہ اور نہ رمی کیجاوے ساتھہ کنکری کے کہ لیا ہوا سکو پاس سے جمرہ کے پس اگر رمی کی ہو ساتھہ اونکے جائز ہے اور تحقیق اساءت کے ہے اور ایسا ہی ہے سراج وہاج مین عالمگیریہ مکروہ ہے لینا کنکریونکا پاس سے جمرہ کے درمختار	مستحب ہے لینا کنکریونکا واسطے رمی جمرۃ العقبہ کے مزدلفہ سے المعانی البدیعہ	ابن عمر	متفق با امام مالک المعانی البدیعہ	کنکریونکو جہانسے چاہے لے المعانی البدیعہ	عطا

اور نہین ہے یہہ مگر کراہت تنزیہی فتح القدیر اشارہ کیا ہے اسطرف
کہ جایز ہے لینا کنکریونکا جونسے جگہ سے کہ ہو سوای جمرہ کے
پاس سے اور لباب مین ہے کہ مستحب ہے کہ اوٹھاوی مزدلفہ
سے سات کنکریان اور رمی کرے سات کنکریونکے جمرۃ العقبہ
کے اور اگر اوٹھاوی مزدلفہ سے ستر کنکریان یا راہ سے پس
یہہ جایز ہے اور کہا گیا ہے کہ مستحب ہے کہا شارح لباب نے
لیکن کہا کرمانی نے کہ یہہ خلاف سنت کے ہے اور نہین ہے
مذہب ہمارا اور جو بدایع وغیرہ مین ہے لینا کنکریون چار کا
مزدلفہ سے یا راہ سے پس سزاوار ہے حمل اوسکا سات چار پر
اور ایسا ہی ہے جو ظہیریہ مین ہے کہ مستحب ہے لینا اوسکا قوارع
طریق یعنی ڈہری کی راہ سے اور حاصل یہہ ہے کہ لینا ماورای
جمار سبعہ کا نہین ہے اونکا محل مخصوص نزدیک ہم حنفیونکے رد المحتار

وقت رمی اوسمین تین قسمین ہین مکروہ اور مسنون اور مباح
پس بعد طلوع فجر کے وقت طلوع آفتاب تک مکروہ ہے اور
بعد طلوع آفتاب کے زوال یعنی دوپہر ڈہلی تک مسنون ہے اور بعد زوال آفتاب کے

غروب آفتاب تک وقت	امام شافعی		دیگر علماء
مباح ہے اور شب وقت مکروہ ہے ایسا ہی ہے محیط میں سرخسی میں اور اگر رمی کے پہلے طلوع فجر سے نہ صحیح ہو گی اتفاقاً ایسا ہی ہے بحر الرائق میں اور وقت رمی دوسری اور تیسری دن نحر کے پس وہ بعد زوال کے ہے طلوع آفتاب غد تک ہے یہاں تک کہ نہیں جایز ہے رمی۔ ان دونوں میں پہلے زوال کے مگر بعد زوال سے غروب آفتاب تک وقت مسنون ہے اور بعد غروب سے طلوع فجر تک وقت	مستحب ہے دیکھنا جمرۃ العقبہ کا بعد طلوع آفتاب کے اور جایز ہے رمی جمرۃ العقبہ کے مگر بعد طلوع فجر دوسری کے المعانی البدیعہ	عطا عکرمہ	نزدیک مجاہد و نخعی اور ثوری کے نہیں جایز ہے رمی جمرۃ العقبہ کے مگر بعد طلوع آفتاب کے المعانی البدیعہ

مکروہ ہے ایسا ہی روایت کیا گیا ہے ظاہر الروایۃ مین اور وقت
رمی کا چوتھی دن نحر کے پس نزدیک ابیحنیفہ کے طلوع فجر سے ہے
غروب آفتاب تک مگر پہلے زوال کے وقت مکروہ ہے اور بعد
زوال کے مسنون ایسا ہی ہے محیط سرخسی مین عالمگیری سے وقت
جواز رمی جمار کا ادا، فجر نحر سے دوسری دن کے فجر تک ہے بحر الرائق
مین ہے یہان تک کہ اگر تاخیر کی رمی مین یہان تک کہ نکل آئی
فجر دوسری دن کے لازم آئیگا اسپر دم دینا نزدیک ابی حنیفہ
کے برخلاف صاحبین کے اور اگر رمی کے پہلے طلوع فجر نحر سے
نہ صحیح ہوگی رمی اتفاقاً رد المحتار ـ
درمختار اور مجمع الروایات اور محیط اور نہر الفائق مین ہے کہ مسنون
ہے رمی طلوع آفتاب سے زوال آفتاب تک اور عینی نے مسنون
کو ساتھہ مستحب کے تعبیر کیا ہے اور مباح ہے رمی زوال آفتاب
سے غروب آفتاب تک اور گردانا ہے اسکو ظہیریہ مین مکروہ ہاشیے
اور اکثر اول پر ہین یعنی مباح ہونے پر بحر رد المحتار ـ
اور مکروہ ہے رمی غروب آفتاب سے فجر تک اور ایسا ہی مکروہ ہے

قبل طلوع آفتاب کے بجر — اور یہہ نزدیک عادم عذر کے ہے
پس ہین اشارت ہے رمی ضعیفونمین پہلے طلوع آفتاب سے
اور نہ رمی چروا ہونمین رات مین ایسا ہی ہے فتح القدیر رد المحتار
روایت ہے جابر سے کہ کہا پہنکین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کنکریان منارہ پر دن نحر کے وقت چاشت کے اور پیچہے دن نحر
کے دوپہر ڈہلے نقل کی یہہ بخاری ومسلم نے
ف صحوہ کہتی ہین بعد طلوع آفتاب سے زوال کے پہلے تک کو
اور پیچہے دن نحر کے کہ ایام تشریق مین کہ تیرہوین تک ہین بعد زوال
کے رمی کرتی تہی کہا ابن ہمام نے کہ اس حدیث سے یہہ معلوم
ہوا کہ وقت رمی کا دوسرے دن یعنی گیارہوین کو نہین ہوتا ہے
مگر بعد زوال کے اور اسیطرح تیسرے دن پہر آگے مکہ کو جاوے
تو پہلے ہونے فجر تیرہوین کے چلا جاوے اور اگر بعد ہونے فجر کے
جاویگا تو رمی ضرور ہے اور اوسدن پہلے زوال کے بہی رمی
جایز ہے شیخ عبد الحق کہا لباب مین وقت رمی جمار ثلثہ کا دوسرے
اور تیسرے دن ایام نحر مین سے بعد زوال کے ہے پس نہین جایز ہے

رمی پہلے زوال کے سہو قول مشہور مین اور کہا گیا ہے کہ جایز ہے
اور وقت مسنون دوسرے دن اور تیسرے دن نحر مین ممتد ہوتا ہے
زوال سے غروب تک اور غروب سے طلوع تک وقت مکروہ ہے
اور جب طلوع کیا فجر ای فجر چوتھی دن سے پس تحقیق فوت ہو گیا
وقت اداکا اور باقی رہا وقت قضا کا اخیر ایام تشریق تک پس
اگر تاخیر کی رمی کی اوسکے وقت معین سے ہر دنین تو لازم آئیگی
اوسپر قضا اور جزا اور فوت ہو جاتا ہے وقت قضا کا ساتھہ غروب
آفتاب کے چوتھے دن مین پہر کہا لباب مین اور اگر نہ رمی کی دن
نحر کے یا دوسرے یا تیسرے دن نحر کے رمی کری رات آیندہ
ہر دنین دونون گذشتہ مین سے اور نہین لازم آئیگا اسصورتمین
اوسپر کچھہ سوا اساءت کے جب تک کہ نہو یہہ ساتھہ عذر کی
اور اگر رمی کے شب یازدہم یا غیر شب یازدہم بعوض اوسکے
غد کے نہ صحیح ہو گی یہہ رمی اسلئے کہ راتین حج مین حکم مین دونون
گذشتہ کے ہین نہ دونون آیندہ کے اور اگر نہ رمی کی ہو شب مین
رمی کرے دنمین قضا اور لازم آئیگا اوسپر کفارہ اور اگر تاخیر کی رمی

سب دنونکی چوتھی دن تک مثلاً قضا کرے کل دنونکی چوتھے دنین
اور لازم آئیگی اوسپر جزا اور اگر قضا نہ کی چوتھی دن یہان تک
کہ غروب ہوگیا آفتاب فوت ہوگیا وقت قضا کا اور نہوگی یہہ رات مانع رمی
قبل کے اور حاصل یہہ ہے کہ اگر تاخیر کی رمی کی غیر یوم رابع مین رمی
کرے اوس اثنین متصل سے اوس شنکے کہ جسمین تاخیر کی ہے رمی کی
اور ہوگی ادا اسلئے کہ رات تابع ہے اوس دنکے اور مکروہ ہوگی
رمی رات کو بسبب ترک سنت کے اور اگر تاخیر کیا رمی ایک دنکو دوسرے
دن تک ہوگی قضا اور لازم آئیگی اوسپر جزا اور ایسا ہی ہے اگر
تاخیر کیا سب دنونکی رمی کو چوتھی دن تک مثلاً جب تک کہ نہین غروب ہوا ہے
آفتاب وس دن کا پس اگر غروب ہوجاے آفتاب وس دن کا ساقط ہوجائیگی رمی
اور لازم آئیگا اوسپر دم اور ظاہر ہوا اوسے جو تقریر کی ہمنے کہ جو ذکر کیا ہے
شارح نے بہ تبعیت بحر وغیرہ کے انتہای وقت رمی سے طلوع آفتاب
تک نہین ہے یہان اسواسطے وقت ادا کے فقط
بلکہ شامل ہے وقت قضا کو اسلئے کہ بعد فجر رابع کے وقت ہے واسطے ادا
رمی رابع کے اور واسطے قضا رمی غیر رابع کے ایام ثلثہ مین سے رد المحتار

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	دیگر علماء
اور اگر لیا کنکر یونکو اون کنکر یونمین سے جو پہینکی گئی تہین جایز ہوگا لیکن اسارت کی یعنی برا کیا اور ایسا ہی ہے جبکہ رمی کی ساتہہ نجس کے جیسا کہ محیط مین ہے پس جو فتح القدیر مین ہے کہ جبنے لیا کنکر یونکو مرمی یعنی پہینکنی کی جگہ سے سوا اسکے نہین کہ مکروہ تنزیہی ہے اوسمین نظر ہے نہر الفایق —	مکروہ ہے رمی کرنا اوس کنکری سے کہ رمی کی گئی ہو اوسے المعانی البدیعہ	نزدیک مزنی کے جایز ہے رمی اوس کنکری سے کہ رمی کی ہو ساتہہ اسکے اوسکی غیر نے اور نہین جایز ہے رمی اوس کنکری سے کہ جبنے خود رمی کی ہو المعانی البدیعہ

دن رمی کے دن نحر اور تین دن ایام تشریق کی ہین عالمگیری
مکروہ ہے لینا ایک پتھر کا پھر توڑکے اوسکے ستر ٹکری یعنی چھوٹے
پتھر بنانا جیسا کہ کرتے ہین اوسکو بہت لوگ اب ایسا ہی فتح القدیر
مین عالمگیری - سزاوار ہے یہہ کہ کنکریان مغسول یعنی
دھوئی ہوئی ہون جیسا کہ سراج وہاج مین ہے اور اگر رمی کری
ساتھہ نجس کنکریونکے جنکا نجس ہونا یقینی ہو مکروہ ہوگی رمی ساتھہ
اوسکے اور کافی ہوجاے گی ایسا ہی فتح القدیر مین عالمگیریہ بدون
یقین نجاست کے مکروہ نہین ہے اسلئے کہ اصل طہارت ہے لیکن
مندوب ہے دھونا اونکا تاکہ ہو طہارت اونکی یقینی جیسا کہ ذکر
کیا ہے اسکو بحر وغیرہ مین رد المحتار

امام ابوحنیفه	امام شافعی	امام احمد	دیگر علماء
جایز ہے رمی کرنا تیسرے دن قبل زوال کے استحساناً اور حکایت کیا گیا ہی ابی حنیفہ سے جایز ہے ہی کرنا رمی کا پہلے دن اور دوسرے دن قبل زوال کے اور مشہور ابی حنیفہ سے اول ہے المعانی البدیعہ تقدیم رمی کی چوتہی دن زوال کے جایز ہے یعنی صحیح ہے نزدیک امام کی استحساناً ساتھہ کراہت تنزیہی کے اور کہا امام محمد اور امام یوسف نے نہین صحیح ہے باعتبار باقی دنونکی نہر رد المختار	وقت رمی کا ایام تشریق ہے بعد زوال کے ہے پہر اگر رمی کی ہوگی پہلے اسے نہ شمار ہوگا اوسکا المعانی البدیعہ	متفق با امام شافعی ایک روایت مین متفق با امام ابوحنیفہ المعانی البدیعہ	نزدیک عطا کی اگر قبل سے رمی کی پہلے زوال سے کافی ہے نزدیک طاوس کے اگر جاہی رمی کرے اول نہار مین حلال ہو جاوے اور نزدیک عکرمہ کی اگر چاہے رمی کرے اول نہار مین لیکن نہ جاوے مگر بعد زوال کے المعانی البدیعہ نزدیک اسحاق کے اگر رمی کرے پہلے دن یا دوسرے دن پہلے زوال سے اعادہ کرے اور اگر رمی کی تیسرے دن زوال مین کافی ہوگا اور جب رمی کی ہو بعد طلوع آفتاب کے دن پہلے روانگی کے بس نہین لازم آتا ہے کچھہ اوس پر المعانی البدیعہ

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	دیگر علماء
ساتھ ہر چیز کے کہ جنس ارض سے مانند سرمہ اور ہڑتال اور نورہ کے مگر سونا اور چاندی نہین جایز ہے رمی ساتھ اونکے المعانی البدیعہ جایز ہے رمی ساتھ ہر اوس چیز کے کہ ہو جنس زمین سے کنکر او جوب استہانت یعنی ذلیل چیز ہو نکلی یہان تک کہ نہین جایز ہے ساتھ فیروزہ اور یاقوت کے ایسا ہی سراج وہاج مین اور ایسا ہی ہے نہایہ او غنایہ او معراج الدرایہ مین اور جایز ہے ساتھ پتھر اور ڈلی اور طین یعنی گوندہی مٹی اور گرد اور نورہ او ہڑتال اور پہاڑی نمک	نہین جایز ہے رمی مگر ساتھ حجر کے پہر اگر رمی کی ساتھ غیر حجر کے مانند سرمہ او ہڑتال اور طوطیا سے اگرچہ نہین مستحب رمی کے ساتھ سونے یا چاندی کے کافی ہوگی اونسے المعانی البدیعہ	نزدیک داود اور اہل ظاہر کے جایز ہے رمی ساتھ ہر چیز کے یہان تک کہ اگر رمی کی ساتھ ساتھ چڑیا مری ہوی کے کافی ہوگی المعانی البدیعہ

اور سرمہ اور منتھی مٹی کے بخلاف لکڑی اور عنبر اور موتی اور سونے
اور چاندی کے ایسا ہی ہے غایۃ سروجی شرح ہدایہ مین عالمگیری
تاتارخانیہ مین ہے کہ ہدایت اشتراط استہانت کی مخالف ہے اسکے
کہ جو مذکور ہے محیط مین اور ایسا ہی کہا فتح القدیر مین اور جایز کیا ہے
رمی کو ساتھہ فیروزہ اور یاقوت کے بعض نے بنا بر نفی اس اشتراط کے
اور مجوزین مین سے فارسی ہے اپنی مناسک مین اور مفاد کلام فارسی
تصحیح جواز ہے اور ابقاء کلام ہدایہ عموم پر ہے کہ ہر جنس ارض سے
رمی جایز ہے اور اسی سے اعتراض کیا گیا ہے سعدیہ مین اور سیر
جو عنایہ مین ہے ساتھہ اسکے جو غایۃ سروجی اور شرح زیلعی مین ہے
کہ جایز ہے رمی ساتھہ ہر چیز کے کہ اجزاء زمین سے ہے مانند پتھر
اور ڈھیلی اور مٹی گوندی اور گیرو اور نورہ اور ہرتال اور احجار نفیسہ کے
مانند یاقوت اور زمرد اور بلخش اور اوسکی مانند کے اور سات پہاڑی
نمک اور سرمہ کے یا ایک منتھی مٹی اور زبرجد اور بلور اور عقیق اور
فیروزہ کے بخلاف لکڑی اور عنبر اور موتی اور سونے اور چاندی
اور جواہر کے کیونکہ لکڑی اور موتی اور جواہر کہ وہ بڑی موتی

ہوتے ہین اور عنبر اجزای ارض سے نہین ہین اور پہینکنی سونے اور چاندی کو نثار کہتے ہین رمی نہین کہتے رد المحتار۔

رمی کیجاوی ساتہہ چہوٹی کنکریون خاذف کے ہون ایسا ہی ہے محیط مین اور اختلاف ہے چہوٹی کنکریونکے مقدار مین مختار باقلا کے ہین اور اگر رمی کری ساتہہ بڑے پتہر یا چہوٹے پتہر کے جایز ہوگا ایسا ہی ہے اخبار شرح مختار مین اور نہین ہے رمی کرنا ساتہہ بڑے پتہر اور چہوٹے پتہر کے مستحب ہے ایسا ہی ہے تاتارخانیہ مین عالمگیریہ۔ مختار یہہ ہے کہ کنکریان مقدار باقلا کے ہون ایسا ہی ہے لباب مین یعنی مقدار فولہ کے اور کہا گیا ہے مقدار چنے یا کہجور کی گٹہلی کے یا مسور کے۔ نہین جایز ہے رمی اونٹ کی مینگنی سے اسلئے کہ وہ جنس ارض سے نہین ہے اور فروق اشباہ مین جو جواز رمی کا ساتہہ اونٹ کی مینگنی سے لکہا ہے وہ خلاف مذہب ہے اسیلئے مبسوط مین کہا ہے اور بعض متقشفہ کہتے ہین کہ اگر رمی کے ساتہ اونٹ کی مینگنی کے کافی ہوگی اسلئے کہ مقصود اہانت شیطان ہے اور یہہ حاصل ہوتی ہے ساتہہ اونٹ کی مینگنی کے اور ہم نہین قایل ہین اسکی شرح لباب رد المحتار

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	دیگر علماء
مختلف ہین مشایخ کیفیت رمی مین کہا بعض نے پکڑے کنکری کو ساتھ دونون طرف انگوٹھی اور انگشت سبابہ یعنی کلمہ کی اونگلی کے گویا کہ عاقد ہے تیس کا اور پہینکدی اوسکو ایسا ہے محیط مین عالمگیریہ کہا گیا ہے کہ کیفیت رمی کی کہ رکھے طرف ابہام یعنی انگوٹھی داہنی ہاتھ کو وسط انگشت سبابہ پر اور رکھی کنکری کو ظاہر ابہام یعنی ظاہر انگوٹھی پر گویا کہ عاقد نشر کا ہے پھر پہینکدی کنکری کو اور کہا گیا ہے کہ حلقہ کرے انگشت سبابہ کا اور رکھی اسکو انگوٹھی کے جوڑ پر	نہین متعین ہے خذف اور نہ سنت ہے رمی بصورت خذف کے بخلاف رافضی کے کہ اونکے نزدیک خذف مکروہ ہے بسبب نہی صحیح کے المعانی البدیعہ	نزدیک مالکیہ کے متعین ہے خذف رمی مین اور نہ کافی ہوگی رمی بدون ہیئت خذف کے المعانی البدیعہ

گویا عاقد دس کا ہے - اور کہا گیا ہے کہ پکڑے کنار کی کو نطا
دو طرف انگوٹھی اور انگشت مسبابہ کے اور یہی اصح ہے اسلیے
کہ آسان تر ہے عادت میں ایسا ہی ہے فتح القدیر مین اور ایسا ہی
صحیح کیا ہے اسکو نہایہ اور خلاصۃ الجبیہ مین اور یہی مراد شارح
صاحب مختار کی ہے اور یہہ اختلاف اولویت مین ہے ردالمحتار
اصح یہہ ہے کہ پکڑی اوسکو ساتھہ طرف ابہام اور سبابہ کے اور یہہ خلاف
اولویت مین ہے نہ اصل جواز مین یہانتک کہ اگر رمی کریگا کسی
حال سے جایز ہوگی بشرطیکہ وضعا نہو نہر الفایق ترتیب بیقول
یعنی رکھدینا نہو پھینکنا ہو فقط

امام مالک	امام احمد	امام شافعی	امام ابوحنیفہ
متفق با امام شافعی	متفق با امام شافعی ایک روایت مین برعکس ترتیب کرے کافی ہے المعانی البدیعہ	نہین جایز ہے رمی جمار مگر ساتھہ ترتیب کے شروع کرے ساتھہ اولی کے اور یہہ ہے کہ جو متصل ہے مسجد خیف کے پھر ساتھہ وسطے پھر ساتھہ عقبہ کی اور عقبہ جمرۃ العقبہ ہے المعانی البدیعہ	شافعی مستحب ہے پھر اگر برعکس کرے کافی ہے المعانی البدیعہ محل رمی کے تین جمرہ مین - پہلا جمرہ متصل مسجد خیف کے ہے بیچ کا جمرہ پہلی جمرہ کے متصل ہے اور اخیر جمرہ جمرۃ العقبہ ہے ایسا ہی محیط مین - عالمگیریہ بڑی دوری ازمی مسجد خیف سے ہے

جمرہ اولی تک فاصلہ سات ذراع جاریہ کے ایک ہزار دوسو چون گز
اور چہٹا حصہ ایک گز کا ہے جمرہ اولی سے جمرہ وسطے تک
فاصلہ آٹھہ سو چہتیر گز کا ہے اور جمرہ وسطے سے جمرہ عقبہ تک فاصلہ
دوسو آٹھہ گز کا ہے ایسا ہی نقل کیا ہے قسطلانی نے شرح بخاری مین
قرافی مالکی سے اور مانند اسیکی ہے کتب شافعیہ مین بہی پس جو قہستانی
مین ہے سبقت قلم کی ہے رد المحتار - یعنی جامع رموز مین جو
لکہا ہے کہ فاصلہ درمیان جمرہ اولی اور وسطے کے تین سو پانچ گز کا
ہے اور درمیان جمرہ وسطے اور جمرہ عقبہ کے فاصلہ چار سو ستاسی
گز کا ہے اوسکو سبقت قلم سے ہونا رد المحتار مین لکہا ہے -
دوسرے دن نحر کے رمی جمار ثلث یعنی جمرہ اولی جو مسجد خیف کے
متصل ہے اور جمرہ وسطے اور جمرہ العقبہ کے بعد زوال کے سات سات بار
کرے اور اگر وہ کرے رمی کو شروع اوس جمرہ سے جو متصل مسجد خیف کے
ہے اور شروع کرنا اس جمرہ کو ترتیب سے ہے اور ٹہرا رہے بعد تمام ہونے
ہر رمی کے کہ بعد اوسکے رمی ہے نہ بعد رمی تیسرے کے اور نہ بعد
رمی یوم نحر کے کہ اوسکے بعد بہی رمی نہین ہے بقدر قرات سورہ بقرہ

امام ابوحنیفه	امام شافعی	امام مالک	دیگر علماء
کے الحمد للہ لا الہ الا اللہ اللہ اکبر			
کہتے ہوئی درود پڑہتے ہوئے			
اور دعا کرے اپنی لئے اور			
اپنی غیر کے لئی دونون ہاتہ	مستحب ہے رفع یدین	رفع یدین کیجاوے	
اوٹہا کے طرف آسمان کی یا قبلہ کے	دعا مین وقت رمی جمرتین کے	بیان المعانی البدیعہ	
پہر رمی کرے تیسری دن نحر کے	المعانی البدیعہ		
اسیطرح پہر بعد تیسرے دن کے	تب تک کرے وقوف کو		نزدیک ثوری کے کچہ کہنا ہے
اسیطرح اگر ٹہری بعد تیسرے	واسطے دعا کے نزدیک		یا اہراق دم کرے
دن کے اور یہہ واجب ہے	جمرتین کے تو کچہہ لازم		المعانی البدیعہ
اور اگر تقدیم کری رمی کی	نہین آتا ہے اوپر		
چوتہی دن زوال پر جایز ہے	المعانی البدیعہ		
اسلئے کہ وقت رمی چوتہی دن			
فجر سے غروب تک ہے			
اور دوسرے دن اور			

تیسرے دن پس وقت رمی زوال آفتاب سے طلوع آفتاب تک ہے
اور جایز ہے اوسکو چلا جانا منی سے پہلے طلوع فجر کے چوتھے دنکے
نہ بعد طلوع فجر کے بسبب نہ داخل ہونے وقت رمی کے در مختار
حاصل یہہ ہے کہ ترتیب یعنی کرنا جمرہ اولی سے پہر وسطے سے پہر عقبہ
سے مسنون ہے نہ متعین اور ساتھہ اسیکے تصریح کی ہے مجمع وغیرہ
مین اور اسیکو اختیار کیا ہے فتح القدیر مین اور کہا لباب مین اکثر
اسیر ہین کہ یہہ ترتیب سنت ہے اور نسبت کیا ہے اسکو شارح لباب نے
طرف بدایع اور کرمانی اور محیط اور سراجیہ کے اور نقل کیا گیا ہے
بحر مین کلام محیط کا پہر کہا اور یہہ صریح ہے خلاف مین اور اختیار
سنیۃ مین اخر ہوا کلام صاحب بحر کا اور ایسا ہی اختیار کیا ہے
اسکو اصحاب متون نے مسائل منثورہ آخر حج مین جیسا کہ قریب ہے
کہ آئیگا اور جو نہر الفایق مین ہے کہ صریح اوسکا جو محیط مین ہے
اختیار تعین ہے ہمین نظر ہے بلکہ گردانا ہے تعین کو روایت محمد سے
کہا لباب مین اگر شروع کیا ساتھہ جمرہ عقبہ کے پہر ساتھہ وسطے کے
پہر ساتھہ اولی کے پہر یاد کیا اوسی دن تو اعادہ کرے وسطے و عقبہ کا

وجوباً یا سنتہً او ایسا ہی ہے اگر ترک کیا جمرہ اولی کو اور رمی کی
جمرتین آخرتین کے پس رمی کرے اولی کی اور از سرنو کری رمی باقی
کی اور اگر رمی کی ہر جمرہ کے ساتھہ تین رمی کے تمام کرے اولی کو
ساتھہ چار رمی کے پہر اعادہ کرے وسطے کا ساتھہ سات رمی کے
پہر جمرہ قصوی یعنی عقبہ کے ساتھہ سات رمی کے اور اگر رمی کی ہر ایک
کے ساتھہ چار رمی کے تمام کرے ہر ایک کو ساتھہ تین تین رمی کے اور نہ
اعادہ کری یعنی اسلئے کہ واسطے اکثر کے حکم کل کا ہے پس گویا کہ رمی کرلی
دوسرے او تیسرے کی بعد اولی کے رد المحتار — اگر رمی کی سوفوق
جمرہ عقبہ سے کافی ہے ساتھہ کراہت تنزیہی کے نہر الفائق — سامنی کہڑا ہو
رمی مین جمرہ عقبہ کے گردانی منی کو داہنی طرف اور کعبہ کو بائین طرف اور کہڑا ہو
جہان دیکہا جاوے موضع اوسکے کنکریونکا ایسا ہی ہے فتاوی قاضی خان مین عالمگیریہ
رمی کیجاوے بطن وادی یعنی اسفل وادی سے اوسکی اعلی تک ایسا ہی ہے
سراج وہاج مین اور ڈالے کنکریونکو داہنی طرف اور اگر رمی کرے
اعلی وادی سے جایز ہے اور اول سنت ہے مگر عذر سے ایسا ہی
ہے غایت سروجی شرح ہدایہ مین —

امام ابوحنیفه	امام شافعی		دیگر علماء
اگر رمی کی نوق جمرہ عقبہ سے کافی ہے ساتھ کراہت تنزیہی کے نہر الفایق			
رمی کرے سات بار سات کنکریونکی پہر اگر پہینکدین ہون سات کنکریان ایک بار ہوگی رمی ایک سے نہر الفایق رد المختار	جب رمی کی ہو سات کنکریون سے ایک بار نہ کافی ہوگی مگر ایک کنکری سے	امام زید یمنی فقہا	نزدیک عطا کے کافی ہے لیکن تکبیر کہے واسطے ہر کنکری کے ایک تکبیر – نزدیک اصم کے کافی ہے پہینکنی ساتھ سات کنکری کے ایک ہی بار نزدیک حسن کے اگر جاہل ہے تو کافی ہے –
اور نہین جایز ہے رمی کمتر سات بار سے – در مختار			نزدیک باقی زیدیہ کے نہین کافی ہے شمار ساتھه کا

اگر رمی کے سات بار سے زیادہ جایز ہے در مختار — اور مکروہ ہے لباب رد المحتار — ٹھہری بعد تمام ہر رمی کے جسکے بعد رمی ہے بقدر قراءۃ سورہ بقرہ کے زیادہ کیا لباب مین یا بقدر تین ربع ایک سیپارہ کے یا بقدر تیس آیت کی کہا شارح لباب نے اور یہہ اقل مراتب ہے اور اعتبار کیا ہے اسکو صاحب ہادی اور مضمرات نے رد المحتار بعد تمام ہر رمی کے نہ نزدیک ہر کنکری پہینکنی کے لباب رد المحتار کہا لباب مین اور ٹھہرنا نزدیک جمرہ مین اولین کے سنت ہے سب لوگون مین رد المحتار موالات شرط نہین ہے درمیان رمیونکی بلکہ مسنون پس مکروہ ہے ترک موالات کا لباب رد المحتار

کہا فقہا نے اور سزاوار یہہ ہے کہ ہو	امام شافعی		دیگر علماء
فاصلہ درمیان رامی اور موقع حصی یعنی کنکری کے پانچ ذراع یا زایداور مذکور ہے اصل مین کہ اگر کہڑا ہو رامی نزدیک جمرہ کے اور رکہدیا اوسنے کنکریونکو نزدیک جمرہ کے کسی صنع کرنہ کافی ہوگا اور اگر ڈالدیا	ما بین جمرۃ العقبہ کے اور موضع رمی کرنیوالے کے فاصلہ مقدر نہین ہے	کافۂ علما	نزدیک ناصر کے زیدیہ مین مقدر ہے ساتہہ یا پانچ ذراع کے نزدیک قاسم کی زیدیہ مین سے مقدر ہے ساتہہ دس ذراع کے یا پندرہ ذراع کے فقط

اسکو اسیطرح کے ڈالنے کے طور پر کافی ہوجائیگا لیکن مسی یعنی پر اکرنیوالا
ہوگا بسبب مخالفت قول رسول خدا صلعم کے ایسا ہی ہے محیط مین عالمگیریہ
اور ہو فاصلہ درمیان رامی اور موقع رمی کے پانچ ذراع یا زیادہ کے اور
مکروہ ہے کمتر مقدار پانچ ذراع سے لباب - اسلیئے کہ یا دو ن اسمین سے
وضع ہے یعنی رکہنا پس نہین جایز ہے یا طرح ہے یعنی ڈالنا پس جایز ہے
لیکن اسصورت مین رامی مسی ہوگا بسبب مخالفت سنت کے قہستانی رد المحتار
اور تین ذراع بعید ہے جمرہ سے اور کم تین ذراع سے قریب ہے جمرہ سے
اور فتح القدیر مین مقدار کیا ہے ساتھ ایک ذراع اور اوسکی مانند کے کہا اور
بعض نے کچھہ تقدیر اسکی نہین کی باعتبار عرف کے اور ضد قرب بعد ہے رد المحتار

دیگر علماء	امام شافعی		امام ابو حنیفہ
نزدیک قاسم کے زیدیہ مین سے رمی کرے جمرۃ العقبہ کے پیادہ پا المعانی البدیعہ	کافہ علماء تمام زیدیہ سوار کا کم کے	مستحب ہے رمی جمرۃ العقبہ کے دن نحر کے سوار ہوکے المعانی البدیعہ	جو رمی کہ بعد اوسکے رمی ہے افضل یہہ ہے کہ پیادہ پا ہو اور جو رمی کہ اوسکے بعد رمی نہین ہے وہ سوار ہوکے ہو ایسا ہی ہے سراج الوہاج مین عالمگیریہ

حدیث

روایت ہے جابر سے کہ دیکھا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
کہ مارتے تہے کنکریان سوار اپنی سواری پر دن نحر کے اور فرماتے
کہ سیکہو افعال حج کے اسلئے کہ تحقیق مین نہین جانتا کہ شاید کہ مین
حج نکرون پیچہے اس حج اپنے کے نقل کی یہہ مسلم نے ۔
روایت ہے قدامہ بن عبد اللہ بن عمار سے کہ دیکہا مینے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پہینکتے تہے کنکریان دن نحر کے سوار اونٹنی
صہبا پر نہ تہا اوسجگہ مارنا اور نہ ہانکنا اور نہ کہنا ایک طرف
ایک طرف ۔ نقل کی یہہ شافعی اور ترمذی اور نسائی
اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور جایز ہے رمی سب سوار ہوکے
لیکن رمی جمرہ اولی اور جمرہ وسطے مین پیادہ پا افضل ہے
اسلئے کہ رامی ٹہرتا ہے دعا کے لئے بعد رمی جمرہ اولی اور
رمی جمرہ وسطے کے نہ بیچ رمی جمرہ آخری یعنی عقبہ کے اسلئے
کہ لوٹا جاتا ہے اور سوار قادر ہے لوٹ جانے پر اور اطلاق
کیا ہے افضلیت پیادہ پا رمی کو محیط مین یعنی کل رمی پیادہ پا

افضل ہے اور ترجیح دیا ہے اسکو کمال وغیرہ نے درمختار
اور ضابطہ یہہ ہے کہ جو رمی کہ جسکے بعد وقوف ہے پس
کری وہ رمی پیادہ پا اور وہ رمی کہ جسکے بعد وقوف ہے وہ ہر رمی
ہے کہ جسکے بعد رمی ہے جیسا کہ گذرا اور جس رمی کے بعد وقوف
نہین ہے اوس رمی کو پیادہ پا نکرے پہر یہہ تفصیل قول ابی یوسف
کی ہے اور واسطے اسکے ایک حکایت مشہور ہے کہ ذکر کیا ہے
اوسکو طحطاوی وغیرہ نے اور یہی مختار ہے سنت کا مشایخ مین
سے مانند صاحب ہدایہ اور کافی اور بدایع وغیرہم کے اور اوپر
قول امام ابو حنیفہ اور امام محمد کا پس ذکر کیا ہے بحر رایق مین
کہ افضل سوار ہونا ہے کل رمی مین اوپر اوس چیز کے کہ خانیہ
مین ہے اور مشی کل مین اوپر اوس چیز کے کہ ظہیریہ مین ہے اور
کہا صاحب بحر نے پس حاصل ہوا کہ اس مسئلہ مین تین قول ہین
اور ترجیح دیا ہے کمال نے کہ اسکو کہ مشی کل مین افضل ہے اسطرح
کہ ادا اوسکا پیادہ پا اقرب ہے طرف تواضع اور خشوع کے
اور خصوصا اس زمانہ مین کہ اکثر مسلمان پیادہ پا ہوتے ہین سب

رمی مین پس امن نہین ایذا سے ساتھہ سوار ہونے کے درمیان آدمیون کے
ساتھہ زحمت سے کے اور رمی آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
سوار ہو کے سوا اسکے نہین کہ اسلئے تہی تا کہ ظاہر ہو جاوے
فعل آپکا تا کہ اقتدا کیجاوے ساتھہ اوسکے مانند انکی طواف کی
سوار ہو کے اہ کہا بیچ بحر کے اور اگر کہا جاتا کہ رمی پیادہ یا افضل ہے
مگر رمی جمرہ العقبہ مین بیچ دن آخر کے تو البتہ ہوتی اوسکے لئے وجہ
اسلئے کہ یہہ شخص جانے والا ہے طرف مکہ کی اس ساعت مین
جیسا کہ وہ عادت ہے اور غالب لوگ سوار ہین پس نہین ہے
ایذا اوسکے سوار ہونے مین باوجود حاصل کرنے فضیلت اتباع
آنحضرت کے کہا شامی صاحب در المختار نے کہ کہتا ہون مین لیکن اس
زمانہ مین دشوار ہے سوار ہونا بعد رمی عقبہ کے اور کثیر وقت کم
ہو جاتا ہے اوس سے محل اوسکا بسبب کثرت ازدہام کے نہین اگر
کہا جاتا ہے کہ یوم اخیر مین رمی کل کی کرے سوار ہو کے البتہ
ہوتی اوسکے لئے وجہہ بھی باوجود حاصل کرنے فضیلت اتباع کے
کل مین بدون حرج اوپر اور نہ اوسکی غیر پر اسلئے کہ عادت یہہ ہے

کہ کل سوار ہوتے ہین اپنے ڈیرونمین سے اوس حال مین کہ جانیوالے ہوتے ہین طرف مکہ کی اور ای پر نہج غیر یوم آخر کے پس رمی کرے کل کی پیادہ پا رد المحتار —

یہہ تفضیل یعنی افضل ہونا رمی جمرہ اولی اور وسطے کا پیادہ پا او جمرہ عقبہ کا سوار ہوکے روایت کی گئی ہے ابی یوسف سے کہ ذکر کیا ہے ابن الجراح نے اور وہ بڑے شاگردون عطاء بن ابی رباح شاگرد ابن عباس مین سے تہی اور تہے وہ عالم ساتہہ مناسک کے داخل ہوا مین اوپر ابی یوسف کے اوس حال مین کہ بیہوش ہوگئے تہے پس افاقہ مین ہوئے پہر جب دیکہا مجکو کہا اے ابراہیم کیا کہتا ہے تو رمی جمار مین کہ پیادہ پا کرے حج کرنیوالا یا سوار ہوکے پس کہا مینے رمی کرے جمار کے پیادہ پا پس کہا ابو یوسف نے کہ خطا کی تونے پہر کہا مینے کہ رمی کرے جمار کے سوار ہوکے پس کہا خطا کی تونے کہا مینے پس کیا کہتے ہین امام پس کہا ابو یوسف نے کہ جو رمی کہ بعد اوسکے رمی ہے اوس رمی کو پیادہ پا کرے اور جس رمی کے بعد رمی نہین ہے اوس رمی کو سوار ہوکے

کرے پہر نکلا مین ابی یوسف کے پاس سے پس سنا مینے
رونا آدمیونکا اونکے گہر مین پس کہا گیا ہمسے کہ قضا کی ابو یوسف
نے پس تعجب کیا مینے حرص ابو یوسف سے علم پر بیچ مثل اس
حالت کے ملاحظا وے —

امام ابو حنیفه	امام شافعی	امام احمد
سزاوار یہہ ہے کہ گرین کنکریان نزدیک جمرہ کی یا قریب اوسی یہان تک کہ اگر گرینگے بعید جمرہ سے نہ جایز ہوگی رمی ایسا ہی ہے محیط مین اور اگر گرین کنکریان پشت رجل پر یا محمل پر اور ثابت رہین اوسپر اعادہ کرے ساتھہ اونہین کنکریونکے رمی کا اور اگر گرجائین محمل سے یا پشت رجل سے قریب جمرہ کے کافی ہوگا ایسا ہی ہے ظہیریہ مین اور اگر گرین کنکریان پشت مرد یا اونٹ پر اگر خود گرجائین قریب جمرہ کے جایز ہے اور	جب پہینکا ہو کنکری کو تو پڑ گئی ہو انسان کے کپڑے پر پس جہاڑ ڈالا ہوا وسنے اوسکو پہر پڑ گئی ہو جگہہ رمی مین نہ کافی ہوگی - المعانی البدیعہ	کافی ہو جاویگا

جو نہین نہین جایز ہے عالمگیریہ در مختار —

اور جو نہین نہین جایز ہے یعنی اگر خود نہ گرین جو پشت پر ہون بلکہ ساتھ حرکت کرنے مرد کے یا اونٹ کے گرین یا خود گرین لیکن بعید جمرہ سے گرین تو نہین جایز ہے رد المحتار — اور لباب مین ہے اور اگر گرین کنکریان شاخص سے اطراف میل سے ہے کہ وہ علامت ہے جمرہ کی کافی ہو جایگا اور اگر گرین قبہ شاخص پر اور نہ نازل ہون وہسے نہ کافی ہوگا اوسکو بسبب بعد کے اور اگر نہ معلوم ہو کہ جگہ رمی مین خود گرے ہین یا جب پھر گرے ہین وسکے جھٹکنی اور حرکت سینے سے پس اسمین اختلاف ہے اور احتیاط اعادہ رمی مین ہے اور ایسا ہی ہے اگر رمی کے اور شک ہو انکے کنکریونکے گرنے مین اپنے موقع پر پس احتیاط اعادہ مین ہے رد المحتار

	امام شافعی	امام ابو حنیفہ
ابن عباس	نہ قطع کری حج کرنیوالا	اور تکبیر کہی ساتھہ کنکری کے ظاہر الروایۃ
اکثر علماء	کیونکہ تہمیسیا تہہ اول کنکری کے	اقتصار ہی اللہ اکبر پر سوای اسکے کہ روایت کیا ہے
	کہ پھینکا ہو اوسکو جمرہ العقبہ	حسن بن زیاد سے کہ کہی اللہ اکبر واسطے
	میں اور ابتدا کری پھینکنا	ذلت شیطان اور اسکے گروہ کے اور بعض نے
	کنکری کا ساتھہ تکبیر کے	کہا ہے کہ کہے اللہم اجعل حجی مبرورا اور سعی
تمام زیدیہ	اور ایسا ہی عمرہ کرنیوالا	مشکورا و ذنبی مغفورا فتح القدیر و مختار
سوا ناصر	لبیک کہتا رہے یہان تک	یہہ یعنی تکبیر کہنا یہان افضل کہا ہے
اور باقر	کہ شروع کری طواف	پس اگر نہ ذکر کرے اللہ کا کچہہ یا سبحان اللہ
اور صادق	کو	کہے یا لا الہ الا اللہ کہے کافی ہوگا
		اور سوا اسکے نہین کہ نہ ذکر کیا
		دعا کو بعد اس رمی کے بہ سبب
		نہ وارد ہونے دعا کے

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
متفق با امام شافعی	نہ تلبیہ کہی حج کرنیوالا بعد وقت کے بلکہ قطع کری تلبیہ کو وقت زوال آفتاب کے دن عرفہ کے ۔ روایت دوسری سے مانند قول شافعی اور عمرہ کرنیوالی مکہ کے اگر احرام عمرہ کا باندھا ہے میقات سے تو قطع کری تلبیہ کو جب داخل ہو حرم مین اور اگر احرام باندھا ہے عمرہ کا اوسنے حل سے قطع کری تلبیہ کو جب دیکھے بیت اللہ کو	نزدیک سعد بن المسیب تلبیہ کہی عمرہ کرنیوالا یہان تک کہ دیکھے چہت مکہ کی نزدیک سعد بن ابی وقاص او رعائشہ کے حج کرنیوالا قطع کرے تلبیہ جب شروع جاوے طرف موقف کی ۔ نزدیک علی اور ام سلمہ کی قطع کرے حج کرنیوالا تلبیہ کو وقت ظہر یوم عرفہ مین نزدیک حسن بصری کے تلبیہ کہے حج کرنیوالا یہان تک کہ نماز پڑہ لے ظہر کی دن عرفہ کے پہر جب پڑہ لے ظہر کو باز رہے تلبیہ سے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسلئے کہ اگر دعا کریگا ٹہر کے
پس ضرر نہوگا گذرنے والونکا واسطے رمی کے اسوقت مین بسبب
کثرت لوگونکے کہا ہے اسکو صاحب بحر رائق نے رد المحتار طحطاوی
نہر الفایق مین ہے جمع کیا ہے نہایہ مین درمیان کل کے یعنی تکبیر
اور تہلیل اور تسبیح اور اللہم اجعل حجی الخ اور قطع کرے تلبیہ کو ساتھ
اول کنکری کے در مختار — قطع کرے تلبیہ کو ساتہہ اول
کنکری کے یعنی حج صحیح اور فاسد مین مفرد ہو یا متمتع یا قارن اور
کہا گیا ہے کہ نہ قطع کرے تلبیہ کو مگر بعد زوال کے اور اگر حلق کیا
پہلے رمی سے یا طواف کیا پہلے رمی سے پس اگر قارن یا متمتع ہو
قطع کرے تلبیہ کو اور اگر مفرد ہو قطع نکرے لباب یہ مقید ہے ساتہہ
محرم بالحج کے اسلئے کہ عمرہ کرنیوالا قطع کرے تلبیہ کو جبکہ استلام
کرے حجر کا اسلئے کہ طواف رکن عمرہ کا ہے پس قطع کرے تلبیہ کو
پہلے شروع سے اوسمین اور ایسا ہی ہے فوت کرنیوالا حج کا حلال
ہوجائیگا ساتہہ عمرہ کے پس ہوگیا مانند عمرہ کرنیوالے اور محصر کے
کہ قطع کریگا تلبیہ کو جبکہ ذبح کریگا اپنی ہدی کو اسلئے کہ ذبح واسطے

حلال ہونے کے سے اور قارن جب فوت ہوجاوے اوس سے
حج قطع کرے تلبیہ کو جبکہ شروع کرے طواف ثانی مین اسلیے
کہ حلال ہوجائیگا اوسکے بعد بحر رد المحتار
اور ایسا ہی ہے قطع کرے تلبیہ کو اگر مقدم کرے طواف زیارت کو
رمی اور حلق اور ذبح پر یا مقدم کرے حلق کو رمی پر یا مقدم کرے
ذبح کو رمی پر اوس حال مین کہ متمتع ہے یا قارن نہ مفرد معتمر قطع کری
تلبیہ کو جب استلام کرے حجر کا اور ایسا ہی ہے جسے فوت ہوجاوے
وقوف عرفہ اسلیئے کہ وہ حلال ہوجائیگا ساتھہ عمرہ کے پس حکم اوسکا
حکم عمرہ کا ہے ابتداءً اور محصر قطع کرے تلبیہ کو جسوقت ذبح کری
اپنی ہدی کو اور قارن جب فوت ہوجاے اوسے حج قطع کرے
جسوقت کہ شروع کری طواف ثانی مین طحطاوی ۔ م

امام ابو حنیفہ	امام شافعی
جب تاخیر کی ہو رمی مین رات تک اور رمی کی ہو رات مین تو لازم نہین آتا ہے اوسپر دم	جب تاخیر کرے رمی مین رات تک پس نہین لازم آتا ہے اوسپر کچھہ پہر اگر رمی کری رات مین کافی ہوگی اور اگر تاخیر کی ہو رمی مین فردا تک اور رمی کی فردا مین کافی ہوگی صحاح قول مین
پہر اگر یاد نہ کیا رات مین یہان تک کہ آگیا غد پس لازم ہے اوسپر رمی غد مین اور لازم ہے اوسپر دم —	جب تاخیر کی ہو رمی جمرہ عقبہ مین عمدًا تو ان لازم آتا ہے اوسپر دم —
نزدیک ابی یوسف و محمد کے نہین لازم آتا ہے اوسپر دم —	جب چھوڑ دیا ایک کنکری کو تیسری دن سے پس بیچ اوسکے تین قول ہین ذکر کیا ہے اسکو ہمنے مغرب مین —
اگر ترک کری ایک کنکری یا دو کنکری یا تین کنکری یا چار تو اوسپر لازم ہے صدقہ دینا نصف صاع بعوض ہر کنکری کے المعانی البدیعہ	اگر ترک کیا ہو تین کنکریونکو یا زیادہ کو پس لازم آئیگا اوسپر دم اور اگر چھوڑ دیا ہے جمیع جمرات کو پس صحیح تر دو قولونمین سے یہہ ہے کہ لازم آتا ہے اوسپر ایک دم +

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
ایک روایت مین جب ترک	جب کہ کی ہو رمی نہین رات مین	نزدیک عطا کے نہ رمی کرے رات کو
ہو جاوے رمی یہانتک کہ دن گذر گیا	رمی نکرے اور لازم آوے اوپر دم	مگر چرانیوالوں اور سوداگروں تجار رات کو
ہو اغائب ہونے تک تو رمی کرے رات بہر اور	ساتہہ روایت جو ہے امام احمد کے	رمی نکرین نزدیک اسحاق کے بہی اگر
رمی کرے فردا کو بعد زوال کے	قایل ہین موطا مین کہ جب ترک کیا	عمدًا ترک کیا ہو رمی کو رات تک
اگر ترک کیا ہو ایک کنکری کو پس	جمرہ کو بعض ایام منی مین پہر نہ پاوے	رمی کرے اور اوسپر دم لازم ہے
اسمین روایات ہین ایک روایت	کری اوسکو یہانتک کہ لوٹ آوے	نزدیک حسن بصری کے جب ترک کرے
مین دینا ایک مد طعام کا ہے	پس اوپر اسکے لازم ہے ہدی اور حکم	ایک جمرہ کو صدقہ دے ایک مسکین کو
دوسری روایت مین ایک قبضہ ہے	کیا ہے حاکم نے موطا مین جب	نزدیک مجاہد کے اگر ترک کیا ہو ایک
طعام تیسری روایت مین	ترک کرے کنکری کو اراقہ کرے	کنکری کو یا دو کنکری کو پس نہین
نہین لازم آتا ہے اوپر کچہہ	دم کے اوپر جمرہ مین یا چار مین	لازم آتا ہے اوپر کچہہ —
چوتہی روایت مین لازم آتا ہے اوپر دم	ہر ایک مین اوسمین ایک بدنہ ہے	نزدیک طاوس کے جسنے رمی چار کی
نر تقلید کی ہے شافعی کی لازم آتا ہے	پس اگر نپاوے پس ایک گاے ہے	کی ہو ساتہہ چہہ کے پہینکے
اوپر دم اسمین کہ جب ترک کرے	المعانی البدیعہ	ایک کہجور یا ایک لقمہ
تین کنکریان المعانی البدیعہ		المعانی البدیعہ

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	دیگر علماء
اگر ترک کیا رمی ساری کو یا رمی کو ایک دن میں یا پہلے رمی کو یا اکثر رمی ایک دن کو لازم آئیگا دم دینا در مختار سوا اسکے نہیں کہ واجب ہوتا ہے تئیں ترک ساری رمی کی ایک دم اسلئے کہ جنس متحد ہے جیسا کہ حلق میں ہے اور ترک ساری رمی کا سوا اسکے نہیں کہ متحقق ہوگا ساتھ غروب آفتاب کے آخر دنوں ایام رمی میں اور وہ چوتھا دن نحر کا ہے اسلئے کہ رمی کا دن ہونا مشروع نہیں ہے مگر انہیں دنوں میں اور جب تک کہ ایام رمی کے باقی رہیں اعادہ ممکن ہے پس رمی کریگا اور برترتیب کے بہ ساتھ تاخیر کے	جب جلدی کری تیسرے دن نہیں یہانتک کہ غروب ہو آفتاب لازم آئیگا اوسکو قیام کرنا اور شب باشی یہانتک کہ رمی کرے تیسری دن — رمی واجب ہے پس جبر رمی کا ساتھ دم کے ہے وقت فوت ہوجانے رمی کے اور نہیں ہے رکن کہ تمام نہو حج بدون اوسکے المعانی البدیعہ	نزدیک حکیم و حماد اور اوزاعی و عبد الملک الماجشون کے اگر ترک کیا ہو ایک کنکری یا دو کنکری پس نہیں لازم ہے اوسپر دم نزدیک عطا کے جسنے رمی کی ہو ساتھ چھ کے اگر ہو غنی اراقت کرے دم کے اور اگر ہو مفلس قیمت تین درہم ربع کہے المعانی البدیعہ

واجب ہوگا دم نزدیک ابی حنیفہ کے برخلاف امام محمد اور امام ابی یوسف کے
بحر ترک کرنا اکثر رمی ایک دن کا مانند ترک کرنیکی ہے چار کنکریاں یا زیادہ کی
دن نحر میں یا گیارہ کنکریاں مابعد یوم نحر میں اور ایسا ہی ہے اگر تاخیر کی ایک
رمی کی اسی پر اگر ترک کیا کم کو چار سے یا تاخیر کی کم کی چار سے پس لازم
آئیگا اوسپر بعوض ہر کنکری کے صدقہ مگر یہہ کہ پہونچ جاوے صدقہ قیمت
دم کو پس کم کرے اوسے جو چاہے لباب رد المحتار
اگر ترک کیا جمرہ عقبہ کو باقی دنونمیں سوائے اون نحر کے لازم آئیگا اسکو صدقہ
دینا اسلیئے کہ رمی جمرہ عقبہ اقل ارمی ہے بقیہ ایام رمی میں بخلاف یوم اول کے
کہ رمی جمرہ عقبہ کل رمی ہے اوسمیں منتہی رد المحتار نہیں جائز ہے رمی کمتر سات بار
اسلیئے جب ترک کریگا رمی کو سات میں سے اکثر لازم آئیگا اوسپر دم جیسے کہ
لازم آتا ہے دم اگر نہ رمی کی ہو بالکل اور اگر ترک کیا ہو کمتر سات بار میں
سے مانند تین بار یا تین بار کم تو لازم آئیگا اوسپر بعوض ہر کنکری کے صدقہ دینا رد المحتار
اور جائز اوسکو چلا جانا منی سے پہلے طلوع فجر چوتھے دن کے ہے
اور لیکن چلا جاوے پہلے غروب آفتاب تیسرے دن کے پس اگر نہ کیا یہاں
تک کہ غروب ہوگیا آفتاب تیسرے دن کا مکروہ ہوگا اوسکو جانا یہاں تک

رمی کرے چوتھے دن اور اگر چلا گیا رات سے پہلی فجر چوتھی دن کے
نہ لازم آئیگا اوسپر کچہہ اور تحقیق برا کیا اور کہا گیا ہے کہ نہین جایز ہے
اوسکو کہ جاوے بعد غروب آفتاب تیسری دن کے پس اگر چلا جایگا لازم
آئیگا اوسپر دم اور اگر چلا گیا بعد طلوع فجر یوم رابع کے پہلے رمی سے
لازم آئیگا اوسپر دم اتفاقاً لیکن نہین فرق ہے اسمین درمیان
مکی اور آفاقی کے جیسا کہ بحر رایق مین ہے رد المحتار تیسرے دن
ایام نحر مین سے ملقب ہے ساتھہ یوم النفر الاول کے اسلئے کہ
جایز ہے اوسکو چلا جاوے اوسمین بعد رمی کے اور یوم رابع
اخیر ایام تشریق کا ہے نام رکھا جاتا ہے یوم النفر الثانی
فتح القدیر رد المحتار —

امام شافعی جب عاجز ہوجاوے مریض بنفسہ رمی کرنے سے
جایز ہے نایب کر لینا رمی کے لئے دوسرے شخص کو تو کافی
ہوجائیگی رمی دوسرے شخص کی اسکے لئے اور نہ لازم آئیگا
اوسپر کچہہ المعانی البدیعہ

نہین ہے صحیح رمی ان دنون مین بعد زوال شمس سے باتفاق چارون اماموں کے مگر نزدیک ابو حنیفہ رح کے جایز ہے رمی یوم ثالث مین طلوع فجر سے مع الکراہتہ اور نزدیک شافعیون اور مالکیون اور حنبلیون کے مستحب ہے کہ جسوقت ڈہل جاوے شمس یہہ کہ مقدم کرے رمی کو صلوٰۃ ظہر پر اور مستحب نزدیک شافعیون اور حنبلیون کے یہہ ہے کہ جسدن رمی کرے غسل بہی کرے مگر خلاف ہے مالکیون کا اور شرط نزدیک شافعیون اور مالکیون اور حنبلیون کے ترتیب ہے درمیان جمرات کے اور کہا حنفیون نے ابتدا کرے جمرہ اولی سے اور وہ قریب مسجد خیف کے ہے اور مارے اوسکو سات سنگریزہ ہر ایک علیحدہ دوسری سے پہر کچہہ تہوڑا اوس سے گذر جاوے اور چہوڑے اوسکو پیچہے اور کہڑا ہووے ایسے مقام مین جو نہ لگی تہا اوسپر سنگریزہ اور متوجہ ہووے قبلہ کیطرف اور تعریف کرے اللہ کی اور تکبیر اور تہلیل اور تسبیح کرے اور دعا مانگے بقدر سورہ بقرہ اور یہہ مستحب ہے اگر ممکن ہووے بغیر ایذا پہر آوے جمرہ ثانی کو اور

کرے یہان جو کیا اوسنے جمرہ اولی مین اور ٹہرے واسطے دعا کے
جسقدر ٹہرا ہے جمرہ اولی مین اور پہر آوے جمرہ ثالث کو اور اسکا
نام جمرہ عقبہ ہے کہ رمی کیا اسکو یوم نحر مین پس رمی کرے اوسکی
اور نہ کہڑا ہوا دعا کیواسطے وہان اور مروی ہے کہ دعا مستجاب
ہوتی ہے نزدیک جمرات کے اور مروی ہے حضرت انس رضی سے
کہ ایک انصاری نے سوال کیا رسول اللہ صلعم سے کیا معنی ہین
مشاعر کے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بخشا جاتا ہے
گناہ کبیرہ بدلہ ہر سنگریزہ کے جو پہینکتی ہین اوسکو پہر رمی کرے یوم
ثالث ایام تشریق سے چنانچہ رمی کیا اول دنمین اور مستحب ہے نزدیک
شافعیون کے فقط خطبہ پڑہے اسی دنمین بعد ظہر سے اور سکہلادے
اوس خطبہ مین لوگونکو کیفیت چلنے منی کے اور مابعد منی کے جو اور
چیز ہے اور یہہ آخری خطبہ چار ون خطبون حج سے ہے نزدیک
شافعیون کے کیونکہ اول خطبہ ساتوین تاریخ ذالحجہ مین ہے اور
دوسرا یوم عرفہ مین ہے اور تیسرا یوم نحر مین اور چوتہا یہہ ہے
اور نزدیک حنبلیون کے نہین ہے اول خطبہ اور باقے تین خطبہ

ہین اور نزدیک حنفیون اور مالکیون کے تین خطبہ ہین اول ساتوین
تاریخ مین اور دوسرا عرفہ مین اور تیسرا جسدن جاوے منی سے
پس رمی کرے اوس دن نہین اگر نہووے جانا یوم ثانی مین اور
افضل نزدیک شافعیون کے یہہ ہے کہ رمی کرے سوا اسے
دن جانیکے پیادہ اور جا نیکے دن ہین سوار اور حنفیون کے
نزدیک کل رمی سوار ہوکر افضل ہے اور مذہب شافعیونکا یہہ ہے
کہ اگر ترک کرے رمی واجب ہے اوسپر جزا اور تفصیل اوسکی
یہہ ہے کہ اگر متروک جمیع رمی ایام تشریق اور یوم نحر کا ہے لازم
ہے اوسپر ایک قربانی اور یہی اگر متروک تین سنگریزہ یا زیادہ اس سے
ہین لازم ہے اوسپر دم اور اگر ترک کیا اوسنے ایک سنگریزہ کو
لازم ہے اوسپر ایک مد طعام اور تقسیم کرے اوسکو مساکین
حرم پر اور دو سنگریزون کے ترک کرنے سے لازم اوسپر
دو مد طعام ہے اور حنفیون کے نزدیک اگر ترک کیا اوسنے
جمیع رمی کو یا رمی جمرہ عقبہ کو یوم نحر مین یا اکثر اسکے لازم ہے
اوسپر قربانی کرنا اور اگر ترک کیا اوسنے ایک یا دو سنگریزہ واجب

ہے اوسپر بدلہ ہر سنگریزہ کے نصف صاع گیہون سے یا ایک
صاع چہوارون یا جو سے اور اگر ترک کیا اوسنے مارنا تینون جمرہ
کا کسی دن بین ایام تشریق سے یا اکثر نصف جمرون سے لازم اوسپر
قربانی ہے اور اگر متروک کم نصف سے ہے بدلہ ہر سنگریزہ کے
نصف صاع گیہون یا ایک صاع چہوارے یا جو سے واجب ہے
اوسپر اور اگر موخر کیا جمرہ عقبہ کو دوسرے دن تک لازم اوسپر دم ہے
نزدیک ابوحنیفہ رح کے اور نزدیک صاحبین کے نہین ہے اوسپر کوئی چیز
مگر گنہگار رہے اور اگر موخر کیا اوسنے دو یا تین سنگریزونکو اپنی وقت
سے دوسرے دن تک تو نزدیک امام ابوحنیفہ رح کے لازم ہے
اوسپر نصف صاع گیہون یا ایک صاع جو چہوارہ وسنے اور نزدیک
صاحبین کے نہین ہے اوسپر کوئی چیز اور نزدیک ابوحنیفہ رح کے
اگر موخر کیا اوسنے چار سنگریزہ یوم ثانی تک یا ترک کیا اوسنے
بالکل سنگریزونکو گیارہوین تاریخ اور ادا کیا اوسنے اوسکو
بارہوین تاریخ مین اور یا ترک کیا بالکل رمی کو بارہوین تاریخ مین
اور ادا کیا تیرہوین تاریخ مین لازم ہے اوسپر دم نزدیک ابوحنیفہ

رہ گئے اور نزدیک مالکیون کے اگر ترک کرے جمیع کو یا ایک جمرہ کو
لازم اوسپر قربانی ہے اور مذہب حنبلیہ کا یہہ ہے کہ جسوقت
ترک کرے جمیع کو یا رمی یوم نحر کو یا رمی کسی دن ایام تشریق سے
یا ترک کرے ایک جمرہ کے رمی واجب اوسپر قربانی ہے اور
اگر ترک کیا اوسنے ایک سنگریزہ لازم اوسپر ایک مد طعام سب
ایک روایت مین اور ایک مٹھی طعام ہے دوسری روایت
مین اور قربانی ہے تیسری روایت مین اور نزدیک حنبلیون
کے اگر موخر کیا اوسنے کل کو ادا کرے سب کو ایام تشریق مین
ترتیب وار اور ترتیب کی تفصیل یہہ ہے رمی کرے جمرہ عقبہ کو ساتھ
نیت یوم نحر کے پہر رمی کرے جمرہ اولی کو یوم اول ایام تشریق
کی نیت سے پہر رمی جمرہ ثانے اور ثالث کو بہی یوم اول کے
نیت سے کری اور نہین ہے صحیح نزدیک حنبلیون کے کسی قسم
کی رمی کے قضا مگر ساتہہ نیت کے اور نہین ہے یہی رمی صحیح رات
مین اور نہ قبل زوال کے اور کہا علماء حنبلیون نے اگر ترک کرے
ایک سنگریزہ کو کسی جمرہ سے نہین ہے رمی بعد اوس جمرہ سے

اور اگر نہین جانتا تہا کہ کونسا جمرہ اوسنے ترک کیا رجوع کرے اور
تامل کرے تاکہ یقین اوسکو آوے اور مروی ہے کہ حضرت
ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام جسوقت فارغ ہوئی بنا ربیت اللہ سے آسے اونکے
پاس جبرئیل علیہ السلام پس سمجہایا اونکو طواف کو پہر آسے جمرہ عقبہ
کو دیکہا اونہون سے شیطان کو پس اوٹہایا جبرئیل علیہ السلام نے
سات سنگریزونکو اور دیا ابراہیم علیہ السلام کو اور کہا جبرئیل علیہ السلام
نے کہ مار ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ اور تکبیر کہہ اور جسوقت کیا حضرت ابراہیم
خلیل اللہ نے یہہ فعل غایب ہو گیا شیطان اور جسوقت آیا طرف
جمرہ وسطے کے پہر ظاہر ہوا شیطان پس دیا حضرت جبرئیل نے
سات سنگریزونکو اور کہا کہ مار انکو جسطرح پہلے ماری تہی تونے
اور تکبیر کر جسوقت کیا حضرت ابراہیم نے یہہ فعل غایب ہوا شیطان
پہر آسے طرف جمرہ قصوی کے کیا اوسنے وہ فعل جو پہلے دفعہ
کیا تہا اور یہہ اصلیت سے رمی جمار کی اور مذہب تینون امامونکا
سواے حنفیون کے یہہ ہے کہ رہنا راتمین اور دوسرے
دن ایام تشریق کے ایام تشریق سے واجب ہے منی مین اور

ایسے حکم سے ہے تیسری رات کا ایام تشریق سے اگر نہ ہووے جانا
منی سے یوم ثانی ایام تشریق سے غروب شمس تک اور لازم
ہوتا ہے اوسکو رمی تیسرے دن ایام تشریق سے اور اگر گیا دوسرے
دن پہلے غروب سے ساقط ہوا تیسری رات کا رہنا اور تیسرے
دن رمی کرنا اور چلنا بہتر ہے بالاتفاق اور کہا حنفیون نے رہنا
منی بین لیالی منی مین سنت ہے اور چھوڑنا اوسکا مکروہ ہے اور بہتر یہہ ہے
کہ ساری رات وہان رہے اور واجب یہہ ہے کہ نصف رات سے
زیادہ رہے اور ایسی ہی شافعیون اور مالکیون کا مذہب ہے اور
اگر چھوڑ دیا اوسنے رہنا تینون راتون مین نزدیک شافعیون اور
حنفیون اور مالکیون کے اوسپر قربانی ہے اور اگر نہ رہا
ایک رات لازم ہے اوسپر ایک مد نزدیک شافعیون اور حنبلیون
کے ایک روایت مین اور دوسری روایت مین قربانی ہے
اور تیسری روایت مین درہم یا نصف درہم اور نزدیک مالکیون
کے لازم ہے اوسپر قربانی اور اگر نہ رہا دو رات لازم ہے
نزدیک شافعیون کے اوسپر دو مد اور ایک روایت مین شافعی سے

اور احمد سے یہہ ہے کہ لازم اوسپر ایک یا دو درہم ہے اور نزدیک
مالکیون کے اوسپر قربانی ہے اور یہہ روایت احمد سے بہی نقل
کی گئی ہے اور یہہ حکم غیر معذور کا ہے اور اگر اوسنے رہنا ترک
کیا ہووے عذر کے سبب سے نہین ہے اوسپر کوی چیز نزدیک
شافعیون اور نزدیک مالکیون کے واجب ہے ہدی بسبب
نہ رہنے رات کے اگرچہ ہوی نہ رہنا بسبب ضرورت کے اور کہا
حنبلیون نے نہین ہے اوپر اہل سقایہ کے یعنی آل عباس اور
چرانے والون پر رات رہنا منی مین مگر غروب تک منی مین
رہے اس تقدیر مین اوسپر لازم رات کا رہنا ہے اور نہ آل
عباس پر — از مناسک صغیر ابن جماعہ

محصب میں ٹھہرنا بعد تیسرے دن نحر کے

امام شافعی	امام ابو حنیفہ
اوترنا محصب میں کہ وہ ایک موضع ہے درمیان منی اور مکہ کے بیچ شب چہاردہم کے مستحب ہے اور نسک نہیں ہے المعانی البدیعہ	اور جب جاوے حاجی منی سے طرف مکے کی تیسرے دن نحر کے کہ یوم نفر اول ہے یا چوتھے دن کہ آخر ایام تشریق اور یوم نفر ثانی ہے اوترے محصب میں اور یہہ اوترنا سنت ہے اگرچہ ساعت بھی ہو سراج وہاج میں ہے کہ قوت کرے اوسمیں اپنی سواری پر بھی پس حاصل ہوگی ساتھ اوسکی اصل سنت اور اوسی پر کمال سنت پس وہ ہے جو ذکر کیا ہے اور بکمال ہونے کہ پڑھے محصب میں ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور سوئے خفیف سونا پھر آوے مکہ میں یہہ بحر الرائق میں ہے

اور شرح نقایہ قاری مین ہے اور اظہر یہہ کہ کہا جاے اوترنا
محصب مین سنت کفایہ ہے اسلیئے کہ یہہ جگہہ نہین سنت ہی
سب حاجیونکے لئے اور لائق ہے امیرون حج کو اور اونکو سوا
اونکے اوترنا محصب مین اگرچہ ساعت بہر ہووے اسلیئے اظہار طاعت
کے اور محصب ساتہہ ضمہ میم اور فتحہ حاے مہملہ اور صاد مہملہ مشددہ کے
ابطح ہے اور نہین ہے مقبرہ محصب مین سے اور کہا جاتا ہے اسکو
بطحا اور خیف فارسی کہا فتح القدیر مین وہ فناے مکہ ہے ما اوسکی
مابین دو پہاڑونکے ہے متصل ساتہہ مقابر کے طرف اون پہاڑونکے
کہ مقابل مین اسکی جڑ ہای مین بائین طرف اوس حال مین کہ تو جاتا ہے
طرف منی کی بہ ارتفاع بطن وادی سے در مختار رد المحتار
جبوقت جاوے منی سے اوترے محصب مین بالاتفاق درانحالیکہ
حمد اور شکر کرنیوالا اور مطیع ہووے اور خوش ہووے سے پورا کرنے
افعال حج سے اور محصب وہ مکان ہے کہ مابین اوس پہاڑکے
جو قریب اوسکے مقابر مکہ ہے اور وہ پہاڑ جو مقابل اوسکے مصعد کے جانب چپ مین
ہے درانحالیکہ تو جانیوالا ہو منی کیطرف اور وقت چڑہنے کے

بطن وادی سے اور نہین ہے معتبرہ اوس سے اور کہا جاتا ہے
اوسکو ابطح اور خیف بنی کنانہ اور پڑہے وہان ظہر اور عصر اور مغرب
اور عشاء کو اور تہوڑی دیر سووے پہر چلے طرف بیت الحرام کی
اور کرے طواف وداع اگر عمرہ نکیا ہووے اوسنے قبل اسکے نہ حج کے
ساتہہ اور نہ تنہا اور وہ مستطیع ہے سو وہی واجب ہے اوسپر
عمرہ ایک مرتبہ مثل حج کی نزدیک شافعیون اور حنبلیون اور ایک
جماعت حنفیون کے اور نزدیک دوسری جماعت حنفیون کے عمرہ
سنت ہے اور یہہ ہی مذہب مالکیونکا ہے اور جسوقت ارادہ کرے
مکہ سے عمرہ کا مستحب نزدیک شافعیون کے یہہ ہے کہ طواف کرے
بیت اللہ کا پہر پڑہے دو رکعت طواف کی پہر بوسہ دیوے حجر اسود
کو پہر نکلے عمرہ کیطرف اور مذہب مالکیون کا یہہ ہے وہ شخص کہ جو خارج
ہووے مکہ سے جحفہ کیطرف تا کہ عمرہ کرے اور وداع کرے ساتہہ
طواف کے اور بخلاف جعرانہ اور تنعیم کیطرف اور لازم ہے اوسپر
نزدیک چارون اماموں کے یہہ کہ خارج ہووے حل کیطرف اگرچہ ایک

قوم ہووے اور نہین ہے لازم احرام اون مسجدوں سے جو شہر
ساتھہ ملا جاہے عائشہ رض کے ہین اور نہین ہے صحیح نزدیک شافعیون
اور حنبلیون کے جب تک وہ محرم بالحج ہے اور نہین ہے صحیح نزدیک
اون دونون کے احرام اوسکا جب تک مقیم ہووے منی مین واسطے
رمی کے اور نزدیک حنفیون کے جسوقت احرام کرے عمرہ کے
واسطے بعد وقوف عرفات اور قبل طواف کے لازم ہے اوسپر
چھوڑنا عمرہ کا اور اگر نہ چھوڑا اوسنے عمرہ کو صحیح ہوتا ہے ادا
اوسکا اور لازم ہے اوسپر قربانی اور اگر چھوڑ دیا اوسنے عمرہ کو
بہی لازم ہے اوسپر قربانی اور ایک عمرہ اور نزدیک حنفیون کے
جایز ہے سال تمام مین مگر مکروہ ہے پانچ دن مین ایام تشریق
اور عرفہ اور نحر مین اور نزدیک مالکیون کے عمرہ جایز ہے
سال تمام مین مگر ایام منی مین حاجی کے لئے اور جسوقت ارادہ
کرے احرام عمرہ کا حل سے غسل کرے اور نکالے سلے ہوئے
کپڑے اونکو اور پہنے دو کپڑے احرام اپنی کی اور پڑہے دو رکعت
احرام کے واسطے اور احرام کرے عمرہ کے واسطے چنانچہ باب احرام

مین بیان گذر چکا اور کہے زبان سے اور نیت کرے دل سے ای بار خدایا
تحقیق ارادہ کیا مین نے عمرہ کا پس آسان کر اوسکو میرے واسطے اور قبول کر
اوسکو مجھسے اور مدد دے مجھکو اوسپر اور برکت کر میرے واسطے عمرہ مین
ارادہ کیا مینے عمرہ کا اور احرام کیا مین نے اوسکے واسطے خاص اللہ کے
واسطے حاضر ہون تیری خدمت کیواسطے ای بار خدایا اور حاضر ہون
تیری خدمت کیواسطے اور نہین ہے شریک تیرا اور حاضر ہون تیری
خدمت کیواسطے اور تحقیق حمد اور نعمت خاص تیری واسطے ہے اور ملک
اور نہین ہے کوی شریک تیرا اور جسوقت مین کہین اوسنے یہہ باتین مستعد ہو گیا
احرام اوسکا عمرہ کیواسطے بالاتفاق اور حرام ہے اوسپر وہ چیز جو حرام ہے
محرم حج کے لئے اور ارادہ کرے مکہ کا اور اسی طرح تلبیہ اور ذکر کرنیوالا
ہووے اور داخل ہووے مکہ مین اور مسجد حرام مین اور سن حضرت کے ساتھ جو داخل
ہوا باب شخول مین اور قطع کرے تلبیہ کو نزدیک تینون اماموں کے سوے
مالکیون کے اور کہا ابن حاجب مالکی نے عمرہ کرنیوالا ہے موافقت سے اور
جسے حج فوت ہوا ہووے تلبیہ کرے رویت بیت اللہ تک اور تحقیق
عمرہ کرنیوالا قریب ہے چنانچہ تنعیم تلبیہ کرے بیوت مکہ تک یا مسجد حرام تک

اور مشہور نزدیک مالکیون کے وہ ہے جو مارد ن مین ہے اور وہ یہہ ہے کہ عمرہ کرنیوالا
میقات سے جسوقت داخل ہووے حرم مین قطع کرے تلبیہ کو اور ایسے ہی
حکم ہے فوت کرنیوالی حج کیواسطے اور جسوقت داخل ہووے مکہ یا مسجد الحرام
مین طواف کرے بیت اللہ کا ساتہہ دفعہ اور ارادہ کرے اس طواف
سے طواف عمرہ اور رمل کرے بالاتفاق اور اضطباع کری نزدیک
تین اماموںکے غیر مالکیون کے پہر پڑہے دو رکعت طواف کی اور رجوع کری
حجر اسود کی طرف اور بوسہ دیوے اور خارج ہووے دروازہ صفا سے
اور سعی کرے ساتہہ دفعہ صفت مذکور پر جو ہمنے ذکر کیا طواف اور
سعی مین اور جسوقت فارغ ہووے سعی سے ذبح کری ہدی کو اگر ہدی
اوسکے ساتہہ ہوونے پہر حلق کرے یا قصر کرے تا کہ حلال ہووے
اب سب کے نزدیک چارون اماموںکے مگر حنفی چنانچہ ابو منصور نے
اپنی مناسک مین کہا ہے کہ کہتے ہین کہ جسوقت لیجاویگا وہ ہدی کو
نہین حلال ہوتا ہے اور باقی رہتا ہے اپنی احرام پر نہ حلق کرے
نہ قصر یہان تک کہ ذبح کیا ہدی کو یوم نحر مین چنانچہ پہلے
بیان ہوچکا ــ ازمناسک صغیر ابن جماعہ

چوتھا فرض حج کا ترتیب افعال ہے

یعنی

اول احرام بعد ازان وقوف بعرفہ بعد ازان طواف الزیارت جو ایک اسکے فوت ہوا حج ادا نہوا

طواف وداع

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	
نسک ہے طواف وداع واجب ہوتا ہے اوسکے ترک سے دم المعانی البدیعہ	طواف وداع ایا نسک ہے کہ واجب ہوتا ہے اوسکے ترک سے دم یا نہین دو قول ہین ایک قول مین نسک ہے واجب ہوتا ہے اوسکے ترک سے دم دوسرا قول یہ ہی ہین ہے نسک نہین آتا ہی اوسکی ترک سے دم بلکہ مستحب ہے المعانی البدیعہ	حسن عطا حکیم حماد ثوری اسحاق ابو ثور
جو مواقیت مین تہا ہو یا داخل مواقیت مین طواف وداع نہین واجب ہے المعانی البدیعہ	واجب ہے طواف وداع اوسپر جو نکلا ہو اپنی گہر سے قریب ہو مکہ سے یا بعید جب طواف کیا ہو وداع کا پہر حاضر ہوی ہو اوسکو فرض نماز یہ پہر پڑہا ہو اوسکو نہ لازم آئیگا اوسپر اعادہ طواف کا المعانی البدیعہ	

دیگر علماء	امام مالک	امام احمد
مختلف ہے روایت مجاہد سے پس روایت کیا ہے مجاہد سے قول مانند قول حسن کی اور اسکے موافقین کے اور روایت کیا گیا ہے مانند قول مالک المعانی البدیعہ	متفق ساتھ قول اوسکے شافعی	متفق ساتھ قول شافعی
نزدیک عطا کے لازم آیگا اوسپر اعادہ طواف کا المعانی البدیعہ		

امام ابوحنیفه	امام شافعی	دیگر علماء
اعادہ طواف لازم نہین آتا ہے اگر اقامت کری ایک مہینہ یا دو مہینہ المعانی البدیعہ اگر نیت کی ہو اقامت کی بعد اوسکے کہ حلال ہو گیا ہو اوسکی نفر اول نہ ساقط ہوگا اوسکے طواف وداع المعانی البدیعہ	(ابی یوسف) طواف وداع کرکے اقامت مکہ واسطے خریداری اسباب سفر کے معتبر نہین ہے اور اسیطرح عیادت مریض کی اذا لم یعرج لہ اور جسکو ترجیح دیا ہے عبدالرؤف نے شرح مختصر مین وہ یہہ ہے کہ عیادت مریض اور زیارت صدیق اور اوسکی مانند سے بعد طواف وداع کے اعادہ طواف لازم آتا ہے جب فارغ ہو جاوے آفاقی حج سے اور نیت کری اقامت مکہ کی تو نہین ہے طواف وداع اوسپر المعانی البدیعہ اگر نکلا ہو بدون کئے طواف وداع کے لوٹ آئی اور طواف وداع کری پس اگر نہو وہ جگہ جہانسے لوٹا ہے بقدر مسافت قصر کے ساقط ہوگا اوسی دم اور اگر ہو وہ جگہ بقدر مسافت قصر کے تو ساقط نہوگا اوسے دم المعانی البدیعہ	نزدیک عطا کے اگر لوٹا ہے بعد نکل جانے حرم سے نہ ساقط ہوگا اوسی دم اور اگر لوٹ آیا ہے پہلے نکل جانے سے حرم سے ساقط ہو جاویگا اوسی دم المعانی البدیعہ

جسوقت فارغ ہووی حاجی افعال حج سے اور ارادہ کری رہنے مکہ کا نکے
طواف وداع یہہ مذہب حنبلیونکا ہے اور جسوقت ارادہ کرے چلنے مکہ سے
واجب ہے اوسپر نزدیک شافعیونکے طواف وداع برابر ہے کہ وطن اوسکا حرم
ہووے یا خارج حرم اور نزدیک حنبلیونکے واجب ہے طواف وداع اوس شخص پر
جو جاتا ہے وطن کیطرف اور ترک کرنے سے واجب ہے اوسپر
قربانی اور نزدیک حنفیون کے طواف وداع واجب ہے
اور اوسکے ترک کرنے سے یا اوسکے اکثر کے ترک کرنے سے لازم ہے
قربانی اگر نہو سکے اوسی قربانی باقی رہیگا ذمہ دار اور طواف وداع
مستحب ہے نزدیک مالکیون کے اور نہین ہے قربانی اوسکی ترک کرنے مین
اور نہین ہے حائض اور نفاسہ پر طواف وداع بالاتفاق اور بہتر یہہ ہے
کہ کرے طواف وداع کو بعد فارغ ہونے جمیع مناسک حج سے اور
نہ ٹہری بعد طواف وداع مکہ مین نزدیک ہے طواف وداع مین اور
نہ اضطباع بالاتفاق جسوقت فارغ ہووے طواف وداع سے پڑہے
دو رکعت نماز اور مستحب نزدیک شافعیون کے جسوقت فارغ ہووے
دو رکعتونسے یہہ ہے کہ آوی ملتزم کو اور چپٹاوے سینہ اور پیٹ اپنا

بیت اللہ کے ساتھہ اور پہیلاوے دونون ہاتھون کو دیوار بیت اللہ پر
اور کرے داہنی طرف اپنی کو طرف دروازہ بیت اللہ کے اور بائین
ہاتھہ کو حجر اسود کی طرف اور مانگے اللہ سے جو چیز بہتر ہے امور دنیا او
آخرت سے اور نزدیک شافعیون کے بہتر یہہ ہے کہ پڑھے یہہ دعا
اللہم فاصحبنی العافیة فی بدنی والعصمة فی دینی واحسن منقلبی وارزقنی
طاعتک ما ابقیتنی واجمع لی خیر الدنیا والاخرة اور کہا شافعیون نے اگر زیادہ
اس دعا سے اور پڑھے بہتر ہے اور کہا ابن صلاح نے جسوقت فارغ
ہووے دعا سے آوی زمزم کو اور پیوے اوسی پانی تبرک سمجہکر کے
پہر لوٹے حجر اسود کیطرف اور بوسہ دیوی اور نزدیک حنفیون کے بعد دو رکعت
طواف کے مستحب ہے کہ آوی زمزم کو اور پیوی پانی اور لگاوے
وہ پانی سر اور بدن اپنے کو اور ادا کرے آداب پانی پینے کے اور
آداب سے ایک یہہ ہے کہ گہونٹہ گہونٹہ پیوے اور نہ پیوی دم لگاکر کے
اور کہڑا ہوکر کے پیوی یہہ سنت ہے وقت پانی پینے زمزم سے
اور دعا مانگے وقت پانی پینے کے پہر آوے دروازہ بیت اللہ پر
اور بوسہ دیوے چوکہٹ کو پیشانی اور رخسار دایان اور سینہ رکہے

ملتزم پر اور پکڑے پردہ بیت اللہ کو تھوڑی دیر پھر دعا مانگے اور مستحب ہے نزدیک حنبلیوں کے یہہ بھی کہ بوسہ دیوے حجر اسود کو پیچھے دو رکعتوں طواف سے اور ملاوے سینہ اور پیٹ اور داہنا رخسار اور ہاتھہ اور کلائی کو ملتزم سے ساتھہ اور مستحب ہے وہ دعا جو منقول ہوگئی شافعی سے اور مذہب شافعیوں اور مالکیونکا یہہ ہے کہ پیٹھ کر کعبہ کیطرف چلنے کے وقت اور نہ چلے اولٹے پاؤں کیونکہ یہہ مکروہ ہے نہیں منقول اس باب مین کوئی حدیث اور یہہ ہے نزدیک حنفیوں کے چلے اولٹے پاؤں تاکہ مونہہ اوسکا کعبہ کیطرف ہو اور یہہ نزدیک بعضی شافعیونکے بھی مختار ہے اور حنبلیوں سے دو روایت مین ایک موافق حنفیونکے اور دوسری موافق مالکیونکے فقط از مناسک صغیر ابن جماعہ

از ابو داؤد

دعا طواف میں درمیان دو رکنوںکے

رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْآخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ

از مالک

دعا صفا پر

اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ وَاِنَّکَ لَاتُخْلِفُ الْمِیْعَادَ وَاِنِّیْ اَسْاَلُکَ کَمَا ہَدَیْتَنِیْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَاتَنْزِعَهٗ مِنِّیْ حَتّٰی تَتَوَفَّانِیْ وَاَنَا مُسْلِمٌ

از زرین

تہلیل صفا اور مروہ پر ہر پہیرے مین

بعد تین تکبیر و نکے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

از ابوداؤد و ترمذی

دعا وقت لٹانے جانور قربانی کے منہ قبلہ کیطرف

ذبح کے لئے دن نحر کے

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّةِ اِبْرَاہِیْمَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَاشَرِیْکَ لَهٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْکَ وَلَکَ وَاِلَیْکَ اَللّٰهُمَّ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّاُمَّتِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ

دعا جب کہ حرم کے پاس پہونچے

اَللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُكَ وَاَمْنُكَ فَحَرِّمْنِي عَلَى النَّارِ وَآمِنِّي مِنْ عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ وَاجْعَلْنِي مِنْ اَوْلِيَائِكَ وَاَهْلِ طَاعَتِكَ ۵

دعاہات اوٹھا کے وقت دیکھنے خانہ کعبہ کے

اَللّٰهُمَّ زِدْ هٰذَا الْبَيْتَ تَشْرِيفًا وَتَعْظِيمًا وَتَكْرِيمًا وَمَهَابَةً وَزِدْ مَنْ شَرَّفَهُ وَكَرَّمَهُ مِمَّنْ حَجَّهُ اَوِ اعْتَمَرَهُ تَشْرِيفًا وَتَكْرِيمًا وَتَعْظِيمًا وَبِرًّا ۵

دعای ابن عمر وقت دیکھنے خانہ کعبہ کے

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ ۵

دعا مسجد کے داخل ہوتے وقت

اَعُوذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ۵ یہہ دعا پڑہکے بسم اللہ پڑہ کے سیدہا پاون مسجد مین رکہے ؁

دعا وقت استلام حجر کے پہلی بار اور وقت ابتدا طواف کے

بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ تکرار اس دعا

کی وقت محاذاۃ حجر اسود کے ہر پھیری مین مستحب ہے

دعا وقت رمل کے تین پھیرونمین

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَبْرُوْرًا وَّذَنْبًا مَغْفُوْرًا وَّسَعْیًا مَشْکُوْرًا ۵

دعا باقی چار پھیرونمین

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاعْفُ عَمَّا تَعْلَمُ وَاَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۵

دعا بعد دو رکعت طواف کے

اَللّٰھُمَّ اَنَا عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ اَتَیْتُکَ بِذُنُوْبٍ کَبِیْرَۃٍ وَّاَعْمَالٍ سَیِّئَۃٍ وَّہٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِکَ مِنَ النَّارِ فَاغْفِرْ لِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

دعا ملتزم مین کہ درمیان باب کعبہ و حجر اسود کے ہے

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا یُّوَافِیْ نِعَمَکَ وَیُکَافِیْ مَزِیْدَکَ اَحْمَدُکَ بِجَمِیْعِ مَحَامِدِکَ مَا عَلِمْتُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ عَلٰی جَمِیْعِ نِعَمِکَ مَا عَلِمْتُ مِنْہَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَعَلٰی کُلِّ حَالٍ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ اَعِذْنِیْ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ وَاَعِذْنِیْ

مِنْ کُلِّ سُوْءٍ وَقَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْہِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْ اَکْرَمِ وَفْدِکَ عَلَیْکَ وَاَلْزِمْنِیْ سَبِیْلَ الْاِسْتِقَامَۃِ حَتّٰی اَلْقَاکَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ ہ

دعا حجر میں کہ محسوب ہے خانہ کعبہ میں سے

یَا رَبِّ اَتَیْتُکَ مِنْ شُقَّۃٍ بَعِیْدَۃٍ مُؤَمِّلًا مَعْرُوْفَکَ فَاَنِلْنِیْ مَعْرُوْفًا مِنْ مَعْرُوْفِکَ تُغْنِیْنِیْ بِہٖ عَنْ مَعْرُوْفٍ مِنْ سِوَاکَ یَا مَعْرُوْفًا بِالْمَعْرُوْفِ ہ

تمام ہوا حصہ اول امداد الحجاج کا

فہرست امداد الحجاج حصہ اول

ولله علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا
کتاب المناسک المسمی بہ
اسد الحجاج
حصہ دوم
من تالیف سید امداد العلی خانصاحب بہادر سی ایس آئی ڈپٹی کلکٹر درجہ اول

فہرست - حصہ دویم امداد الحجاج

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احکام خاص عورات کے

امام ابوحنیفہ			امام شافعی	دیگر علما
عورت کو مخیط یعنے سلا ہوا کپڑا پہننا جائز ہے۔ قاضی خان	جائز ہے			
عورت کو درست ہے سلے کپڑے کا پہننا۔ درمختار	درست ہے			
عورت محرمہ کو جائز ہے پہننا دیباج کا اور کپڑوں کا کہ جنمیں زینت ہے۔ المعانی البدیعہ فی اختلاف اہل الشریعہ	کچھ نہیں	نزدیک علماے ناصر زیدیہ	متفق ہیں امام ابوحنیفہ	باقی زیدیہ اسماعیلیہ ناصر کے نہیں جائز رکھتے
عورت کو درست ہے موزوں کا پہننا۔ درمختار	درست ہے			

امام ابوحنیفہ			امام شافعی		
جائز ہے داستانہ پہننا عورت کا ۔ المعالم البدیعیہ بحرالرائق وغیرہ مین ہے داستانونکو پہننا یعنی عورت کو داستانونکا پہننا بہی جائز ہے اور بدایع مین ہے اسلئے عورت کو داستانے پہننا جائز ہے کہ داستانہ پہننے مین نہین ہے مگر چہپانا دونون ہاتہونکا اور عورت کو چہپانا دونون ہاتہونکا منع نہین ہے اور آنحضرت	کچہہ نہین	سفیان ثوری سے سعد بن ابی وقاص ناصر زیدیہ کہتاہے قیاس یہی ہے	داستانہ پہننے مین عورت کے دو قول ہین صحیح تر اول دونون قولون مین یہہ ہے کہ نہین جائز ہے عورت کو داستانہ پہننا حالت احرام مین	نہین جائز ہے	عمر علی سے ابن عمر عائشہ زیدیہ
			دوسرا قول یہہ ہے کہ جائز ہے ۔ المعالم البدیعیہ	جائز ہے	سفیان ثوری سے سعد بن ابی وقاص ناصر زیدیہ

امام احمد حنبل		امام مالک	
متفق بقول اول شافعی	نہین جایز ہے	متفق بقول اول شافعی	نہین جایز ہے

جو منع کیا ہے عورت کو داستانہ پہننے سے سو وہ نہی ندب کی پر حمل کیا ہے ہم نے اوس نہی کو نہی ندب پر واسطے جمع کے درمیان ادلہ کے ایسا ہی ہے شرح اللباب مین ۔ رد المحتار

روایت ہے ابن عمر سے کہ اونھون نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ منع فرماتے تھے عورتون کو بیچ احرام اون کے کے پہننے داستانون کے سے

ابوداؤد

روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے احرام والی عورت نہ پہنے داستانے ۔

عورت کو خفین یعنے موزے پہننا جائز ہین ۔ قاضی خان ۔

عورت کو درست ہے موزون کا پہننا ۔ درمختار

روایت ہے ابن عمر سے کہ اونھون نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پہنے عورت موزے کو ۔ ابوداؤد

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	امام احمد حنبل	امام مالک	دیگر علما
جائز ہے عورت محرمہ کو پہننا زیور کا المعانی البدیعہ عورت کو درست ہے زیور کا پہننا۔ درمختار روایت ہے ابن عمر سے کہ اونہون نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پہنے عورت زیور کو۔ ابوداؤد	متفق با امام ابوحنیفہ	متفق با امام ابوحنیفہ	متفق با امام ابوحنیفہ	نزدیک عطا اور مجاہد کے نہین جائز ہے عورت محرمہ کو پہننا زیور کا یہانتک کہ سونے کی انگوٹھی کا اور اسی کا قائل ہے زیدیہ مین سے ہادی المعانی البدیعہ

دیگر علما	امام شافعی	امام ابو حنیفہ
نزدیک طاوس اور جابر کے مکروہ ہے اسطرحپر طواف کرنا عورت کا المعانی البدیعہ	نہین مکروہ ہے عورت کو طواف کرنا اوسحالتمین کہ نقاب ڈالے ہو۔ اور کیا ہے اس کو حضرت عائشہ نے المعانی البدیعہ	نقاب ڈالنا مکروہ ہے لیکن ڈال لینا ایک ایسی چیز کا کہ چہرہ سے نہ لگے جائز ہے بلکہ صاحب نہایہ کی تصریح واسطے چھپانے کے اجانب سے بحر الرائق مین غایۃ البیان سے منقول ہے کہ عورت نہ چھپائے چہرہ کو بالاجماع یعنی نہ چھپائے چہرہ کو مگر اجانب سے ساتھ لٹکانے کسی چیز کے کہ دور ہے چہرہ سے نہ لگے چہرہ کو۔ اور شرح ہدایہ ابن کمال مین ہے کہ جائز ہے عورت کو چھپانا چہرہ کا ساتھ چادر اور اوڑھنے کے اور منع ہے اوسکو

چھپانا چہرہ کا جدا چیز سے کہ بقدر چہرہ کے ہو مانند نقاب اور برقعہ کے
شامی نے رد المحتار مین لکھا کہ یہ بحث عجیب ہے یا نقل غریب ہے
مخالف اوس کے۔ جو سنا تونے اجماع سے اور مخالف اوسکی ہے
جو بحر وغیرہ مین ہے۔ کہا شامی نے پہر دیکہا مینے بخط بعض علما کے
شرح ہدایہ ابن کمال کے حاشیہ پر کہ متفرد ہے ساتھہ اسکے ابن کمال
اور محفوظ ہمارے علما سے خلاف اسکا ہے اور وہ واجب ہونا عدم
مماست شئی کے سے چہرہ سے۔ کہا شامی نے پہر دیکہا مینے ماننداوسکے
منقول منسک قطبی سے۔ در مختار مین ہے۔ لیکن عورت کہولے اپنے
چہرہ کو نہ سر کو اور اگر ڈال لے کچھہ چہرہ پر اور وہ دور رہے چہرہ سے تو
جائز ہے بلکہ مندوب ہے۔ اور بحر رائق مین ہے کہ مراد چہرہ کہولنے سے
نہ لگنا کسی چیز کا ہے چہرہ سے پس اسی لئے مکروہ ہے عورت کو پہننا برقعہ
کا اس لئے کہ وہ لگ جاتا ہے چہرہ سے ایسا ہی ہے مبسوط مین۔
فتح القدیر مین ہے کہ یہ ڈال لینا مستحب ہے۔ اور نہایہ مین وجوب اس کا
مصرح ہے اور محیط مین ہے کہ مسئلہ دلالت کرتا ہے اسپر کہ عورت منع
کی گئی ہے ظاہر کرنے چہرہ سے اجانب کے لئے اور اسکی مانند ہے غایۃ

اور توفیق دی ہے بحر الرائق مین درمیان استحباب اور وجوب کے
حاصل اوسکا یہ ہے کہ محمل استحباب کا وقت نہونے اجانب کے ہے
اور وقت پائے جانے اجانب کے پس اوڑھنا یعنی ڈالنا واجب ہے عورت کو
جبکہ ممکن ہو اور وقت عدم امکان کے اجانب پر واجب ہے غض بصر
یعنی بند کرنا آنکھہ کا پھر استدراک کیا صاحب بحر نے اسپر اسطرح کہ نووی نے
نقل کیا ہے کہ علمانے کہا نہین واجب ہے عورت پر چھپانا چہرہ کا یعنے
راہ مین بلکہ واجب ہے مردونپر غض بصر اور ظاہر استدراک صاحب
بحر نقل اجماع ہے اور اعتراض کیا ہے صاحب نہر الفائق نے اسطرح کہ
مراد نووی کی علماے مذہب شافعی ہے۔ کہتا ہون مین کہ موید اسکی تصریح
ہمارے علما کی ہے ساتھہ وجوب اور نہی کے۔ کہا شامی نے بطور تنبیہ کے
رد المحتار مین کہ جانا تو نے اوس سے جو مقرر ہوا نہ صحیح ہونا اوسکا جو شرح
ہدایہ ابن کمال مین ہے کہ عورت منع نہین کی گئی ہے چہرہ کو چھپانے سے
مطلقًا مگر ساتھہ جدا چیز کے بقدر چہرہ کے مانند نقاب اور برقع کے۔
روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ سنا اونہون نے حضرت رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ منع کرتے تھے عورتونکو بیچ احرام اون کے کے ڈالنے

نقاب کے سے ابوداود روایت ہے عبداللہ بن عمر سے بخاری مین
نقاب والی عورت ۔

اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا تہا قافلہ گذرتا ہمپر یعنی ہم عورتون پر
اور ہتین ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندہے ہوے
اور بسبب احرام کے موںہہ کہلی ہوتی پس جسوقت کہ گذرتا قافلہ ہمارے
آگے سے ڈالتی ایک ہماری چادر اپنے سر پر سے اوپر موںہہ اپنے کے
یعنی اسطرح کہ موںہہ کو نہ لگتی پس جسوقت کہ بڑہ جاتا قافلہ ہمسے
کہولدیتین ہم موںہہ اپنا ۔ نقل کی یہ ابوداود نے مظاہر الحق مین ۔

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	دیگر علما
آواز سے لبیک نہ کہے بلکہ اپنے آپ کو سناوے واسطے دفع فتنہ کے۔ ردالمحتار عورتوں کو حیض مین منع نہین ہے کوئی عمل اعمال حج مین سے سوائے طواف کے۔ درمختار ابن عباس سے روایت ہے کہا ابن عباس نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نفاس والی عورت اور حیض والی جب آوین میقات پر غسل کرین اور احرام باندہین اور ادا کرین کل مناسک کو سوا طواف خانہ کعبہ کے۔ روایت کیا اسکو ابوداود اور ترمذی نے	مکروہ ہے عورت کو بلند کرنا آواز کا لبیک کہنے مین۔ المعانی البدیعہ	نزدیک میمونہ کے بلند کرے آواز عورت لبیک کہنے مین۔ المعانی البدیعہ

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ اسمار بنت عمیس نفاس مین ہوئین ساتھ
پیدا ہونے محمد بن ابی بکر کے بیچ شجرہ کے پس حکم کیا نبی صلے اللہ
علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر کو کہ حکم کرین اونہین اسمار کو کہ غسل کرین
اور احرام باندہین روایت کیا اسکو مسلم اور ابو داود نے ۔

روایت ہے اسمار بنت عمیس سے کہ جنی وہ محمد بن ابی بکر کو بیدار مین
اور مانند حدیث پہلی کے ذکر کیا ہے ۔ روایت کیا اسکو نسائی نے ۔
اور روایت مالک مین ہے کہ ذوالحلیفہ بین جنی پس حکم کیا اونکو ابو بکر نے
کہ غسل کرین پہر احرام باندہین اور زیادہ کیا نسئی نے دوسری روایت مین
کہ پہر احرام باندہین ساتھ حج کے اور کرین جو کرتے ہین لوگ مگر یہ کہ
نہ طواف کرین خانہ کعبہ کا اور یہ حجۃ الوداع مین تہا ۔
دوسری روایت نسئی مین ہے کہ بہیجا اسمار نے طرف رسول اللہ علیہ وسلم
کے کسیکو کہ کیا کرون مین پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ غسل کرے تو اور گدی کپڑے کی باندہ لے پہر احرام باندہ تو ۔

روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا عبد اللہ بن عمر نے بیچ حق عورت
حائض کے جو کہ احرام باندہے ہے حج کا یا عمرہ کا کہ احرام باندہے حج کا

یا عمرہ کا جب ارادہ کرے لیکن نہ طواف کرے خانہ کعبہ کا اور نہ جاوے صفا اور مروا کو اور حاضر ہو سب مناسک مین ساتھ لوگون کے اور نہ قریب ہو مسجد کے یہان تک کہ پاک ہوئے روایت کیا اسکو مالک نے

عورت رمل نہ کرے یعنی شتاب چلنا چھوٹے چھوٹے قدمون سے دونون مونڈھے ہلا کر۔ درمختار

مشروعیت رمل کے واسطے اظہار چستی و چالاکی کے ہے۔ اور وہ واسطے مردون کے ہے اور اسلئے رمل مخل ہے ستر مین۔ ردالمحتار

عورت اضطباع نہ کرے اضطباع اوسکو کہتے ہین کہ چادر داہنی بغل کے نیچے سے نکالکر بائین کاندھے پر ڈالدیتے ہین۔ اور یہہ اضطباع اسلئے نہ کرے کہ یہ سنت رمل کی ہے۔ ردالمحتار

عورت سعی نہ کرے درمیان میلین کے۔ درمختار

سعی یعنی تیز چلنا مخل ہے ستر مین۔ ردالمحتار

امام ابوحنیفہ	امام شافعی		امام مالک	امام احمد حنبل	دیگر علما
چڑھنا وقت ازدحام کے نہ چاہیے صفا پر ۔ رد المحتار	مستحب ہے مرد کو چڑھنا صفا و مروا کا اور نہیں مستحب ہے عورت کو ۔ المعانی البدیع	ابوعبداللہ الداعی زیدیہ ابوطالب ہادی			
عورت نہ نماز پڑھے نزدیک مقام ابراہیم کے وقت ازدحام مردوں کے ۔ رد المحتار					
عورت استلام حجر اسود کا نہ کرے ازدحام میں اسلیے کہ عورت منع کی گئی ہے مردوں کے مس سے ۔ درمختار و ہدایہ					
وجوب طواف وداع اوس سے ساقط ہو جاتا ہے اور دم نہیں لازم آتا ہے ۔ المعانی البدیع منہ	جائز ہے عورت حیض والی کو جانا بغیر طواف وداع کے نزدیک جابین اوس تو اطو عورت حیض والی جبکہ طواف افاضت اوسنے کیا ہو اور کیا جاوے اوس کو بادشاہ تو بجائے اپنے مانند اس کے ۔ المعانی البدیع		روکے جاویں اونٹ	متفق ہیں امام ابوحنیفہ	نزدیک عمر بن عمر اور زید بن ثابت کے لازم ہے اوس پر اقامت یہاں تک کہ پاک ہو جاوے پھر طواف وداع کرے

اور نفاس کا بھی یہی حکم ہے جو حیض کا ہے۔ درالمختار۔ ردالمحتار

روایت ہے ابن عباس سے موقوف کیا گیا ہے طواف وداع

عورت حائضہ سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے۔

اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا حائض ہوئی صفیہ

رات روز نفر کی مین پس کہا نہین گمان کرتی مین اپنے کو مگر کہ

روکونگی تمکو یعنی کوچ کرنے سے مدینہ کو اس لئے کہ مین حائضہ

ہوئی اور طواف وداع کیا ہی نہین فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہلاک کرے

اللہ اوسکو اور زخمی کرے کیا طواف کیا دن نحر کے یعنی طواف الزیارت کیا

کہا کہ ہان پس نہین ہے حرج پس چل۔ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

عورت حائضہ پر تاخیر کرنے طواف سے کچھ لازم نہین آتا جبکہ

نہ طاہر ہو۔

مگر بعد ایام نحر کے۔ اور اگر طاہر ہو ایام نحر مین اوسوقت کہ قدرت رکھتی ہو

اکثر طواف کی تو لازم آئیگا اوسپر دم تاخیر طواف سے اسی صحیح ہے

لباب مین۔ درمختار۔

عورت جب حیض سے پاک ہوا ایام نحر اور اونکی راتون مین ۔۔۔

کچھ نہین لازم آتا

لازم ہے دم

دم لازم ہے

اور قادر تھی چار پھیرونپر اور طواف نہ کیا ایام نحر اور راونکے اتون
مین لازم آئے گا اوسپر دم۔ در مختار

اور جو نہ قادر تھی چار پھیرونپر تو دم لازم نہ آئے گا۔ در مختار
قادر تھی چار پھیرونپر یعنی باقی تھا تیسرے دن ایام نحر مین سے
غروب آفتاب تک اوسقدر دن کہ وسعت رکھتا ہو طواف کی چار
پھیرونکا۔ اور ظاہر یہہ ہے کہ شرط ہے ساتھ اسقدر دن کے
باقی ہونا اسقدر دن کا کہ وسعت رکھتا ہو واتارنے کپڑون اور
غسل کا ایسا ہی ذکر کیا ہے حموی نے اور برقیاس بحث حموی کے
سزاوار ہی شرط ہونا زمانہ قطع مسافت کا بھی۔ اگر ہو عورت اپنے
گھر مین ایسا ہی کہا ہے طحطاوی نے۔ شامی کہتا ہے کہ مین
کہتا ہون کہ شرط ہونے زمانہ قطع مسافت کی تصریح ہے شرح لباب
مین اور یہہ سب مفہوم ہے قول بحر رایق سے کہ منقول ہے محیط سے
کہ جب عورت حایضہ پاک ہو حیض سے آخر ایام نحر مین پس اگر ممکن
ہو اوسے طواف قبل غروب آفتاب کے اور نکرے تو لازم آئیگا
اوسپر دم بسبب تاخیر طواف کے اور اگر نہ ممکن ہو اونسے چار پھیرے

طواف کے پس نہین لازم آتا ہی اوسپر کچھہ آخر ہوا کلام بحر کا محیط سے
اور مفہوم اسسے ہے کہ امکان طواف کا ہوگا مگر بعد غسل کرنے اور قطع مسافت
کے اور یہی بحر رائق مین ہے - اور اگر حایض ہوئی ہو عورت بعد قادر
ہونے کے چار پہیرو نپیر پہر نہ طواف کیا ہو یہانتک کہ گذر گیا ہو وقت
لازم آئے گا عورت پر دم اسلیئے کہ قصور کرنے والی ہے بسبب تفریط کے
بعد قادر ہونے کے چار پہیرونپر اور زیادہ کہا ہے لباب مین کہ قول فقہا
مین جو ہے کہ نہین لازم آتا ہے عورت پر کچہہ بسبب تاخیر طواف کے مقید ہی
ساتھہ اوس صورت کے کہ حایضہ ہوئی ہو اوسوقت مین کہ نہ قادر ہوا کثر
طواف پر یا حایضہ ہوئی ہو ایام نحر مین اور نہ پاک ہوئی ہو مگر بعد گذر جانے
ایام نحر کے لیکن ایجاب دم کا اوس صورت مین کہ حائضہ ہوئی ہو وقت طواف
مین بعد قدرت رکہنے کے طواف پر مشکل ہے اسلیئے کہ نہین لازم ہے عورت پر
کرنا طواف کا اول وقت مین تاان ظاہر ہوتا ہی یہ اوس صورت مین کہ جانا ہو
اوسنے حائضہ ہونا اپنا پہر تاخیر کی ہو طواف مین - تنبیہ - نقل کیا ہے
بعض محشیون نے منسک ابن امیر حاج سے اگر قصد کیا ہو قافلہ والون نے
لوٹنے کا اور نہ پاک ہوئی ہو عورت حیض سے پس استفتا کرے کہ طواف کری یا نہہ

کہا فقہا نے کہ کہا جاوے اوس سے کہ نہین حلال ہے اوسکو داخل ہونا مسجد کا اور اگر داخل ہو تو اور طواف کرے تو تو گنہگار ہوگی تو اور صحیح ہوجاوےگا طواف تیرا اور لازم آئے گا تجہیر ذبح بدنہ کا اور یہ مسئلہ کثیرۃ الوقوع ہے متحیر ہوتے ہین اسمین عورتین ۔ رد المحتار

مسئلہ متحیرہ

جو عورت کہ بہول جاوے عادت اپنی جو حیض مین ہو اور اوسکو متحیرہ کہتے ہین اوسکو چاہیے کہ طواف رکن اور طواف صدر کرے اور طواف قدوم کو ترک کرے لیکن طواف رکن کا بعد گذر جانے دس دن کے اعادہ کرے اور طواف صدر کا اعادہ نکرے ایسا ہی درمختار اور رد المحتار مین ۔

عورت حلق نکرے بلکہ بال کترا لے چوتہائی اپنے بالون مین سے درمختار

عورت سر نہ منڈاے اسلئے کہ سر منڈانا عورت کے حق مین مثلہ ہے مانند داڑہی مونڈانے کے حق مین مرد کے ۔ ایسا ہی بحر الرائق مین ۔ رد المحتار

عورت چوتہائی بالونکو کترائے مانند مرد کے اور کل بالونکا کترانا افضل ہے

ایساہی کہاہے قہستانی نے۔ خلاف ہے اسمین بعض کاکہ بعض نے کہا ہے کہ نہین مقدار ہی ربع کا عورت کے حق مین بخلاف مرد کے یہہ بحرالرائق مین ہے۔ رد المحتار

بحرالرائق مین ہے کہ مراد ساتھ تقصیر کے یہہ ہے کہ مرد اور عورت ربع سر کے بالونکو سر ہی سے مقدار ایک پور انگشت کے کترواوے ایسا ہی ذکر کیا ہے زیلعی نے اور مراد اوسکی یہہ ہے کہ لے ہر بال سے مقدار ایک پور انگشت کے۔ ایسا ہی مصرح ہے محیط مین اور بدائع مین ہے کہا ہے فقہانے کہ واجب ہے زیادہ کرنا کترانے مین قدر انگشت پور سے یہانتک کہ پورا ہوجاوے قدر پور انگشت کے ہر بال مین سے اسلئے کہ سر کے بال اوسکے برابر نہین ہوتے ہین عادۃً اور کہا حلبی نے اپنے مناسک مین کہ یہی حسن ہے اور شرح لباب مین ہے کہ ظاہر ہوتا ہے مجکو کہ مراد ہر بال سے جو تہائی سر کے بالون مین سے ہے بر طریق لزوم کے اور کل سر کے بالون مین سے بر طریق اولویت کے۔ رد المحتار

پور انگشت ترجمہ انملہ کا کیا گیا ہے۔ تہذیب اللغات۔ نووی مین ہے کہ انامل اطراف اصابع کو کہتے ہین اور ابو عمرو شیبانی وسجستانی اور

حرمی نے کہا ہر اصبع کے لئے تین انملہ ہین۔

روایت ہے حضرت علی اور حضرت عائشہ سے کہ کہا دونون نے منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ مونڈا وے عورت سر اپنا نقل کی یہہ ترمذی نے۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین عورتونپر سر مونڈانا سوائے اسکے نہین کہ عورتونپر ہے کتروانا۔ نقل کی یہ ابوداود اور ترمذی اور دارمی نے۔

جن چیزون سے محرم کو بچنا نچاہئے اونکا بیان

اور نہین ضرور ہے بچنا محرم کو داخل ہونے حمام اور گرم پانی سے غسل کرنے سے اور سایہ لینے سے ساتھ خیمہ اور محمل کے کہ سر کو یا مونہہ کو نہ لگتی ہون اور اگر سر یا مونہہ کو لگتے ہونگے مکروہ ہوگا اوس سے سایہ لینا اور نہین ضرور ہے بچنا باندہنے ہمیانی سے کمر مین اور پٹکے سے اور تلوار اور ہتہیار رولنے اور استعمال انگوٹھی سے اور سرمہ سے کہ اوس مین خوشبو نہ پڑی ہو اور ختنہ کرنے اور فصد کہلانے اور پچھنے لگوانے اور دانت اوکہڑوانے اور ملوانے شکستگی عضو اور کہجانے سر اور

بدن سے اور اگر ایسا سرمہ لگائی جسمین خوشبو پڑی ہو ایک بار یا دو
تو لازم آیگا اوسپر صدقہ - اور اگر بہت بار زاید دو بار سے لگائے تو لازم
آئے گا اوسپر دم ایسا ہی ہے سراجیہ مین اور کہجانا سر اور بدن کا
بہ آہستگی چاہیے اگر خوف ہو گرنے بال یا جون کا پس تحقیق ایک بال
مین تو ایک یا ایک جون مین کچہہ صدقہ دے اور تین مین یعنی تین بال
یا جون مین ایک کف طعام ہے - درمختار
طحطاوی نے لکھا ہے بیچ معنی خیمہ کے ہے حم ایا کپڑا جو بلند کیا گیا ہو
لکڑی پر اسطرح کہ سایہ لینا اوسے ممکن ہو جیسا کہ حموی نے کہا ہے اور
مراد استتار سے چہانا ہے اسلیئے کہ روایت کیا گیا ہے کہ استتار کیا
آنحضرت نے گرمی سے یہانتک کہ رمی کیے جمرہ عقبہ کے جیسا کہ نہر الفائق
مین ہے اور رکہی حضرت عمر کہ ڈالتے درخت پر کپڑا اور سایہ لیتے تھے اور
اور کہڑا کیا گیا حضرت عثمان کے لیئے خیمہ ایسا ہی ہے شرح مجمع مین -
اور مراد سلاح سے وہ ہتہیار ہین کہ جن سے مقابلہ کیا جاتا ہے پس
زرہ اوسمین داخل نہین ہے - اسلیئے کہ پہنی جاتی ہے - ایسا ہی ہے
ردالمحتار مین -

امام مالک	امام ابو حنیفہ
اور کہا مالک نے کہ مکروہ ہے باندہنا ہمیانی کا جبکہ ہو اوسمین خرچ غیر کا۔ سراج وہاج	اور نہ پرہیز کرے باندہنا ہمیان کا کمر مین اور پٹکے کا اور تلوار کا یعنے پرتلے کا اور ہتہیار وںکا ۔ درمختار اور نہین داخل ہے اس مین زرہ اسلیے کہ پہنی جاتی ہے ۔ ردالمحتار اور نہین مضائقہ ہے باندہنے ہمیانی یا پٹکے مین برابر ہے کہ ہمیانی مین خرچ اوسکا ہو یا خرچ کسی غیر کا اور برابر ہے کہ باندہنا پٹکے کا ساتھ ابریشم کے ہو یا ساتھ تسمونکے ایسا ہی ہے بدایع اور سراج وہاج مین ۔

متعلق تحلل اول کے

امام ابوحنیفه	امام شافعی	امام احمد	دیگر علماء
مباح ہوتے ہین اوسکو جمیع محظورات مگر خاص جماع فرج مین ظاہر کلام احمد کا منع ہے وطی اور دواعی وطی سے — المعانی البدیعه	جب متحلل ہو ساتھ تحلل اول کے نہ مباح ہوگا وطی کرنا اوسکو فرج مین بقول واحد اور بیچ دواعی وطی اور عقد نکاح اوسکا کرنا اور خوشبو لگانے مین دو قول ہین اور ماورا اس کے مباح بالاتفاق المعانی البدیعه	متفق باامام ابوحنیفه	نزدیک مالک کے جب طواف زیارت کر چکا تحلل آیا ہر شے سے کہ تھی اوپر اوسکے حرام مگر عورتین نہین جائز ہو وطی اوسکی مگر ساتھ اوس طواف کے پہر جب طواف کرے حلال ہوجاتی ہین عورتین بھی اور اوس طواف اور طواف استثنا کہتے ہین — نزدیک زیدیہ کے جب رمی کرے اور حلق کر چکے حلال ہوجاتے ہین اوسکو ہر شے مگر عقد نکاح اور وطی عورتونکے — نزدیک یحیی کے زیدیہ مین سے نہین حلال ہوتے ہین اوسکو وطی المعانی البدیعه

امام ابوحنیفه	امام شافعی		امام احمد
جب وطی کی ہو بعد تحلل اول کے نہ فاسد ہوگا حج اوسکا اور لازم ہے اوسپر بدنہ المعانی البدیعیہ	جب وطی کی ہو بعد تحلل اول کے نہ فاسد ہوگا حج اوسکا اور لازم ہے اوسپر بدنہ ۔ المعانی البدیعیہ	ناصر زیدیہ	متفق باامام مالک
جب وطی کی ہو پہلے طواف کرلینے سے چار پھیرے فاسد ہوگا عمرہ اوس کا اور لازم آئے گی اوسپر قضا اور بکری اور اگر طواف کرلیا ہوگا چار پھیرے نہ فاسد ہوگا عمرہ اوسکا ۔ اور لازم آئیگی اوسپر بکری ۔ المعانی البدیعیہ	جب وطی کی عمرہ میں پہلے احرام سے نکلنے کے فاسد ہوا عمرہ اوسکا اور لازم ہے اوسپر قضا اور بدنہ ۔ المعانی البدیعیہ		لازم ہے اوسپر قضا اور بکری

امام مالک		دیگر علما
ایک روایت مین نہ فاسد ہوگا ما مضی اور نہ فاسد ہوگا ما بقی اور لازم ہے احرام ساتھ عمرہ کے یہانتک کہ لاوے طواف احرام صحیح مین اور لازم ہی اوسپر ہدی مگر تحقیق اسحاق مین روایت کیا گیا ہے اوسسے کہ تحقیق کرے اوسنے کہا ہو کہ اوسپر دم ہے۔ المعانی البدیعہ	عکرمہ ربیعہ اسحاق۔ اکثر علما۔	نزدیک حسن اور ابن عمر کے لازم ہے اوسپر حج سال آیندہ مین۔ نزدیک زہری اور نخعی اور حماد کے لازم ہے اوسپر ہدی ساتھ حج کے سال آیندہ مین المعانی البدیعہ

امام ابو حنیفه		امام شافعی		
متفق ساتھ قول قدیم شافعی یعنی بکری		وطی ثانی بیچ حج کے قبل تحلل اول کے یا بیچ عمرہ کے کیا واجب ہے ساتھ اوسکے اسمین دو قول ہین - اول بدنہ - دویم بکری		
اگر وطی کی قبل وقوف عرفہ کے فاسد ہوگا حج اوسکا اور لازم ہے اوسپر بکری - اور اگر وطی کی ہو بعد وقوف عرفہ کے پس نہ فاسد ہوگا حج اوسکا لازم ہے اوسپر بدنہ - المعانی البدیعہ	ناصر	جب وطی کی ہو محرم نے حج مین بیچ فرج کے عمداً پہلے وقوف عرفہ کے یا بعد وقوف کے اور پہلے احرام سے باہر آنیکے اول فاسد ہوجاویگا حج اوسکا اور لازم ہوگا بدنہ — المعانی البدیعہ	اکثر علما	

امام احمد	امام مالک	دیگر علما
متفق ساتھہ قول اول یعنی بدنہ		
متفق بامام شافعی		
	متفق بامام شافعی — روایت نادرہ ہی کہ اگر وطی کی ہو بعد رمی کے فاسد ہوگا احرام اوسکا۔ المعانی البدیعہ	نزدیک اہل عراق کے جب وطی کی ہو بعد وقوف عرفہ کے پیش رمی کے فاسد ہوگا حج اوسکا اور لازم ہوگا اوسپر بدنہ — نزدیک امامیہ کے اگر وطی کی ہے ہو بعد احرام کے اور پہلے لبیک کہنے کے پس نہیں لازم آتا ہے کچھہ اوسپر۔ المعانی البدیعہ

دیگر علما

اور جسنے وطی کی ہو پہلے وقوف سے مشعر حرام مین پس لازم ہے
اوسپر بدنہ اور حج سال آیندہ مین اور جاری ہے نزدیک اوسکے
مجری وطی کے پہلے وقوف عرفہ کے اگر وطی کی بعد وقوف کے بیچ
مشعر حرام کے نہ فاسد ہوگا حج اوسکا اور لازم ہوگا اوسپر بدنہ
نزدیک ناصر کے زیدیہ مین سے جب کہ وطی کی ہو قبل رمی کے فاسد
ہوگا حج اوسکا اور بعد رمی کے نہ فاسد ہوگا جبکہ جماع کیا ہو پہلے طواف
زیارت کے فاسد ہوگا حج اوسکا اور یہی اصح ہے - ساتھ اسکے
قائل ہین زید بن علی - صادق باقر زیدیہ مین سے البحر الزخار

کفارات کی تفصیل

امام ابوحنیفہ

جس چیز کے بالاختیار حاصل کرنے سے دم لازم آتا ہو مانند لبس اور حلق
اور تطیب اور قلم اظفار کے جب اوسکو بعلت یا بضرورت کریگا تو
لازم آئیگا اوسپر کفارہ جیسا کہ چاہئے کفارات مین سے ایسا ہی ہے
شرح طحاوی مین - عالمگیری -

کفارہ

یا نسک ہے یا صدقہ دینا یا روزہ رکھنا پہر اگر اختیار کرے نسک ذبح کرے حرم میں۔ ایسا ہی ہے محیط مین۔ اور اگر ذبح کرے غیر حرم مین نہین جائز ہوگا ذبح سے مگر جبکہ تصدق کرے اوس کے گوشت کی ساتھ چھہ مسکینونپر ہر ایک پر اونمین سے قیمت آدہی صاع گیہون کی ایسا ہی ہے شرح طحاوی مین۔

اور اگر اختیار کیا ہو روزے کو تین روزے رکھے جس مکانمین چاہے۔ ایسا ہی ہے محیط مین۔ روزے چاہے پے درپے رکھے اور چاہے فرق کرے ایسا ہی ہے شرح طحاوی مین۔ اور اگر اختیار کیا ہو صدقہ دینے کو صدقہ دے تین صاع گیہون چھہ مسکینونپر ہر مسکین کے لئے آدہا صاع ہو۔ اور افضل تصدق کرنا مکہ کے فقیر ونپر ہے اور اگر تصدق کیا غیر فقراے مکہ پر جائز ہے ایسا ہی ہے محیط مین۔ اور جائز ہے تصدق مین تملیک اور اباحتہ طعام قول ابی حنیفہ اور ابی یوسف پر اور نزدیک محمد کے نہین جائز ہے اسمین مگر تملیک ایسا ہی ہے بدایع اور ظہیریہ اور شرح طحاوی مین عالمگیریہ

متعلق افساد حج بوسہ وغیرہ لینا جسسے منی وغیرہ نکلی ہو

امام ابوحنیفہ		امام شافعی	
		نہین مکروہ ہے محرم کو نظر کرنا طرف عورت کے ایک روایت مین مکروہ ہے	عطا خراسانی عطا بن رباح ایک روایت [illegible]
جب بوسہ لیا محرم نے عورت کا ساتھ شہوت کے پس منی نکالے یا مذی نہ فاسد ہوگا حج اوسکا اور لازم آویگا اوسپر دم بکری المعارف البدیعہ	ناصر زیدیہ مین سے	متفق با امام ابوحنیفہ	
		اگر مس کیا ہو شہوت سے اور بوسہ لیا ہو یا جماع کیا ہو ما دون فرج مین اور انزال ہوا ہو اوسے یا نہین نہ فاسد ہوگا حج اوسکا اور لازم آویگی اوسپر بکری۔ المعارف البدیعہ	
		جب مکرر کرے نظر طرف عورت کے یہانتک کہ منی نکل آتے تو کچھہ لازم نہین آتا ہے اوسپر	

امام احمد	امام مالک		دیگر علما
	متفق بقول شافعی ایک روایت مین		
لازم آتا ہے اوسپر بدنہ اور روایت کیا گیا ہے احمد سے کہ فاسد ہوجائیگا حج اور روایت کیا گیا ہے اوسے توقف لالمعان البدنہ	اگر انزال ہوا ہے تو فاسد ہوجائیگا حج اوسکا	عطا حسن قاسم بن محمد اسحاق	نزدیک تمام مذہب کے صرف بوسہ موجب لازم آنے بکری کا ہے پھر اگر منی نکلے اونٹ قربانی کرنا لازم آتا ہے۔ اگر مذی نکلے تو گاے قربانی کرنا لازم آتا ہے نزدیک سعید بن جبیر اور ثوری کے اتفاق ساتھ امام احمد کے روایت کیا گیا ہے عطا اور سعید بن جبیر سے کہ کہا اون دونون نے توبہ استغفار کرے اللہ تعالی سے اور نہین ہے کچھ اوسپر۔ روایت کیا گیا ہے سعید بن جبیر سے روایت دوسرے کہ فاسد ہوجائیگا حج اوسکا

امام ابوحنیفہ	امام شافعی
جب وطی کرے پہلے عمرہ کے طواف کے فاسد ہوجاویگا احرام اوسکا اور لازم ہے اوسپر قضا حج اور عمرہ کی۔ اور ایک بکری سبب فساد حج کے اور ایک بکری سبب فساد عمرہ کے اور ایک بکری واسطے قران کے اگر وطی کی ہو بعد طواف اور سعی کے تو لازم ہے اوسپر بدنہ اور بنا اسکی اس اصل پر ہے کہ قارن موافق مفرد کے ہے طواف اور سعی میں اور ثابت ہے کہ مفسد نسک کے لازم آتی ہے اوسکو بکری اور اگر نہ فاسد کرے تو لازم آتا ہے اوسپر بدنہ ساتھ وطی کے۔ المعانی البدیعہ	جب وطی کرے قارن پہلے تحلل سے یعنی پہلے احرام سے باہر ہونیکے فاسد ہوجاویگا احرام اوسکا اور لازم ہوگی اوسپر قضا حج اور عمرہ کے اور لازم آویگا اوسپر بدنہ اور نہ ساقط ہوگا اوس سے قران۔ قارن جب قضا کرے حج اور عمرہ کے علی الانفراد نہ ساقط ہوگا اوس سے دم قران کا المعانی البدیعہ

امام احمد	دیگر علما
متفق با امام شافعی	نزدیک ثوری کے جبکہ جماع کیا ہو بعد طواف اور سعی عمرہ کے تو لازم ہے اوسپر بکری بسبب اوس کے عمرہ کے اور لازم ہے اوسپر بدنہ واسطے اوسکے حج کے اور قضا سال آیندہ مین المعانی البدیعہ
ساقط ہو جائیگا دم قران کا	

متعلق افساد حج

ابو حنیفہ	امام شافعی	
	جب جماع کیا ہو محرم نے اوس حالت مین کہ نہ جانتا تہا حرمت جماع کو یا بہولکر آمین دو قول ہین -	
	قول قدیم یہہ ہے کہ فاسد ہوگا حج اوسکا لازم آئیگا کفارہ	محمد اکثر علما
	قول جدید یہہ ہے کہ نہ فاسد ہوگا حج اوسکا اور نہ لازم آئیگا اوسپر کفارہ	امامیہ
وطی بہیمہ سے حج فاسد نہین ہوتا ہے اور وطی فی الدبر اور لواطت مین ساتہہ لڑکے کے دو روایت ہین ابو حنیفہ سے ایک روایت مین فاسد ہو جاتا ہے حج اوسکا اور لازم آتا ہے اوسپر بدنہ دوسری روایت مین نہین فاسد ہوتا ہے حج اوسکا اور لازم آتی ہے اوسکے ذمہ مین بکری المعانی البدیعہ	اگر وطی کی عورت کی دبر مین یا لواطت کی لڑکے سے یا وطی کی ساتہہ بہیمہ کے فاسد ہوگا حج اوسکا - المعانی البدیعہ	امامیہ اکثر علما

امام احمد	امام مالک		دیگر علما
متفق بقول قدیم شافعی	متفق بقول قدیم شافعی		
متفق با امام شافعی	متفق با امام ابو حنیفہ		
	لازماً آتاہی حج اوسپر سال آیندہ مین او دیہہ المعانی البدیعہ	حسن عطا	ابن عباس سے دو روایت ہین ایک مین لازم آتاہی اوسپر دم — دوسری مین بدنہ اور حج اوسکا تمام نزدیک سعید بن جبیر کے اور دم ہی اور قضا رکھاہی اوسکو احمد نے — دوسری روایت مین اور ایک روایت مین بدنہ ہی —

متعلق افساد حج

امام ابو حنیفه	امام شافعی	
جب جماع کیا ہو چند بار ایک مجلس مین تو اوسپر ایک کفارہ ہی جبتک نہ کفارہ دیا ہو اول سے ۔ المعانی البدیعه	جب جماع کیا ہو پہر جماع کیا ہو محرم نے ایک مجلس مین پہلے ہی کفارہ دینے کو اول سے ۔ ایک قول مین ایک کفارہ دوسری قول مین بدنہ ہے تیسرے قول مین بکری ہے	
جب وطی کی ہو بیچ نسک فاسد کے اور نہ کفارہ دیا ہو اول سے پس لازم آتی ہے اوسپر بکری المعانی البدیعه	جب وطی کی ہو بیچ نسک فاسد کے اور نہ کفارہ دیا ہو اول پس اسمین تین قول ہین ۔ ایک قول مین نہ لازم آئیگا کچھہ اوسپر دوسرا قول یہ ہے ۔ لازم آتا ہے اوسپر بدنہ تیسرا قول یہ ہے ۔ کہ لازم آتی ہے اوسپر بکری ۔ المعانی البدیعه	عطا اسحاق ابو ثور متفق بقول دویم

دیگر علما	امام مالک
نزدیک امامیہ کے مکرر ہوتا ہے کفارہ برابر ہے کہ ایک مجلس مین ہو یا چند مجالس مین ہو اور برابر ہے کہ کفارہ دیا ہو اول سے یا نہ کفارہ دیا ہو	متفق بقول اول شافعی
المعانی البدیعہ	متفق ساتھہ قول اول شافعی کے

قضا افساد حج

امام ابوحنیفه	امام شافعی	
	جب فاسد ہو حج اوسکا یا عمرہ اوسکا لازم ہے گذر جانا اوسمین کہ فاسد کیا ہی اوسکو اور نہ خارج ہوگا اوسی اور لازم آئیگا اوسے کفارہ بسبب لانے محظورات کے اور حکم اوسکا حکم صحیح ہی مگر بیچ جزا کے	کافه علما
لازم ہے اوسکو احرام حج کا باندہے میقات سے اور عمرہ مین ادنی حل سے ساتہہ ہلال کے ۔ المعانی البدیعه	جب ارادہ کرے احرام کا ساتہہ قضا کے تو واجب ہے کہ احرام باندہے ابعد مکانین سے اور وہ دو مکان ہین میقات شرعی اور وہ موضع کہ جہان سے احرام باندہا اوس نسک مین کہ فاسد کر دیا ہے اوسکو ۔ المعانی البدیعه	

امام احمد	امام مالک	دیگر علما
متفق با امام شافعی	ہوگا حج عمرہ لازم آئیگی اوسپر ہدی اور قضا سال آئندہ مین	نزدیک حسن اور طاوس اور مجاہد قول مالک صحیح ہے۔ نزدیک عطا اور داود اور اہل ظاہر کے۔ خارج ہوجائیگا اوسے اور لازم ہوگا اوسکو گذر جانا اوس مین۔
	احرام باندہے میقات سے اگرچہ ہوا احرام اوسکا اوس نسک مین کہ جسکو فاسد کیا ہے اوس جگہ سے کہ وہ دورتر ہے میقات سے	نزدیک نخعی کے احرام باندہے اوس موضع سے کہ جہان جماع کیا ہے۔
	المعانی البدیعہ	المعانی البدیعہ

امام مالک		امام شافعی	مذہب امام ابو حنیفہ
	ابن عباس	جب وطی کی ہو مرد نے ساتھ اپنی زوجہ کے	
	سعید بن المسیب	اوس حال مین کہ زوجہ اوسکی محرم ہو تا بد	
	ضحاک	ہوگا احرام اوسکی زوجہ کا اور لازم	
	حکیم	آئیگی اوسے زوجہ پر قضا اور لازم	
	حماد	ہوگا مرد پر نفقہ عورت کا قضا مین اوپر	
	ثوری	ظاہر نص شافعی کے اور کفارہ مین	
	ابو ثور	تین قول ہین ایک روایت مین قول	
ہر واحد پر	نخعی	اوپر ہر واحد کے اون دونون مین سے	کفارہ اوسکا
اون دونون		جدی ہے اور یہی قول ہے —	جدے ہے
مین سے مدنہ ہے		دوسرا قول یہ ہے کہ واجب ہے مرد پر	المعانی البدیعہ
		نہ عورت پر —	
		تیسرا قول یہ ہے کہ واجب ہے مرد پر	
		ایک کفارہ اور متحمل ہوگا اوسکا زوج	
		المعانی البدیعہ	

	امام مالک	امام شافعی
علما	جب زبردستی کی ہو مرد نے عورت پر ساتھ وطی کے لازم آئیگا مرد پر کہ حج کرے بعوض عورت کے اور ہدی دے عورت کیطرف سے المعانی البدیعہ	جب زبردستی کی ہو مرد نے عورت پر ساتھ وطی کے پھر اگر غالب ہوا ہو مرد عورت کے نفس پر تو نہ فاسد ہوگا احرام عورت کا اور اگر زبردستی کی ہو مرد نے یہانتک کہ قادر کر دیا ہو عورت نے اپنے نفس کا نہ فاسد ہوگا بھی احرام عورت کا اوپر ایک قول کے اور دوسرے قول میں حکم اوسکا حکم وطی کا ہے ساتھ رضا اور اختیار کے ہے ۔ المعانی البدیعہ

امام شافعی		امام احمد	دیگر علما
بدنہ ساتھہ دراہم کے او دراہم ساتھہ طعام کے کہ ممکن ہو اوسکو اور تصدق کرے اوسکو پس اگر بنا ہی روزہ رکھے بعوض ہر مد کے ایک دن کا ۔ المعانی البدیعہ	ابن عباس	متفق ہا امام شافعے	نزدیک ابن عمر کے وہ تخییر کی ہے پانچ چیزون مذکورہ مین اور یہی قول ہے بعض شافعیہ کا اور احمد کا ایک روایت مین ۔ المعانی البدیع

جنایات رمل و اضطباع و استلام

امام شافعی		امام احمد	دیگر علما
جب چہوڑ دے مرد رمل کو اور اضطباع کو اور استلام کو اور تقبیل کو اور دعا کو طواف مین جان بوجھہ کر یا بھول کر عذر سے یا بدون عذر کے جائز ہو ساتھہ اساءت کے اور نہین لازم آتا ہے اونکے ترک سے کچھہ ۔ المعانی البدیعہ			نزدیک حسن بصری اور ثوری اور عبد الملک الماجشون کے واجب ہے اوسپر دم ساتھہ ترک ان امور کے ۔ المعانی البدیعہ

مسائل بھولکر لباس پہننے اور رنگے کپڑے پہننے اور خوشبو لگانے وغیرہ کی بابت

امام ابو حنیفہ			امام شافعی		
بھولکر لباس پہنے اور احرام نجانکو لازم ہے فدیہ دینا المعانی البدیعہ	فدیہ	صاحبین مزنی ایک روایت مین اور باقی زیدیہ سوا ناصر	جب لباس پہنا ہو بھولکر یا احرام نجانکے پس نہین لازم آتا ہے اوسپر فدیہ دینا۔ المعانی البدیعہ	نہین فدیہ ہے۔	ثوری عطا زہری ناصر زیدیہ
اگر پہنا ہو سلا کپڑا پورے دن تو اوسپر فدیہ ہے۔	فدیہ				
اگر پہنا ہو کمتر دن سے تو اوسپر صدقہ ہے	صدقہ آدھا صاع	ناصر			
دوسری روایت مین اگر پہنا ہو اکثر دن تو اوسپر فدیہ ہے اور رجوع کیا ہے ابو حنیفہ نے طرف [illegible] کے	فدیہ ہے	ابو یوسف	جب سلا کپڑا پہنا یا سر کو چھپایا عمداً لازم ہے فدیہ برابر ہے کہ سارے دن سلا کپڑا پہنا ہو یا بعض دن اور ایسا ہی ہے جبکہ چھپایا ہو ایک جزو سر کے تھوڑی دیر تک پس اسمین حکم ایک ہے المعانی البدیعہ	فدیہ	
پھر اگر چھپایا ہو چوتھائی سر کو ایک دن کامل پس اوسپر فدیہ ہے اور اگر چھپایا کمتر چوتھائی سے یا کمتر دن سے پس اوسکو اور فدیہ	فدیہ				
اور اگر چھپایا ہو کمتر نصف سے پس اوسپر صدقہ ہے	صدقہ				

امام احمد حنبل	امام مالک
متفق باامام شافعی ایک روایت مین متفق باامام ابوحنیفه	متفق باامام ابوحنیفه

امام ابوحنیفه			امام شافعی		
نہین ہے فدیہ اوسپر اگر اس صورت مین کہ نکالا ہو دونون ہاتہون کو قبا کے آستین سے۔ المعانی البدیعه	فدیه	نخعی ابو ثور	اگر داخل کیا محرم نے اپنے دونون مونڈہونکو قبا مین لازم ہے اوسکو فدیہ دینا اگرچہ نہ نکالا ہو دونون ہاتہونکو قبا کے آستین سے - المعانی البدیعه	فدیه	
جب نہو تہمد اور پہنا ہووے پاجامہ کو لازم ہوگا اوسپر فدیہ دینا۔ طحاوی نے کہا کہ حرام ہے اوسپر پہننا اوسکا پہر کہولڈالے اور نہین ہے اسکو المعانی البدیعه		صاحبین اکثر علما زیدیہ سوا ناصر مختلف ہین اصحاب ابوحنیفہ پاجامے کے پہننے کے جواز مین -	جب نہو تہمد جائز ہے پہننا پاجامہ کا بطریق پاجامہ کے اور نہین لازم ہے فدیہ دینا المعانی البدیعه		زہری ثوری اسحاق ناصر عطا ابوبکر رازی
محرم کے لیے نہین جائز ہے چہپانا مونہہ کا پہر اگر چہپایا محرم نے مونہہ کو لازم ہے اوسپر فدیہ دینا	فدیه	محمد بن الحسن ابن عمر اکثر علما	جائز ہے محرم کے لیے چہپانا مونہہ کا		عثمان بن عفان عبدالرحمن بن عوف سعد بن ابی وقاص زید بن ثابت جابر بن عبداللہ ابن الزبیر

امام احمد	امام مالک
بعض حنابلہ متفق باامام ابوحنیفہ	متفق باامام شافعی
متفق بہ امام شافعی	متفق باامام ابوحنیفہ
متفق باامام ابوحنیفہ	متفق باامام ابوحنیفہ

امام ابوحنیفہ		امام شافعی	
جب خوشبو لگائی بعض عضو مین اور پہنا بعض دن مین واجب ہوگا اوسپر صدقہ دینا اور جو چہپایا بعض عضو مین خلاف ابی حنیفہ اور خلاف محمد اور ابی یوسف کا یہی کہا جاتا ہے۔ المعانی البدیعہ	صدقہ	جب خوشبو لگائی بعض عضو مین اور پہنا بعض دن مین واجب ہوگا فدیہ دینا جب پہنا ہو لگر پہر یاد کیا پس چاہیے کہ اوتار ڈالے اوسکو سر کی طرف سے۔ المعانی البدیعہ	فدیہ
جب چہپایا ہو بعض عضو اپنے کو سر مین سے نہین فدیہ ہے اوسپر مگر یہ کہ چہپاوے چوتہائی عضو کو پس واجب ہوگا اوسپر	فدیہ	جب چہپایا ہو بعض عضو اپنے کو سر مین سے نہین جائز ہے چہپانا اوسکا لازم ہوگا اوسپر فدیہ دینا	فدیہ
فدیہ اگر چہپایا کمتر چوتہائی عضو سے واجب ہوگا اوسپر صدقہ دینا۔ صدقہ ایک صاع ہے دیوے مسکین کو کسی طعام سے کہ ہو۔ سوا گیہون کے اسلیے کہ گیہون کا آدہا صاع دینا کافی ہے	صدقہ		

امام احمد	امام مالک		دیگر علما
متفق با امام شافعی	اگر اوتار ڈالا فی الحال پس نہین لازم آتا ہے کچھہ حرم پر پس اعتبار کیا ہے مالک نے حصول انتفاع کا۔ المعانی البدیعہ	کچھہ نہین	نزدیک نخعی اور شعبی اور ابی قلابہ کے پہاڑ ڈالے اوسکو اور اوتارے اوسکو جانب اسفل سے۔ المعانی البدیعہ

کھجور مین دو روایت ہین ایک روایت مین ایک صاع دینا اوس کا چاہیے۔ دوسری روایت مین نصف صاع۔

ابو یوسف سے اس مسئلہ مین دو روایت ہین ایک قول ابی یوسف کا مانند قول ابی حنیفہ کے ہے۔ دوسری روایت مین ہے کہ اعتبار ساتھ پہننے اکثر دن کے ہے یا اکثر رات کے ہے یا چھپایا یا چوتھ سر کے اکثر کو پھر اگر چھپایا آدھا دن یا آدھی رات یا چھپایا نصف ربع سا اس کو واجب ہوگا اوسپر صدقہ اور کہا جاتا ہے کہ مذہب قدیم ابی حنیفہ کا یہی تہا پھر رجوع کیا اسسے اور مذہب محمد بن الحسن کا وجوب پورے فدیہ مین مانند قول ابی حنیفہ کے ہے۔ اور اگر چھپایا کمتر ایک دن اور کمتر ایک رات سے پس لازم ہے اوسپر فدیہ دینا بقدر اسکے۔ المعان البدیعہ

اور نہ پہنے محرم سلا کپڑا کرتا ہو یا قبا یا پاجامہ یا عمامہ یا ٹوپی یا موزا مگر یہ کہ کاٹ ڈالے موزے کو نیچے کعبین سے ایسا ہی ہے فتاوی قاضیخان مین اور کعب سے مراد یہان وہ مفصل وسط قدم مین جہان تسمہ باندہا جاتا ہے ایسا ہی ہے تبیین مین۔ اور پرہیز کرے سر اور چہرہ کے چہپانے سے اور نہ چہپائے موتہہ اور تہوڑی اور رخسارہ کو اور

مضائقہ نہین ہے اسمین کہ رکہے ہات کو ناک پر ایسا ہی ہے بحرالرائق
مین اور نہ پہنے موزے جیسے کہ نہ پہنے پائتابے ایسا ہی ہے محیط مین
اور حرام ہے پہننا سلے کپڑے کا بطور عادت کے یہانتک کہ تہمد باندہے
قمیص اور پائجامہ کا یا رکہے قبا کو اپنے مونڈہے پر اور داخل کیا ہو دونون
مونڈہون کو اور نہ داخل کیا ہو دونون ہاتونکو کچہہ مضائقہ نہین ایسا ہی ہے
فتاوے قاضیخان مین ۔ عالمگیری ۔

لباب مین ہے کہ اگر قبا کو دونون مونڈہون پر ڈالکے گہنڈی لگائے
رہا ایک دن تو لازم آئیگا اوسپر دم اگرچہ نہ داخل کیا ہو دونون ہاتہونکو
دونون آستینونمین اور اگر ڈال لیا ہو اوسکو اور گہنڈی نہ لگائی ہو اور
نہ داخل کیا ہو دونون ہاتہونکو دونون آستینون مین پس نہین لازم آئیگا
کچہہ اوسپر سوائے مکروہ ہونے کے کہ یہ فعل اوسکا مکروہ ہوگا اور بہی لباب
مین ہے کہ مکروہات سے ہے ڈالنا قبا اور عبا کا اور مانند ان دونون کا
دونون مونڈہونپر بدون داخل کرنے دونون ہاتہونکے دونون آستینونمین
اور شرح لباب مین ہے کہ داخل کرنا ایک ہاتہہ کا آستین مین مانند
داخل کرنے دونون ہاتہونکے ہے دونون آستینون مین ۔

ردالمحتار مین ہے شاید وجہ مکروہ ہونے القای بحو قبا اور عبا کے
دونون مونڈہون پر یہ ہے کہ بہت دفعہ قبا اور عبا اور مانند اس کے
پہنی جاتی ہین ہین اسیطرح اور شرح لباب سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈال لینا
قبا اور اوسکی مانند کا اپنی اوپر اوسوقت کہ کردن سے لیتا ہو جائز ہے
بلا کراہت ۔ اور نہین مضائقہ ہے باندہنے ہمیانی یا پٹکی مین برابر ہے
کہ ہمیانی مین خرچ اوسکا ہو یا خرچ کسی غیر کا اور برابر ہے کہ باندہنا پٹکو
کا ساتھ ابریشم کے ہو یا ساتھ تسمونکے ایسا ہی ہے بدایع اور سراج
وہاج مین ۔ عالمگیری ۔
اور نہ باندہی جاوے چادر ساتھ گھنڈی تکمی کے یا ساتھ کانٹے کے اسلئے
کہ متشابہ ہے سلے کپڑے کے اور نہین مکروہ ہی پہننا خز اور قصب کا جبکہ
سلا نہو ایسا ہی ہے فتاوی قاضیخان مین ۔ عالمگیری
اور نہ پہنے کپڑے کسنبہ یا زعفرانی وغیرہ مگر جبکہ دہلے ہون اسطرح کہ
نہ پہوٹے رنگ اوسکا بدن پر اور کہا گیا کہ نہ ظاہر ہو بو اوسکی اور یہی اصح ہے
ایسا ہی محیط سرخسی مین ۔ عالمگیری
اور نہ پہنے کپڑے رنگے ہوئے کو ساتھ ورس کے اور نہ ساتھ کسوم کے

اور نہ ساتھ زعفران کے بدلیل۔ قول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
نہ پہنے محرم اوس کپڑے کو کہ مس کیا ہو اوسکو زعفران نے اور نہ اوس
کپڑے کو کہ چھوا ہو اوسکو ورس نے اور ورس ایک رنگ ہے زرد اور
کہا گیا ہے کہ وہ ایک گہاس ہے خوشبودار ایسا ہی ہے نہایہ مین۔ اور
ذخیرہ مین ہے کہ مکروہ ہے پہننا کسنبہے کپڑے کا احرام مین۔ سراج وہاج
کہا ابویوسف نے کہ نہین لائق ہے محرم کو تکیہ لگانا کپڑے رنگے ہوے
کا ساتھ ورس اور زعفران کے اور نہ سوئے ایسے کپڑے پر اسلیئے کہ
استعمال کیا گیا ہے واسطے خوشبو کے پس سونا اوسپر مانند پہننے اوسکے
کے ہے اور جائز ہے عورت محرمہ کو پہننا حریر اور زیور رونکا۔
اور کہا مالک نے کہ مکروہ ہے باندہنا همیانی کا جبکہ ہو اوس مین خرچ
غیر کا۔ سراج وہاج
اور کچھہ مضائقہ نہین ہے گدڑی کے پہننے مین جیسا کہ ردالمحتار مین ہے
اور درمختار مین جو لکہا ہے کہ بچنا چاہیے ہر اوس چیز سے کہ بنائی گئی ہو
بقدر بدن کے یا بقدر بعض بدن کے مقید ہے حرمت پہننے ساتھ اونکا
مرد کو اور اسکی تصریح کی ہے سندی نے منسک کبیر مین اور اتباع اوسکا

اسکا کیا ہے علی قاری نے ۔ شرح لباب میں

اور بچنا چاہئے محرم کو عمامہ سے ۔ درمختار
اور بچنا چاہئے محرم کو ٹوپی سے کہ سر پر اوڑہی جاتی ہے مانند عرقیہ
اور تاج اور طرطوش اور انکی مانند کے ۔ رد المحتار
اور بچنا چاہئے موزون سے مرد کو اسلئے کہ عورت کو جائز ہے پہننا سلے
کپڑے کا اور موزونکا جیساکہ نقل کیا ہے قہستانی نے قاضیخان سے
ایسا ہی ہے رد المحتار مین ۔ اگر پہنا سلے کپڑے کو بطور عادت پہننے کے
تو دم لازم آتا ہے اوسپر ۔ اور اگر تہمد باندہا سلے کپڑے کا یا رکہا اوس کو
دونون مونڈہونپر کچھ نہین لازم آتا ہے اوسپر ۔ اور پہنا جو موجب
دم ہے وہ ایک دن کامل یا زیادہ اس سے یا ایک رات کامل یا زیادہ ایک
رات سے ہے ۔ اور اگر ایک دن یا ایک رات سے کم پہنے تو صدقہ دینا
لازم آتا ہے یہ حاصل درمختار کا ہے اور ظاہر یہ ہے کہ مراد ایک دن
یا ایک رات سے مقدار ایک دن یا ایک رات کا ہے پس اگر پہنا محرم نے
سلے کپڑے کو دوپہر سے آدہی رات تک بدون فصل کے یا آدہی رات سے

دو پہر ہی تک اسیطرح لازم آئیگا دم دینا اور صدقہ دینا جو ایک دن یا ایک رات سے
کم پہننے سے لازم آتا ہے وہ آدہا صاع گیہون ہے اور کم ایک دن یا ایک
رات سے شامل ہے ایک ساعت اور ایک ساعت سے کم کو اور خلاف
اسکا ہے خزانہ اکمل مین کہ ایک ساعت پہننے سے آدہا صاع دینا لازم
آتا ہے اور ایک ساعت سے کم مین ایک موٹھی گیہون دینا لازم آتا ہے
ایسا ہی ہے بحرالرائق مین اور کہتا ہے صاحب لباب طرف اوس کی جو خزانہ
اکمل مین ہے۔ اور اقرار کیا ہے اوسکا شارح لباب نے اور اعتراض کیا
اسکی مخالفت کے ساتھ اوس چیز کے کہ ذکر کیا ہے اوسکو فقہا نے یہ حاصل
ردالمحتار کا ہے ذکر کیا ہے بعض شراح مناسک نے اگر احرام باندہا
ہو محرم نے ساتھ کسی نسک کے ارکان مین کہ سلا کپڑا پہنے ہو اور کامل
کیا ہو اوس نسک کو محرم نے ایک دن سے کم مین اور نکل آیا ہو اوس
نسک کے احرام سے بسبب کامل ہو جانے کے نہین دیکھی ہے مینے
اسمین کچھہ نص صریح کہ کیا لازم آتا ہے اس مین اور مقتضی قول فقہا کا ارتفاق
یعنے انتفاع کامل موجب دم نہین حاصل ہوتا ہے مگر ساتھ پہننے ایک
دن کامل کے یہہ ہے کہ لازم آئے اوسپر صدقہ اور محتمل ہے کہ کہا جائے

ا تعدیہ ساتھ ایک دن کے باعتبار کمال اتفاق یعنی انقلاع سواا سکے
نہین کہ یہ اوس صورت مین طویل ہو زمانہ احرام کا اور جبکہ کم ہو زمانہ احرام کا
جیسا کہ ہمارے مسئلہ مین ہے پس تحقق حاصل ہوگا کمال ارتفاق بس
مراد اسہے مسئلہ مذکورہ مین وجوب دم کا اور لیکن ساتھ اسکے عذر رہے
نقل صحیح سے ۔ رد المحتار
اور اگر پہنا ہو سلے کپڑے کو ایک دن زیادہ اسطرح کہ دن بھر پہنکے اوتار ڈالا ہو
اوس کو رات مین اور پہر پہن لیا ہو اوس کو دوسرے دن مین یا پہنا ہو سلے
کپڑے کو ایک رات سے زیادہ اسطرح کہ رات بھر پہنکے اوتار ڈالا ہو
اوسکو دنمین پہر پہنا ہو اوس کی دوسری رات مین اور وقت اوتارنے کے
عزم ترک کا نہ کیا بلکہ اوتارا ہو اوسکو بقصد دوبارہ پہننے یا بدلنے کے
نہ لازم آئیگا اوسپر مگر ایک دم ۔ اگرچہ پہنا ہو سب سلے کپڑونکو جیسے
قمیص اور قبا اور عمامہ اور ٹوپی اور پائجامہ اور موزے کو بشرطیکہ سب کے
پہننے کا سبب ایک ہی ہو اور پہننا سب کا ایک مجلس مین لازم نہین
ہے ہان سب کا پہننا ایک دن یا ایک رات مین لازم ہے ۔ اگرچہ قید لگائی
ملا علی قاری نے شرح لباب مین ایک مجلس کے اور کلام صاحب لباب کا

دلالت کرتا ہے اوپر اول کے ہان اگر بعض کپڑے ایک دن مین پہنیگا
اور بعض دوسرے دن تو متعدد دم لازم آئینگے اگرچہ سبب ایک ہی ہو
اور اگر عزم کیا ہو وقت اوتارنے کے نہ پہننے کا پہر پہن لیا ہو متعدد ہوگی
جزا کفارہ دسے پہلے کا پہلے اور ایسے ہی متعدد ہوگی جزا اگر پہنا ہوگا
ایک دن پہر اراقت دم کی ہوگی بسبب سلا کپڑا پہننے کے پہر مداومت
کی ہوگی اوسکے پہننے پر دوسرے دن دن پہر پس لازم آیگی اوسپر
جزا بہی اور کلام صاحب در مختار مین اشارہ ہے اسطرف کہ سلا کپڑا بدون
عذر پہنے ہوئے احرام صحیح ہو جاتا ہے برخلاف اعتقاد عوام کے کہ اونکے
اعتقاد مین احرام صحیح نہین ہوتا ہے اگر سلا کپڑا بدون عذر پہنے ہوئے
اسلیئے کہ تجرد سلے کپڑے سے واجبات احرام سے ہے نہ شروط صحت احرام سے
اور پہنا سلے کپڑے کا بحالت اختیار اور بحالت اکراہ اور بحالت نوم برابر ہے
اور اگر سبب پہننے سلے کپڑے کا متعدد ہوگا جزا بھی متعدد لازم آیگی
مثلاً جبکہ ہو محرم کو حمی پس محتاج ہوا ہو اوس مین سلے کپڑے پہنے
بسبب حمی کے پہر زائل ہو گیا ہو وہ حمی اور پہونچا ہو اوس کو دوسرا مرض
یا حمی دوسرا پہر پہنا ہو سلے کپڑے کو لازم آئینگے اوسپر دو کفارہ کفارہ

پہلے کا پہلے اور جب روک لے محرم کو دشمن پس محتاج ہو سلے کپڑے
پہننے کا واسطے لڑائی کے چند روز پہنے اونکو جب جاوے لڑنے کو
اور اوتارے اونکو جب لوٹ آئے پس لازم آتا ہے اوسپر ایک کفارہ
جب تک کہ نہ جاوے یہ دشمن - پس اگر چلا جاوے یہ دشمن اور آوے
دوسرا دشمن غیر اوس دشمن کا لازم آئیگا اوسپر دوسرا کفارہ اور مقتضی
اسکا جیسا کہ کہا حلبی نے یہ ہے کہ جب پہنا ہو سلے کپڑے کو واسطے
دفع جاڑے کے پہر ہو کہ اوتارتا ہو اور پہنا ہو اوس جاڑے کے لئے
پہر دور ہو گیا ہو یہ جاڑا اور پہو نچا ہو دوسرا جاڑا پس پہنا ہو اس دوسرے
جاڑے کے لئے اوسکو واجب ہونگے دو کفارے ایسا ہی ہے بحر مین
یہ سب حاصل کلام درمختار اور ردالمحتار کا ہے -
اور اگر مضطر ہوا محرم طرف ایک قمیص کے اور پہنا اوسنے دو قمیص کو
یا مضطر ہوا طرف ٹوپی کے اور پہنا اوسنے ٹوپی کو ساتھ عمامہ کے لازم آئیگا
ایک دم اور گنہگار رہو گا - درمختار
قول صاحب درمختار مین کہ اگر مضطر ہوا الخ تخصیص اوسکی ہے جو ماقبل
مین ہے کہ تعدد سبب سے جزا متعدد ہوتی ہے ذخیرہ مین ہے کہ اصل

جنس ان مسائل مین یہہ ہے کہ زیادہ موضع ضرورت مین نہین اعتبار کیجاتی
ہے جنایت ابتداے اور لباب مین ہے پس تحقیق تعدد سبب اسطرح کہ
جب مضطر ہوا ہو طرف پہننے ایک کپڑے کے پس پہنا ہو دو کپڑون کو پس
اگر پہنا ہو اون دو کپڑونکو ضرورت کی جگہ مین جیسے کہ محتاج ہو طرف
ایک قمیص یعنی کرتے کے پس پہنا ہو دو کرتونکو یا ایک کرتے اور ایک
جبہ کو یا محتاج ہو طرف ایک ٹوپی کے پس پہنا ہو ٹوپی کو ساتھ عمامہ کے
پس لازم آئیگا اوسپر ایک کفارہ متخیر ہو گا اس کفارہ مین کہا شارح
لباب نے ایسا ہی ہے جبکہ پہنا ہو دو کپڑونکو دو جگہ بسبب ضرورت
دونونکے ایک مجلس مین اسطرح کہ پہنا ہو عمامہ اور موزے کو بسبب عذر
دونون مین پس لازم آئیگا اوسپر ایک کفارہ آخر ہوا کلام شارح لباب کا
اور اگر پہنا ہو دو کپڑونکو دو جگہ مختلف ضرورت کی جگہ اور غیر ضرورت کی
جگہ مین جیسکہ جب مضطر ہو طرف پہننے عمامہ کے پس پہنا ہو ساتھ قمیص کے
مثلا یا پہنا ہو قمیص کو واسطے ضرورت کے اور موزونکو بدون ضرورت کے
پس لازم آئینگے اوسپر دو کفارہ کفارہ ضرورت مین متخیر ہوگا اور کفارہ
اختیار مین تخییر نہوگی۔ رد المحتار

صاحب در مختار نے جو کہا کہ لازم آئیگا اور گناہ صاحب رد المحتار نے
کہا کہ لزوم آنا دم کا ہے ساتھ ایک کے اون دونون مین سے اور
لازم آنا گناہ کا ہے دوسرے سے اور مناسب تعبیر ساتھ کفارہ کے
ہے نہ ساتھ دم کے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہین اسلئے کہ جہان پہنا
ساتھ عذر کے ہوگا وہان دم متعین نہوگا جیسا کہ قریب ہے کہ آئیگا۔
اور لازم آنا ایک کفارہ کا ہے پہنے عمامہ مین ساتھ ٹوپی کے جیسا کہ
دو قمیص پہنے مین منصوص علیہ ہے جیسا کہ گذرا الباب سے اور مانند
اسکی ہے فتح القدیر اور معراج الدرایہ مین برخلاف اوس کے کہ بحر مین
ہے تفرقہ سے درمیان دونو نکے چنانچہ تنبیہ کی ہے اسپر شرنبلالیہ
مین اور جو ذکر کیا گیا ہے لازم آنا گناہ کا تنبیہ کے لئے ہے اوسپر بحر
مین حلبی سے یہہ کہا صاحب بحر نے چاہئے کہ باور کیا جاوے یہ اسلئے
کہ بہت احرام باندہنے والے غافل ہوتے ہین اس سے جیسا کہ مشاہدہ
کیا ہے تمنے اسکو۔

اور اگر ضرورت سے سلا کپڑا پہنا اور پہر یقین ہوا دور ہونے ضرورت
کا پہر پہنے رہا اوسکو بعد یقین رفع ضرورت کے ایک دن یا ایک رات

یا زاید اس سے کفارہ دو سرا دے بدون تخییر کے ایسا ہی ہے درمختار
اور رد المحتار مین اور اگر پہنے رہا ساتھ شک کے رفع ضرورت مین نہین
لازم آتا ہے اوسپر کچہہ ایسا ہی ہے رد المحتار مین منقول بحر رائق سے ۔
اگر محرم نے سر کو چہپایا ایک دن یا ایک رات کامل یا زاید ساتھ ایسی
چیز کے کہ قصد کیا جاتا ہے اوسے چہپانا عادۃً لازم آئیگا اوسپر دم دینا
اور اگر چہپایا ہو سر کو ساتھ اوٹہانے لگن یا طاش کے یا ایک طرف لادیگی
پس نہین لازم آتا ہے اوسپر کچہہ اور چہپانا ربع سر کا چہرہ کا مانند چہپانے
کل سر یا چہرہ کے ہے کہ دینا دم کا اوس مین لازم آئیگا ۔
اور نہین مضائقہ ہے چہپانے مین دونون کانون اور گردن کے
اور رکہنے مین دونون ہاتہونکے ناک پر بدون کپڑے ایسا ہی ہے
درمختار مین اور رد المحتار مین ہے کہ ربع سر اور موںہہ کا مانند کل سے ہے یہ مشہور
روایات مین ہے ابوحنیفہ سے اور یہی صحیح ہے اور مراد اس چیز کے کہ کہا ہے
اوسکو غیر واحد نے فقہا مین سے شرح لباب ۔ اور نہین مضائقہ ہے
چہپانے مین باقی بدن کے سوائے کفین اور قدمین کے بسبب منع کے
پہنے واسطے انکو اور پاتا ہون سلے اگر ہو رکہنا ہاتہ کا ناک پر ساتہ کپڑے کے

ظاہر یہ ہے کہ اسمین کراہت تحریمی ہے فقط اسلیئے کہ ناک نہین ہوپچتی ہے ربع چہرہ کو افادہ کیا ہے اسکا طحطاوی نے ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہا ابن عمر نے کہ پوچھی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کیا پہنے محرم فرمایا کہ نہ پہنے محرم قمیص یعنی کرتا اور نہ عمامہ اور نہ برنس یعنی بارانی اور نہ پائجامہ اور نہ کپڑا کہ لگا ہوا وسکو زعفران اور نہ موزے مگر یہ کہ نہ پاوے نعلین پس چاہیئے کہ کاٹ ڈالے موزونکو یہانتک کہ ہو جائین نیچے کعبین سے روایت کیا ہے اسکو بخاری مسلم ابوداود اور نسائی ترمذی مالک نے اور یہ ترجمہ لفظ شیخین کا ہے اور بخاری نے زیادہ کیا ہے اور نہ نقاب ڈالے عورت احرام والی اور نہ پہنے عورت دستانے ۔

اور روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہا عبداللہ بن عمر نے کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتونکو انکے احرام مین دستانو نسے اور نقاب سے اور وہ چیز کہ جسکو لگا ہو ورس کہ ایک قسم کی گھاس ہوتی ہے زرد رنگ اور لگا ہو زعفران کپڑون مین سے اور چاہیئے کہ پہنے بعد اس کے جو چاہے کپڑونمین سے معصفر ہو یا خز یا زیور یا پائجامہ یا کرتا

یا موزہ روایت کیا اسکو ابو داود نے اور ایک روایت مین ہے عائشہ سے کہ رخصت دی آپ نے عورتونکو موزونمین ۔

اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا ابن عباس نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نہ پائے تہمد پس چاہیئے کہ پہنے پاجامہ اور جو نہ پائے نعلین پس چاہے کہ پہنے موزے روایت کیا اسکو خمسہ نے یعنی بخاری و مسلم و ابو داود و نسائی و ترمذی نے ۔

اور روایت ہے نافع سے کہ اونہون نے سنا اسلم مولے عمر سے کہ کہتے تھے ابن عمر سے دیکھا عمر نے اوپر طلحہ کے ایک کپڑا رنگا ہوا اوس حال مین کہ طلحہ محرم تھے سو کہا حضرت عمر نے کیا ہے یہ پس کہا طلحہ نے سوا اسکے نہین کہ یہ سرخ مٹی کا رنگ ہے یا چکنی مٹی کا پس کہا حضرت عمر نے کہا کہ اے گروہ اماموں کے اقتدا کرتے ہین تمہارے لوگ پس اگر دیکھے گا کوئی مرد جاہل اسکو ہر آئنہ کہیگا کہ طلحہ بن عبداللہ تھے پہنے رنگے کپڑے احرام مین پس نہ پہنو تم اے گروہ ان کپڑونمین سے ۔

اور روایت ہے عروہ سی کہا عروہ نے کہ تھین اسماء بیٹی ابو بکر صدیق کی پہنتی کسنبی کپڑے اوس حال مین کہ محرم ہوتین اور نہو تا اونمین زعفران

روایت کیا ہے لفظ دونو حدیثونکو مالک نے ۔ اور روایت ہے یعلی بن امیہ سے کہ ایک مرد آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اوسحال مین کہ آپ جعرانہ مین تھے لبیک کہتا ہوا عمرہ کا اور وہ زرد رنگی ہوئی تہا اپنی داڑہی اور اپنے سر کو اور اوسپر جبہ تہا پس کہا اوس مرد نے اے رسول خدا احرام باندہا ہے مینے عمرہ کا اور مین ہون جیسا کہ آپ دیکھتے ہین پس کہا اوتار تو اپنے اوپر سے جبہ کو اور دہو ڈال تو زردی کو ۔ روایت کیا ہے اسکو بخاری مسلم ابو داؤد و نسائی و ترمذی و مالک نے اور یہ لفظ بخاری مسلم کے ہین اور زیادہ کیا ابو داود نے اور کر تو اپنے عمرہ مین جو کیا تو نے اپنے حج مین ۔

اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہتے ابن عمر مکروہ رکہتے تہے ٹیکے کو محرم کے لئے ۔ اور روایت ہے قاسم بن محمد سے کہا قاسم نے کہ خبر دی مجکو فرافصہ بن عمیر نے کہ اوس نے دیکہا حضرت عثمان کو چہپائے ہوئے چہرہ احرام کیہالتین ۔

اور روایت ہو نافع سے کہا نافع نے کہ تہی ابن عمر کہتے کہ ما فوق ذقن کی سر مین سے ہے پس نہ چہپائے اوسکو محرم روایت کیا ان تینون حدیثونکو

پہنا اوسکا ایک دن۔ درمختار

ظاہر یہہ ہے کہ معتبر کپڑے مین اکثر ثوب ہے نہ کثرت خوشبو کے اور اتباع
کیا ہے اسمین شرنبلالیہ کا باوجود اس کے کہ ذکر کیا ہے شرنبلالیہ مین
اور فتح القدیر وغیرہ مین ہے کہ معتبر کثرت طیب ہو کپڑی مین اور جگہ
رجوع کی اسمین عرف ہے یہانتک کہ بحر مین گردانا گیا ہے یہ مسجح واسطی
دوسرے قول کے اقوال ثلثہ مین سے جو گذرے حد کثرت مین اس لئے
کہ وہ عام ہے بدن اور کپڑے سے کہا ہو جسمین نقل کیا ہے فقہا نے
بحر سے اگر ہو خوشبو محرم کی کپڑے مین ایک بالشت بیچ ایک بالشت
کے بہہ ٹہرا رہے اوپر اوس کپڑے کے ایک دن کہلادے نصف صاع
اور اگر ہو اقل ایک دن سے پس ایک مٹہی طعام دینا چاہیئے کہا فتح القدیر مین
یہ مفید ہو تنصیص کا اسپر کہ بالشت در بالشت داخل قلیل مین ہے اسے اسلئے
کہ واجب کیا ہے ساتھ اس کے صدقہ کو نہ دم کو اور باوجود اس کے
مفید ہے اعتبار کثرت کو کپڑے مین نہ خوشبو مین مگر نہین مفید ہے کہ معتبر
اکثر ثوب ہے بلکہ ظاہر یہ ہے کہ جو زائد ہو بالشت پر کثیر موجب دم ہے
بسبب کثرت خوشبو کے اسوقت عرف مین پس رجوع کرتا ہے طرف اعتبار

کثرت کے خوشبو مین نہ کپڑے مین اور اوپر اس کے پس ممکن ہے جاری
کرنا توفیق گذشتہ کا اسجگہ پر بہی اسطرح کہ خوشبو جب کہ ہو فی نفسہ کثیر
لازم آئیگا دم اور اگر پہونچ جاوے کپڑے کو کمتر بالشت سے اگرچہ ہو
قلیل نہین لازم آئیگا دم یہانتک کہ پہونچ جاوے اکثر کو بالشت در بالشت
سے اور کپڑے کہ اشارہ کرتا ہے اس کے طرف قول اونکا اگر باندہا مشک
یا اسکا عود یا عنبر کثیر کو کنارہ تہہ یا چادر مین لازم آئیگا اوسپر دم اسے اگر دن ہے
لگا سے رہا ہو اگرچہ قلیل ہو پس لازم آتا ہے صدقہ۔ ردالمحتار

خوشبو لگانا عضو کو دمین

اگر خوشبو لگائی محرم نے کسی عضو کامل کو اگرچہ منہ اوسکا ہو ساتھ
کہانے خوشبو بہت کے یا خوشبو لگائے چند جگہ اعضا مین سے اگر جمع
کی جائین وہ جگہ تو پہونچ جائین عضو کامل کو واجب ہوگا اوسپر دم دینا
ایک بکری کا۔

اور سارا بدن مانند عضو واحد کے ہے اگر مجلس ایک ہے اور اگر مجلس
متعدد ہین پس واسطے ہر خوشبو ایک مجلس کے اون مجالس مین سے
اگر شامل ہو ایک عضو یا زاید کو ایک کفارہ دینا ہوگا اور اگر ذبح کیا سبب

نہین لازم آتا ہے اوس کہانا کہانے کی جہت سے [illegible] اور اگر [illegible]
اور ہو خوشبو مغلوب مکروہ ہے کہانا اوس کا [illegible]
یہ حاصل ہے درمختار کا۔

خوشبو وہ قسم ہے کہ جسمین ہو اچہی لذت والی [illegible] اور [illegible]
اور چنبیلی اور اوسکے مانند کے۔ اور عضو [illegible]
اور چہرہ اور سر کو۔ نہر الفائق

اگر محرم نے سونگہا خوشبو کو یا [illegible]
نہین آتا ہے اگرچہ مکروہ ہے سونگہنا [illegible] الفائق۔

پہلے احرام سے حلال نے اگر خوشبو [illegible] بعد احرام [illegible]
پس منتقل ہوگئی وہ خوشبو اوس عضو سے [illegible]
نہین لازم آتا ہے محرم پر کچہہ بالاتفاق اگر محرم نے خوشبو لگائی دوسرے
کے عضو کو پس نہین لازم آتا ہے محرم پر کچہہ بالاتفاق جیسا کہ ظاہر یہی
ہے۔ نہر الفائق۔

اور نہین مضائقہ ہے اسمین کہ بیٹہے محرم دوکان مین خوشبو سازکی یا اوس
مکان مین کہ دہونی خوشبو کی دی گئی ہو مگر مکروہ ہے اگر ہو بیٹہا واسطے

سونگھنے بو کے۔ طحطاوی

کہا ہماری اصحاب نے کہ جو چیزین استعمال کیجاتی ہین بدن مین وہ تین قسم پر ہین ایک قسم وہ خوشبو محض ہے کہ متعین ہے واسطے خوشبو کے مانند مشک اور کافور اور عنبر وغیرہ کے پس واجب ہوتا ہے ساتھ اوس کے کفارہ جسو جہ کر کہ استعمال کیجاوی یہانتک کہ کہا ہے فقہانے اگر دوا کی آنکھ کے ساتھ خوشبو کے واجب ہوگا اوسپر کفارہ اور دوسری قسم وہ ہے کہ نہین ہے خوشبو اور نہ اوسمین معنی خوشبو کے ہین اور نہ ہوتی ہے خوشبو کسی وجہ سے مانند شحم کے پس نہین واجب ہوتا ہے ساتھ اوس کے کفارہ یہانتک کہ کہا گیا ہے اوسکو پاؤ نہین کی ہوساتھ اوسکے یا شقوق پاؤن مین۔ اور تیسری قسم وہ ہے کہ جو خوشبو نہین ہے لیکن اصل خوشبو کے ہے استعمال اوسکا بطریق خوشبو لگانے کے بھی ہوتا ہے اور بطریق دوا کے کبھی ہوتا ہے مانند روغن زیتون اور روغن تل کے پس اسمین اعتبار استعمال کا ہے پس اگر استعمال اوسکا بطریق تدہین کے بدن مین ہو حکم اوسکا حکم خوشبو کا ہے اور اگر استعمال اوسکا ماکول مین یا شقاق رجل مین ہو نہین ہے حکم اوسکا حکم خوشبو کا ایسا ہی ہے نہرہ مین طحطاوی

اور مراد عضو سے بڑا عضو ہے مانند سر اور پنڈلی اور ران اور ہاتھ کے
اور اگر خوشبو لگائے مانند کان اور ناک مین پس نہین لازم آئیگا دم بلکہ
ایسا ہی ہے شرح لباب مین اور اعتبار عضو پر چلے ہین بعض مشائخ قول
محمد سے اخذ کرکے لیکن یہ اعتبار نہین ظاہر ہوتا ہے کپڑے اور فرش اور
کھانے مین اور بعض مشائخ نے اعتبار کثرت کا کیا ہے نفس خوشبو مین محمد
کے کلام سے اخذ کرکے اور توفیق دی ہے بعض مشائخ نے درمیان
دونون قولونکے اسطرح کہ خوشبو اگر قلیل ہے تو اعتبار عضو کا ہے نہ خوشبو کا
پس اگر خوشبو لگائیگا عضو کامل کو لازم آئیگا دم اور اگر ہوگا اقل
عضو کامل سے پس لازم آئیگا صدقہ دینا اور اگر ہو خوشبو بہت پس اعتبار
خوشبو کا ہے نہ عضو کا یہانتک کہ اگر خوشبو لگائے ربع عضو کو لازم آئیگا دم
اور مادون ربع عضو مین لازم آئیگا صدقہ اور تصحیح اسکی کی ہے محیط وغیرہ
مین اور کہا فتح القدیر مین کہ توفیق یہی توفیق ہے اور اعتماد کیا ہے اسی پر
صاحب نہر الفائق نے اپنے اول کلام اور آخر کلام مین اور ایسا ہی اخذ
کیا جاتا ہے اطراف کلام صاحب بحر رائق سے پس چاہیے کہ ہو یہی معتمد
اگرچہ ہین اکثر تفریقین اوپر اعتبار عضو کے اور مرجع درمیان فرق قلیل

اور کثیر کے عرف سے اگر ہو اور جو عرف نہو تو جو واقع ہو نزدیک مبتلی کے
جیسا کہ بحر الرائق میں ہے اور کہا علی نے اپنے مناسک مین کثیر وہ ہے
جسکو شمار کرے عارف مدل بہت اور قلیل ماورا اوسکی ہے یہہ نہین فرق
ہے درمیان اس کے کہ لگائی جائے کپڑے مین عین خوشبو یا بو اوسکی
جیسا کہ تصریح کی ہے فقہانے اسکی کہ اگر دہونی دیا جائے کپڑا ساتھ
دہونی کے خوشبو کے پس متعلق ہو ساتھ اوس کے بہت اوس سے تو لازم
آئیگا اوسپر دینا دم کا اور اگر ہو قلیل پس لازم آئیگا صدقہ دینا اس لئے کہ
فائدہ لیوہا ہے ساتھ خوشبو کے اور اگر باندہا مشک یا کافور یا عنبر کو
اپنے تہمد کے کنارے مین لازم آئیگا اوسکو فدیہ دینا اور اگر باندہا عود کو تہمد
کے کنارہ مین نہین لازم آتا ہے کچھہ اگرچہ پایا جاوے اسکی بو کو اور اگر سرمہ
لگایا ساتھ اپنے سرمہ کے کہ اوسمین خوشبو نہین ہے کچھہ مضائقہ نہین ہے
اور اگر ہو اوس مین خوشبو تو لازم آئیگا اوسپر صدقہ دینا مگر یہ کہ جو سرمہ لگایا
دو بار پس زیادہ دو بار سے تو لازم آئیگا اوسپر دم دینا - طحطاوی

کہا ابن کمال نے شرح ہدایہ مین اور اختلاف ہے مشائخ کا حد فاصل مین
درمیان قلیل اور کثیر کے بسبب اختلاف عبارات محمد پس بیچ بعض عبارات کے

گردانا ہی حد کثرت عضو کبیر کو اور بعض عبارتو مین گردانا ہی حد کثرت کو نفس طیب
مین پس بعض نے اعتبار کیا ہے اول کو اور بعض نے اعتبار کیا ہی ثانی کو پس کہا انہین
بعض نے ہونا طیب کا اسطرح کہ بہت جانے اوسکو دیکہنے والا مانند دو چلو
گلاب اور ایک کف مشک اور غالیہ کے پس وہ بہت ہے اور جسکو
دیکہنے والا بہت نہ جانے وہ بہت نہین ہے اور بعض مشایخ نے اعتبار
کیا ہے کثرت کو ساتھ چوتہای عضو کبیر کے پس کہا انہین بعض نے
اگر خوشبو لگائے ربع ساق یا ربع ران مین لازم آئیگا دم اور اگر ہو کمتر
ربع عضو کبیر سے لازم آئیگا صدقہ — اور کہا شیخ الاسلام نے اگر ہو
خوشبو فی نفسہ قلیل پس اعتبار عضو کامل کا ہے اور اگر ہو خوشبو کثیر نہین
اعتبار ہے عضو کا آخر ہوا کلام ابن الکمال کا بطور تلخیص کے اور حاصل کلام
شیخ الاسلام توفیق ہے درمیان اقوال ثلثہ کے جو مشایخ کے ہین
یہانتک کہ اگر خوشبو قلیل لگائے عضو کامل مین یا خوشبو کثیر لگائے ربع
عضو مین لازم آئیگا دم دینا اور جو نہین تو لازم آئیگا صدقہ دینا اور تصحیح
کی ہے اسکی محیط مین اور کہا فتح القدیر مین کہ توفیق یہی توفیق ہے اور
ترجیح دیا ہے بحر رائق مین اول کو اور وہ وہ ہے جو متون مین ہے اور

شرنبلالیہ مین ہے کہ قول اوسکا مانند سر کے یہان ہے واسطے مراد کسی
عضو سے پس نہین ہے مانند اعضاء عورت کے پس نہوگا کان مثلاً عضو
مستقل بنے اور ایسا ہی کہا ہے ابن الکمال نے کہ مراد احتراز ہے عضو
صغیر سے مانند ناک اور کان کے بسبب اوس کے کہ پہچانا تو نے کہ جسکا
اعتبار کیا ہے صدکثرت مین عضو کامل کو مقید کیا ہے اوسکو ساتھ کبیر
کے پھر عضو ذکر کیا کہ مادون کامل مین صدقہ ہے یہ قول ابوحنیفہ اور ابو
یوسف کا ہے اور کہا محمد نے کہ واجب ہوگا بمقدار اوس کے پس اگر پہونچ جاوے
وہ جگہہ جہان خوشبو لگائی گئی ہے نصف عضو کو واجب ہوگا صدقہ بقدر
نصف قیمت بکری کے اور اگر پہونچی بقدر ربع عضو کو پس واجب ہوگا
صدقہ دینا ربع قیمت بکری کا اور اسی قیاس پر اور کہا بحر رائق مین کہ
اختیار کیا ہے اسکو امام اسبیجابی نے اور اختصار کیا ہے بحر رائق نے
اسپر اور کچھ خلاف اسمین نقل نہین کیا رد المحتار

بحر رائق مین ہے جب لگائے خوشبو بہت کو اور خوشبو بہت وہ ہے جو
لگ جاوے اکثر موہنہ کو پس لازم آیگا اوس کے لگ جانے سے اکثر
موہنہ کو محرم پر دم دینا کہا کمال الدین ابن ہمام نے فتح القدیر مین اور یہہ

شاہد ہے اسپر کہ عدم اعتبار عضو کا ہے جبکہ پہونچی خوشبو مبلغ کثرت
فی نفسہ کو طحطاوی۔

اور منصوص علیہ فم مین کثرت طیب ہے۔ طحطاوی۔

خوشبو ایک قسم ہے کہ اوس کے لئے خوشبو ہو مانند زعفران اور بنفشہ
اور یاسمین اور غالیہ اور ریحان اور قسط اور ورس اور کسوم کی خوشبو ہے
اور ابو یوسف سے روایت ہے کہ قسط یعنی کٹ خوشبو ہے اور خطمی مین
اختلاف فقہا ہے اور نہین فرق ہے خوشبو کے منع مین درمیان بدن
اور تہمد اور بچھونے کے۔

اور ابی یوسف سے روایت ہے کہ نہ چاہئے محرم کو تکیہ لگانا کپڑے رنگے
ہوئے کا ساتھ زعفران کے اور نہ سونا اوسپر پھر نہین لازم آتا ہے محرم
پر کچھہ سونگھے خوشبو اور پھولون خوشبودار کے [illegible] لیکن مکروہ ہے یہ اور
ایسے ہی سونگھنا پھلوں خوشبودار کا مانند سیب کے اور اسمین اختلاف ہے
درمیان صحابہ کے مکروہ رکھا ہے اسکو حضرت عمر اور جابر نے اور اجازت
دی ہے اسکی حضرت عثمان اور ابن عباس نے۔ فتح القدیر

اگر خوشبو لگائی محرم نے ایک عضو سے کمتر مین تو لازم آئیگا اوسپر صدقہ

بسبب قصور عنایت کے اور کہا محمد نے واجب ہے تقدیر صدقہ کی دم سے
باعتبار جزو کے ساتھ کل کے یعنی کمتر عضو اگر نصف عضو ہوگا تو قیمت
نصف شاۃ کی تصدق کرنا ہوگی اور اگر ربع عضو ہوگا تو قیمت ربع شاۃ
کی تصدق کرنا ہوگی علی ہذا القیاس اور منتقی مین ہے کہ جب خوشبو
لگاے محرم ربع عضو کو تو لازم آتا ہے اوسپر دم دینا موافق اعتبار حلق
کے ہدایہ۔ اگر دوا کی ایک پھوڑیکی ساتھ ایسی دوا کے کہ اوسمین خوشبو
تھی۔ پھر نکل آیا دوسرا پھوڑا پھر دوا کی اوسکی ساتھ پہلے پھوڑے کے
پس نہین لازم آئیگا اوسپر مگر ایک کفارہ جب تک کہ نہ اچھا ہو پھوڑا پہلا
فتح القدیر و بحر الرائق و عالمگیری۔

اور نہین فرق ہے بالقصد خوشبو لگانے اور بدون قصد کے لگانے مین
مبسوط مین ہے استلام کیا رکن کا پس لگ گئی اوس کے ہاتھہ
یا مونہہ کو خلوق بہت پس لازم آئیگا دم دینا اور اگر ہو خلوق قلیل پس
لازم آئیگا صدقہ دینا اور کہا شرط ہے باقی رہنا اوسکا محرم پر ایک زمانہ
تک یا نہین منتقی مین ہے بروایت ابراہیم محمد سے کہ جب لگ جاے
محرم کے خوشبو تو لازم آتا ہے اوسپر دم دینا پس پوچھا محمد سے فرق

درمیان خوشبو لگانے اور کرتا پہننے مین کہ نہین واجب ہوتا ہے دم
یہانتک کہ ہو پہنا اوسکا اکثر دن کہا محمد نے اس لیئے کہ طیب متعلق
ہو گی ساتھ اوسکے پس کہا مینے اگرچہ دہو ڈالے اوسکو اوسی ساعت
کہا اگرچہ نہ دہو ڈالے اوسی ساعت اور اوسی منتقی مین ہے بروایت
ہشام محمد سے کہ خلوف نبت اور پہر جب پہونچ جاے محرم کے کپڑے پر
پس دور کردے محرم اوسکو پس نہین لازم آتا ہے اوسپر کچھہ اگرچہ بہت ہو
اور اگر لگ جاے محرم کے جسد مین بہت تو لازم آئیگا اوسپر دم دینا

فتح القدیر

ہاتھ والے خوشبو دار ہوتے ہین بنجے بنیجے

سونگھنا خوشبودار پہلون وریحان کا

امام ابوحنیفہ		امام شافعی		
سونگھنا خوشبودار سیب کا بدون استعمال خوشبو کے کپڑے اور بدن مین مکروہ ہے - در مختار	مکروہ	خوشبودار روئیدگی سونگھنی مین دو قول ہین -		
خوشبودار روئیدگی کو سونگھنے مین ایک روایت مین جائز نہین ہے سونگھنا اونکا لازم آتا ہے فدیہ نزدیک ابی یوسف	.	ایک قول مین جائز نہین ہے سونگھنا اونکا اور لازم آتا ہے فدیہ سونگھنی سے -	فدیہ	ابن عمر جابر ایک روایت مین ساتھ فدیہ سوا ابن ناصر
دوسرے قول مین امام ابوحنیفہ متفق باامام شافعی	.	دوسرے قول مین جائز ہے سونگھنا اونکا اور نہین ہے فدیہ اونکے سونگھنے مین المعانی البدیعہ	نہین فدیہ	حسن مجاہد محمد ناصر ایک روایت مین - اسحاق عثمان ابن عباس
روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا ابن عباس نے سونگھے محرم ریحانکو اور نظر کرے بیچ عورت کے اور دوا کرے ساتھ اوس چیز کے کہ کہاتا ہے روغن زیتون اور گھی سے - روایت کیا اسکو بخاری نے - المعانی البدیعہ				
فتاوی ہندیہ مین ہے کہ نہین لازم آتا ہے کچھ سونگنے ریحان اور خوشبو اور پہلون خوشبودار سے ساتھہ کراہت سونگھنے کے - ہندیہ	مکروہ	جب محتاج ہو خوشبو کا اور کیا ہو اوسکو پس لازم ہے اوسپر فدیہ	فدیہ لازم ہے	.

امام احمد	امام مالک	دیگر علما
متفق بامام شافعی		مگر زیدیہ کے نزدیک اوسپر فدیہ لازم نہین آتا جب سونگہہ لے اوسکو۔
متفق بامام شافعی دوسرے قول مین بیچ ایک روایت کے۔ المعانی البدیعہ	متفق ساتہہ دوسرے قول شافعی کے المعانی البدیعہ	مختلف ہے نقل اوسکی عطا سے اور احمد سے اور یہ اون پہولون مین ہے کہ نہین بنائی جاتی ہے اونسے خوشبو۔ اور جن پہولون سے خوشبو بنائی جاتی ہے حرام ہے سونگہنا اونکا نزدیک شافعی کے بقول واحد
		نزدیک داود کے نہین ہے فدیہ اوسپر۔ المعانی البدیعہ

امام ابوحنیفه	امام شافعی
	مکروه ہے محرم کو بیٹھنا پاس عطار کے خوشبو سونگھنے کے لئے پھر اگر کیا کچھ پس نہین لازم آتا ہے اوسپر کچھ المعانی البدیعه
کتوم خوشبو کے چیزونمین داخل ہے پس اگر کہا کتوم کو محرم نے اپنے بدن پر واجب ہوگا اوسپر فدیہ ۔ اور اگر پہنا کپڑا کتوم کا رنگا ہوا اور جو پسینا لاتا ہو اوسمین منتشر ہوتی ہو خوشبو واجب ہوگا اوسپر فدیہ دینا	کتوم خوشبو کی چیزون مین داخل نہین ہے نہین حرام ہے محرم پر پہنا اوس کپڑے کا جو کتوم سے رنگا گیا ہو ۔ المعانی البدیعه
حنا یعنی مہندی خوشبو کی چیزون مین سے ہے اور واجب ہے محرم پر اوس کے استعمال سے فدیہ دینا المعانی البدیعه	حنا یعنی مہندی نہین ہے خوشبو کی چیزون مین سے اور نہین واجب ہوتا ہے محرم کو فدیہ دینا اوسکے استعمال سے المعانی البدیعه

امام احمد	امام مالک	دیگر علما
		نزدیک عطا کے اگر عمداً ایسا کیا لازم ہے اوسپر فدیہ دینا۔ المعانی البدیعہ
متفق باامام شافعی		
متفق باامام شافعی	متفق باامام شافعی	

امام ابو حنیفہ		امام شافعی	
		جب دہو ڈالا خوشبو سے رنگے ہوئے کپڑے کو یہانتک کہ جاتی رہی بو اوسکی یا رنگ ڈالا ایسی چیز مین کہ غالب آگئی بو اوس کی خوشبو کی بو پر یا مدت گذر گئی اوسکے رنگ کو اور نہ باقی رہے بو اوسکی اور ہو گیا اسطرح کہ اگر چھڑک دیا جاوے اوسپر پانی نہ رہے بو اوسکی جائز ہے پہننا اوسکا محرم کو۔ المعانی البدیعہ	
اگر خوشبو لگائی عضو کامل کو تو اوسپر فدیہ ہے۔ المعانی البدیعہ	فدیہ	جب خوشبو لگائی محرم نے عضو کامل یا بعض کو۔ المعانی البدیعہ	فدیہ ہے
اور اگر کمتر عضو سے تو اوسپر صدقہ ہے	صدقہ آدھا صاع	اگر بہولکر یا احرام نہ جانکے لگائی ہو۔ المعانی البدیعہ	نہین فدیہ
اگر محرم نے بہولکر یا احرام نجانکر خوشبو لگائی ہو تو لازم ہے اوسپر فدیہ۔ المعانی البدیعہ	فدیہ		

اور ہی عطا [illegible] نا [illegible] زیدیہ

[illegible] اوری الک [illegible] میز [illegible] باقی [illegible]

امام مالک	امام احمد	
مکروہ ہے پہننا اوسکا مگر یہ کہ دہو ڈالے اور جاتا رہے رنگ اوسکا۔ المعانی البدیعه		
متفق با امام ابو حنیفه المعانی البدیعه	نہین ہے فدیہ	متفق با امام شافعی ایک روایت مین متفق با امام ابو حنیفه المعانی البدیعه

تیل ڈالنا

امام ابوحنیفہ			امام شافعی		
جب استعمال کیا زیتون کو تل کے تیل کا لازم آئیگا اوسپر فدیہ دینا برابر ہو کہ استعمال کرے اوسکا بدن مین یا سر مین مگر یہ کہ ـ	فدیہ دینا		جب روغن ڈالا سر مین اور داڑھی مین ایسا روغن کہ خوشبودار نہو مانند تل یا زیتون کے تیل اور گھی کے لازم ہوگا اوسکو فدیہ دینا ـ	فدیہ دینا	
استعمال کرے اوسکا بطریق دوا کی واسطے مجروح کے اور سفوف کے پس نہین فدیہ اوسپر ـ	نہین فدیہ		اور اگر استعمال کیا ایسے روغن کو بدن مین پس نہین ہے فدیہ دینا اوسپر	نہین فدیہ دینا	
اور اگر استعمال کیا گھی کا پس نہین فدیہ اوسپر	نہین فدیہ				
تیل ڈالا ہو سر مین بھولکے یا حرام نہ جانکے لازم ہے اوسپر فدیہ دینا ـ	فدیہ دینا	صاحبین نے ایک ربع آیت مین ثوری اکثر علما	تیل ڈالا ہو سر مین بھولکے یا حرام نہ جانکے پس نہین لازم آتا ہے اوسپر فدیہ	نہین فدیہ	ثوری عطا ظاہری ناصر

امام احمد		امام مالک		دیگر علما
دو روایت ہین ایک روایت مین قول اونکا مانند قول ابی حنیفہ کے ہے دوسری روایت مین ہے نہین ہے فدیہ اوسپر برابر ہے کہ استعمال کرے سر مین یا بدن مین۔ ایک روایت مین متفق با امام شافعی متفق با امام ابوحنیفہ	نہین فدیہ	جب استعمال کیا ایسے روغن کو سر مین یا مونہہ مین اور ظاہر بدن مین لازم ہوگا فدیہ دینا اور اگر روغن لگایا باطن بدن مین پس نہین فدیہ دینا ہے اوسپر	فدیہ دینا نہین فدیہ دینا	اور نزدیک حسن بن صالح کے جب روغن والا سر اور داڑہی مین بدون اوسکے کہ خوشبو ہو اوس مین پس نہین لازم آتا ہے کچھ اوسپر۔

امام ابوحنیفه	امام شافعی
اگر تیل ملا محرم نے تیل زیتون کا تو لازم آتا ہے اوسپر دم نزدیک ابی حنیفہ کے ۔ اور کہا امام محمد اور امام ابویوسف نے کہ لازم آتا ہے اوسپر صدقہ ۔ ہدایہ اور ذکر کیا ہے تل کے تیل کو مانند تیل زیتون کے مبسوط مین ۔ فتح القدیر تیل زیتون کا خالص یا تیل تل کا خالص ہرگاہ کہ طیب کامل یعنی خوشبو کامل نہین ہے یعنی فی نفسہ خوشبو نہین ہے بلکہ اصل خوشبو کی ہے اور من وجہ خوشبو ہے اوسکے استعمال سے دم کے لازم آنے مین شرط ہے استعمال اوسکا علی وجہ الطیب پس اگر کہایا زیتون	اور کہا شافعی نے کہ اگر استعمال کیا ہے تیل زیتون کا بالون مین لازم آئیگا اوسپر دم بسبب دور کرنے شعث یعنی پراگندگی کے اور اگر استعمال کیا اوسکا غیر بالون مین پس نہین لازم آتا ہے اوسپر کچھ ۔ ہدایہ

یا تل کے تیل کو یا دوا کے ساتھ اون دونون کے شقوق رجلین کے
یا ٹپکایا اوسکو دونون کانون مین نہ واجب ہوگا اس سے کچھہ اوسپر
بخلاف مشک اور اوسکے مانند کے عنبر اور غالیہ اور کافور سے کہ جزا لازم
آتی ہے اسکے استعمال سے بروجہ تداوی کے لیکن مخیر ہوگا جب کہ ہوگا
استعمال اسکا عذر سے درمیان دم اور صوم اور اطعام کے ۔

فتح القدیر

کہانی مین خوشبو یا دوامین ڈالنا

امام ابوحنیفہ			امام شافعی		
جب پکا لیا ہوا وسکو نہین حرام ہے اوسپر کہانا اوسکا اور نہ واجب ہوگا اوسکا کفارہ	نہین کفارہ	حمید ابن عمر عطا مجاہد سعید بن جبیر طاوس نخعی	جب ڈالا ہو خوشبو کو کہانے مین اور مستہلک ہو گئی وہ خوشبو اوس کہانے مین اور نہ باقی رہا نشان اوسکا نہ حرام ہو گی وہ کہانے یا پینے کے چیز محرم پر	نہین حرام ہے	
اور یہی جب کہایا ہو اوس کے طریقہ پر بدون پکانے کے نہین فدیہ ہے اوسپر مگر مکروہ ہے اوسپر۔ المعانی البدیعہ	مکروہ ہے		اور اگر باقی ہے بو اوسکی حرام ہے محرم پر کہانا اور پینا اوسکا اور لازم ہوگا اوسپر فدیہ دینا اگر کہایا پیا	فدیہ دینا	زید یہ کا یہی قول ہے
جو خوشبو منفعتہ ہے مانند مشک اور عنبر اور غالیہ اور کافور کے اوسکے استعمال سے لازم آتی ہے جزا اگرچہ استعمال اوسکا بطریق دوا کے ہو در مختار۔ لیکن جبکہ استعمال اسکا بطریق دوا کے ہو تو تخییر ہوتی ہے درمیان دم اور صوم اور اطعام کے	جزا لازم ہے		اور اگر رنگ اوسکا باقی ہے اور بو اوسکی باقی نہین اسمین دو قول ہین ایک قول مین فدیہ لازم آتا ہے۔	فدیہ لازم آتا ہے	
اگر ڈالا ہو خوشبو کو طعام مطبوخ مین تو حکم خوشبو کا نہین ہے غالب ہو خوشبو یا مغلوب اور اگر ڈالا ہو			دوسرے قول مین فدیہ لازم نہین ہے لیکن ظاہر دو قولو مین نہ لازم آنا فدیہ کا ہے	نہین فدیہ ہے	

امام مالک

متفق با امام ابوحنیفہ - المعانی البدیعہ

امام ابوحنیفہ	امام شافعی
خوشبو کو طعام غیر مطبوخ مین حکم غالب کا ہے تو واجب ہوگا دم اگر غالب ہوگی خوشبو- اگرچہ ظاہر ہو بو اوسکی اور جو نہ غالب ہوگی خوشبو تو نہ لازم آئے گا کچھ لیکن اگر ظاہر ہوگی بو خوشبو کی تو مکروہ ہوگا کہانا اور اگر ڈالا ہو خوشبو کو پینے کی چیز مین تو اوس مین حکم خوشبو کا ہے غالب ہو یا مغلوب مگر ہان جب غالب ہوگی خوشبو واجب ہوگا دم اور جب غالب ہوگا غیر خوشبو کا تو واجب ہوگا صدقہ مگر جبکہ پی جاے پینے کی چیز چند بار پس واجب ہوگا دم وقت مغلوب ہونے خوشبو کے بھی اور صاحب بحر رائق نے	اگر باقی ہے مزا اوسکا بس تین طرح ہین - اصح قول پر مانند باقی رہنے بو کے ہے یعنی فدیہ دینا آئیگا اور کہا گیا ہے کہ مانند باقی رہنے رنگ کے ہے پس اس مین بھی دو قول ہو گئے - المعانی البدایہ

کہا ہے کہ خوشبو درمیان ماکول اور مشروب کے لائق ہے اور

تفرقہ غیر لائق۔

اگر بیٹھا ہوا بخور کو نہین لازم آتا ہے کچھ اسلئے کہ استعمال خوشبو کا

اسنے نہین کیا ہے۔

اگر داخل ہوا اوس گھر مین کہ دہونی دی گئی تھی اوس مین اور لگ گیا اوسکے

کپڑے مین کچھ اوس مین سے نہ لازم آئیگا اس سے کچھ ایسا ہی ہے

تا نیہ اور نہر الفائق مین۔ رد المحتار

مونڈنا یا اوکہیڑنا بالون کا

حلق کیا لبون کو تو صدقہ دے نصف صاع گیہون۔ در مختار

مونڈانے لبون مین اسلئے صدقہ لازم آتا ہے کہ تابع داڑہی کے

ہے اور نہین پہونچتا ہے ربع داڑہی کو۔ اور قول ساقط وجوب

صدقے کے اسمین وہ مذہب صحیح ہے اور بعض نے کہا ہے کہ اسمین

وہ لازم آتا ہے طعام حکومت عدل کا اور کہا گیا ہے کہ اسمین دم

لازم آتا ہے جیسا کہ تحریر کیا ہے اسکو بحر مین۔ رد المحتار

طعام حکومت عدل کا یعنی جسقدر کہ مونچہین لی گئی ہین نظر کرے شخص عادل

که کیا ہے نسبت اونکو ساتھ ربع داڑہی کے پس واجب ہے تصدق
کرنا اوس کے حساب سے پس اگر ہون مونچھین ربع چوتھائی داڑہی کا
لازم آئے گا تصدق کرنا قیمت ربع بکری کا یا ربع ثمن بکری کا اور علیٰ ہذا
القیاس ۔ اور مبسوط مین خلاف اسکا ہے جو ہدایہ مین ہے کہ
کچھہ بال مونچھونکے لینے سے یا کل مونچھونکے لینے سے یا مونڈانے
سے طعام حکومت عدل لازم آتا ہے ۔ کہا مبسوط مین اور نہین فرق کر
ہے کتاب مین مونڈنے ساری مونچھونکا سواے اس کے نہین کہ
اومین ذکر ہے کچھہ لینے مونچھونکے بالونکا کہ لازم آتا ہے اوسپر صدقہ
پس بعض اصحاب ہمارے سے وہ ہے جو کہتا ہے جب مونڈے مونچھونکو
تو لازم آئیگا اوسپر دم اسلیئے کہ وہ مقصود ہے ساتھہ مونڈنے کے
کرتے ہین اوسکو صوفی وغیرہ ۔ اور اصح یہ ہے کہ نہین لازم آتا ہے
مونچھونکے مونڈنے سے دم اسلیئے کہ وہ طرف لحیہ یعنی ڈاڑہی کے ہین
اور وہ ساتھہ داڑہی کے مانند عضو واحد کے ہین اور جب ہوا کل عضو
واحد نہ واجب ہوگا ربع سے کم مین دم اور مونچھین ربع ڈاڑہی سے
کمتر ہین پس کافی ہوگا صدقہ دینا مونچھونکے مونڈنے مین ۔ فتح القدیر

حلق کمتر ربع داڑہی مین صدقہ دے نصف صاع گیہون درمختار

حلق کمتر ربع سر مین صدقہ دے نصف صاع گیہون۔

درمختار مین جو لکھا ہے کہ کمتر ربع راس کے حلق سے نصف صاع گیہون دینا لازم آتا ہے ظاہر اوسکا مانند کمتر کے کہ ہے کہ واجب نصف صاع ہے اگرچہ ہو ایک بال لیکن خانیہ مین ہے کہ اگر اوکھیڑے سر سے یا ناک سے یا داڑہی سے چند بال تو لازم آتا ہے واسطے ہر بال کے دینا ایک مٹہی طعام کا اور خزانۃ اکمل مین ہے کہ لازم آتا ہے ایک کو چہہ بالون مین نصف صاع پس ظاہر ہوا کہ کلام مصنف مین اشتباہ ہے اسلئے نہین بیان کیا ہے صدقہ کو اور نہین تفصیل کیا ہے اوس کو ایسا ہی ہے بحرالرائق مین۔ ردالمحتار

مناسک فارسی مین ہے کہ ساقط ہونے سے ایک جز کے سر اور داڑہی کے بالون مین سے وقت وضو کے لازم آتا ہے لپ بہر طعام نزدیک امام محمد کے اور یہ خلاف ہے اوسکے جو فتاوی قاضیخان مین ہے۔ کہا قاضیخان نے

نصف صاع گیہون

نصف صاع گیہون

اگر ایک بھی سے چند بال سر یا ناک یا داڑھی سے لازم آتا ہے بعوض ہر بال
کے لپ بھر طعام تصدق کرنا ہے مگر یہ کہ زائد ہو تین بال پر پھر
اگر پہونچے دس بال پر لازم آئیگا دم اور ایسا ہی ہے جبکہ روئی بچا تار
پس حمل یا دین بچاسے میں بال کو دس بال و ثمن دم کا لازم آنا غیر صحیح
ہے اس لئے کہ جانا ہے کہ جسقدر میں دم واجب ہوتا ہے وہ چوتھائی
سر اور داڑھی کا ہے ۔ ان تین بالوں میں لپ بھر طعام تصدق کرنا لازم
آتا ہے اور خزانۃ الاکمل میں ہے کہ ایک چوتھائی میں نصف صاع تصدق
کرنا لازم آتا ہے ۔ تم المقصد

امام ابوحنیفہ		امام شافعی		دیگر علما
		جب مونڈا ہوگا اپنے بالوں کو بہولکر لازم آئیگا اوسپر جب محتاج ہو مونڈنے بال کا اور کیا ہو اوسکو پس لازم ہے اوسپر فدیہ المعانی البدلیعہ	دم لازم ہے فدیہ ہے	نزدیک اسحاق کے نہیں لازم آتی ہے اوسپر کچھہ اسکو اختیار کیا ہے ابن المنذر نے ۔ نزدیک داود کے نہیں فدیہ بہولکر اوسپر
اگر ہو مونڈنے والا محرم پس لازم ہے اوسپر صدقہ اور اوپر محلوق کے فدیہ ۔ المعانی البدلیعہ	صدقہ	جب مونڈے ہوں محرم نے سر کے بال ساتھہ لینے اون کے واجب ہوگا فدیہ محلوق پہ اور نہ واجب ہوگا حالق پہ یعنے مونڈنے والے پہ کچھہ محرم ہو یا غیر محرم ۔ المعانی البدلیعہ	فدیہ محلوق پہ کچھہ نہیں حالق پہ	نزدیک عطا کے اگر ہو حالق محرم لازم ہوگا حالق اور محلوق پہ فدیہ ۔

امام ابوحنیفہ	امام شافعی		امام احمد	امام مالک
	جب مونڈ ڈالے جائیں بال محرم کے اکراہ سے یا سوتے ہوئے لازم آئیگا محرم پر فدیہ - ایک دو قولوں میں محرم ہو یا حلال	فدیہ	متفق بقول اول شافعی	متفق بقول اول شافعی
متفق ساتھ دوسرے قول شافعی کے اور اختلاف کیا ہے اصحاب ابوحنیفہ نے کہ کیونکر رجوع کرے ساتھ اسکے اوپر حالق کے پس کہا اکثر اونکے نے کہ رجوع نکرے اور کہا ابو حازم نے کہ رجوع کرے - المعانی البدیعہ	دوسرا قول واجب ہے فدیہ محلوق پر اور رجوع کرے ساتھ اسکے اوپر حالق کے المعانی البدیعہ			

امام ابوحنیفه		امام شافعی		
اگر مونڈے چوتھائی سرکو لازم آتا ہے اوسپر دم	دم	جب مونڈے محرم سر کے تین بال یا زائد واجب ہے اوسپر فدیہ دینا۔	فدیہ دینا	
اگر مونڈے کمتر چوتھائی سر سے تو لازم آتا ہے اوسپر صدقہ مراد صدقہ سے نصف صاع طعام	صدقہ نصف صاع طعام	جب مونڈے ہوان سر کے کمتر تین بال سے پس تاوان دار ہی	تاوان دار	نزدیک مجاہد عطا کے نہیں تاوان دار
نزدیک ابی یوسف اگر مونڈے آدہے سرکو لازم ہوگا اوسپر دم	دم	جب مونڈا ہو ایک بال یا دو بال کو تو اوسمیں تین قول ہین ایک قول مین بعوض ایک بال کے ایک مد ہے۔ اور دو بالونمین دو مد ہے۔	ایک مد دو مد	حسن
اگر مونڈے آدہے سر سے کم لازم ہوگا اوسپر صدقہ۔	صدقہ	دوسرے قول مین بعوض ایک بال کے ایک درہم اور بعوض دو بال کے دو درہم ہے تیسرے قول مین ایک بال مین تہائی دم ہے اور دو بال مین دو تہائی دم ہے	ایک درہم دو درہم	
المعانی البدیعہ		المعانی البدیعہ		

امام احمد		امام مالک	
دو روایت ہین		اگر مونڈے اپنے سر مین سے	دم ہے
ایک روایت مین قول اونکا		اوسقدر کہ خاص ہوا اوسسے دور	
مانند قول شافعی کے ہے		کرنا ایذا کا سر سے پس لازم	
دوسری روایت مین قول اونکا		ہوگا اوسپر دم —	
یہہ ہے کہ نہین لازم ہوتا ہے		اور اگر مونڈے اوسقدر کہ	
دم مگر چار بالونکے مونڈنے		نہ خاص ہوا اوسسے دور کرنا	نہین دم
سے —		ایذا کا پس نہین لازم ہے	
تین روایت ہین		اوسپر دم —	
ایک روایت بعوض ایک بال ایک	[illegible]	المعانی البدیعہ	
دوسری روایت مین ایک کف	ایک کف		
طعام ہو —	طعام		
تیسری رعایت مین ایک درہم	ایک درہم		
المعانی البدیعہ			

اگر ٹوٹے وضو کرنے مین تین بال ڈاڑہی کے لازم ہوگا صدقہ ایک کف طعام سے۔ خزانۃ المفتین۔	کف طعام
اور اگر مونڈا یعنی زایل کیا چوتھائی سر یا ڈاڑہی کے بالونکو یا مونڈا پچھنے لگانے کی جگہ کے بال کو گلے مین سے پہر پچھنے لگائے یا مونڈ لیا ایک بغل کے بالونکو یا سارے پیرا کے بالون کو یا سارے گردن کے بالونکو لازم آئیگا دم دینا اور بال پچھنے کی جگہ کے گلی مین سے اگر مونڈے جاہین اور پچھنے لگائے نہ جاہین تو دم دینا لازم نہ آئیگا بلکہ صدقہ دینا لازم آئیگا جیسا کہ بحرالرایق مین ہے فتح القدیر سے درمختار	دم دینا
مونڈنے سے زایل کرنا جو مراد لیا اس مین افادہ اسبات کا ہے کہ حکم اوکہیڑنے اور کاٹنے کترنے کا ساتھ نورہ کے اور کاٹنے کا ساتھ دانتونکے حکم مونڈنے کا ہے ایسا ہی ہے ہندیہ مین۔ طحطاوی	
ارادہ کیا مونڈنے سے دور کرنا استرہ سے یا غیر استرہ سے	

باختیار یا بدون اختیار کے پہر زائل کیا بالونکو ساتھ نورہ کے یا
اوکھیڑا داڑہی کے بالونکو یا جل گئے بال اوس کے روٹی پکانے
سے یا چہوا بالونکو ہاتھ سے اور گر گئے بال پس وہ مانند مونڈنے کے
ہے بخلاف اسکے کہ جب گر جاوین بال بیماری سے یا آگ سے
ایسا ہی ہے بحر مین محیط سے۔ شامی کہتا ہے کہ مین کہتا ہون کہ مثل
ہے کتروانیکو بہی جیسا کہ لباب مین ہے کہا شارح لباب نے اور تصریح
کی گئی ہے اسکی کافی اور کرمانی مین اور یہی صواب ہے۔ پر قیاس
تحلیل یعنی حج سے باہر آنیکے اور واقع ہے کتابیہ شرح ہدایہ مین
کہ کتروانا موجب دم نہین ہے۔ رد المحتار

اور بغل اور زیر ناف اور گردن کے بال مونڈنے مین کل بغل اور
کل زیر ناف اور کل گردنکے قید اسلئے لگائی گئی ہے کہ ربع ان اعضا
کا بعوض کل کے معتبر نہین ہے اس لئے کہ عادت جاری نہین ہے
اقتصار کرنیکی انکے بعض پر پس نہوگا مونڈنا بعض کا انتفاع کامل
بخلاف چوتہائی سر اور داڑہی کے اس لئے کہ عادت ہے بعض لوگونکی
اور وہ جو محیط مین ہے کہ اکثر گردن مانند کل گردن کے ہے اس لئے کہ

جس عضو کا بدن مین نظیر نہین ہے اگر اوسکا قایمقام کل سے کہے ضعیف
ہے اور ایساہی ضعیف ہے جو خانیہ مین ہے کہ بغل جب کثیر الشعار ہو
تو اوس محل مین اعتبار چوتہائی کا ہے واسطے وجوب دم کے اور جو
کثیر الشعر نہو تو اعتبار وجوب دم کے لئے اکثر کا ہے اور مذہب حنفیہ
وہ ہی جو ذکر کیا ہے مصنف نے کہ اعتبار چوتہائی سر اور داڑہی مین ہے
اور اعتبار کل کا غیر سر اور داڑہی مین ہے لازم آنے دم مین ایساہی ہے
بحر مین کہ ملخصا یہان مذکور ہو اور لباب مین مذکور ہے کہ مانند مونڈنے ایک بغل
اور موے زیر ناف اور موے گردن سے کہے ہے مونڈنا سینہ یا پنڈلی یا ٹہونٹنے
یا ران یا بازو یا پہونچے کی بالو نکا ہے کہ انکے مونڈنے سے دم لازم
آتا ہے اور بعض نے کہا صدقہ لازم آتا ہے اگر ایک عضو سے کمتر کوان
اعضا مین مونڈے گا صدقہ لازم آئیگا اور نہین قایم ہے چوتہائی کسی
عضو کا ان اعضا مین سے مقام کل عضو کے کہا شارح لباب نے کہ اس
قول مین کہ بعض نے کہا صدقہ لازم آتا ہے اشارہ اوسکی طرف ہے جو
مبسوط مین ہے کہ جب مونڈے کسی عضو کو کہ مقصود ساتھ مونڈنے
کے ہو تو اوسپر دم لازم آتا ہے۔ اور اگر مونڈے اوس عضو کو کہ نہین مقصود ہے

پس صدقہ لازم آتا ہے - پہر کہا اونہین سے جو مقصود نہین مونڈنا سینہ و
پنڈلی کے بال ہین اور اونہین سے جو مقصود ہین مونڈنا سر اور دونوں بغلونکے
بال کا ہے اور مثل اسکے بدایع اور تمرتاشی مین ہے اور نخبہ مین ہے
اور جو مبسوط مین ہے وہ صحیح تر ہے اور کہا ابن ہمام نے کہ یہی حق ہے
آخر ہوا کلام شارح لباب کا اور حاصل یہہ ہے کہ ہر واحد بغل اور زیرناف
اور گردن سے مقصود بالحلق تنہا ہے پس واجب ہوگا ساتھ اوسکے دم
اور نہ قایم ہوگا چوتہائی اوسکا مقام کل کے اوس وجہ سے جو گذری بخلاف
سینہ اور پنڈلی اور اونکی مانند کے پس واجب ہوگا اونکے مونڈنے سے
صدقہ کہا فتح القدیر مین اسلیے کہ قصد اونکے مونڈنے کیطرف سوا اسکے
نہین کہ اونکے غیر کے ضمن مین ہے کہ اسواسطے کہ عادت نہین ہے نورہ
لگانے کے اکیلے پنڈلی مین بلکہ عادت ہے نورہ لگانے کی مجموع مین
پیٹ سے قدم تک پس ہوگی پنڈلی بعض مقصود بالحلق کا کہا بحر رایق
کے پس اوپر اس کے پس تقیید ساتھ تتبیہ کے ہے واسطے احتراز کے ہے
صدر اور ساق سے اون چیزون مین سے کہ نہین ہے مقصود اور جان تو
مونڈنا متفرق جمع کیا جاتا ہے مانند خوشبو کے پس اگر مونڈا یا ہو ربع سر کو

متفرق جگہ مین پس لازم آیگا او سپر دم ایسا ہی ہے لباب مین اور قریب
آتا ہے کہ مونچھہ کو مونڈنے مین صدقہ دینا لازم آتا ہے۔ رد المحتار

اگر مونڈا سر کو بدون ضرورت کے لازم آیگا او سپر دم اور نہ کافی ہوگا
اوسے سوا دم کے ایسا ہی ہے شرح طحاوی مین برابر ہے کہ سر کو
مونڈا ہو حرم مین یا غیر حرم مین ابی حنیفہ اور محمد کے قول مین اور کہا ابو یوسف
نے اگر مونڈا ہو سر کو غیر حرم مین نہ لازم آیگا کچھہ او سپر ایسا ہی ہے فتاوی
قاضیخان مین اور ایسا ہی ہے جبکہ مونڈا ہو چوتھائی سر یا تہائی کو تو واجب
ہوگا او سپر دم۔ اور اگر مونڈا ہو چوتھائی سے کم کو تو لازم آتا ہے او سپر
صدقہ ایسا ہی ہے شرح طحاوی مین اور جب مونڈا ہو چوتھائی ڈاڑہی کو
یا زاید کو تو لازم آیگا او سپر دم اور اگر مونڈا ہو کمتر کو چوتھائی ڈاڑہی سے
لازم آیگا او سپر صدقہ ایسا ہی ہے سراج وہاج مین۔ اور اگر مونڈا ہو
ساری گردنکو لازم آیگا او سپر دم ایسا ہی ہے ہدایہ مین اور اگر مونڈا
ہو زیر ناف یا دونون بغلون کو یا کانونکے بال اوکھیڑے ہون یا ایک
کے لازم آیگا او سپر دم ایسا ہی ہے سراج وہاج مین۔

اور اگر مونڈا ہو ایک بغل مین سے اکثر کو واجب ہوگا او سپر صدقہ ایسا ہی ہے

شرح طحاوی مین اگر مونڈا ہو پچھنے لگانے کی جگہ لازم آیگا اوسپر دم
قول ابی حنیفہ مین ایسا ہی ہے فتاوی قاضیخان مین اور اگر لیا ہو مونچھہ کو
دیکھا جاوے جو لیا گیا ہے کسقدر ہے چوتھائی ڈاڑہی سے پس جب
ہوگا اوسپر طعام موافق اوسکے یہانتک اگر ہوگا مانند چوتھائی ربع ڈاڑہی
کے لازم آیگا ربع قیمت بکری کا ایسا ہی ہے ہدایہ مین اور جبکہ مونڈا
ہوگا عضو کامل کو پس لازم آیگا اوسپر دم اور اگر مونڈا ہوگا بعض عضو
کامل کو پس لازم آیگا اوسپر صدقہ اور مراد اس عضو سے ران اور پنڈلی
اور بغل ہے نہ سر اور داڑہی ایسا ہی ہے محیط مین۔
اور اگر اوکھیڑے ہون ناک و سر یا داڑہی سے چند بال تو ہر بال کے
عوض مین لپ بھر طعام دینا آیگا ایسا ہی ہے قاضیخان مین اور اصلع
یعنی گنجے کے بال اگر ربع سر سے کمتر ہون تو اوسپر صدقہ لازم آتا ہے مونڈ
سے اور اگر پہونچ جاوین ربع سر کو تو اوسپر مونڈنے سے دم لازم آتا ہی
ایسا ہی ہے غایۃ السروجی شرح ہدایہ مین۔ جب محرم روٹی پکاتا ہو
پھر جل جاوین بعض بال اوسکے صدقہ دے اور جب کھجلاے محرم سر کو
یا ڈاڑھی کو پس گرا ہوا تے بال تو اوسپر صدقہ دینا لازم ہے۔ ایسا ہی ہے

سراج وہاج مین —

جب مونڈا ہو محرم نے سر کو اور لیا ہو ڈاڑہی کو اور دونون بغلون کو اور کل بدن اپنے کو اگر کیا ہو اوسکو ایک مقام مین تو لازم ہے اوسپر ایک دم اور اگر کیا ہو ہر ایک کو انمین سے ایک ایک مقام مین تو بعوض ہر عضو کے ایک ایک دم لازم آیگا اور یہ قول ابی حنیفہ اور ابی یوسف کا ہے اور اگر مونڈا ہو سر کو پہر راعت دم کی ہو اوسکے لیے اور ہنوز محرم اوسی ایک مقام مین ہو۔ پہر مونڈا ہو ڈاڑہی کو لازم آیگا اوسکو دوسرا دم دینا اور اگر مونڈا ہو ایک مجلس مین ربع سر کو اور دوسری مجلس مین دوسرے کو اسیطرح ربع تیسرے اور چوتہے کو یہانتک کہ کل سر مونڈ ڈالا ہو چار مجلس مین لازم آیگا اوسکو ایک دم دینا اتفاقاً۔ جب تک کہ کفارہ نہ دیچکا ہو اول ربع کا ایسا ہی ہے فتح القدیر مین —

جب مونڈے محرم سر دوسرے محرم یا غیر محرم کا تو لازم آیگا اوسپر صدقہ برابر ہے کہ مونڈا اوس دوسرے کے امر سے یا بغیر امر کے طایع ہو وہ دوسرا یا اکراہ کیا گیا ایسا ہی ہے غایۃ السروجی شرح ہدایہ مین۔

اگر مونڈا ہو غیر محرم نے سر محرم کا اوسکے امر سے یا بدون اوسکے

اوسکے لازم آئیگا کفارہ دینا محرم پر اور نہ پھیر لیگا اوس کفارہ کو محرم مونڈنے
والے سے ایسا ہی ہے فتاوی قاضیخان مین —
اگر لیا ہو محرم نے مونچھ غیر محرم کو کہانے جو چاہے ایسا ہی ہے ہدایہ مین —
اور حکم اوکھیڑنے اور کاٹنے اور نورہ لگانے کا اور دانتون سے اوکھیڑنیکا
حکم حلق کا ہے ایسا ہی ہے سراج وہاج مین - فتاوی عالمگیری
مناسک فارسی مین ہے کہ اگر گر جائین کچھہ اور ڈاڑھی کے بالون مین سے
نزدیک وضو کے لازم آئیگا پس پہر طعام مگر یہ کہ زاید ہو جائین تین بال پر
پس اگر پہونچ جائین دس بال پر لازم آئیگا دم دینا اور ایسے ہی جب
روٹی پکاتا ہوا اور جل جائین کچھہ بال اوسکے فتح القدیر مین کہا کہ یہ غیر صحیح
ہے اسلیئے کہ جانا تونے تقدیر ربع کے واسطے دم کے - اور تین بالونمین
پس پہر کہا نہے محمد نے اور وہ خلاف اوس کے ہے جو خانیہ مین ہے
کہا خانیہ مین کہ اوکھیڑا سر یا ناک یا داڑھی سے بالونکو تو لازم آتا ہے پس پہر
طعام دینا بعوض ہر بال کے اور خزانہ مین ہے کہ ایک کچھہ بالونسے نصف صاع
طعام لازم آتا ہے - نہر الفایق —

امام ابوحنیفه	امام شافعی
ابی ثور نے حکایت کیا ہے ابوحنیفه سے جو مشترب اوسکا ہے یعنی ساتھ عدم عذر کے لازم ہوگا دم اور نہیں تخییر المعانی البدایه	فدیہ واجب ہوتا ہے سر کے مونڈنے سے وہ علی التخییر ہے چاہے دم دے بطور ہدی کے اور چاہے روزہ رکھے تین دن کے اور چاہے کہانا کہلائے چھہ مسکینوں کو ہر مسکین کو دو مد گیہوں وغیرہ دے فدیہ مونڈنے کا اسقدر کہ جس سے ایذا دور ہو تخییر یہ ہے باوجود قدرت اور عدم عذر کے اور ایسا ہی ہے بہی جب خوشبو لگائے یا پہنے المعانی البدایه

امام احمد	دیگر علما
گیہون مین ایک مد ہے اور کہجور مین نصف صاع۔ متفق بہ قول ابوحنیفہ و ابی ثور کے المعانی البدیعہ	نزدیک ثوری کے گیہون مین نصف صاع ہے - اور کہجور اور جو منقی مین ایک صاع - المعانی البدیعہ نزدیک حسن اور عکرمہ اور نافع کے روزے دس دنکے ہین اور صدقہ دینا مسکینکا المعانی البدیعہ نزدیک ابی ثور کے جب کرے کہ ساتھ عدم عذر کے لازم ہوگا دم اور یہین تخییر ہے — المعانی البدیعہ

ناخن کا کاٹنا

امام ابوحنیفه	امام شافعی		امام احمد	امام مالک
	جائز ہے محرم کے لیے کاٹنا اوسکے ناخن کا اور کچھ نہین لازم آتا ہے اوسپر اسمین	اکثر علما	متفق با امام شافعی	متفق با امام شافعی
جب ٹوٹ گیا ہو ناخن محرم کا پس کاٹ ڈالا ہو اوسکو پس لازم آتا ہے اوسپر کچھ — المعانی البدیعه	جب ٹوٹ گیا ہو ناخن محرم کا پس کاٹ ڈالا ہو اوسکو پس نہین لازم آتا ہے اوسپر کچھ — المعانی البدیعه			نزدیک قاسم صاحب مالک کے جبکہ ہو تھوڑی سی ایذا کرتیکا زخم اوسکا اور نہ ممکن ہو دوا کرنا مگر ساتھ کاٹنے ناخن کے پس کاٹے ناخون کو پس نہین ہے کچھ اوسپر — المعانی البدیعه

امام ابوحنیفہ		امام شافعی		امام احمد حنبل
اگر کاٹا پانچ ناخن کو ایک عضو سے لازم ہوگا اوسپر دم۔	دم	حکم ناخونکا حکم بالونکا ہے حرف بحرف پس جب کاٹا ہو محرم نے تین ناخنون سے کمتر ہونگے اوسمین تین اقوال جو بالونکو مونڈنے مین ہین۔		متفق بقول شافعی المعانی البدیعہ
اور اگر کاٹا کمتر اوسّے نہ لازم ہوگا دم اوسپر صدقہ ہے۔	صدقہ			
اور اگر کاٹا پانچ ناخن کو دو عضوون مین سے پس اوسپر صدقہ ہے۔		اگر کاٹا تین ناخن یا زاید کو پس اوسپر دم لازم ہے۔ المعانی البدیعہ	دم	
نزدیک محمد کے اگر کاٹا ہو پانچ ناخن کو لازم آئیگا اوسپر دم۔ برابر ہو کہ وہ پانچون ناخن ایک عضو سی کاٹی ہون یا دونون عضوونسے۔ المعانی البدیعہ	دم			

اگر کاٹا دونون ہاتہون یا دونون پانون یا سب دونون ہاتھ اور دونون پانونکے ناخن کو ایک مجلس مین لازم آئیگا دم دینا۔

اور اگر متعدد مجلسون مین ناخن کاٹے ہونگے تو دم متعدد لازم آئینگے بشرطیکہ محل ایک نہوا ورجب ایک محل مین متعدد مجلسون مین ناخن کاٹے گئے ہونگے تو ایک ہی دم لازم آئیگا جیسے کہ ایک ہی دم لازم آتا ہے اوس صورت مین کہ مونڈا ہو دونون بغلونکے بال دو مجلس مین یا سارے سرکے بال چار مجلس مین بشرطیکہ کفارہ اول بار کا نہ دے چکا ہو۔ درمختار

کاٹا ہو ایک ہاتھ یا ایک پانون کے ناخن کو جبہی دم لازم آتا ہے اسلئے کہ ربع عضو مانند کل کے ہے۔ درمختار

اگر کاٹا ہو محرم نے ناخن غیر محرم کو کہلاسے جو جاہے ایسا ہی ہے ہدایہ مین۔ اور نہین جائز ہے محرم کو کاٹنا ناخن کا پس اگر کاٹا ہو محرم نے ناخن کو ایک ہاتھ یا ایک پانون کی بلا ضرورت کے تو لازم آئیگا اوسپر دم دینا اور ایسا ہی سے ہے جب کاٹا ہو محرم نے ناخن کے دونون ہاتہون اور دونون پانون کے ایک مجلس مین کافی ہوگا اوسکو ایک دم دینا اور اگر کاٹا ہو تین ناخنون کو ایک ہاتہہ کے یا ایک پانون سے تو واجب ہوگا

اوسپر صدقہ دینا اور واسطے ہر ناخن کے نصف صاع گیہون دینا ہوگا مگر یہ کہ
پہونچے قیمت طعام کی دم کو تو کم کرے جسقدر چاہے - اگر کاٹے ہون پانچ
ناخن ایک ہاتھ کے اور کفارہ اوسکا ندیا ہو پہر کاٹے ہون ناخن دوسرے
ہاتھ کے اگر وہ ایک مجلس مین لازم آئیگا اوسپر ایک دم دینا اور اگر ہو پہر
کاٹنا دو مجلس مین تو لازم آئیگا اوسپر دو دم دینا اور اگر کاٹا ہو پانچ ناخن
کو ایک ہاتھ سے ایک مجلس مین اور مونڈا ہو چوتہائی سر کو اور خوشبو لگائی ہو
ایک عضو کو مجلس واحد مین یا مختلف مجلسون مین تو لازم آئیگا اوسپر بعوض
ہر جنس کے دم علحدہ اور اگر کاٹا ہو پانچ ناخنونکو چار عضو متفرقات سے واجب
ہوگا صدقہ واسطے ہر ناخن کے نصف صاع قول ابی حنیفہ اور ابی یوسف مین
اور ایسا ہے اگر کاٹے ہون ہر عضو سے اعضاء اربع مین سے ناخن واجب
ہوگا اوسپر صدقہ اگرچہ سارے اون ناخن کے سو ۱۰۰ لہ ہون بعوض ہر ناخن کے
نصف صاع گیہون دینا لازم آتا ہے مگر جبکہ پہونچے قیمت طعام کی دم کو
پس کم کردے اوسمین جو چاہے - ایسا ہی ہے شرح طحاوی مین -

اگر ٹوٹ جاوے ناخن محرم کا اور لگا ہوا ہو پہر لے لے اوسکو پس کچھہ
نہین لازم آتا ہے اوسپر لے لینے سے ایسا ہی ہے کافی مین - اور حکم

اوکھیڑنے اورکاٹنے اوربلوزہ لگاسینگا اوردانتوں سے اوکھیڑنے کا

حکم حلق کاہے ایسا ہی ہے سراج وہاج میں۔

فتاوی عالمگیری

جوته و موزه

امام ابوحنیفه	امام شافعی			امام احمد		امام مالک
جب نہ پائے محرم جوتیان پہننے تو موزے بیچ سے کاٹ لے جائز ہے المعانی البدیعه	جب نپائے محرم جوتیان تو پہنے موزے بیچ سے کاٹ کے اور نہیں ہے فدیہ اوسپر اور اگر پہننا موزونکا موزونکے طور پر لازم آیگا اوسپر فدیہ۔	نہیں ہے فدیہ / فدیہ لازم ہے	اکثر علما	جائز ہے انکو پہننا موزون کا اور نہیں ہے فدیہ دینا اوسپر المعانی البدیعه	عطا ابن ابی رباح سعید بن سالم	متفق با امام شافعی المعانی البدیعه
	نہیں جائز ہے پہننا موزے کا جو کٹا ہوا ہو گھٹنوں کے نیچے سے باوجود نعلین کے اور ایسے ہی ناجائز ہے پہننا تمسکین کا المعانی البدیعه	نہیں جائز ہے				

فیجوز جو درالمختار کی عبارت مین ہے تفریع ہے اوسپر جو سمجھا گیا ما قبل سے
جواز پہننے اوس چیز کا جو نہ چھپائے کعب کو جو وسط قدم مین ہے اور سر موزہ
کہا گیا ہے کہ وہ مسمے ہے ساتھ پاپوچ کے اور ذکر کیا ہے حموی نے
کہ ظاہر یہی ہے کہ کہا جاتا ہے اوسکو صرمہ کہا شامی نے کہتا ہون مین
ظاہر تر اول ہے اسلیئے کہ صرمہ معروفہ اب وہ ہے جو باندہا جاتا ہے پاؤنمین
ایڑی کیطرف سے اور چھپاتا ہے وہ ایڑی کو اور ظاہر یہی ہے کہ نہین جائز ہے
چھپانا ایڑی کا پس واجب ہوگا جب کہ پہنے اوسکو یہ کہ نہ باندہے ایڑی سے
اور جب کہ ہو موزہ صرمہ کا یا موزہ پاپوچ کا اسطرح کہ چھپائے کعب کو کہ
وسط قدم مین ہے کاٹ ڈالے زاید کو جسقدر کہ چھپاتا ہو کعب کو یا پہر دے
اوسکے بہت کپڑا اسطرح کہ منع کرے داخل ہونے سے سارے قدم کے اور
نہ پہونچے موزہ اوسکا کعب تک اور تحقیق کیا ہے اسکو وقت احرام مین واسطے
احتراز کے کاٹنے موزہ پاپوچ سے اسلیئے کہ اسمین تلف کرنا مال کا ہے۔
پس جائز ہے پہننا سر موزہ کا نہ پاتا ہو نعلین کو۔ درمختار۔
اور محرم پرہیز کرے موزہ سے مگر یہ کہ نہ پائے نعلین کو تو کاٹ ڈالے دونون
موزونکو کعبین کے نیچے سے کعب کے تسمہ بندہنے کی جگہ سے۔ درمختار

اور مراد کاٹنا دونون موزونکا اسطرح ہے کہ نکشوف ہو جائین دونو کعب اور مافوق دونو کعب کے جو پنڈلی ہے نہ کاٹنا موضع کعبین کا۔

اور جوتے سے مراد تسمہ دار جوتی جسکو اہل حرمین پہنتے ہین۔ ردالمحتار

اور اگر پہنے گا موزونکو بدون کاٹنے کے دن بہر تو لازم آئیگا او سپر دم دینا اور دن بہر سے کم مین لازم آئیگا صدقہ دینا ایسا ہی ہے لباب مین ردالمحتار۔

اور یہ جو درمختار مین ہے کہ محرم پرہیز کرے موزونسے مگر یہ کہ نہ پائے جوتونکو گویا بیان ہے یہ کہ اگر پائے محرم جوتیونکو نہ کاٹے اوسکو اسلئے کہ اسمین تلف کرنا مال کا ہے بدون حاجت کے افادہ اسکا کیا ہے بحر مین اور وہ جو نسبت کیا ہے طرف امام کے واجب ہونا فدیہ کا جبکہ کاٹے دونون موزونکو باوجود جوتیونکے سو وہ خلاف مذہب کے ہے۔ ایسا ہی ہے شرح لباب مین۔ ردالمحتار

اور نہ پہنے محرم موزا مگر یہ کہ کاٹ ڈالے موزے کو کعبین سے ایسا ہی ہے قاضیخان مین۔ اور کعب سے مراد یہان وہ مفصل وسط قدم ہین جہان تسمہ باندہا جاتا ہے ایسا ہی ہے تبئین مین اور نہ پہنے موزے جیسے کہ نہ پایا تا کیے ایسا ہی ہے

محیط مین. فتاوی قاضی خان - ہندیہ -

نہانا داخل ہونا حمام مین دور کرنا میل وغیرہ کا

امام ابوحنیفه			امام شافعی
جب ہو محرم کے بدن پر میل جائز ہے اوسکو دور کرنا حمام وغیرہ مین اور نہین ہے فدیہ اوسپر - المعانی البدیعہ شرح لباب مین ہے اور مستحب ہے کہ نہ زایل کرے میل کو ساتھ جس پانی کے کہ ہو بلکہ قصد کرے غسل سے طہارت کو یا رفع غبار وحرارت کو - ردالمحتار دور کرنا میل کا نہانے مین محرم کو مکروہ ہے جیسا کہ خزانہ اور قہستانی مین ہے - طحطاوی	نہین فدیہ	محمد ابی یوسف	متفق با امام ابوحنیفه المعانی البدیعه

امام احمد حنبل	امام مالک	
متفق باامام ابوحنیفہ المعانی البدیعہ	نہیں جائز ہے دور کرنا اوسکا اور جب دور کرے گا لازم آئیگا اوسپر فدیہ۔ المعانی البدیعہ	فدیہ ہے

اور نہین ضرور ہے بچنا محرم کو داخل ہونے حمام اور گرم پانی سے غسل کرنے سے - درمختار

داخل ہونے حمام پر صاحب درمختار نے حدیث بیہقی سے کہ داخل ہوے آنحضرت حمام مین بیچ جحفہ کے استدلال کیا طحطاوی نے نہر الفایق سے اس حدیث مین اتنی زیادت نقل کی کے فرمایا آپ نے ما یعباء اللہ باوساخنا یعنے پاک نہین رکھتا ہے اللہ ساتھ ہمارے میلونکے اور کہا طحطاوی نے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اسلیئے کہ آنحضرت حمام مین ہرگز داخل نہین ہوئے ہین اور نہین احداث ہوا تھا حمام کا عہد آنحضرت صلعم مین بیچ جزیرہ عرب کے چنانچہ نص کی ہے اسپر حفاظ حدیث نے مگر یہ کہ حمل کیا جاوے فعل آنحضرت کا نہلانے پر گرم پانی سے اسلیئے کہ حمام کا اطلاق آتا ہے گرم پانی پر بہر ظاہر اس حدیث کا منافی ہے اوسکے جو پہلے گذرا خزانہ اور قہستانی سے کہ مکروہ ہے محرم کو دور کرنا میل کا اور عبارت خزانہ کی یہ ہے وینبغی للمحرم ان لا یزیل التفث عن نفسہ - یعنی سزاوار ہے محرم کے لیے کہ نہ دور کرے میل کو اپنے آپ سے اور اسلیئے نظر کی ہے اسمین ہ حندی نے اور نقل کیا ہے حمری نے صحاح جوہری سے کہ تفث مناسک مین وہ ہے

جو ہو مانند ناخن اور لبوں کے کترانے زیر ناف کے مونڈنے سے اور حمل کیا

ہے تفث جو مذکور ہے خزانہ میں اسپر اور اس تقدیر پر دور کرنا میل کا غیر

مکروہ ہوگا اور صحیح قہستانی مین کراہت ہے اسلئے کہ قہستانی نے کہا ہے کہ

نہ نہیچے حمام سے یعنی غسل کرنے سے لیکن اس حیثیت سے کہ نہ دور کرے

میل کو۔ طحطاوی۔

کہا شیخ کرخی نے کہ قضاء تفث وہ کتروانا بالونکا اور مونڈانا سرکا اور کٹوانا

ناخونکا اور اوکھیڑنا بغل کے بالونکا اور مونڈنا موے زیر ناف کا ہے اور

کہا گیا ہے تفث وہ میل ہے جو درازی بال اور ناخون سے ہوتا ہے

اور قضاء تفث دور کرنا اوس میل کا ہے۔ سراج وہاج۔

ذکر کیا ہے نووی نے کہ حدیث بیہقی کے کہ حضرت داخل ہوے حمام مین

جحفہ مین ضعیف ہے یقیناً اور کہا ابن حجر نے شرح شمائل مین کہ موضوع

ہے باتفاق حفاظ کے اور نہین جانا گیا ہے حمام انکے بلاد مین مگر بعد

موت نبی صلعم کے ۔ ردالمحتار

نہین مضائقہ ہے کہ غسل کرے محرم اور داخل ہو حمام مین ۔ ہدایہ

کسواسطے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غسل کیا ہے اوسحالتمین کہ محرم تھے۔ الخ

روایت ہے ابی ایوب سے یہ کہ نبی صلعم تھے دہوتے سر اپنا حالت احرام مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ نہ داخل ہوے محرم حمام مین روایت کیا اسکو بخاری نے ترجمہ باب مین ۔

روایت ہے عبداللہ بن حنین کہ ابن عباس اور مسور بن مخرمہ مختلف ہوے بیچ مقام ابواء پس کہا ابن عباس نے کہ دہووے محرم اپنے سر کو اور کہا مسور نے کہ نہ دہووے محرم اپنے سر کو پس بہیجا مجھکو ابن عباس نے طرف ابی ایوب انصاری کے پس پایا مینے اونکو کہ دہوتے تھے درمیان دو لکڑیونکے اور وہ پردہ کئے ہوئے تھے ساتھ کپڑے کے پس سلام کیا اوپر ان کے کہا ابوایوب نے کہ کون ہے یہہ پس کہا مینے کہ مین عبداللہ بن حنین ہون بہیجا ہے مجکو تمہاری طرف ابن عباس نے کہ پوچھتے ہین تمسے کیونکر تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دہوتے سر اپنے کو حالت احرام مین پس رکہا ابوایوب نے ہاتھ اپنے کو اوپر کپڑے کے پس جہکایا اوس کپڑے کو کہ ظاہر ہوا مجھکو سر اونکا پس کہا جائز ہے واسطے آدمی کے کہ ڈالے پانی اوپر سر کے ڈالتا تہا پانی مین پس ڈالا اوپر سر اپنے کے پس حرکت دیے

امام مالک	امام ابوحنیفہ
زیادہ کیا مالک نے بیچ ایک روایت کے اور تھے ابن عمر جسوقت احرام باندھتے نہ دہوتے سر اپنے کو مگر ساتھ احتلام کے۔ تیسیر الوصول	اپنے سر کے ساتھ دونون ہاتھہ پس آگے لائے ساتھ دونون ہاتھون کے اور پیچھے لیگئے اور کہا ایساہی دیکھا مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے تھے روایت کیا اسکو بخاری و مسلم اور نسئی اور ابوداؤد اور مالک نے اور چارونکی روایت مین سوائے مالک کے اتنا زیادہ ہے کہ کہا مسور نے ابن عباس سے کہ نہ جہگڑونگا مین تمسے کبہی۔

امام ابوحنیفہ		امام شافعی	
نہین جائز ہے محرم کو دہونا سر کا ساتھ بیری کے پتون اور خطمی کے اور لازم آتا ہے فدیہ - المعانی البدیعہ	فدیہ لازم ہے	جائز ہے محرم کو دہونا سر کا ساتھ بیری کے پتون اور خطمی کے اور مکروہ ہے یہ اوسکے لئے پہر اگر کیا یہ نہین فدیہ لازم آتا ہے اسے - المعانی البدیعہ	نہین فدیہ
اور نہ دہوے محرم اپنے سر اور داڑہی کو ساتھ خطمی کے پس اگر دہویا تو لازم آتا ہے اوسپر دم ابوحنیفہ کے قول مین	دم لازم ہے		
اور اگر دہویا محرم نے ساتھ اشنان کے کہ اوس مین خوشبو بہی تھی پس اگر ہو کہ نام رکہے دیکہنے والا اوسکو اشنان تو لازم آیگا اوسپر صدقہ	اوسپر صدقہ		
اور اگر نام رکہے دیکہنے والا اوسکو خوشبو تو لازم آیگا اوسپر دم - قاضی خان ہندیہ	دم لازم ہے		
محرم کو نہ چاہئے کہ دہوے بالون سر			

امام احمد	امام مالک	
متفق بامام ابوحنیفہ اور ایک روایت مین متفق بامام شافعی — المعانی البدیعہ	ایک روایت مین لازم آتا ہے فدیہ — المعانی البدیعہ	فدیہ لازم ہے

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	امام مالک
اور داڑہی اپنی کے تئین ساتھہ خطمی کے اس سبب سے کہ یہہ ایک نوع خوشبو سے ہے اور اس سبب سے کہ خطمی مارتی ہے جوؤن کے تئین جو بالون مین سر کے ہوتی ہین۔ ہدایہ		
اور اگر وسمہ لگایا سر مین نہین لازم آتا ہے اوسپر کچھہ اسلئے کہ وسمہ طیب یعنے خوشبو نہین ہے۔ اور ابی یوسف سے روایت ہے کہ جب وسمہ لگایا سر کو واسطے معالجہ کے صداع سے لازم	جب ڈوبنا محرم پانی مین اور چھپ گیا سر اوسکا بس نہین لازم آتا ہے کچھہ اوسپر المعانی البدیعہ — کچھہ نہین لازم ہے	جب ڈوبنا محرم پانی مین اور چھپ گیا سر اوسکا تو اوسپر فدیہ دینا ہے یعنی ساتہہ اطعام کے جیسا کہ فتح القدیر سے معلوم ہوتا ہے المعانی البدیعہ — فدیہ دینا لازم ہے المعانی البدیعہ

آئیگی اوسپر جزا باعتبار چھپانے سر کے اور یہی صحیح ہے — ہدایہ
وسمہ اگر سر کو نہ چھپائے تو نہین لازم آتا ہے اوسمین کچھ مانند سرد ہونے
کے چیزون اور اشنان اور بیری کے پتونکے اور روایت ہے ابیحنیفہ سے
کہ اسمین صدقہ ہے اسلئے کہ یہ نرم کرتا ہے بالونکو اور قتل کرتا ہے
ایذا کی چیزونکو۔ فتح القدیر۔

فتاوی مین ہے اگر دہویا سر کو ساتھ اشنان کے کہ اوسمین خوشبو ہے
پس اگر ہو اشنان کہ جو دیکھے اوسکو اوسکا نام اشنان لے صدقہ دینا لازم
آئیگا اور اگر نام رکھے اوسکا خوشبو لازم آئیگا اوسپر دم اور اگر دہویا سر کو
ساتھ خطمی کے لازم آئیگا اوسپر دم دینا نزدیک ابی حنیفہ کے۔
اور کہا ابو یوسف اور محمد نے کہ لازم آئیگا اوسپر صدقہ دینا اس لئے کہ خوشبو
نہین ہے لیکن قتل کرتی ہے ایذا دینے والی چیزونکو۔ فتح القدیر

دھونا کپڑون کا				
امام شافعی			امام مالک	
نہین مکروہ ہے واسطے محرم کے دھونا اپنے کپڑو نکا المعانی البدیعہ	نہین مکروہ ہے	جابر ابن عمر ابن عباس	مکروہ ہے محرم کو دھونا کپڑون کا المعانی البدیعہ	مکروہ ہے

سرمہ لگانا

امام ابو حنیفہ		امام شافعی			امام مالک	
عدم کراہت سرمہ لگانے مین ہے۔ المعانی البدیعہ اور نہین مضائقہ سرمہ لگانیکا جسمین نہین ہے خوشبو۔ خزانۃ المفتین اگر سرمہ لگایا جسمین خوشبو ہو ایک مرتبہ یا دو مرتبہ ایسے صدقہ ہے اور اگر زیادہ ہو تو صدقہ ہے اور سیر دم ہے۔ خزانۃ المفتین درمختار اور بہت بار سرمہ لگانے سے جو دم آتا ہے شامی نے تفسیر اوسکی	عدم کراہت ... دم لازم ہے	مکروہ ہے سرمہ لگانا ایک قول مین عدم کراہت سرمہ لگانیکی ہے	مکروہ عدم کراہت	سعد بن المسیب	جائز نہین ہے محرم کو سرمہ لگانا اور سرمہ لگانے مین فدیہ دینا لازم آتا ہے المعانی البدیعہ	فدیہ دینا

ساتھہ تین بار او رزائد کی تین بار سے کی ہے اقرب نسہ
مقابلہ کے اور شرح لباب سے نقل کیاہے کہ مراد
کثرت قلیل مین ہے نفس خوشبو ملی ہوئی مین ساتھہ
سرمہ کے۔ پس نہ لازم آئے گا دم اگرچہ ہو خوشبو بہت
سرمہ مین۔
ایک بار یا دو بار سرمہ لگانے سے جو صدقہ دینا لازم آتاہے
ظاہر امراد اوس سے نصف صاع ہے۔ رد المحتار مین بحر
سے اس مقام پر نقل کیاہے کہ مراد صدقہ کی نزدیک اطلاق
فقہا کے نصف صاع ہے۔
روایت ہے نبیہ بیٹی وہب سے کہ عمر بن عبید اللہ بن معمر کی دکھی آنکھہ
اوس حال مین کہ وہ احرام مین تھے اور ارادہ کیا اونھون نے
کہ سرمہ لگادین آنکھہ مین پس منع کیا اونکو ابان بیٹے عثمان
نے اور حکم کیا اون کو کہ لیپ لگادین اوس کو ایلوہ کا اور
حدیث کیا اس کو ابان نے حضرت عثمان سے کہ تھے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کرتے ایسا روایت کیا اس کو

مسلم ابو داؤد نسئی ترمذی مالک نے اور زیادہ کیا ابو داؤد
نے کہ تھے ابان امیر موسم حج کے فقط

مارنا یا جھاڑنا جون کا

مذہب امام ابوحنیفہ		امام شافعی
اور ساتھ مار ڈالنے جونکے بدن سے یا ڈالنے جونکے دہوپ مین یا ڈالنے کپڑے سے دہوپ مین تاکہ جون مر جاوے تصدق کرے جو چاہے مانند ٹیڈی کے۔	جو چاہے تصدق کرے	جب پکڑا جون کو ظاہر بدن یا کپڑے سے پس نہین لازم آتا ہے اوس پر کچھہ۔
اور واجب ہوتا ہے بہت جون مین آدہا صاع اور کثیر سے مراد تین سے زائد ہوتا ہے ایسا ہی ہے بحرالرائق مین درمختار اور مراد جون سے کمتر کثیر سے ہے جسکا بیان آگے ہے اور تفصیل کیا ہے اس کو لباب مین اسطرح	آدہا صاع	اور اگر پکڑا ہے اوس کو سر یا داڑہی سے فدیہ دے اوس اور ساتھ جس چیز کے چاہے فدیہ دے پس وہ بہتر ہے او اور یہ مستحب ہے واجب نہین المعانی البدیعہ

امام احمد حنبل		امام مالک		دیگر علما
نہین واجب ہے جون کے مارنے مین کچھہ المعانی البدیعہ	طاوس سعید بن جبیر ابی ثور ایک روایت مین نزدیک عطا کے	جب مار ڈالے جونکو فدیہ دیوے ساتھہ ایک چپہ کے طعام سے المعانی البدیعہ	ابن عمر عطا قتادہ	نزدیک اسحاق کے واجب ہے جون کے مارنے مین ایک کھجور اور زیادہ اوس سے المعانی البدیعہ

کہ ایک جون مین لازم آتا ہے تصدق ایک ٹکڑا روٹی کا۔	ٹکڑا روٹی
اور دو جون اور تین جون مین لازم آتا ہے ایک لپ بہر طعام یعنے ایک کف	ایک کف طعام یعنے لپ بہر
اور تین سے زاید مین مطلقاً نصف صاع لازم آتا ہے ۔	نصف صاع
ردالمحتار	
جسنے مارڈالا ہو جونکو تصدق کرے جو چاہے مانند لپ بہر طعام کے اور یہ جب ہے کہ پکڑا ہو جون کو اپنے بدن سے یا اپنے سر سے یا اپنے کپڑے سے برابر ہے مارڈالنا جون کا اور ڈالدینا اوسکا زمین پر ۔	
اور اگر مارڈالی دو جون یا تین جون کو تصدق کرے لپ بہر طعام اور زاید مین اوسنے نصف صاع گیہون ۔ فتاوی ہندیہ	
جب پکڑا ہو جون کو زمین سے پہر مارڈالا اوس کو کچھہ نہین لازم آتا ہے اوس مین ۔	کچھہ نہین لازم آتا
نہین جائز ہے ڈالنا اوسکا یعنے جون کا طرف دوسرے کے تاکہ مارڈالے اوسکو اور پہر اگر کرے ایسا لازم آئیگا ضمان دینا۔	ضمان دینا ہوگا

نہین جائز ہے اشارہ کرنا طرف جون کے اور جب اشارہ کیا طرف
جون کے پہر مار ڈالا اوس کو اوسنے کہ جسکو دلالت کی گئی تہی لازم
آئیگا اوسکو جزا اوسکی - فتاوی ہندیہ -

جزا لازم ہے

نہین جائز ہے ڈالنا کپڑونکا دہوپ مین واسطے مرنے جون کے
اگر ڈالا دہوپ مین اور مرجاوین جون بہت نصف صاع -
فتاوے ہندیہ

ادہا صاع گیہون

نہین جائز ہے دہونا کپڑونکا واسطے مرنے جون کے -

اگر مرجاوے اوسنے جون لازم آئیگا اوسپر ادہا صاع دینا جب
ہوں جون بہت - فتاوے ہندیہ

آدہا صاع گیہون

اگر ڈالا اپنے کپڑے کو طرف غیر محرم کے اسلیئے کہ مار ڈالے جوئیکو
تو حکم کرنے والے پر جزا لازم آتی ہے - فتاوی ہندیہ

جزا لازم ہے

اگر ڈالا کپڑونکو دہوپ مین خشک ہونے کے لئے پہر مرگیا
اوس سے کچہہ یعنی جون وغیرہ اور نہ تہا یہ اوسکی نیت مین نہین لازم
آئیگا کچہہ اوسمین - فتاوے ہندیہ -

کچہہ نہین

روایت ہے کعب بن عجرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے اوسپر

اور وہ تھا حدیبیہ مین پہلے داخل ہونے مکہ کے اور تہا کعب محرم اور وہ جلاتا
تہا آگ نیچے ہانڈی کے اور جوئین جہڑتی تہین اوسکے موہنہ پر پس فرمایا
حضرت نے کہ ایذا دیتی ہین تجکو جوئین تیرے کہا ہان فرمایا مونڈ ڈال
سر اپنا اور کہلا قدر فرق کے درمیان چہہ مسکینونکے ۔ اور فرق تین صاع
کا ہوتا ہے یا روزے رکھ تین دن یا ذبح کر جانور لائق ذبح کرنیکے نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے ۔

ٹڈی کا حکم

حکم ٹڈی کا مانند جون کے ہے ایسا ہی ہے بحر رائق مین ۔ در مختار ۔
بحر رائق مین ہے نہین دیکہا مینے اوسکو کہ کلام کیا ہے اوسنے فرق پر درمیان
تہوڑی ٹڈی اور بہت کے مانند جون کے اور سزاوار یہ ہے کہ ہو مانند جون
کے پس تین ٹڈی مین اور مادون تین ٹڈی مین تصدق کرے جو چاہے اور
تین سے اکثر مین نصف صاع ۔ رد المحتار

صید و شکار و دودہ دوہنا			
امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام احمد	دیگر علما
نہین ضمان ہے اوسکا اگر نقصان بسبب آیا ہو صید مین بسبب دودہ دوہنے کے اور اگر نقصان آیا ہو تو ضمان ہے المعانی البدیعہ	جب دودہ دوہے محرم شکار کا ضمان دے اوسکا۔ المعانی البدیعہ جب راہ مین بچھی ہوئی ہو اور نہو سکے راہ سوا اوسکے پہر روندا اوسکو اور مار ڈالا اونکو پس بیچ دو قول مین ہے ایک قول مین نہین ہے جزا اور بیچ دوسرے قول مین اوسپر جزا ہے المعانی البدیعہ		
	گوہ کے قتل مین ایک سالہ بچہ بکری کا ہے۔ المعانی البدیعہ	قیمت اوسکی ہے المعانی البدیعہ	نزدیک جابر بن عبد اللہ اور عطا کے بکری ہے نزدیک مجاہد کے ایک لپ بہر طعام ہے نزدیک قتادہ کے ایک صاع طعام ہے المعانی البدیعہ

عطا

امام ابوحنیفه	امام شافعی		امام احمد
تاوان کبوتر کا قیمت کبوتر کی ہے ۔ المعانی البدیعه	کبوتر کے قتل کا تاوان ایک بکری ہے کبوتر کے بچہ کا تاوان چھوٹا بچہ بکری کا ہے ۔ المعانی البدیعه		متفق با شافعی
	عصافیر یعنی گنجشک اور ہُدہُدی اور قمری اور بلبل کے مارنے مین قیمت اونکی ہے ۔ المعانی البدیعه	ہُدی مین متفق عمر ابن عمر ابن عباس	متفق با امام شافعی
	اون جانورونمین کہ بڑے ہین کبوتر سے مانند بط اور ورز اور کرکے اور حجل اور قطا اور سرخاب اور کروان اور ابن الماء اور دجاج الحبش دو قول ہین ۔ قول جدید وجوب قیمت ہے ۔ قول قدیم مین کچھہ نہین دجاج حبش مین ۔ المعانی البدیعه		

دیگر علما	امام مالک
نزدیک داود کے کچھ نہین واجب ہے - نزدیک اوزاعی کے چڑیا مین ایک مد طعام ہے نزدیک عطا کے نصف درہم روایت کیا گیا ہے عطا سے بھی وہ جسکا حاکم کرین دو عادل مذہبی ہین نزدیک ابی سعید خدری کے نہین جزا ہے ادسہین - المعانی البدیعہ	حرم کے کبوتر کا تاوان بکری ہے اور حل کے کبوتر کا تاوان قیمت بکری کی ہے - المعانی البدیعہ

امام ابوحنیفه		امام شافعی	
جب قتل کیا ہو متعدد جانورونکو اگر قصد کیا ہے ساتہہ قتل کے ترک احرام کا اور باہر آنیکا احرام سے لازم ہوگا اوسپر جزا واحد۔ اور اگر نہین قصد کیا ہے ترک احرام کا تو لازم آئیگا جزا واسطی ہر واحد کے المعانی البدیعه		جب قتل کیا ہو متعدد جانورونکو واجب ہوگا واسطی ہر واحد کے ایک جزا۔ المعانی البدیعه	
جب شریک ہو ایک جماعت احرام والونکی قتل مین ایک جانور کے واجب ہوگا ہر ایک اوسمین سے جزا۔ المعانی البدیعه	حسن بصری ثوری اصحاب ابی حنیفه اکثر علما	جب شریک ہو ایک جماعت احرام والونکی قتل مین ایک جانور کے واجب ہوگی سب پر جزا۔ المعانی البدیعه	
		جب کفارہ ادا کرے ایک شخص اون دو شخصون مین سے جو کہ شریک تہے ایک جماعت کے ساتہہ مین تہہ روزہ واجب ہوگا ہر ایک کو اوسمین سے بقدر اوسکے حصہ کے پس منقسم ہوجائیگا صوم اونکے حقمین اور اختیار کیا ہے حنابلہ مین سے اونکے ابو حامد نے۔ المعانی البدیعه	ابو حامد

امام احمد	امام مالک	دیگر علما
ایک روایت مین اگر نہین کفارہ دیا ہے اول سے داخل ہو جاینگے باقی اوس مین اور لازم ہوگا جزا واحد اور اگر کفارہ دیا ہے اول سے لازم ہوگا اوسپر جزا واسطے ثانی کے المعانی البدیعہ	متفق با امام ابوحنیفہ المعانی البدیعہ	نزدیک ابن عباس اور حسین اور شریح اور سعید بن جبیر اور مجاہد اور قتادہ اور نخعی اور داود کے واجب ہے جزا ساتھہ قتل اول کے اور نہین واجب ہے ساتھہ ثانی کے اور نہ ساتھہ ثالث کے کچھہ ـ المعانی البدیعہ
	متفق با امام ابوحنیفہ	
ہر ایک پر واجب ہے روزے پورے المعانی البدیعہ		

امام ابوحنیفه	امام شافعی	
	جب مجروح کیا صید کو پہر غایب ہو گیا محرم سے اور معلوم نہوا کہ مرگیا یا جیتا رہا پس بر لازم آئیگا ضمان جرح کا نہ نفس کا اسلیے کہ اصل برارت ذمہ ہے۔ المعانی البدیعه	
جب مار ڈالے قارن کسی صید کو یا مرتکب ہو کسی محظور کا محظورات احرام میں سے پس قارن پر لازم آتی ہیں دو جزا اور دو کفارہ۔ المعانی البدیعه	جب مار ڈالے قارن کسی صید کو یا مرتکب ہو کسی محظور کا محظورات احرام میں سے لازم آئیگا اوسپر ضمان واحد اور کفارہ واحد	
	واجب ہوتا ہے جزا نسبت قتل صید حرم کے المعانی البدیعه	عام علما

امام احمد	امام مالک	دیگر علما
لازم آویگا اوسپر ضمان نفس کا	متفق باامام احمد	
متفق باامام شافعی	متفق باامام شافعی	
		نزدیک داود کے نہین واجب ہوتا ہے جزا نسبت قتل صید حرم کے نزدیک امامیہ کے جب قتل کرے محرم صید کو حرم مین تو دو چند آتا ہے اوسپر فدیہ۔ المعانی البدیعہ

امام ابوحنیفہ		امام شافعی	
نہین جائز ہے اوسکو تصرف اوسمین اور نہین واجب ہے جزا اوسپر نسبت قتل اوس صید کے المعانی البدیعہ	عطا طاؤس اسحاق ابن عمر ابن عباس عائشہ	احرام سے نکلے ہوے نے شکار کیا ہو کسی شکار کا حل مین اور داخل کیا ہو اوسکو حرم مین جائز ہے اوسکو تصرف اوسمین اور نہین واجب ہے اوسپر جزا نسبت قتل صید کے۔ المعانی البدیعہ	جابر بن عبداللہ اکثر علما
اگر ہو کہڑا حل مین اور سر اوسکا حرم مین ہو کہ چرتا ہو پس نہین ضمان آتا ہو اوسکے مار ڈالنے سے اور اگر ہون بعض ہاتہ پانون اوسکے حرم مین تو لازم آتا ہے اوسکے مار ڈالنے سے تاوان اور اگر ہو سوتا اور سر اوسکا حرم مین تو اوسکے مار ڈالنے سے تاوان آتا ہے المعانی البدیعہ		جبکہ ہو کوئی پرندہ اوس درخت کی شاخ پر جسکی جڑ حرم مین ہے اور شاخ اوسکی حل مین پھر قتل کیا ہو اوسکو کسی قاتل نے نہین جزا لازم آتی ہے قاتل پر اور اگر شاخ اوسکی حرم مین ہو اور جڑ اوسکی حل مین پس لازم ہے اوسپر جزا نہ ضمان غصن یعنی شاخ جب بعض صید ہو حل مین اور بعض حرم تو اوسکے مار ڈالنے سے ضمان آتا ہے	

امام احمد	امام مالک	دیگر علما
متفق با مام ابوحنیفہ	متفق با مام شافعی	نزدیک ماجشون اوپر اوسکے جزا ہے دونون صورتون مین حل ہو یا حرم المعانی البدیعہ

امام ابوحنیفه	امام شافعی		دیگر علما
	جب چهوڑا کتے کو حرم سے اور ایک شکار کر کے حل مین پس قتل کیا اوس شکار کو اور چهوڑا ایک کتے کو حل سے اوس شکار پر کہ حرم مین ہے پہر قتل کیا اوس کتے نے یعنے اوس نے شکار کیا لازم آیگا اوسپر جزا دونون شکلون مین - المعانی البدیعه		نزدیک ابی ثور کے نہین ہے جزا اوسپر المعانی البدیعه
نہین داخل ہے اوس مین روزه رکهنا - المعانی البدیعه	روزه داخل ہوتا ہے ضمان صید حرم مین - المعانی البدیعه	متفق با امام شافعی	
جب قتل کیا ہو حلال نے صید کو حرم مین نہین میتہ ہے المعانی البدیعه	جب قتل کیا ہو حلال نے صید کو حرم مین پس ہے وه مردار المعانی البدیعه		

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	
متفق بقول اول شافعی	جب توڑ ڈالا ہو بازو شکار کا یا اوکھیڑ ڈالے ہوں پر اگلے دو بازو ونکے اور زایل کر دیا ہو امتناع اوسکا یعنی فائدہ اوٹھانا اوسکا پھر مار ڈالا ہو اوسکو محرم نے پس دو قول ہین ایک قول مین لازم ہے زخمی کرنے والے پر جزا حالت صحت کی۔ اور اوپر قاتل کے جزا اوسکا حالت جرح کی۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ واجب ہے جارح پر ضمان اور قاتل پر جزا اوسکی حالت جرح مین المعانی البدیعہ	
	جب چھوڑ دیا محرم نے کبوتر کو بلی کے موںہہ سے یا درندہ کے موںہہ سے پہر مر گیا ہو وہ کبوتر اسمین دو قول ہین ایک قول مین نہین لازم آتا ہے ضمان اوسپر دوسرے قول مین لازم آتا ہے اوسپر ضمان	نہین ضمان ضمان ہے المعانی البدیعہ

امام ابوحنیفه	امام شافعی		
	جب انڈا دیا ہو شکار نے اوسکے پھوٹنے پر اور پھر نقل کر دیا ہو اوس انڈے کو شکار مین اسمین دو قول ہین۔		
	ایک قول مین ضمان لازم نہین آتا ہے	نہین ضمان	عطا
	دوسرے قول مین اوسپر ضمان ہے	ضمان ہے	
متفق بوجہہ دوسرے شافعی کے	جب پھینکا تیر حل مین پھر حرم مین جاکر حل مین نکل گیا اور قتل کیا ایک صید کو اوس مین اسمین دو وجہہ ہین ۔		
	ایک وجہہ مین جزا لازم ہے	جزا ہے	ابوثور
	دوسری وجہہ مین نہین جزا ہے اوسپر۔ المعانی البدیعه	نہین جزا ہے	
	جب مارڈالا ہو محرم نے کسی شکار کو عمداً یا خطاءً واجب ہوگا اوسپر جزا۔ المعانی البدیعه	جزا	

امام احمد	دیگر علما
متفق با امام شافعی ایک روایت مین متفق بہ سعید بن جبیر وغیرہ	نزدیک مجاہد اور بعض اہل ظاہر کے اگر مارڈالا ہے اوسکو خطا کے یا احرام کو بہولکر پس لازم آتی ہے اوسپر جزا۔ اور اگر مارڈالا ہے اوسکو عمداً اوس حالت مین کہ یاد تہا اوسکو احرام اپنا پس نہین لازم آتا ہے اوسپر جزا۔ نزدیک سعید بن جبیر اور طاوس اور ابی ثور اور داود اور ابن عباس کے اگر مارڈالا ہے اوسکو خطا سے پس نہین لازم ہے اوسپر کچہہ۔ اور اگر مارڈالا ہو اوسکو عمداً لازم آئیگا اوسپر جزا اور اسیکو اختیار کیا ہے ابن المنذر نے نزدیک امامیہ کے جب مارڈالا ہو اوسکو عمداً لازم آئیگا اوسپر دو جزا۔ المعالم

امام شافعی	امام احمد	امام مالک	
جب مار ڈالا ہو محرم نے کسی شکار کو جو دوسرے کے ملک مین ہو لازم آیگی اوسپر قیمت واسطے مالک کے اور جزا واسطے حق تعالے کے ۔ المعانی البدیعہ	ایک روایت مین متفق باامام مالک	نہین لازم آئے گی اوسپر جزا واسطے حق اللہ تعالے کے ۔ المعانی البدیعہ	لورے مرزاں

امام شافعی		امام احمد	امام مالک
جب قتل کرے محرم کسی شکار کو کہ اوسکا مثل ہو بطریق صحت شرعیہ کے واجب ہوگا اونہین وہی مثل اوسکا چوپایون سے سے پس یہ مثل واجب ہے بدون اجتہاد کے اونہین جائز ہو یہ کہ ہو حکم کرنیوالا ساتھ مثل کے قاتل صید کا اگر خطاءً قتل کیا ہو اور جو نہین تو قاتل فاسق ہوا عمداً قتل سے پس نہین جائز ہے ہونا اوسکا احد المجتہدین کے	رحمۃ اللہ علیہ	متفق با امام شافعی	متفق با امام شافعی اجتہاد کرے اوس مین اور نہین واجب ہے حکم ساتھ اوس کے کہ حکم کیا گیا ہے نہین جائز ہے ہونا قاتل کا اور اسیکے قائل ہین بعض شافعیہ ۔ المعانی البدیعہ
چھوٹے جانورون کے کہ جسکا مثل ہے چوپایون مین سے مثل اوسکا واجب ہے			واجب ہے چھوٹے جانورون بڑا جانور اوسکا مثل چوپایون مین سے المعانی البدیعہ
جب قتل کیا کسی شکار عیب دار کو تو فدیہ دے اوسکا مثل عیب دار چوپایون مین سے ۔ المعانی البدیعہ		متفق با امام شافعی	فدیہ دے مثل اوسکا صحیح اور سالم عیب سے ۔ المعانی البدیعہ

امام احمد		امام شافعے
ابی اسحاق ابو ثور	متفق با امام شافعے ایک روایت مین ہے کہ قیمت کیجاوے جزا اوسکی دراہم اور دراہم طعام اور روزہ رکہے بعوض نصف صاع کے ایکدن المعانی البدیعہ	جب قتل کیا ہوا اوس جانور کو اوسکا مثل ہے پس تخییر ہے اسمین کہ نکالے مثل اوسکا اور اسمین کہ قیمت کرے اوس مثل کے ساتھ دراہم کو اور خرید کرے دراہم سے کہانا اور تصدق کرے اوس کہانے کو اور اسمین کہ قیمت کرے دراہم کے ساتھ طعام کے اور روزہ رکہے بعوض ہر مد کے ایک دن کا اور اگر قتل کیا اوس جانور کو کہ جسکا مثل نہین ہے چوپایون مین پس قیمت کرے اوسکی ساتہہ دراہم کے اور تخییر ہوا اسمین کہ خریدے ساتھ اون دراہم کے کہانے کو اور تصدق کرے کہانے کو اور اسمین کہ قیمت کرے دراہم کی ساتھ طعام کے اور روزہ رکہے ہر مد کے عوض ایکدن — نہین جائز ہے یہ کہ نکالے بعض طعام سے اور روزہ رکہے بعض سے - المعانی البدیعہ

دیگر علما	امام مالک
نزدیک زفر اور ابن سیرین اور امامیہ اور حسن اور ابن عباس اور ابی عیاض اور احمد کے ایک روایت ہین دو روایتون مین سے یہ علی الترتیب ہے یعنی جب ایک نہو سکے تب دوسرا امر کرے اور یہ قول معتمد ہے ۔ اور معتمد جدید ہے اور وہ مخیر ہے نزدیک شافعی کے اگر قادر ہو مثل پر نہ جائز ہوگا قیمت کرنا مثل کا اور جب قادر ہوا محتاج طعام پر نہ جائز ہوگا اوسپر روزہ رکھنا نزدیک ثوری کے اگر نہ پاوے ہدی کو کھانا کھلاوے اور اگر نہ پاوے کھانے کو روزہ رکھے بعوض ہر نصف صاع کے ایک دن ہے نزدیک سعید بن جبیر اور حسن ابن سالم کے سوا اسکے نہین کہ گردانا گیا ہے کہانا کھلانا اور روزہ رکھنا اوس صورت مین کہ نہ پہنچے ہدی کی قیمت روزہ رکھنا تین دن سے دس دن تک ہے ۔ نزدیک ابن ابی عیاض کے اکثر روزہ ۲۱ دن ہے نزدیک محمد بن حسن جب حاضر ہو بعض طعام جائز ہوا اوسکو کہ روزہ رکھے بعوض ہر مسکین کے ایک دن ۔ المعانی البدیعیہ	متفق باامام شافعی لیکن کہا ہے کہ قیمت کرے صید کی نہ مثل کی۔ المعانی البدیعیہ

امام ابوحنیفہ	امام شافعی
نہین جزا ہے اوپر اوس کے بیچ جرح صید کے اور نہ بیچ قطع عضو کے اوسے - المعانی البدیعہ	واجب ہے بیچ صید مستانس الجزا اوسکے جزا اوس سے واجب ہے او اوپر جزا - المعانی البدیعہ
واجب ہے ہر ایک پر اون دونون مین سے جزا کامل جبکہ ہوین دونون محرم اور ہو دلالت پوشیدہ اس طرح کہ نہو دلالت کیا گیا جانتا موضع صید کو اور اگر ہو دلالت ظاہر پس نہین جزا دلالت کرنیوالے پر اور واجب ہے اوسپر جسکو دلالت کی گئی اور اگر ہو دلالت کرنے والا محرم اور جسکو دلالت کی گئی وہ غیر محرم لازم آئے گی جزا دلالت کرنے والے پر اور اگر ہو دلالت کرنے والا غیر محرم اور جسکو دلالت کی وہ محرم تو لازم آئیگی جزا اوسپر جسکو دلالت کی گئی - اور اگر ہو مدلول اول لوگون مین سے کہ واجب ہے اوسپر جزا نہ واجب ہوگا دلالت کرنے والے پر کچھہ اور اگر ہو اون لوگونمیں سے کہ واجب ہے اوسپر جزا مثل صبی اور کافر کی تب ہوگی جزا دلالت کرنے والے پر - المعانی البدیعہ	جب دلالت کرے محرم شکار پر محرم کو یا غیر محرم کو تو ہو لکر نہین جزا ہے اوسپر جب دلالت کی غیر محرم کو شکار پر حرم مین پھر مار ڈالا اوسکو اوسنے جسکو دلالت کی پس نہین جزا ہے دلالت کرنے والے پر - المعانی البدیعہ

امام احمد		امام مالک
ضامن ہوتا ہے محرم صید کا ساتھہ دلالت کے پہر اگر ہون دونون محرم ہوگی جزا منقسم درمیان دونون کے اور اگر ہو دلالت کرنیوالا محرم اور جسکو دلالت کی وہ غیر محرم تو لازم آیگی جزا دلالت کرنے والے پر اور اگر ہو دلالت کرنیوالا حلال اور جسکو دلالت کی ہے محرم لازم آئے گی جزا اوسپر جسکو دلالت کی گئی المعانی البدیعہ متفق باامام ابو حنیفہ اوسپر جزا ہے المعانی البدیعہ	عطا مجاہد حماد	متفق باامام شافعی

	امام شافعی		امام ابوحنیفہ
عثمان ابن عفان	گوشت صید کا حرام ہے محرم پر جبکہ ہو کہ شکار کیا ہو اوسنے یا ہو اوسکا اوسمین سبب مانند اعانت اور اشارہ اور عاریت کے دینے سلاح کے اور ایسے ہی ہے جو شکار کیا گیا اوسکے لئے ۔ یا بدون اذن کے پھر اگر نہین شکار کیا گیا اوسکے لئے اور ہوا اوسکے لئے اوسمین کچھہ اثر پس وہ گوشت حلال ہے اوسکے لئے ۔ المعانی البدیعہ	عمر ابن الخطاب وزبیر ابن العوام وابی ہریرہ ومجاہد وعطا	حلال ہے کہانا گوشت شکار کا واسطے محرم کے ایک روایت مین مگر نزدیک ابی حنیفہ کے حرام ہے اوسپر جسکا شکار کیا اوسنے یا اوسکا کچھہ ایسا سبب اوسمین ہے کہ اوسسے بے پروائی نہین ہوسکتی مانند عاریت دینے سلاح کے اور دلالت خفیہ کے اسطرح کہ کہے وہ فلانے جگہ ہے اور نہ جانتے ہون لوگ اوسکو اور جو شکار کیا گیا ہو واسطے اوسکے لیے پس نہین حرام ہے وہ اور ایسے ہی ہے جب اوسمین کچھہ ہوا ایسا سبب کہ بے پروائی اوس سے ہوسکتی ہے مانند دلالت ظاہر کے کہ وہ یہ ہے کہ اشارہ کرے طرف صید کے اوسحال مین کہ لوگ دیکھتے ہون اوس صید کو یا عاریت دے اوسکو وہ سلاح نہین حاجت اوسکی ۔ المعانی البدیعہ

امام احمد حنبل	امام مالک	دیگر علما
متفق بامام شافعی ایک روایت مین متفق بامام ابوحنیفه	متفق بامام شافعی	نزدیک بعض لوگون کے نہین جائز ہے محرم کو کہانا کسی صید کا کسی حال مین المعانی البدیعه

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	
متفق بقول اول شافعی	جب ذبح کیا محرم نے کسی صید کو اسمین دو قول ہین قول جدید مین وہ مردار ہے نہین حلال ہے کہانا اوسکا۔ اور قول قدیم مین ہے کہ نہین مردار ہے اور حلال ہے اوسکے غیر کو کہانا اوسکا اور نہین حلال اوسکو کہانا اوسکا۔ المعانی البدیعہ	حسن قاسم اوزاعی اسحاق حکیم سفیان ثوری ابوثور ابن منذر عمر بن دینار ابو سجستانی
	جب کہایا محرم نے گوشت اپنے صید کا تو اوسمین دو قول ہین قول جدید مین نہین جزا اوسپر۔ قول قدیم مین لازم آتی ہے اوسپر جزا بقدر اوسکے کہ کہایا ہے اوسکو اور لازم آتی ہو مثل اوسکے کہانے بکری کے گوشت سے۔ المعانی البدیعہ	
	جب ذبح کیا ہو محرم نے صید کو لازم آئیگی اوسپر جزا اور اگر کہایا ہو اوسکے گوشت سے کچھ نہ لازم آئیگی اوسپر جزا صحیح۔ المعانی البدیعہ	

امام احمد	امام مالک
متفق بقول اول شافعی	متفق بقول اول شافعی
متفق بقول قدیم شافعی	متفق بقول شافعی
متفق بامام شافعی	متفق بامام شافعی

امام ابو حنیفہ		امام شافعی	
لازم آتی ہے اوسپر قیمت سری جزا اور نقل کیا ہے شاشی نے ابی حنیفہ سے		لازم جزا کا مطلقا ہے کہایا ہو یا نہ کہایا ہو - المعانی البدیعہ	ناصر زیدیہ
اور اوسمین جو نقل کیا ہے او ابی حنیفہ سے صاحب البیان اور معتمد نے کہ لازم آتی ہے اوسپر قیمت اوسکی جو کہایا اوسکے گوشت سے اور اسیکا قایل ہے یحیی زیدیہ مین سے - المعانی البدیعہ	یحیی زیدیہ		
متفق ساتھہ دوسرے قول شافعی کے ابی یوسف کے نزدیک لازم ہے اوسپر چہوڑ دینا اوسکا -		جب احرام باندہا اوس حالمین کہ اوسکے ملک کوئی صید تہا تو اوسمین دو قول ہین - ایک قول یہ ہے کہ جاتی رہتی ہے ملک اوسکی اوس صید سے -	
ابو حنیفہ		دوسرا قول یہ ہے کہ نہین جاتی ہے ملک اوسکی اوس صید سے -	اکثر علما
جاتا رہتا ہے اوسے مشاہد اور نہین لازم ہے اور کرنا تصرف حکمی اور معنے اوسکے یہ ہین کہ جائز ہے اوسکو روک رکہنا اوسکا اپنے ہاتھہ مین اور جائز ہے اوسکو روک رکہنا اپنے گہر مین بدون تصرف کے اوسمین - المعانی البدیعہ	مجاہد عبد اللہ ابن الحارث	جب کہا ہے کہ نہین جاتی ہے ملک اوسکی اوسسے پس جائز ہے اوسکو سارے تصرف اوسمین مگر مار ڈالنا اور اگر مار ڈالا اوسکو لازم آئیگی اوسپر جزا - المعانی البدیعہ	
ضمان ہے اوسپر - المعانی البدیعہ		نہین ضمان ہے اوسپر کہ زایل کیا ید اوسکے نے مشاہدہ کو اوسپر - المعانی البدیعہ	

اکثر علما	امام مالک	امام احمد
نزدیک علماکے لازم آتی ہین اوسپر دو کفارہ		
		متفق باامام شافعی
	متفق باامام ابوحنیفہ	متفق درباب ملک
		متفق باامام شافعی

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	امام احمد	امام مالک
حرام ہوگا قتل ہر شے کا ساتھ احرام کے اور واجب ہوگی جزا اوسکی قتل سے مگر بھیڑیے کے قتل سے ضمان لازم آئیگا ساتھ کتے کی قیمت اور بکری سے یعنی کمتر ہوگی بکری سے تو قیمت لازم آے گی اور اگر بکری کمتر ہوگی قیمت سے تو بکری ہی لازم آئیگی المعانی البدیعہ	جب ہو صید غیر ماکول اور نہ متولد ہو ماکول سے تو حرام ہوگا قتل اوسکا ساتھ احرام کے۔ نہیں جزا ہے اوسمین اور صحیح یہ کہ لومڑی مین جزا ہے المعانی البدیعہ		درندوں مضر پہونچانے والوں مین جزا نہیں ہے وحشی ہوں درندہ یا پرندہ مثل بھیڑیے کے اور فہد کے اور غراب اور حداۃ کے نہیں جزا ہے بیچ اونکے لیکن خلاف کیا ہے اسوقت مالک نے شافعی کا اون جانوروں مین کہ نہیں کہاے جاتے ہیں ساتھ اون جانوروں کے کہ قیمت اونکی مضر کو نہیں پہونچتی ہے مانند لومڑی اور شکرہ اور باز کے لئے اسلئے کہ نزدیک مالک کے اونمین جزا ہے المعانی البدیعہ
	جب حملہ کرے صید اور نہ بچا وے اوسے بدون مار ڈالنے کے نہیں واجب ہوگا اوسپر جزا۔ المعانی البدیعہ	متفق با امام شافعی اور بعض حنابلہ نے کہا واجب ہوگا اوسپر جزا۔	

امام شافعی	امام مالک		دیگر علما
جس صید کے مار ڈالنے سے جزا آتی ہے اوسکے انڈے کے بہی تلف کر ڈالنے سے بہی جزا آتی ہے اور وہ قیمت اونکی ہے ۔ المعانی البدیعہ	لازم آتا ہے انڈے کے تلف کرنے سے دسوان حصہ صید کی قیمت کا نہین ضمان آتا ہے پرندے کے انڈے مین المعانی البدیعہ	داؤد مزنی کے	اور حکایت کیا ہے ابن منذر نے حسن سے بیچ انڈے نعامہ کے تمنین الابل اور نہین واجب کیا ہے بیچ انڈے کبوتر کے تلف کرنے مین کچھہ نزدیک مزنی اور داود اور اہل ظاہر کے نہین لازم آتا ہے کچھہ۔ عطا سے دو روایت ہین۔ ایک روایت مین لازم آتا ہے صید کا دوسری روایت مین لازم آتا ہے ایک درہم بیچ نعامہ کے انڈے مین ہر ایک اور کبوتر کے دو انڈے مین ایک درہم لازم آتا ہے۔ اور نزدیک امام مالک کے واجب ہے بیچ انڈے نعامہ کے بچہ اونٹ سے اتنے جتنی مقدار اونکے انڈون کی ہے اور وہ ہدیہ واسطے بیت اللہ کے پس اگر نہین پایا اوسنے اونٹ کا بچہ پس ہے اوسپر بعوض ہر انڈے کے بکری اور اگر نہین پایا اوسنے بکری کو پس طعام دینا ہے دس مسکینون کو اور اگر نہ پاوے اسکو روزہ رکھے ہر انڈے مین تین دن ۔ المعانی البدیعہ

دیگر علما	امام شافعی
نزدیک ابی عبیدہ اور ابن عباس اور نخعی کے بدنہ نزدیک ابن عباس کے اونٹ ہے نزدیک عطا کے بکری ہے المعانی البدیعہ	واجب ہے مثل حمار وحشی جزا سکا ہے ۔ المعانی البدیعہ ارنب یعنی خرگوش کے قتل مین ایک تہائی بکری کے جو پوری ایک برس کی نہین ہوئی ۔ المعانی البدیعہ

اور کچھہ نہین لازم آتا ہے مار ڈالنے کٹکھنے کتے اور بھیڑیے اور چیل اور کوے سپید اور کوے نجاست خور سے۔

اور کوا کھیت کہانے والا اسکا رہین داخل ہے اور کچھہ نہین لازم آتا ہے مار ڈالنے حیہ یعنی سانپ اور عقرب یعنی بچھو۔ اور فارہ یعنی چوہی۔ اور زنبور یعنی بھڑ اور نمل یعنی چیونٹی۔ اور سرطان یعنی کینکڑی۔ اور ذباب یعنی مکھی۔ اور بق یعنی ڈانس۔ اور بعوض یعنے مچھر۔ اور برغوث یعنی پسو۔ اور قراد یعنی چیچڑی دکلی۔ اور سلحفات یعنی کچھوے سے۔

اور نہین لازم آتا ہے کچھہ مار ڈالنے زہریلے جانوروں سے مانند قنفذ یعنی سیہی اور خنفساء یعنی گبرولی کیڑی کے ایسا ہی ہے فتاوی قاضیخان مین۔

اور ایسا ہی سے نہین لازم آتا ہے کچھہ مار ڈالنے حلم یعنی بری چیچڑی سے اور مار ڈالنے چہپکلیون اور صاج ییل سے ایسا ہی ہے سراج وہاج مین۔ اور ضبع یعنی کفتار اور ثعلب یعنی لوکھڑی کہ نہین ابتدا کرتی ہے ساتھہ ایذا کے غالبً نہین جائز ہے قتل اوسکا۔ اور نہین لازم آتا ہے انکے قتل سے کچھہ ایسا ہی ہے غایتہ سروجی مین۔

عالمگیری

روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ہین
نہین گناہ اوس پر کہ مارے اون کو حرم مین اور احرام مین مچوہا۔ اور کوا
اور چیل۔ اور بچہو۔ اور ستا کٹکہنا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے۔

ف

کوے سے مراد سیاہ اور سفید ہے کہ وہ اکثر مردار نجاست کہاتا ہے جیسا کہ
روایت آئندہ مین آیا ہے اس سے نکل گیا۔ کوا کہیتی کہانیوالا کہ رنگ اوسکا
سیاہ ہوتا ہے۔ اور چونچ اور پاون اوس کے سرخ اور کتے کٹکہنے
کے حکم مین ہین سب جانور درندے حملہ کرنیوالے۔ ع

اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرمایا پانچ جانور موذی مارے جاوین حل مین بہی اور حرم مین بہی یعنی
بلا حرام کے ہو مارنیوالا یا احرام باندہے ہو سانپ اور کوا ابلق - اور چوہا
اور کتا کٹکہنا۔ اور چیل۔ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے۔

ف

حرام ہے مارنا اوس کتے کا کہ جس مین منفعت ہو اور ایسے ہی مارنا اوس
کتے کا کہ جسمین نہ منفعت ہو اور نہ ضرر اور مارنا ان جانورون کا کہ مذکور ہوا

حصر اسی پر نہین ہے بلکہ یہی حکم ہے سب موذی جانورونکا مانند چیونٹی
اور بھڑ اور پسو اور چچڑی اور کھٹمل اور مانند انکے اور اگر مارے جون لِلّٰہ دے
جو چاہے۔ عبدالحق ملا علی قاری ملتقی

درخت کاٹنا حرم کا

امام ابوحنیفہ	امام شافعی
اگر ہو اوس جنس سے کہ جسکو آدمی جماتے ہین جائز ہے کاٹنا اوسکا اور اگر خود جما ہے نہین جائز ہے کاٹنا اوسکا۔ المعانی البدیعہ۔	درخت حرم کا کاٹنے سے ضمان لازم آتا ہے۔ برابر ہے ضمان لازم آنیکی لئے وہ درخت کہ جمایا ہو اللہ نے اور وہ درخت کہ جمایا ہو آدمیون نے جسکی جڑ حرم مین ہو۔ نزدیک بعض شافعیہ کے جسکو جمایا ہو آدمیون نے جائز ہے کاٹنا اوسکا۔ شجر حرم مین ضمان لازم آتا ہے بقدر شجر کے پس واجب ہوتی ہے بڑے درخت مین گائے اور چھوٹے درخت مین بکری اور متوسط درخت مین بھی بکری۔ جب کاٹ ڈالے ایک شاخ درخت کے ضمان لازم آئیگا بمقدار کمی قیمت درخت کے۔ المعانی البدیعہ

امام احمد	امام مالک		دیگر علما
متفق با امام شافعی نہین واجب ہوتا ہے ضمان اوس درخت مین کہ جسکو چبایا ہو آدمیون نے بے اوس جنس سے کہ جسکو چباتے ہین آدمی ہو یا نہو۔ المعانی البدیعه	ضمان لازم نہین آتا ہے ساتھہ ضرر کے	داؤد ابی ثور	نزدیک مجاہد اور عطا اور عمرو بن دینار کے جائز ہے کاٹنا مسواک کا درخت سے اور حکایت کیا ہے اسکو ابو ثور نے شافعی سے بھی المعانی البدیعه

نکاح کرنا

امام ابوحنیفہ		امام شافعی
جائز ہے محرم کو اپنا نکاح کرنا اور بھی دوسرے کا نکاح اپنی ولایت سے کرادینا	حکیم ابن عباس	نہین جائز ہے محرم کے لئے اپنا نکاح کرنا یا دوسرے کا بولایت اپنے نکاح کرادینا۔
		نہین جائز ہے یعنی احرام نہین منع کرتا ہے رجوع کرنے سے بعد طلاق کے۔ جب نکاح کیا ہو محرم یا محرمہ نے تو تفریق کیجاوے اون دونون کے درمیان بدون طلاق کے۔ المعانی البدیعہ

دیگر علما	امام مالک		امام احمد
نزدیک امامیہ کے جب نکاح کیا ہو محرم نے اوسحالتین کہ وہ جانتا ہو کہ یہ حرام ہے اوسپر تو باطل ہوگا نکاح اوسکا اور نہ حلال ہوگی اوسکے لئے وہ عورت ہمیشہ - المعانی البدیعہ	متفق باامام شافعی		متفق باامام شافعی
	تفریق کیجاوے درمیان اون دونونکے ساتھہ ایک طلاق کے المعانی البدیعہ	بعض شافعیہ	ایک روایت مین دو روایتون مین سے منع کرتے ہے احرام رجوع کرنے سے بعد طلاق کے - المعانی البدیعہ

کانٹے نکال لینے سے خون نکلنا

امام شافعی

جب خون نکالا ہو یا نون کا واسطے نکال نے کانٹے کے پس نہین لازم آتا ہے کچھہ اوسپر اگرچہ کاٹ ڈالا ہو جلد کو۔

المعانی البدیعہ

سینگی و پچھنے

	امام شافعی			امام مالک	
روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا کہ سینگی کھچوائی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے روایت ہے عبد اللہ بیٹے مالک کی سے ایسا عبد اللہ کہ بیٹا بحینہ کا ہے کہا سینگی کھچوائی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچوں بیچ سر اپنے مین حالت احرام مین بیچ مکان لحی جمل کے راہ مکہ مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ۔	جائز ہے محرم کو فصد لینا اور پچھنے لگوانا جب تک قطع ہو کچھ بالون مین سے المعانی البدیعہ	جائز ہے	زیدیہ	واجب ہے اوسپہ فدیہ اگر فصد لی ہو یا پچھنے لگوائے ہون ۔ المعانی البدیعہ	فدیہ دینا

روایت ہے انس سے کہا سینگی کہچوائی یعنی بہری ہوئی رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے اور وہ تہی محرم پشت قدم پر بسبب درد کے
کہ تہا اونکے نقل کی یہ ابو داؤد اور نسئی نے ۔
اور ضرور نہین ہے بچنا پچہنے لگوانے سے ۔ نہر الفائق
پچہنے لگانا بدون دور کرنے بالون کے جائز ہے ۔ اور ساتھ دور کرنے
بالونکے موجب دم جیسا کہ رد المحتار مین ہے ۔

دم ہے

اور روایت ہے ابن عباس سے کہ پچہنے لگاے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے اوس حال مین کہ محرم تہے روایت کیا اس کو پانچون نے
تیسیر الوصول
روایت کیا نافع نے ابن عمر سے کہ کہا ابن عمر نے نہ پچہنے لگائے محرم
مگر یہ کہ ہو لاچار طرف اوس کی بسبب ضرورت کے ۔ روایت کیا
اسکو مالک نے ۔

منی یا پتهرون جسم کالانا ناجائز ہے		
امام ابوحنیفه	امام شافعی	امام احمد
نہین جائز ہے اخراج منی جسم کا اور اوسکے پتهرونکا اور نزدیک بعض آدمیون کے جائز ہے۔ المعانی اربعه	متفق باامام ابوحنیفه	متفق باامام ابوحنیفه

مجلس واحد مین محظورات چند کا ہونا

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	امام احمد		
	جب مونڈا ہو کئی بار اور نہ کفارہ دیا ہو اول سے کافی ہوگا ایک کفارہ دونون سے ایک قول مین۔	دو کفارہ متفق با امام مالک تینون باتون مین	ایک کفارہ	بعض شافعیہ
متفق بہ امام شافعی دوسرے قول مین۔	دوسرے قول مین لازم ہونگے دو کفارہ جب مونڈا ہو سر کو اور بدن کو حالت واحد مین لازم آئیگا ایک کفارہ۔			
جب خوشبو لگائی ہو اور بال مونڈے ہون اور سلا کپڑا پہنا اور قصد کیا ساتھ اوسکے ترک احرام کا اور ہون سبب اونکا مختلف اور ہو مجلس واحد مین لازم ہوگا یہی ایک کفارہ اور اگر ہو مجلسون مختلف مین لازم آئیگا ہر ایک کے لئے ایک کفارہ	جب خوشبو لگائی ہو اور مونڈا ہو بالون کو اور کاٹا ہو ناخنون کو لازم ہے واسطے ہر واحد کے کفارہ برابر ہے کہ کفارہ دے چکا ہو پہلے کا یا نہ کفارہ دے چکا ہو اوسکا اور ایسے ہی جب خوشبو لگائی ہو اور پہنا ہو سلا کپڑا۔ ایک قول مین موافق قول مالک کے ہے۔ دوسرے قول مین لازم ہوگا ایک کفارہ جب اوتاریگا اور پہنیگا			

امام مالک			دیگر علما
جب مونڈا ہو بالون کو اور خوشبو لگائی ہو اور کاٹا ہو ناخنون کو ایک وقت مین لازم ہوگا ایک کفارہ	ایک کفارہ	اسحاق	نزدیک عطا اور عمرو بن دینار کے جب مونڈا ہو اور خوشبو لگائی ہو اور پہنا ہو لازم ہوگا کفارہ واحد فرق سے کیا ہو یا فرق نہ کیا ہو۔
اور جس شخص نے کہ پہنا ہو اور سئے کپڑونکو نیت کرتا ہو اوسکے اپنی عذر کے زوال تک ہو یہ واسطے غرض واحد کے لازم ہوگا ایک کفارہ۔	ایک کفارہ		نزدیک حسن کے خوشبو اور لباس جنس واحد ہین یہی قول ہے بعض شافعیہ کا
ین فی الحال لیا ہو کپڑونکو اتمین اور پہنا اونکو وقتین لازم ہوگا ایک کفارہ اگرچہ دراز ہوا ہو یہ اور یہی ہے مذہب دونون شافعی کا قول ہے	ایک کفارہ		

امام ابوحنیفہ		امام شافعی
سب مین ایک کفارہ	ایک کفارہ	جب کیا محظورات احرام بطریق ترک احرام کے لازم آئیگا بعوض ہر محظور کے ایک کفارہ جب مکرر ہوون محظورات احرام مین مجلس واحد مین اسطرح کہ پہنا سلا کپڑا پہر پہنا یا خوشبو لگائی پہر خوشبو لگائی بعد اسکے کہ کفارہ دے چکا اول ایسے لازم آئیگا اوس کو کفارہ دینا واسطے دوسرے کے دوسرا کفارہ ۔ اور اگر کیا اوس کو پہلے اسکے کہ کفارہ دے اول سے اور ہو سبب واحد تو اوس مین دو قول ہین ۔ قول قدیم یہ ہے کہ کافی ہے ایک کفارہ قول جدید یہ ہے کہ لازم ہے اوس کو ہر ایک کے لئے ایک کفارہ ۔ سو اگر ہو سبب مختلف تو اوس مین دو طریق ہین ایک طریق یہ ہے کہ واجب ہونگے دو کفارہ اوسمین ایک ہی قول دوسرے طریق مین دو قول ہین ۔

امام احمد	امام مالک
متفق با امام شافعی لازم ہے اس مین ایک کفارہ جب تک نہ کفارہ دیا ہو اور اگر ہو کئی مجلسون مین تو اوس مین ہر ایک کے بموجب کفارہ	چند مین کفارات ہین اور باقی محظورات مین ایک کفارہ وطی مین ایک کفارہ - اور باقی محظورات مین کئی کفارہ -

مظاہر الحق ترجمہ مشکوۃ المصابیح کی جلد دویم کے صفحہ ۴۱۴ مین
مولانا حاجی محمد قطب الدین صاحب مرحوم مغفور نے لکھا ہے
کہ رسالہ فارسی حضرت مولانا محمد اسحق صاحب زاد اللہ شرفا
کا کہ اوسمین مسائل ضروری حج کے معتبر کتابون سے بہت
اچھی ترتیب سے لکھے ہین اس عاجز کے ہاتھ لگ گیا اوسکو
ہندی زبان مین کر کر لکھتا ہون - چنانچہ واسطے فائدہ خاص عام
کے مجھہ سید امداد العلی نے بھی اخیر مین حج
بحرف لکھوا دیا ہے - فقط

جاننا چاہئے کہ جو کوئی ارادہ حج کا کرے اوس کو چاہئے کہ اول تو نیت درست کرے کہ محض اللہ کی
رضامندی اور ادائے فرض کا ارادہ کرے کچھہ خیال نام نمود کا نہو والا سب محنت برباد جاویگی
پھر اگر یہ ہندوستان کا رہنے والا ہے تو جب جہاز مین بیٹھہ کر طرف مکہ معظمہ کی جانے لگے
محاذی یلملم سے احرام باندہے اور باندہنا احرام کا چار طرح ہے اول فقط احرام حج کا باندہنا کہ اوسکو
افراد کہتے ہین - دوسرے یہ کہ احرام عمرہ کا باندہے پھر مکہ معظمہ مین پہنچکر افعال عمرہ کے حج کے مہینون مین کر کر
احرام سے نکل آوے پھر احرام باندہکر حج ادا کرے اس قسم کو تمتع کہتے ہین - تیسرے یہ کہ احرام عمرہ کا باندہے غیر مہینون حج کے مین بعض افعال عمرہ کے

کر کراحرام سے نکل آوے۔ چوتھہ یہ کہ میقات پر یا محاذی اوس کے پہنچکر
احرام حج اور عمرہ کا ساتہہ باندہے پس اس صورت مین مکہ شریفہ مین پہنچکر افعال
عمرہ کے بجالاوے اور احرام سے نہ نکلے جبکہ ایام حج کے آوین افعال حج کے
کرکر احرام سے نکلے اس کو قران کہتے ہین اور یہ امام اعظم رح کے نزدیک افراد
و تمتع سے بہتر ہے پس جب ارادہ احرام باندہنے کا کرے تو مستحب ہے کہ ناخن
ہاتھہ پانون کے اور بال بغلون اور زیر ناف کے دور کرے اور لبین لوا وے اور
اگر عادت سر منڈانیکی ہو تو سر بہی منڈوا وے والا کنگہی کرے اور اگر بیوی یا
لونڈی ساتھہ ہووے تو صحبت کرے پہر وضو کرے یا نہاوے اور نہانا افضل
ہے اور باندہے لنگ اور اوڑہے چادر نئی اور سفید اور یہ افضل ہے اور اگر
دو لو دہوئی ہوئی ہون یا پہنے ایک کپڑا کہ اوس سے ستر ڈہک جاوے تو بہی
جائز ہے اور خوشبو لگاوے اور پڑہے دو رکعتین پہر اگر ارادہ قران کا رکہتا ہے
تو یون کہے اللہم انی ارید الحج والعمرۃ فیسرہما لی وتقبلہما منی اور اگر ارادہ تمتع کا کرے
تو یون کہے اللہم انی ارید العمرۃ فیسرہا لی وتقبلہا منی اور اگر ارادہ افراد کا کرے
تو یون کہے اللہم انی ارید الحج فیسرہ لی وتقبلہ منی اور اگر نیت دل ہی سے کرے
تو بہی کافی ہے پہر لبیک کہے پس جب لبیک کہی بہ نیت حج یا عمرہ کے تو محرم ہوا

اور الفاظ لبیک کے یہ ہین لبیک اللہم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک ان الفاظ سے کم نہ کہے اور زیادہ کہنا جائز ہے چنانچہ یہ الفاظ بہی منقول ہین لبیک وسعدیک والخیر بیدیک لبیک والرغباء الیک والعمل لبیک لبیک الہ الخلق لبیک بعد ازان اکثر اوقات لبیک آواز بلند سے کہتا رہے خصوصاً بعد نماز کے خواہ نماز فرض ہو خواہ نفل اور وقت سحر کے اور وقت ملنے کے قافلہ سے اور وقت چڑہنے کے ملندی پر اور وقت اترنیکے بلندی سے جنگل مین غرضکہ اس سفر کو حکم نماز کا ہے جیسے کہ نماز مین وقت انتقالات کے تکبیر کہتے ہین ایسے ہی اس سفر مین وقت اترنے چڑہنے کے بلندی و پستی سے لبیک کو ورد زبان کرے اور جبکہ محرم ہو تو لازم ہے کہ کتنی چیزون سے پرہیز کرے سیا ہوا کپڑا نہ پہنے مانند کرتہ اور انگرکہے اور جامہ اور فرغل اور جبہ اور قبا اور پائجامہ اور بارانی اور موزے۔ اور دستانہ اور ٹوپی اور مانند انکیکے اور مراد پہننے سے اوسطرحکا پہننا ہے کہ جسطرح عادت ہے اوسکے پہننے کی اگر خلاف عادت پہنے تو کچھ مضائقہ نہین مثلاً کرتی یا پائجامہ کو بدن نہین نہ پہنے اور اگر انکو اوڑہ لے یا بطور لنگ کے باندہے تو کچھ مضائقہ نہین اور محرم نہ پہنے کپڑا رنگین کہ رنگا ہوا ہو خوشبودار رنگ سے مانند زعفرانی اور کسمبی اور مانند انکیکی لنگی جو بہیگا ہوا ہو کہ خوشبو نہ آتی ہو تو درست ہے

اور اپنی بیوی سے جماع اور وہ چیزین کہ باعث جماع کی ہین نکرے مانند
بوسہ لینے اور ہاتہہ لگانیکے شہوۃ سے اور باتین بیحیائی کی اور ذکر جماع کا روبرو
عورتونکے نہ کرے اور فسق و فجور نکرے اور کسی سے جنگ و جدل نکرے اور
شکار صحرائی وحشی نکرے حتی کہ اشارہ بہی نکرے شکار کیطرف اور نہ بتاوے
اوسکو اور نہ مدد کرے شکار کرنیوالیکی اور شکار دریائی مانند مچہلی کی درست ہے
اور استعمال خوشبو کا نکرے اور ناخن اور بال سر اور ڈاڑہی کی بلکہ تمام بدنکی
دور نکرے نہ منڈواوے اور نہ کترواوے اور نہ اوکہیڑے اور بال سر ڈاڑہی
کے خطمی وغیرہ سے نہ دہووے اور جائز ہے محرم کو نہانا اور داخل ہونا حمام
مین اور گہر کی اور کجاوے کے سایہ مین بیٹہنا اور باندہنا ہمیانی کا کمر مین اور
لڑنا دشمن اپنے سے اور مونہہ اور سر کسی چیز سے نہ ڈہانکے اور جون نہ مارے
اور مارنا کتنے ایک جانورونکا حالت احرام مین جائز ہے نہ دم واجب ہوتا ہے
اور نہ صدقہ وہ یہ ہین کوا اور چیل اور سانپ اور بچہو اور چوہا اور چہچہڑی اور کچہوا
اور بہیڑیا اور گیدڑ اور پروانہ اور مکہی اور چیونٹی اور گرگٹ اور بہڑ اور پسو اور
اور مچہر اور درندہ حملہ کرنیوالا اور جانور موذی اور فرائض حج کے چار ہین
اول احرام دوسری وقوف عرفات دن عرفہ کے اور وقت اوسکا بعد زوال سے

فجر عید الضحی تک ہے اور تیسری طواف الزیارۃ کہ روز عید الضحی سے کرتا ہے
اور ایام نحر سے تاخیر کرنیمین دم لازم آتا ہے آور چوتھی ترتیب ان افعال مین یعنے
اول احرام باندہے اور بعد ازان وقوف عرفہ کرے اور بعد ازان طواف الزیارت
اگر ایک بہی انمین سے فوت ہوگا حج نہین ہونیکا اور واجبات حج کے یہ ہین
وقوف مزدلفہ کا اور سعی کرنی درمیان صفا اور مروہ کے اور کنکریان مارنی منارونپر
اور طواف الصدر یعنی طواف الرخصت کرنا آفاقی کو یعنی جو کہ مکی کا رہنے والا نہو
اور سر منڈانا یا بال کتروانی اور احرام میقات سے باندہنا اور وقوف عرفات
آفتاب کے غروب ہونے تک اور شروع کرنا طواف کا حجر اسود سے اور بعضون نے
اسکو سنت کہا ہے اور طواف شروع کرنا داہنی طرف سے اور طواف پیادہ پا کرنا
اگر کچھ عذر نہو اور طواف باطہارت کرنا اور طواف مین ستر ڈہانکنا اور سعی درمیان
صفا اور مروہ کے صفا پر سے شروع کرنے اور سعی درمیان صفا اور مروہ کے
پیادہ پا کرنی اگر عذر نہو اور ذبح کرنا بکری یا مانند اسکے کا قارن اور متمتع کو اور
بعد ہر سات شوط کے دو رکعتین پڑھنی ۔ اور ترتیب درمیان رمی اور حلق
اور ذبح کے اسطرح کہ اول رمی کرے پہر ذبح پہر حلق پہر طواف زیارت کرے
اور طواف زیارت ایام نحر مین کرنا اور طواف اسطرح کرنا کہ حطیم طواف کے اندر آجاوے

اور سعی درمیان صفا اور مروہ کے بعد طواف کے کرنی اور حلق مکان معین اور
اور زمان معین مین کرنا یعنی حرم مین اور ایام نحر مین اور ترک کرنا ممنوعات کا یعنی
جماع وغیرہ بعد وقوف عرفہ کے اور جو چیزین کہ اونکے ترک سے دم لازم آوے
وہ بھی واجب ہین اور سوائے انکے سنتین اور آداب اور مستحبات ہین اور دم
عبارت ہے جانور ذبح کرنے سے خواہ اونٹ ہو یا گائین یا بکری یا مانند انکے
اور بکری اور مانند اسکے ہر جگہہ کفایت کرتی ہے مگر جبکہ طواف الزیارت کرے
حالت جنابت مین یا حیض مین یا جماع کرے بعد وقوف عرفہ کے پہلے سر منڈانے
کے تو انہین نہین کفایت کرتا مگر بدنہ یعنی اونٹ یا گائین اور اپنی ہدی قران اور
تمتع اور ہدی نفل اور قربانی مین سے کہانا مستحب ہے اور سوائے اونکے ہدی کے
اسکو کہانا نہین جائز اور اگر ہدی قران اور تمتع سے عاجز ہو تو اوسپر دس روزے
لازم ہین تین روزے پہلے دن نحر کے اور افضل یہ ہے کہ اخیر روزہ دن عرفہ کے
واقع ہوان اور سات روزے بعد از فراغ حج کے رکہے جہان چاہے رکہے اور اگر
پہلے سر منڈانیکی ہدی پر قادر ہو تو اوسپر ہدی سے ہے لازم ہے اوسوقت روزہ
بدل نہین ہو نیگا اور جسوقت کہ ارادہ مکے مین جانیکا کرے تو نہاوے اور مستحب
ہے اور جانب بلندی مکہ معظمہ سے کہ ثنیہ علیا ہے داخل ہووے اور دن کو جانا مکہ مین

بہتر ہے رات کے جانے سے اور جبکہ شہر مین داخل ہووے تو اول مسجد الحرام
مین جاوے بعد رکہنے اسباب کے جہان رکہنا منظور ہوا ور بہتر اور مستحب ہے
کہ وقت داخل ہونے مسجد الحرام کے لبیک کہے اور دروازہ بنی شیبہ کے سے
کہ اوسکو باب السلام بہی کہتے ہین مسجد مین جاوے اس حال سے کہ متواضع
اور خشوع کرنیوالا اور ذلیل جاننے والا اپنے کو اور بزرگی کعبہ کو لحاظ کرنیوالا
اور رحم کرنیوالا ہو جب بیت اللہ کو دیکہے تو تکبیر و تہلیل کرے اور جب مسجد الحرام
مین داخل ہو تو طواف عمرہ اور طواف قدوم کہ قارن اور منفرد غیر مکی کے لئے سنت
ہے بجالاوے اسطرح کہ اول مونہہ حجر اسود کیطرف کرکر تکبیر و تہلیل کرے اور
حجر اسود کو بوسہ دے اور وقت بوسہ دینے کے دونو ہاتہہ اوٹھاوے جیسکہ
وقت تکبیر تحریمہ کے اوٹھاتے ہین اور بوسہ دینا اوس صورت مین ہے کہ کسیکو
ایذا نہو پس اگر بسبب اژدحام کے بوسہ نہ دے سکے تو ہاتہہ لگا کر ہاتہہ کو چومے
اور اگر یہ بہی نکر سکے تو لکڑی کو لگا کر چومے اور اگر یہ بہی نکر سکے تو دونو ہتیلیون
سے اشارہ کرکر انکو چومے اور تکبیر و تہلیل اور تحمید کرے اور درود پڑہے اور
طواف جانب حجر اسود سے شروع کرے اور سات بار گرد خانہ کعبہ کے پہرے
اور طواف بہ ہیأت اضطباع کرے یعنی چادر داہنی بغل کے نیچے سے نکالکر

بائین مونڈہے پر ڈالے اور سات بار مع حطیم کے طواف کرے اور اول تین پہیرونمین رمل بہی کرے یعنی جلد چلے مونڈہے ہلاکر اور سینہ نکالکر جیسے بانکے چلتے ہین اور جبکہ حجراسود پر گذرے اوسیطرح کرے کہ جو پہلے کیا تہا یعنی بوسہ وغیرہ دے اور تکبیر وغیرہ پڑہے اور طواف کو ختم بہی حجراسود کے بوسہ دینے پر کرے اور رکن یمانی کو کہ سامنے حجراسود کے ہے بوسہ نہ دے بلکہ ہاتہہ ہی لگادے بعدازان دو رکعت نماز ادا کرے کہ حنفیہ کے نزدیک واجب ہے اور یہ نماز نزدیک مقام ابراہیم کے پڑہے اور اگر بسبب ازدحام کی وہان نہ پڑہ سکے تو مسجد مین جہان چاہے وہان پڑہے اور اول رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ کے قل یا پڑہے اور دوسری رکعت مین قل ہو اللہ اور بعد نماز کے دعا مانگے جو چاہے اور چاہ زمزم پر جاکر پانی بیٹ بہر کر پیوے اور پہر مقام ملتزم پر آوے اور حجراسود کو بوسہ دے اور تکبیر و تہلیل اور درود پہر پڑہے اور مفرد کو بہتر ہے کہ بعد طواف زیارت کے سعی درمیان صفا اور مروہ کے کرے اور اگر بعد طواف قدوم کے کرے تو بہی جائز ہے پس مسجد الحرام سے باہر نکلکر طرف صفا کے آوے اور صفا پر اسقدر بلند ہو کہ خانہ کعبہ نظر پڑے اور بیت اللہ کیطرف مونہہ کرے اور ہاتہہ اوٹہاوے دعا کے لیئے اور تکبیر و تہلیل اور حمد اور درود پڑہے اور جو چاہے دعا کرے پہر طرف مروہ کے اوترے

اپنی چال اور جب بطن وادی مین پہنچے تو میل اخضر سے میل دوسرے تک جلد
چلے اور پہر اپنی چال مروے پر چڑہے اور سامنے قبلہ کے کہڑا ہو جیسے تکبیر وغیرہ
صفا پر کی تہی مروی پر بہی کرے اسیطرح سات بار آمد و رفت کرے شروع صفا سے
کرے اور ختم مروے پر اور شرط سعی کی یہ ہے کہ بعد طواف کے ہو اگر پہلے طواف
سے سعی کی پہر کرنا سعی کا لازم ہے اور طہارت اس سعی کے لئے اور وقوف
عرفہ اور مزدلفہ اور رمی جمار کے لئے شرط نہین ہے لیکن اولے ہے اور طواف
کے لئے طہارت ضرور ہے اور وقت طواف اور سعی کرنیکے بات کرنی مکروہ ہے
اور جب سعی سے فارغ ہو پہر مسجد الحرام مین جاکر دو رکعت نماز پڑہے اور یہ بہتر ہے
واجب نہین بعد ازین مکہ معظمہ مین ٹہیرا رہے اور طواف نفل جسقدر چاہے کرے
اور ساتوین ذیحجہ کو مکہ مین امام خطبہ پڑہتا ہے اوسمین بیان ہوتا ہے احکام حج
کا مانند نکلنے کی طرف منا کی اور وقوف عرفہ اور مزدلفہ اور رمی جمار اور حلق اور ذبح
اور طواف اور رہنے کی منا مین وغیرہ ذلک اوسکو سنے کہ بہتر ہے اور اسیطرح
روز عرفہ کے عرفات مین اور گیارہوین کو منا مین احکام حج کے خطبہ مین بیان
ہوتے ہین اونکو بہی سنے پہر اگر احرام سے نکل آیا ہو تو آٹہوین ذالحجہ کو احرام حج کا باندہکر
بعد طلوع آفتاب کے منا مین آوے اور اگر ظہر پڑہ کر آوے تو بہی مضائقہ نہین

اور رات کو منا مین رہے اور روز عرفہ کی نماز فجر کی تاریکی مین پڑہکر طرف عرفات کے
جاوے اور اگر آٹھوین تاریخ منا مین نہ آوے اور دن عرفہ کے عرفات کو جاوے
تو بہی جائز ہے لیکن خلاف سنت ہے اور عرفات مین جسجگہ کہ چاہے اوترے
سواے بطن عرنہ کے اور اوترنا نزدیک جبل عرفات کے افضل ہے اور اسدن
بعد زوال کے نہاوے کہ سنت ہے اور عرفات مین وقوف کرے کہ فرض ہے
بدون اوس کے حج ادا نہین ہوتا اور خطبہ امام کا سنے اور ہمراہ امام کے بشرط احرام
کے نماز ظہر اور عصر کے جمع کرے اور استغفار اور لبیک اور تہلیل اور تسبیح اور
ثنا اور درود ساتھہ عاجزی اور تذلیل اور اخلاص کے بہت پڑہے اور اپنی حاجت
مانگے اور وقت غروب ہونے آفتاب کے ہمراہ امام کے مزدلفہ مین آوے اور درمیان
راہ مین استغفار اور لبیک اور حمد اور درود اور اذکار بہت پڑہتا رہے اور
مزدلفہ مین آنکر ہمراہ امام کے نماز مغرب اور عشا کی جمع کرے اور رات کو وہین رہے
کہ رات کو وہان رہنا واجب ہے اور مستحب ہے کہ تمام شب نماز اور تلاوت قرآن
اور ذکر اور دعا مین مشغول رہے اور بعد دہنے فجر کے تاریکی مین نماز ادا کرے
اور پہر وقوف کرے مزدلفہ مین جہان چاہے سواے وادی محسر کے بلکہ جب
اوس وادی سے گذرے تو جلد وہانسے گذرے اور بعد فجر کے وقوف کرے روشنی

ہونے تک اور بعد روشنی کے پہلے طلوع ہونے آفتاب کے منا کو روانہ ہواور
وہان پہنچکر جمرۃ العقبہ پر سات سنگریزے مارے اور جب اول سنگریزہ مارے
تو لبیک موقوف کرے پہر جانور ذبح کرے پہر سر منڈاوے یا بال کترواوے
بعد ازان مکہ مین آنکر طواف الزیارۃ کرے اگر سعی پہلے کی ہے پس اسوقت حاجت
سعی کی نہین اور اگر پہلے سعی نہین کی ہے تو بعد طواف الزیارت کے سعی کرے
جسطرح مذکور ہوئی اور بعد سر منڈانیکے مستحب ہے کہ ناخن کترواوے اور لبین
لواوے اور استرہ لیوے اور بعد سر منڈانیکے جو چیز کہ حرام ہوئی تہی محرم پر حلال
ہوئی مگر جماع اور جو چیزین باعث جماع کی ہین وہ بعد طواف الزیارت کے
حلال ہوونگی اور بعد طواف الزیارت کے منا مین آنکر رات کو رہے پہر ایام منا مین
ونکو مکہ مین جاکر طواف اور زیارت کعبہ کرتا رہے اور رات کو منا مین رہے اور دوسرے
دن بحر کی یعنی گیارہوین کو تینون جمرات یعنی منارونپر رمی کرے پہلا جمرہ کہ متصل
مسجد خیف کے ہے اوسکو جمرہ اولی اور جمرہ دنیا کہتے ہین اوسپر سات سنگریزے
مارے اور بعد ازان اوس جمرہ پر کہ متصل اوسکے ہے اوسکو جمرہ وسطی کہتے ہین
اور بعد ازان جمرہ عقبہ پر سات سات سنگریزے مارے اور وقت مارنے ہر سنگریزے
کے تکبیر کہتا رہے اور اسیطرح تیسری دن یعنی بارہوین کو تینون جمرات پر سات سات

سنگریزے مارے اور چوتھے دن یعنی تیرھوین کو اگر وہان رہے تو اوسپر رمی تینون جمراتکی لازم ہے اور اگر کوچ کیا تو رمی اوس سے ساقط ہوئی اور وقت رمی کا گیارھوین بارھوین تیرھوین مین بعد زوال کے ہے لیکن تیرھوین کو اگر پہلے زوال سے اور بعد طلوع ہونے فجر کے رمی کرے تو جائز ہے اگرچہ مسنون بعد زوال کے ہے اور گیارھوین اور بارھوین مین پہلے زوال سے رمی کر لی جائز نہین اور مستحب ہے کہ سنگریزے چھوٹے ہون بہت بڑے نہون اور پاک ہون اور نزدیک جمرات سے سنگریزے نہ لیوے بلکہ مزدلفہ سے یا راہ مین سے لیوے اور چٹکی مین پکڑ کر پھینکے اور وقت رمی کے فاصلہ جمرات سے کم پانچ ہاتھ سے نہو اگر زیادہ ہو تو مضائقہ نہین اور جو رمی کہ بعد اوسکے رمی ہے یعنی رمی جمرہ اولی اور جمرہ وسطی کے پیادہ کرے اور جو رمی کہ بعد اوسکے رمی نہین یعنی رمی جمرۃ العقبہ پیادہ اور سوار اوسمین یکسان ہے اور نشیب نالہ مین کھڑے ہو کر طرف مارنے ہی کے رمی کرے اور اوسوقت منا داہنے ہاتھ کیطرف ہو اور کعبہ بائین ہاتھ کیطرف اور اگر سنگریزے مارو نسے دور پڑین تو درست نہین منارونپر یا نزدیک پڑین اور سنگریزے داہنے ہاتھ سے پھینکے اور ہر سنگریزے علیحدہ علیحدہ پھینکے اگر ایک ہی دفعہ سب کے سب ڈالدے جائز نہین اگر ڈالے گا تو وہ ایکسہی کنکر پھینکنا گنا جاوے گا اور بعد ان افعال کے

وادی محصب مین آنکر ایک دو ساعت ٹھہر کر مکے مین طواف الصدر کے لئے
جاوے اگر وہان سے آنا منظور ہو اور اگر مکہ مین ٹھہرنا منظور رہو تو وقت چلنے کے
یہ طواف کرے اور یہ طواف واجب ہے اور اس طواف مین رمل اور سعی نہین ہے
اور بعد طواف کے چاہ زمزم پر آکر پانی پیٹ بھر کر پیوے کئی بار کر اور ہر بار
نظر کعبہ کیطرف کرتا ہے اور وہ پانی مونہہ اور سر اور بدن پر بہی ملے اور پھر طرف
بیت اللہ کے آوے اگر میسر ہو اندر داخل ہو اور اگر اندر نہ جا سکے تو آستانہ کعبہ
کو بوسہ دے اور سینہ اور مونہہ اپنا ملتزم سے لگا دے اور کعبہ کے پردون کو
پکڑ کر گریہ وزاری بہت سی کرے اور اسوقت بہی ساتھ تکبیر و تہلیل اور اور
اذکار و اشغال اور حمد و ثنا کے مشغول ہو اور حاجت اپنی اللہ تعالے سے طلب
کرے اور مونہہ اپنا کعبہ کیطرف کر کر پچھلے پانون مسجد سے باہر نکلے اور جسطرف
جاہے روانہ ہو اور عمرہ سنت ہے واجب نہین اور ایک سال مین مکرر ادا
ہوتا ہے اور وقت اوسکا تمام سال ہے مگر ایام حج مین مکروہ ہے غیر قارن
کو اور ایام حج کے یہہ ہین روز عرفہ اور روز نحر اور ایام تشریق اور رکن عمرہ کا طواف
ہے اور واجب اوسمین دو چیزین ہین ایک سعی درمیان صفا اور مروہ کے
دوسرے سر منڈانا یا بال کتروانے - اور شرائط اور سنن اور اداب اوس کے

وہی ہین جو حج مین ہین اور احکام جنایات کی یہ ہین کہ محرم استعمال خوشبو کا
ایک عضو کامل پر کرے یا خضاب اپنے سر پر مہندی کا کرے یا استعمال تیل کا
کرے یا پہنے کپڑا سیا ہوا تمام روز یا رات کہ عادت ہے اوس کے پہننے کی
یا ڈھانکے اپنے سر کو تمام روز یا منڈاوے سر چوتھائی یا زیادہ اوس سے یا ایک بغل
یا بال زیر ناف کے لے یا گردن کے یا ترشواوے ناخن دونو ہاتھ کے یا دونوں
پاؤن کے یا ایک ہاتھ یا ایک پاؤن کے یا طواف قدوم یا طواف صدر حالت
جنابت مین کرے یا طواف فرض بے وضو کرے یا عرفات سے پہلے امام سے پہرے
یا سعی ترک کرے یا وقوف مزدلفہ ترک کرے یا سب رمی یا رمی ایک روز کی یا روز
اول کی ترک کرے یا سر منڈاوے خارج حرم سے یا حالت احرام مین بوسہ لیوے
بیوی کا یا چہوے اوسکو ساتھ شہوۃ کے یا تاخیر کرے سر منڈانیکو یا طواف زیارت کو
ایام نحر سے یا مقدم کرے فعل حج کو دوسرے فعل حج پر مثلاً سر منڈاوی پہلے ذبح
سے پس ان سب صورتوں مین دم واجب ہوتا ہے اور اگر تلبید کرے یعنی گوند وغیرہ
سے بال سر کے جماوے یا قارن سر منڈاوے پہلے ذبح سے پس اوسپر دو دم واجب
ہین اور اگر محرم استعمال کرے خوشبو کا ایک عضو سے کم یا ڈھانکے اپنا سر یا پہنے کپڑا سیا ہوا
کم ایک روز سے یا منڈاوے کم چوتھائی سے یا ترشواوے ناخن کم پانچ سے یا

پانچ ترش واوے متفرق مجلسون مین یا طواف قدوم یا طواف الصدر بے وضو کرے
یا ترک کرے رمی ایک منار کے تینون مناروںمین سے بعد دن نحر کے یا غیر ایام نحر کے
سر مونڈے پس ان صورتوںمین صدقہ واجب ہوتا ہے اور صدقہ آدہا صاع
گیہون ہے یعنی دو سیر اور اگر محرم استعمال کرے خوشبو کو یا سر منڈاوے یا پہنے
کپڑا سیا ہوا ساتہہ عذر کے یا بیماری کے پس ان صورتونمین محرم پر لازم ہے کہ
ایک چیز کرے تین چیزونمین سے ذبح بکرے کرے یا چہہ مسکینونکو تین صاع گیہون
دے ہر مسکین کو آدہا آدہا صاع یا تین روزے رکہے متصل یا متفرق اور اگر محرم
شکار کرے یا بتاوے شکار کو یا اشارہ کرے اوسکی طرف پس اوسپر بدلہ لازم
آتا ہے یعنی قیمت شکار کی ساتہہ تشخیص دو عادلون کے بسبب قیمت اوس جگہ
کے کہ شکار کیا ہے یا بسبب قیمت اوس موضع کے کہ قریب ہو اوس سے اگر موضع
شکار مین نہو اوسکی قیمت پہر اگر چاہے خریدے ساتہہ قیمت اوسکی ہدی
اگر آسکے اوس مین پس ذبح کرے اوس کو حرم مین اور اگر چاہئے خریدے اوسکا
غلہ اور دیوے ہر ہر فقیر کو آدہا آدہا صاع اگر گیہون ہون اور اگر کہجور یا جو ہون
تو ایک ایک صاع یعنی چار چار سیر دے اور اگر چاہے روزہ رکہے بدلے اناج
ہر فقیر کی ایک ایک روزہ اور ان سب جنایات مین قصداً کرنیوالا اور بہولکر کرنیوالا

اور عالم اور جاہل اور عبث کرنیوالا اور بھبر کرنیوالا یکسان ہین اور اگر محرم خالص خوشبوئی

بہت سی کہاوے تو دم لازم آتا ہے اور سونگہنے خوشبوئی اور پہول خوشبودار

اور میوہ خوشبودار کبہی محرم پر کچہہ واجب نہین ہوتا مگر یہ افعال مکروہ ہین اور مارنے

جون کے سے قدرے طعام تصدق کرے مانند ایک مٹہی کر اور یہ اوس صورت

مین ہے کہ اپنے بدن سے یا سر سے یا کپڑے سے پکڑ کر مارے اور اگر زمین پر سے

پکڑ کر مارے کچہہ واجب نہین ہوتا اور اگر کپڑے کو آفتاب مین ڈولے اس نیت سے

کہ جوئین مرجاوین اور جوئین بہت مرین تو اوسپر لازم ہوتا ہے تصدق کرنا آدہا صاع

گیہون کا اور اگر آفتاب مین خشک ہونے کے لئے ڈالا اور نیت جوؤنکو مرنیکی نہو

اور وہ مرین تو اوسپر کچہہ لازم نہین ہوتا للہ الحمد تمام ہوئے مسائل حج کے اب

لکہی جاتی ہین دعائین حج کی۔...... پڑہے وقت احرام کے لبیک

اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِیْكَ

لَكَ اور اگر زیادہ اس سے کہے تو نہین مضائقہ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ

وَالْخَیْرُ بِیَدَیْكَ لَبَّیْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَیْكَ وَالْعَمَلُ لَبَّیْكَ اِلٰهَ الْخَلْقِ لَبَّیْكَ

اور پڑہے بعد احرام کے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِكَ

مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ اَللّٰهُمَّ اَحْرَمَ لَكَ شَعْرِیْ وَبَشَرِیْ وَدَمِیْ مِنَ النِّسَاءِ

غ ۱۵

وَالطِّيبِ وَكُلِّ شَيْءٍ حَرَّمْتَهُ عَلَى الْمُحْرِمِ ابْتِغَى بِذَالِكَ وَجْهَكَ الْكَرِيمَ اللّٰهُمَّ
أَعِنِّي عَلَى أَدَاءِ الْعُمْرَةِ يا كَهِ عَلَى أَدَاءِ فَرْضِ الْحَجِّ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي وَاجْعَلْنِي
مِنْ وَفْدِكَ الَّذِينَ رَضِيتَ عَنْهُمْ وَارْتَضَيْتَهُمْ وَقَبِلْتَ اللّٰهُمَّ قَدْ أَحْرَمَ لَكَ
شَعْرِي وَبَشَرِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَعِظَامِي اور یہ وقت داخل ہونے حرم کے اللّٰهُمَّ
إِنَّ هٰذَا حَرَمُكَ وَحَرَمُ رَسُولِكَ فَحَرِّمْ لَحْمِي وَدَمِي وَعَظْمِي عَلَى النَّارِ اللّٰهُمَّ
آمِنِّي مِنْ عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ اور یہ جب کہ دیکھے مکہ کو اللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِي
بِهَا قَرَارًا وَارْزُقْنِي فِيهَا رِزْقًا حَلَالًا رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ
النَّارِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور یہ
وقت دیکھنے بیت اللہ کے اللّٰهُمَّ زِدْ بَيْتَكَ تَشْرِيفًا وَتَعْظِيمًا وَتَكْرِيمًا
وَبِرًّا وَمَهَابَةً اور یہ وقت داخل ہونے مسجد الحرام کے أَعُوذُ بِاللّٰهِ
الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ
الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي
جَمِيعَ ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ
السَّلَامُ وَإِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَأَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ

تبارکت ربنا وتعالیت یاذا الجلال والاکرام اور پڑھے جبکہ قریب
ہو حجر اسود سے اللہ اکبر اور پڑھے وقت ابتدا طواف کے اللھم ایمانا
بک وتصدیقا بکتابک ووفاء بعھدک واتباعا لسنۃ نبیک
محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور پڑھے نزدیک دروازے بیت اللہ
کے اللھم ھذا البیت بیتک وھذا الحرم حرمک وھذا الامن
امنک وھذا مقام العائذ بک من النار اور نزدیک رکن عراقی کے
پڑھے اللھم انی اعوذ بک من الشرک والشک والکفر والنفاق
والشقاق وسوء الاخلاق وسوء المنقلب والمنظر فی الاھل والمال
والولد اور پڑھے نزدیک میزاب کے یعنی پرنالہ کعبہ کے اللھم اظلنی تحت
عرشک یوم لا ظل الا ظل عرشک اللھم اسقنی بکاس محمد صلی اللہ
علیہ وسلم شربۃ لا اظما بعدھا ابدا ۔ اور پڑھے نزدیک رکن شامی
کے اللھم اجعلہ حجا مبرورا وسعیا مشکورا وذنبا مغفورا وتجارۃ
لن تبور واخرجنی من الظلمات الی النور یا عزیز یا غفور رب
اغفر وارحم وتجاوز عما تعلم انک انت الاعز الاکرم ۔ اور پڑھے
نزدیک رکن یمانی کے اللھم انی اعوذ بک من الکفر ومن عذاب القبر

وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
اور پڑھے درمیان رکن یمانی اور حجر اسود کے رَبَّنَا اٰتِنَا آخر آیہ تک اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِيْ بِمَا
رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ حَالٍ غَائِبَةٍ لِيْ بِخَيْرٍ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
اور پڑھے یہ دعا مذکورہ تمام طواف میں بھی اور نزدیک ملتزم کے پڑھے اَللّٰهُمَّ يَا رَبَّ الْبَيْتِ
الْعَتِيْقِ اَعْتِقْ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ وَاَعِذْنِيْ مِنْ كُلِّ سُوْءٍ وَقَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ
وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا اٰتَيْتَنِيْ اور پڑھے نزدیک چوکھٹ کعبے کے اور وقت پکڑنے پردے کعبے کے
يَا وَاجِدُ يَا مَاجِدُ لَا تُزِلْ عَنِّيْ نِعْمَةً اَنْعَمْتَ بِهَا عَلَيَّ اِلٰهِيْ وَقَفْتُ
بِبَابِكَ وَالْتَزَمْتُ بِعَتَبَتِكَ اَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَاَخْشٰى عِقَابَكَ اَللّٰهُمَّ
حَرِّمْ شَعْرِيْ وَجَسَدِيْ عَلَى النَّارِ اَللّٰهُمَّ كَمَا صُنْتَ وَجْهِيْ عَنْ سُجُوْدِ
غَيْرِكَ فَصُنْ وَجْهِيْ عَنْ مَسْاَلَةِ غَيْرِكَ اَللّٰهُمَّ يَا رَبَّ الْبَيْتِ اَعْتِقْ رِقَابَنَا وَرِقَابَ
اٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا مِنَ النَّارِ يَا كَرِيْمُ يَا غَفَّارُ يَا عَزِيْزُ يَا جَبَّارُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ
الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ اور پڑھے نزدیک مقام ابراہیم کے یہ آیت
وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى اور پڑھے بعد دو رکعتوں طواف کے
اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ

وَتَعْلَمُ حَاجَتِی فَاَعْطِنِی سُؤْلِی وَتَعْلَمُ مَا فِی نَفْسِی فَاغْفِرْ لِی ذُنُوْبِی اَللّٰھُمَّ
اِنِّی اَسْاَلُکَ اِیْمَانًا یُبَاشِرُ قَلْبِی وَیَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّہٗ لَا یُصِیْبُنِی اِلَّا مَا
کَتَبْتَ لِی وَرِضًا بِمَا قَسَمْتَ لِی یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ اور یہ وقت پینے پانی زمزم کے
اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْاَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِنْ کُلِّ دَاءٍ اَللّٰھُمَّ
اجْعَلْہُ شِفَاءً مِنْ کُلِّ سَقَمٍ وَارْزُقْنِی الْاِخْلَاصَ وَالْیَقِیْنَ وَالْمُعَافَاتَ
فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اور پڑھنے جب چڑھے صفا پر اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ
مِنْ شَعَائِرِ اللّٰہِ اللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ
الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِی وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ
وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ اَنْجَزَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ
عَبْدَہٗ وَاَعَزَّ جُنْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ +
اور پڑھے درمیان بین صفا اور مروہ کے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ
عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی
الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور پڑھے
دن عرفہ کے عرفات میں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ

وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر اللهم اجعل فی قلبی
نورا وفی سمعی نورا وفی بصری نورا اللهم اشرح لی صدری
ویسر لی امری واعوذ بک من وساوس الصدر وشتات
الامر وفتنة القبر اللهم انی اعوذ بک من شر ما یلج فی اللیل
وشر ما یلج فی النهار وشر ما تهب به الریاح الله اکبر ولله الحمد
الله اکبر ولله الحمد الله اکبر ولله الحمد لا اله الا الله
وحده لا شریک له له الملک وله الحمد اللهم اهدنی بالهدی
ونقنی بالتقوی واغفر لی فی الآخرة والاولی اور تھے اکثر دعا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعد زوال دن عرفہ کے اللهم لک
الحمد کالذی نقول وخیرا مما نقول اللهم لک صلاتی و
نسکی ومحیای ومماتی والیک مآبی ولک رب تراثی
اللهم انی اعوذ بک من عذاب القبر ووسوسة الصدر
وشتات الامر اللهم انی اسألک من خیر ما تجیء به الریح
واعوذ بک من شر ما تجیء به الریح اللهم اهدنا بالهدی
وزینا بالتقوی واغفر لنا فی الآخرة والاولی اللهم اسألک

رزق الطیب ... گا اور پڑھے عرفہ کی رات میں دس کلمہ ہزار بار سُبْحَانَ الَّذِي
فِي السَّمَاءِ عَرْشُهُ سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْأَرْضِ مَوْطِئُهُ سُبْحَانَ الَّذِي
فِي الْبَحْرِ سَبِيلُهُ سُبْحَانَ الَّذِي فِي النَّارِ سُلْطَانُهُ سُبْحَانَ الَّذِي
فِي الْجَنَّةِ رَحْمَتُهُ سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْقَبْرِ قَضَاؤُهُ سُبْحَانَ الَّذِي
فِي الْهَوَاءِ رُوحُهُ سُبْحَانَ الَّذِي رَفَعَ السَّمَاءَ سُبْحَانَ الَّذِي وَضَعَ
الْأَرْضَ سُبْحَانَ الَّذِي لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْهُ إِلَّا إِلَيْهِ

خاتمہ

الحمد للہ کہ کتاب ہدایت انتسا حصہ دویم امداد الحجاج من تالیف جناب
حاجی حرمین الشریفین مولوی سید محمد امداد العلی
خانصاحب بہادر۔ سی ایس۔ آئی و ڈپٹی کلکٹر
درجہ اول ضلع مرادآباد۔ مطبع مطلع العلوم و اخبار نیر اعظم
مرادآباد میں باہتمام اشفاق علی وابن علی منصرمان
یکم رمضان المبارک ۱۲۹۸ ہجری کو کمال آب و تاب سے
چھاپا گیا